انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ

والمنۃ علی احسانہ

کہ دریں ایام فرخندہ فرجام کتاب

مستطاب عدیم الوقعت کان جواہر رہبر راہ شریعت طریقت موسوم بہ

مجموعۂ ملفوظات
خواجگانِ چشت اُردو

مترجمہ خاکپائے درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں خاکسار

غلام احمد خاں برآں مترجم کتب

تصوف ساکن جھجر

ضلع رہتک

بار ششم

۱۳۳۲ھ

اشتہار فہرست کتب خانہ تجارتی مولوی غلام احمد خان مترجم کتب تصوف مالک مطبع مسلم پریس شہر دہلی و جھجر

بحمد للہ اس کتب خانہ میں ہر علم وفن کی ہزار ہا کتب موجود ہیں - فہرست کتب کلان درخواست کرنے پر کارخانہ سے بلا قیمت بمداد ائی محصول روانہ کی جاتی ہے - اس کتاب کی پشت لوح پر چند کتب جدید الطبع درج کی جاتی ہیں۔ شائقین بارسال قیمت نقد یا بذریعہ ویلیو طلب فرمائیں۔

المشتہر - مولوی غلام احمد خاں برنای مترجم کتب تصوف مالک مطبع مسلم پریس شہر دہلی -

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تحفۂ سبحانی - ترجمہ الفتح الربانی والفیض الرحمانی - ملفوظ مبارک حضرت غوث الاعظم فخر الائمہ محی السنۃ مولانا ابو محمد محی الدین عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ درج ہیں جو آپ اکثر جامع مسجد بغداد یا رباط میں فرماتے تھے جنکے استماع سے ہزار ہا خاطی تائب اور کفار مسلمان ہو جاتے تھے بے بہا کتاب ہے بار سوم طبع کی گئی ہے **سراج المجالس ترجمہ خیر المجالس** - ملفوظ مبارک حضرت قطب الاولیا شیخ الاتقیا فرد الحقیقۃ شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمع فرمودہ حضرت حمید شاعر قلندر اس کتاب کی اہل بصیرت کو ایک مدت سے تلاش تھی نہایت کاوش سے اسکو حاصل کرکے اردو میں شائع کیا ہے - اصل کتاب	۸؍	خیر المجالس بیان ترتیب و بعد اختتام اکثر نظر الور حضرت فرد الحقیقۃ سے گزری ہے اور آپ نے وقتاً فوقتاً جامع ملفوظ ہذا کو استحسان فرمایا ہے - یہ آپ کو مجملی علوم ہے کہ علم تصوف کہ شریف علم ہے اور اس طریقہ میں حضرت روشن چراغ دہلی کس پایہ جلیل کے بزرگ ہیں آپکا علم و تبحر مشہور عالم ہے - ہم اس کتاب کی تعریف کو آپکے نام نامی سے وابستہ کرتے ہیں آپ حضرت فرد الحقیقۃ کے علم و تبحر کمال خداشناسی سے اس کتاب کی خوبی و مضامین اور عمدہ مطالب کو قیاس فرمائیے ہر مکان میں اس کی ایک جلد ضرور ہونی چاہئے قیمت کاغذ ولایتی کاغذ رسمی قیمت **فوائد الفواد** - اردو - ترجمہ ملفوظ مبارک حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ - اس ملفوظ کو حضرت امیر علاء	عہ؍ عہ؍	حسن سنجری رحمہ نے چند سال کامل کی جانفشانی و محنت سے جمع فرمایا تھا - یہ وہی ملفوظ ہے جسکے بدلہ میں طوطی ہند امیر خسرو دہلوی اپنی جملہ تصنیفات نظم و نثر اسکے جامع کو مرحمت فرماتے ہیں لیکن آپنے اس گوہر بے بہا کا اپنے نام سے جدا کرنا منظور نہ فرمایا قابل دید ہے **عشرہ کاملہ** - از حضرت فانی فی اللہ باقی باللہ شیخ کلیم اللہ جہان آبادی رضی اللہ عنہ مصنف تفسیر کلیمی - کشکول - مرقع - سواء السبیل و تسنیم وغیرہ وغیرہ - عشرہ کاملہ عربی میں نہایت نایاب کتاب ہے - اس مختصر کتاب میں تصوف کے تمام رموز اسرار خفی و جلی قلمبند کئے گئے ہیں - دریا کو کوزہ میں بھر دیا ہے خوبی اسکی مطالعہ پر منحصر ہے نہایت جانفشانی اور محنت سے اردو ترجمہ کرکے شائع کیا ہے تاکہ اردو داں مسلمان بھائی حضرت شیخ کی اس قابل قدر تصنیف سے فائدہ حاصل کریں۔	عہ؍ ۶؍

دیباچہ کتاب مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رض

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علے رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

اما بعد کمترین دامن گرفتگاں وکہترین حلقہ بگوشان حضرت قطب العالم شیخ الاعظم تاج الاولیاء فخر الاصفیاء شمس العارفین بدر الصالحین قطب الاقطاب فرد الاحباب مستغنی عن الالقاب مجرمان راخطا بخش مخدومنا ومخدوم الکل غریب نواز حضرت خواجہ اللہ بخش صاحب حنفی چشتی تونسوی اللہ دد لمن قال فی توصیفہ ؎ خواجۂ عالم شہنشاہ دو کون + فخر نور وہم سلیمانِ زمان + خاندان فخر کو فخر اس سے ہی + تونسوی مسکن ہو وہ شاہ جہان + مسند آرائے وسادہ جد پاک + غوث الاعظم وقت کا ہے بیگماں + نام نامی خواجہ اللہ بخش + گل گلستاں محمد نور جان + چشتیوں کا آفتاب اور ماہتاب + ہو منور اس سے یہ سارا جہاں + وبزرگے خوش گوید ؎ بر بندہ کہ آید ش اطلاق عبدہٗ + آن بندۂ خداست شہنشاہ تونسوی + صدیق راخطا بامید عطائے تست + دریائے ہر سخاست شہنشاہ تونسوی + ایں ضعیف گوید ؎ قطب عالم بے گماں ہیں خواجہ اللہ بخش + قبلہ گاہ انس وجان ہیں خواجہ اللہ بخش + فقر کو ہو فخر انکی ذات سے لاریب فیہ + شمع بزم چشتیان ہیں خواجہ اللہ بخش + مظہر انوار حق ہو ذات انکی لا کلام + واقف راز نہاں ہیں خواجہ اللہ بخش + باز ایں فقیر گوید ؎ جنید وقت ہیں اور شبلی عصر وہ ہیں + ہو یادگار سلف ذات پاک حضرت کی + اللھم متعنا ومتع المسلمین بطول بقائہ وشرف لقائہ - آمین. فقیر حقیر مثل ذرہ بے توقیر مصداق ؎ بدنام کنندۂ نکو نامی چند + خادم خادمان درویشان بلکہ کمتر از سگان کوچہ گرد ایشان غلام احمد خاں بریاں ابن جناب فیض مآب سراج السالکین بدر العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال ذی المجد والاحسان حضرت مولانا

مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی سلیمانی ادام اللہ ظلہ علینا و علی سائر اتباعنا ساکن
قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہاں آباد عرف دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش و اصحاب
بینش عارض ہے کہ بشرف شمول سعادت ازلی و دولت ابدی و برکت خواجگان چشت اہل
بہشت رضوان اللہ علیہم اجمعین ۔ و صوفیائے عظام و اولیائے کرام رحمہم اللہ رحمۃً واسعۃً
و بجہت توسل و حصول صحبت حضرت سراج السالکین بدر العارفین قبلہ و کعبہ ام دام اللہ ظلہ
اس نالایق سیاہ کارہ گرفتار نفس امارہ کو آوان روزگار صبی سے بمقتضائے ہُمْ قَوْمٌ لَا يَشْقٰى
جلیسہم ایک محبت و الفت خاصان خدا و مقبولان بارگاہ جل و علا سے حاصل ہے کہ اس دولت عظمیٰ و
نعمت علیا کا شکریہ کسی طرح مجھ کج مج بیان ژولیدہ زبان سے ادا نہیں ہو سکتا ہے احسان دوست
در حق من بے نہایت ست + من بے زبان کدام یکے را بیان کنم + روز و شب بموجب حکم حدیث قدسی
منزلت قدوسی مرتبت ہے حسب فرمودہ جناب پاک ، + معدن نور و مخزن عرفان + یعنی حضرت محمد عربی
باعث خلقت زمین و زمان صلی اللہ علیہ و آلہ و اصحابہ و سلم من احب شیئًا اکثر ذکرہ ذکر خیر اس طائفہ کا جو
عبادت ہے ہر یا ہے رہتا تھا ہے آرزو ہے کہ اسی طرح محبت میں کٹے + عمر باقی ہے خدایا جو مری تھوڑی سی
ان ہی ایام نیک فرجام میں بعنایت الٰہی ہے شکر خدا را کہ تواند شمار کرد + ایک ایسا کام اس نحیف سے
سرزد ہوا کہ جسکے حصول کی اس فقیر کو توقع نہ تھی ع صلاح کار کجا و من خراب کجا + یعنی حسب فرمائش
چند مخلصان وفا کیش و محبان خیر اندیش اس بے بضاعت و کم مایہ سے باوصف بیچارگی و نالیاقتی
از علوم محض انکے اصرار اور فضل الٰہی شامل ہونے سے فضل مولا کا جسکے شامل ہو مشکل آسان
کیوں نہ مشکل ہو + و بفیض حضرت رسالت پناہی و بیمن برکات خواجگان چشت اہل بہشت رضی اللہ
عنہم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین ملفوظ حضرت خواجہ سند الموحدین وارث النبی فی الہند سے
اشرف اولیائے روئے زمین + خواجہ خواجگان معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ شروع
ہو کر اختتام کو پہونچا اور معرض طبع میں آکر سرمہ بصیرت ارباب عقیدت ہوا ۔ اسی اثنا میں کسی عنایت
فرما محرک ہوئے کہ ترجمہ کتاب مستطاب مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت جسمیں پانچ ملفوظ جو مشابہ پنج گنج کے ہیں

ہو جائے تو نہایت خوب ہو خصوصاً حضرت ولی نعمی سراج السالکین ادام اللہ ظلہ علینا نے بھی ایسا ہی ارشاد فرمایا۔ اگرچہ یہ نالائق غافل آلودۂ عصیان لیاقت ترجمہ کی نہ رکھتا تھا الا بخیال ؎ خیال خاطر احباب چاہیے ہر دم + انیس ٹھیس نہ لگ جائے آبگینوں کو + بحکم السامع معذور تعمیل حکم سے چارہ نہ دیکھ کر سر تسلیم خم کیا۔ اب التماس یہ ہے الانسان مرکب من الخطاء والنسیان یعنی انسان خطا و نسیان سے مرکب ہے ؎ مرکب است بنی آدم از خطا نسیاں + اس ترجمہ میں بمقتضائے بشریت و نالیاقتی اگر کہیں غلطی رہ گئی ہو از راہ مروت و مرحمت بقول شاعر ؎ چو حق الوسع در اصلاح کوشند۔ اگر اصلاح نتوانند پوشند + اصلاح فرمائیں زبان طعن سے عذر کریں۔ اور واضح ہو کہ اس نحیف کو اس کتاب میں سوائے صفت ترجمانی دوسری کوئی اور صفت حاصل نہیں ہے اور اس فقیر نے تا بمقدور خود اس امر کا التزام کیا ہے کہ صاحب ملفوظ کے عین لفظ ہی کا ترجمہ کیا جائے اپنی طرف سے ایک حرف کا تغیر و تبدل نہو اسی وجہ سے عبارت اس ترجمہ کی کسی قدر رنگینی اور تلازمہ بندی سے معرا ہے۔ الا بلحاظ مضامین و معانی اسکا ایک لفظ گوہر بے بہا طالبان حق کے واسطے شاہراہ ہے اب اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اس ترجمہ کو وسیلۂ مغفرت اس فقیر اور اُسکے والدین کا فرمائے اور اپنا ذوق شوق لطف کرے اور بوقت مرگ ایمان سلامت رکھے حضرت سید الطائفہ جنید بغدادیؒ کیا خوب فرماتے ہیں ؎ الٰہی بر جنید ایمان نگہدار + کہ اینست اصل جاہ و اعتبارم + نیز قاریان کتاب سے مستدعی ہے کہ جبتہً برائے رسول اللہ اس لاشئے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت فرماویں اور دیگر جمیع اعزا الفقیر کو بھی محروم نہ رکھیں حدیث شریف صحیح میں وارد ہوا ہے کہ ایک مسلمان کی دعا دوسرے مسلمان بھائی کیواسطے جو اُسکی غیبت میں کی جائے حکم اکسیر کا رکھتی ہے ؎ ہر کہ خواند دعا طمع دارم + زانکہ من بندۂ گنہگارم + اور نام نامی و اسم گرامی اس ترجمہ معدن الیواقیت و مخزن جواہر کا تبرکاً و تیمناً اصلی نام مجموعہ **ملفوظات خواجگان چشت**ؒ ہی رہنے دیا۔ البتہ واسطے تعارف کے شرح میں لفظ ترجمہ زیادہ کیا۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ کتاب مستطاب محض اُسکی اعانت سے ایک دیباچہ و مقدمہ و پانچ باب اور ایک خاتمے پر ختم ہوئی۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کے صدقہ سے مقبول نہا کرے اور پڑھنے

والے کو عمل نصیب فرماوے واللہ ولی التوفیق -

فہرست فصول کتاب ترجمہ ملفوظات خواجگان چشت رض

دیباچہ دربیان وجہ ترجمہ کتاب مقدمہ ترغیب ذکراذکار اولیائے اللہ از جانب مترجم حصہ اول ترجمہ کتاب انیس الارواح - اسمیں دو فصلیں ہیں فصل اول ہندسے از حالات مبارک حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ صاحب ملفوظ از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب انیس الارواح جمع کردہ حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند قدس سرہ حصہ دُوم منقسم بردو فصل فصل اوّل شمہ از احوال مبارک حضرت خواجہ وارث النبی فی الہند حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ ملفوظ دلیل العارفین جمع کردہ حضرت قطب الاقطاب شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی دہلوی نور اللہ مرقدہ حصہ سوم ترجمہ ملفوظ فوائد السالکین ملفوظ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی قدس سرہ جمع کردہ حضرت حریق المحبت شیخ شیوخ العالم فریدالحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودہنی قدس سرہ منقسم بردو فصل فصل اول شمہ از حال حضرت خواجہ شہید المحبت نور اللہ مرقدہٗ از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ ملفوظ فوائد السالکین حصہ چہارم ترجمہ راحت القلوب ملفوظ حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر قدس سرہٗ جمع کردہ حضرت سلطان المشایخ نور اللہ مرقدہٗ منقسم بردو فصل فصل اوّل شمہ از حالات حضرت خواجہ حریق المحبت شیخ شیوخ العالم قدس سرہٗ از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ ملفوظ راحت القلوب حصہ پنجم ترجمہ راحت المحبین ملفوظ حضرت سلطان المشایخ قدس سرہ جمع کردہ حضرت طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ منقسم بردو فصل فصل اوّل شمہ از حالات حضرت سلطان المشایخ نظام الحق والدین محمد بن احمد محبوب الٰہی قدس سرہٗ العزیز از جانب مترجم فصل دوم ترجمہ کتاب راحت المحبین. خاتمہ مختصر حال فقیر مترجم کتاب مقدمہ دربیان ترغیب و فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ از جانب مترجم بدان اے عزیز اللہ تعالیٰ تجھے اپنے فضل وکرم سے تتبع اور پیروی سلف صالحین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین

نصیب کرے کہ بعد از ذکر اللہ تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ وانبیاے عظام علیہم السلام کوئی ذکر بہتر از اذکار اولیاء کرام وصوفیاے عظام نہیں ہو کہ برباتٗ انکی نتیجہ اُنکے حال کا ہو نہ قال کا اور ذکر انکا موجب نزول رحمت الٰہی ہو۔ کما ورد فی الحدیث علے صاحبھا الف تحیۃ وسلام عند الذکر الصالحین تنزل الرحمۃ یعنی وقت ذکر حالات وملفوظات بزرگان نازل ہوتی ہو رحمۃ اللہ تعالیٰ کی عارف سبحانی سید عبد الواحد بلگرامی صاحب سبع سنابل نور اللہ مرقدہ اسی معنے میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎

اے دل از اخلاق مرداں بہرہ مندار نیستی + بارے اخلاق بزرگاں را از جان تکرار کن عند ذکر الصالحین
الحق نزول رحمت است + جابجا ذکر جوانمردانِ دین بسیار کن + سبحان اللہ کیا بزرگی اور برکت ہو کہ اثر

اس بارانِ رحمت الٰہی کا پڑھنے اور ذکر کرنے والے کی ذات ہی پر محدود نہیں رہتا بلکہ اس مجلس میں جس قدر اشخاص ہوں سب پر شامل ہوتا ہے اسکی تمثیل حضرت سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم اس طرح فرماتے ہیں کہ ایک شخص خوان مائدہ چن کر اس کے متصل بیٹھے اور اُس مائدے پر رحمت الٰہی کا نزول ہو۔ پس وہ شخص جسنے وہ خواں مائدہ چنا ہے اور اُس کے متصل بیٹھا ہو رحمت الٰہی سے محروم نہ رہے گا اور دوستی ومحبت رکھنی اصحاب اس طائفہ علیا سے ایک نعمت نعما الٰہی سے ہو کہ اس سے ایک طرح کی قریب پیدا ہوتی ہو جیسا کہ علماء سلف کا مقولہ ہو المودۃ احد القرابتین یعنی مودت ایک طرح کی نزدیکی ہو۔ اور بزرگان دین نے فرمایا ہو لا قرابت اقرب من المودۃ ولا بعد ابعد من العداوۃ یعنے کوئی قرابت مودت سے زیادہ قربت والی نہیں ہو اور نہ عداوت سے زیادہ کوئی اور دوری دوری ہو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں من احب قوما فھو منھم یعنی جو شخص دوست رکھے ایک گروہ کو وہ انہیں میں سے ہو الغطمۃ للہ کیا خوش تقدیر ہیں وہ لوگ جنہیں یہ دولت عظمیٰ نصیب ہو اللھم اجعلنا منھم بجاہ نبیک محمد مصطفی مجتبے صلے اللہ علیہ وسلم اور ایک حدیث قدوسی مرتبت میں وارد ہوا ہو کہ دوستانِ خدا کا ذکر کیا کرو کہ ہمراہ اُنکے محشور ہو۔ نفحات الانس میں عارف ربانی مولانا عبد الرحمٰن جامی قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ ایک روز کئی صحابیوں سے جمع ہو کر حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم

وآلہ وسلم سے سوال کیا کہ غریب نواز و پشت پناہ بیکسان ایک مرد ہی جو ایک نیک قوم کو دوست رکھتا ہی اور اُنکے سے عمل و فعل نہیں کر سکتا وہ کس زمرہ میں ہوگا آپنے فرمایا المرءُ مع من احب یعنی وہ مرد اُسکے ساتھ ہوگا جسکو وہ دوست رکھتا ہی دوستی کیواسطے محبت ضروری ہی اور محب کا شیوہ ذکر محبوب ہے حضرت سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں من احب شیئًا اکثر ذکرہٗ یعنی جو شخص کسی کو دوست رکھتا ہی اکثر اُسکا ذکر کرتا رہتا ہی کیونکہ عاشق کو سواے ذکر معشوق کے دوسری شے خوش نہیں آتی۔ الغرض ذکر حالات بزرگان سے فوائد بیشمار حاصل ہوتے ہیں منجملہ اُن کے ادنیٰ یہ ہی کہ ذکر اس طائفہ کا عبادت ہی پیرایا جو صاحبان دانش وارباب بینش کو بذریعۂ مطالعہ کتب یہ دولت علیا و نعمت عظمیٰ بے رنج و مشقت حاصل ہو سکتی ہی اور یہ کتنا بڑا فائدہ ہی کہ مطالعہ ذکر اور استماع اذکار سے ہمت طالب حق کی طلب حق میں قوی ہوتی ہی اُنکے حالات کے ملاحظہ سے اُن کی عظمت اور اپنی بیچارگی کا حال کماحقہٗ معلوم ہو جاتا ہی اور اپنے کردار پر اپنے حالات مطالعہ کرنیسے تنبیہ حاصل ہو سکتی ہی حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ کمترین فائدہ در شنیدن حالات ایں طائفہ آنست کہ بداند احوال و اقوال وے نہ چوں ایشاں ست تنبیہ بر کردار خود بر گیرد و تقصیر خود را در جنب کردار ایشاں ببیند از عجب و ریا استحسان بپرہیزد۔ اور آپکا مقولہ ہی کہ پہلا نشان اس کام میں یہ ہی کہ ملفوظات مشائخ سننے سے دل کو خوشی اور خورسندی حاصل ہو اور کسی قسم کا انکار دل میں نہ آوے اور سلطان ابراہیم ادہم بلخی نور اللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ ایک شب ایک فرشتہ مجھے خواب میں نظر آیا دیکھا کہ اُسکے ہاتھ میں ایک طومار کاغذات ہی اور وہ اُسمیں دوستان خدا کے نام تحریر کرتا جاتا ہی مینے دریافت کیا کیا تم نے میرا بھی نام لکھا ہی جواب دیا نہیں بجواب اسکے مینے کہا کہ میری تو مجال نہیں جو دوستان خدا میں ہونیکا دم بھروں البتہ اُسکے دوستوں کو بصد دل و جان دوست رکھتا ہوں میں یہ کہہ رہا تہا کہ دوسرا فرشتہ آیا اور اس طومار کاغذات کو اپنے ہاتھ میں لیکر دیکھا اور کہنے لگا کہ اس کاغذ کے سرورق پر اس کا نام لکھو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے دوستوں کا دوست ہے اور حضرت شیخ الاسلام عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی آپ فرماتے تھے کہ جہاں تک ہو سکے اولیاء خدا کی باتیں یاد رکھو

اور جو یہ بھی نہ ہو سکے تو اُن کے اسمار گرامی ہی یاد رکھو کہ یہ ہی کافی ہیں اور حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیار قدس سرہ العزیز سے منقول ہو کہ آپ حضرت امیر خسرو علیہ الرحمۃ سے اکثر فرمایا کرتے تھے کہ اے خسرو ملفوظات مشائخ کو یاد کرو اور اُن کا ذکر کیا کرو کہ ان سے دل کو کیفیت اور انشراح پیدا ہوتا ہو۔ اور حضرت ابو العباس عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر تم سے یہ نہ ہو سکے کہ قدم اسکی دوستی میں رکھو تو یہ تو کرو کہ جو لوگ اس کو دوست رکھتے ہیں انکی دوستی میں قدم رکھو اور ایک حدیث شریف قدوسی مرتب میں وارد ہو کہ روز قیامت ایک شخص ایسا ہوگا جس کے گناہ اسکے حسنات سے بہت زیادہ ہوں گے۔ وہ ایک حالت یاس و نااُمیدی میں ہوگا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ اس سے مخاطب ہو کر فرماویگا کہ اے میرے بندے فلانے محلے کے فلانے بزرگ کو بھی تو پہچانتا تھا یا نہیں وہ کہے گا کہ اللہ تعالیٰ عالم ہو۔ البتہ میں اسکو جانتا تھا اور شرف زیارت اسکے سے مشرف ہوا تھا۔ اس جواب کے استماع کے بعد اللہ تعالیٰ اُس سے فرماوے گا کہ اچھا تجھکو اُس کی زیارت کی وجہ سے بخشدیا اور نیز منقول ہو کہ عہد حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ میں ایک شخص نہایت بدکار تباہ روزگار پیوستہ افعال ذمیمہ میں مبتلا رہتا تھا الا حسن اتفاق سے ایک مرتبہ حضرت کی مجلس میں حاضر ہوا تھا جب مر گیا لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ بہشت بریں میں خراماں ہو۔ پوچھا کس سبب سے یہہ درجہ تمہیں حاصل ہوا۔ اس نے جواب دیا کہ میں تو اس لائق نہ تھا کہ مورد ایسے الطاف کا ہوتا یہ سب برکت ایک مرتبہ مجلس حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں حاضر ہونیکے سبب سے ہو۔ جب مجھے لوگ دفن کرکے واپس چلے اُسوقت فرشتگان عذاب واسطے عذاب کرنیکے آئے چاہتے تھے کہ ایذا پہونچاویں استنے میں ایک شخص نورانی چہرہ آیا یہ کہکر منع کیا کہ اسکو عذاب و رنج مت دو۔ یہ ایک روز خدمت حضرت خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہ میں ملازم رہ چکا ہو اسی طرح منقول ہو شیخ ابو العباس نہاوندی رحمۃ اللہ علیہ کے جسم کے مس کرنے سے ایک گنہگار عذاب سے رہا ہوا ۔ ھم القوم لا یشقی جلیسھم پس اے برادر اگر تجھے سعادت ابدی اور دولت سرمدی کے حصول کی خواہش دامنگیر ہو تو ذکر اس طائفہ

میں محو ہوجا۔ صبح وشام ان ہی کے اذکار سے سروکار رکھ کیونکہ اس طائفہ کا عبادت ہے اور جہانتک ممکن ہو
سکے انکی صحبت میں باریاب ہونے کی کوشش کر۔ اگر نہو سکے تو انکے ذکر اذکار ہی کافی ووافی
ہیں حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی نور اللہ مرقدہ فرماتے ہیں ؎ گر نداری شادی از
وصل یار + خیز بر خود ماتم ہجران بدار + ایک روز تقریباً حضرت سراج السالکین فخر المتاخرین جناب
قبلہ وکعبہ ام مولانا بالفضل والکمال مولوی غلام محمد خاں صاحب دام اللہ فیوضہم فرماتے تھے کہ حضرت
محب النبی مولانا فخر الدین فخر جہاں شاہجہاں آبادی قدس سرہ العزیز کے انتقال کے وقت اعیان
ومشایخ مثل حاجی شیخ لال صاحب وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم نے دریافت کیا کہ حضرت آپکے وصال کے
بعد یہ شرف صحبت واقتباس انوار جو ہم لوگوں کو حاصل تھا جاتا رہیگا۔ حضرت کسی ایسے بزرگ کی نسبت
ارشاد فرمائیں کہ ہم انکی صحبت سے مستفید ہوں آپنے فرمایا کہ نہیں اولیاء اللہ فوت نہیں ہوتے بلکہ ایک
جگہ سے دوسری جگہ چلے جاتے ہیں فیض انسے اسی طرح جاری رہتا ہے کہ حالت زندگی میں تھا بلکہ بوجہ
انقطاع تعلق جسمانی اثر روحی زیادہ ہوجاتا ہے تم لوگوں کے واسطے مزارات اولیاء اللہ اور انکے کلام
موعظت آمیز کافی ہیں اگر تم ان امور سے مواظبت رکھوگے ہر آئینہ فائدے اٹھاؤگے المختصر استماع
حالات بزرگان اور انسے مودت رکھنے کے بارے میں اولیاء سلف وخلف کی ہزارہا مقولات ہیں
ہر زمانہ کے اولیاء ہمعصر نے فضیلت ذکر اذکار اولیاء اللہ فرمائی ہے۔ اے طالب صادق تجھے بھی مندرجہ
بالا حالات کے پڑھنے سے ان امور کے فوائد معلوم ہوگئے ہونگے لازم ہے کہ ہم سب انکی حالات ومقالات
کو معائنہ کرکے انکے طریقے پر چلنے اور انکی نصائح کی بجاآوری میں کوشش کریں اگر اللہ تعالی کی فضل
سے ایک نصیحت پر عمل کرنیکی توفیق حاصل ہو جاوے پس ہمکو دو جہاں میں وہی کافی ووافی ہے اب
یہ فقیر اس تحریر کو دعا پر ختم کرتا ہے۔ الٰہی بحرمت اپنے حبیب باعث خلقت ہجدہ ہزار عالم محمد مصطفے
احمد مجتبے صلی اللہ علیہ وسلم اپنی توفیق رفیق حال ہمارے کے فرما۔ اور ہمارا دل اپنی اور اپنے حبیب کی
الفت اور اپنے خاص بندوں کی مودت سے پر کردے اور مکاید شیطانی سے امان میں رکھکر
اس عالم فانی سے باایمان اٹھا۔ وَلِلّٰہِ الحمد اولاً واخراً وظاہراً وباطناً +

نسخہ ہذا ترجمہ انیس الارواح

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ واہل بیتہ اجمعین الطیبین الطاہرین۔ اما بعد خادم خادمانِ درویشان بلکہ تراب نعال قدام ایشان غلام احمد خان ابن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصہ خاصگان مولانا بالفضل واولٰنا بالکمال حضرت مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب حنفی چشتی سلیمانی متوطن قصبہ جھجر از مضافات شاہجہان آباد دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ کتاب ترجمہ ہے نسخہ شریفہ انیس الارواح ملفوظ حضرت مقتدائے اہل عرفان خواجہ ابی النور عثمان ہرونی نور اللہ مرقدہ کا جسکو حضرت کے خلیفہ اعظم شیخ شیوخ العالم سند الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند خواجۂ خواجگان حضرت خواجہ بزرگ معین الملۃ والشرع والہدیٰ والدین حسن سنجری ثم الاجمیری نور اللہ مرقدہ نے جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ بتوفیق اللہ تعالیٰ عز اسمہ وجل جلالہ یہ نسخہ شریفہ ایک باب ودو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق باب اول ترجمہ ملفوظ انیس الارواح منقسم بر دو فصل فصل اول ذکر مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس اللہ تعالیٰ سرہ فصل دوم ترجمہ ملفوظ انیس الارواح حسبی اللہ نعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

باب اول۔ فصل اول برخے از احوال برکت اشتمال آں مقتدائے اہل عرفان حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس اللہ سرہ کہ بطریق تبرک صورت تحریر یافت۔

واضح رائے بیضا ضیائے وابستگان سلسلہ علیہ چشتیہ بہشتیہ ہو کہ مقتدائے اہل عرفان حضرت

خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس سرہ مرید و خلیفہ اعظم حضرت حاجی الحرمین شریفین رہنمائے سالکان واقف اسرار ربانی خواجہ حاجی **شریف زندنی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہیں ذات پاک حضرت کی علم شریعت و طریقت میں بےنظیر زمانہ تھی۔ آپ اپنے عصر کے اولیا میں یگانہ تھے۔ سلسلہ شریف گیارہ واسطوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ پر مختتم ہوتا ہے۔ مسکن و موطن آپکا قصبہ ہارون ہے جو ملک خراسان میں متصل نیشاپور کے ایک سربر آوردہ قصبہ ہے۔ سات برس کی عمر میں آپنے قرآنمجید و فرقان حمید حفظ کیا تھا۔ بعدہ دیگر علوم دینی بھی حاصل کئے ہر روز دو قرآن مجید ختم فرماتے تھے۔ ایک دن کو دوسرا رات کو عمر آپکی دراز ہوئی۔ جواہر فریدی میں مرقوم ہے کہ ستر برس تک آپنے مجاہدات سخت کئے اس عرصہ میں نفس کو کبھی شکم سیر کھانا اور پانی نہ دیا۔ آپ رات کو بہت کم استراحت فرماتے تھے آپنے اپنی مدت حیات میں کبھی مال و متاع و اسباب دنیوی کو ہاتھ نہ لگایا۔ اکثر فرماتے تھے کہ اُس درویش کے حال پر افسوس ہے جو شکم سیر کھاوے رات کو سووے اور مال و متاع کو ہاتھ لگا دے کیونکہ دنیا مبغوضۂ خدا ہے۔ عاشقان الٰہی کو لازم نہیں کہ مبغوضۂ خدا سے الفت و محبت رکھیں۔ آپ مجیب الدعوات تھے۔ جو دعا فرماتے مقبول بارگاہ سبحانہ ہوتے سماع میں آپکو رقت بہت ہوتی تھی گریہ بیحد طاری ہوتا تھا کہ اہل مجلس آپکے اضطراب اور رونے کو دیکھکر چیخیں مارکر رونے لگتے تھے۔ آپ ہمیشہ صائم رہتے تھے۔ افطار پانچ روز کے بعد فرماتے تھے اسی حالت میں جسپر حضرت کی نگاہ پڑتی وہ طرفۃ العین میں مدارج علیا پر پہونچ جاتا تھا۔ کشف و کرامت میں ذات پاک حضرت کی ایک نمونہ قدرت الٰہی کی تھی خوارق عادات آپسے بے اندازہ سرزد ہوتے تھے۔ یہ کسقدر بڑی کرامت ہے کہ حضرت وارث النبی فی الہند خواجہ بزرگ قدس سرہٗ العزیز جیسا بلند پرواز شاہباز مرید حضرت کا ہو نقل ہے کہ جب آپ خدمت خواجہ حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ میں واسطے ارادت لانے کے تشریف لیگئے اور خدمت میں بار پایا قدوم مبارک حضرت حاجی شریف زندنی رحمۃ اللہ علیہ میں گر پڑے اور عرض کی کہ بندہ عثمان کی خواہش ہے کہ ملک بندگان حضرت مخدوم میں داخل ہو حضرت نے لطف بے اندازہ

فرمایا اور اُسوقت شرف بیعت سے مشرف فرماکر کلاہ چہار ترکی اپنے دست مبارک سے حضرت کے سر پر رکھی اور ارشاد فرمایا کہ اے عثمان جبکہ تمنے کلاہ چہار ترکی سر پر رکھی ہی۔ لازم ہی کہ اسکا حق بجالاؤگے اور وہ چار باتیں ہیں۔ اول ترک دنیا اور اُسکے اہل سے اجتناب و پرہیز کرنا چاہیئے۔ دوئم ترک ہوا و حرص ضروری ہی۔ سوئم نفس کی خواہشات کے خلاف کرنا اپنی ذات پر لازم گردانو۔ چہارم راتوں کو ذکر الٰہی میں مشغول رہنا اور کم سونا چاہیئے ہمارے پیران معظم نے فرمایا ہی کہ کلاہ چہار ترکی وہ سر پر رکھے جو اپنے دلکو ماسوی اللہ سے منقطع کرے حضرت خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے جسوقت سے اس کلاہ کو اپنے سر مبارک پر رکھا فقر و فاقہ اختیار کیا۔ بعد اسکے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پہنا اور فقر و فاقہ کو اپنی ذات پر لازم گردانا اسیطرح سلسلۂ مجھ تک پہونچا کہ میرے فقر و فاقہ حال تم معائنہ کرتے ہو۔ میں تمکو وصیت کرتا ہوں کہ عبادت الٰہی میں شب و روز مصروف رہو اور فقر و فاقہ کو بعبت اپنے پیران عظام کے لازمی گردانو۔ اور عام خلق سے بدارادت پیش آؤ۔ آپ نے تمام مواعظ قبول فرمائے اور تین سال خانقاہ شریف میں حاضر رہکر عبادات و مجاہدات بے اندازہ کئے جب حضرت نے آپکی یہ ریاضت و مجاہدات ملاحظہ فرمائے اپنا خلیفہ اور جانشین مقرر فرمایا اور اسم اعظم جو پیران چشت سے سلسلہ بسلسلہ پہونچا تھا تلقین فرمایا کہ فی الفور دروازہ علوم صوری و معنوی کے آپکی ذات پر کشادہ ہوگئے نقل ہی کہ جب آپ نماز پڑھتے غیب سے آواز آتی کہ اے عثمان ہمنے تمہاری نماز قبول کی خاطر جمع رکھو اور جو کچھ تمکو مانگنا ہو طلب کرو ہر آئینہ عطا ہوگا جب آپ نماز سے فارغ ہوتے دعا مانگتے کہ اے بار خدایا میں تجھسے تیری معرفت طلب کرتا ہوں۔ دوبارہ آواز آتی کہ یہ تمہاری دعا ہمنے قبول کی خاطر جمع رکھو اور جو کچھ مانگنا ہو مانگو۔ آپ سر بسجدہ ہوتے اور دعا مانگتے کہ الٰہی گناہگاران امت محمد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بخش۔ الہام ہوتا کہ تیس ہزار گناہگاروں کو بخشدیا۔ القصہ ہر روز پنجوقتی نماز کے بعد یہ معاملہ رونما ہوتا اللہ تعالیٰ دانا و علیم ہے کہ کسقدر گناہگار اس امت مرحومہ کے توسل حضرت کے بخشے گئے۔

فقیر مترجم این جواہر بے بہا غلام احمد جعل اللہ النصیبۃ بہی خوبی قسمت و یاوری بخت سے سلسلۂ حضرت

مقتدائے اہل عرفان رضی اللہ عنہ میں منسلک ہو امید کرتا ہو کہ اللہ تعالیٰ بہ برکت ان حضرات رضی اللہ عنہم کے اسکا خاتمہ بخیر کرے اور جمیع ذنوب کو معاف فرماکر اپنی رحمت کاملہ سے بروز رستخیز رستگار فرمائے اور مکروہات زمانہ سے امن میں رکھے اور اسکے ساتھ وہ معاملہ نکرے جسکے لائق یہ خاطی ہو بلکہ اپنے فضل و کرم سے وہ معاملہ کرے جسکی مستوجب اُسکی شان غفاری ہو۔

نقل ہو کہ آپنے بعد حصول خرقہ خلافت چار دانگ عالم کی سیر فرمائی ہزارہا اولیاء خدا کی ذات سے فیض صحبت پایا۔ لکھو کہا بزرگان خدا کی رہبری کی ہزارہا غیر مذہب لوگ آپکی تلقین سے مسلمان ہوکر راہ راست پر آئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃً۔ اللھم اجرہ عنا خیر الجزا بجاہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت سلطان العارفین سند الموحدین خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ سے منقول ہو کہ میرے ہمسایہ میں ایک میرا پیر بھائی تھا جب اس کا انتقال ہوا لوگ تجہیز و تکفین سے فارغ ہو دفن کرکے واپس چلے آئے میں اُسکی قبر پر بیٹھا رہ گیا۔ عالم مشغولی میں کیا دیکھتا ہوں کہ دو فرشتے عذاب کے اُسکے پاس آئے اور چاہتے تھے کہ عذاب کریں اتنے میں حضرت پیر و مرشد نور اللہ مرقدہ تشریف لائے اور ان دونوں فرشتوں کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اسے عذاب مت کرو یہ میرا مرید ہو وہ حسب الارشاد واپس چلے گئے۔ تھوڑی دیر میں واپس آئے اور عرض کی کہ حضرت فرمان باریتعالے ہو کہ یہ شخص اگرچہ آپکا مرید تھا الا آپکے طریقہ سے برگشتہ تھا۔ آپ نے ارشاد فرمایا حال ایسا ہی ہو الا اسنے اپنی ذات کو میرے پلہ میں باندھا تھا اسکی حمایت میرے ذمہ ضروری ہو یہ گفتگو ہو رہی تہی کہ اُن فرشتوں کو حکم ہوا کہ واپس چلے آؤ اس شخص کو عذاب نکرو ہمنے اسکو حضرت کی خاطر عزیز ہونے کے سبب بخشدیا ؏

ذکر حالات و کشف و کمالات حضرت مقتدائے عارفان قدس اللہ سرہ العزیز سے جملہ کتب سیر مملو ہیں اس مختصر میں اسقدر گنجایش نہیں جو شمہ از خروارے و دانہ از انبارے درج ہو سکے۔ طالبین کو کتب سیر کی طرف واسطے دریافت مزید حالات کے رجوع کرنا چاہیئے۔

اگرچہ خلفا آپکے بیحساب ہیں الا ہندوستان میں آپکے چار خلیفہ مشہور ہیں جنکے مزارات اسی دیار ہند

ہیں واقع ہیں۔ اوّل خلیفۂ اعظم حضرت سند الموحدین سلطان العارفین وارث النبی فی الہند حضرت خواجۂ خواجگان خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ مزار فائض الانوار آپکا اجمیر شریف میں ہے زیارت گاہ بزرگ ہے۔ دوم سید محمد ترک قدس سرہ نارنول میں سوم سعدی لنگوچی کہ مزار آپکا قصبۂ نارنول میں ہے چہارم چہارم شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام دہلی نور اللہ مرقدہ مزار پاک آپکا دہلی میں ہے وصال مبارک حضرت مقتدائے عارفان خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کا بتاریخ پنجم ماہ شوال ۶۱۷ھ ہجری میں ہوا۔ مزار مبارک آپکا شہر مکہ معظمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً میں مابین کعبہ شریف جنۃ المعلیٰ کے ہے رحمۃ اللہ علیہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب انیس الارواح ملفوظات حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح

حضرت خواجہ بزرگ وارث النبی فی الہند معین الدین حسن سنجری قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ یہ دعا گوئے مسلمانان فقیر حقیر اضعف عباد اللہ معین الدین سنجری شہر بغداد میں مسجد خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ زیارت قدمبوسی حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ سے مشرف ہوا اسوقت بہت سے مشائخ کبار خدمت مرشدی میں حاضر تھے جونہی میں نے زمین ادب چومی آپ نے ارشاد فرمایا کہ دو رکعت نماز پڑھو میں نے حکم کی تعمیل کی آپ کھڑے ہوگئے اور میرا ہاتھ پکڑ کر آسمان کی جانب موزہ کیا اور زبان مبارک سے یہ فرمایا کہ الٰہی میں اسے تیرے سپرد کرتا ہوں۔ بعدہ بغداد سے روانہ ہوکر مکہ معظمہ تشریف لائے اور یہ درویش ہمرکاب تھا آپ مجھے زیر ناودان کعبہ لیگئے اور اس فقیر کے حق میں دعائے خیر کی آواز آئی کہ ہمنے معین الدین حسن سنجری کو قبول کیا وہاں سے روانہ ہوکر مدینہ منورہ تشریف لیگئے میں بھی ہمراہ تھا جب روضہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہونچے مجھے ارشاد فرمایا کہ سلام کر میں نے سلام کیا روضۂ مبارک سے آواز آئی وعلیکم السلام یا قطب المشائخ اس آواز کے آنے پر آپنے ارشاد فرمایا کہ کام تمہارا کمالیت کو پہونچا بعد اسکے روانہ ہوکر شہر بدخشان میں آئے ایک بزرگ سے ملاقات کی وہ اولاد خواجہ جنید بغدادی رح سے تھے عمر ان کی ایک سو

چالیس برس کی تھی از حد مشغول مع اللہ تھے وہ ایک پانو سے لنگڑے تھے وہ پانو جڑ سے کٹا ہوا تھا ہمیں دیکھنے اس امر سے تعجب ہوا۔ سبب قطع ہونے پانو کا دریافت کیا فرمانے لگے کہ میں ایک مدت سے اس صومعہ میں معتکف ہوں نہ کبھی خواہش نفس سے ایک قدم بھی اس صومعہ سے باہر نہیں رکھا ایک روز ایسا اتفاق ہوا کہ ہوائے نفسانی سے یہ بریدہ پانو باہر نکالا اور دوسرا نکالنے کا ارادہ رکھتا تھا کہ ہاتف نے آواز دی کہ "اے مدعی ہمیں عہد بود کہ فراموش کردی"۔ یہ آواز سنکر متنبہ ہوا اور اپنی وعدہ خلافی سے پشیمان۔ چھری میرے پاس موجود تھی فی الفور میان سے نکالی اور اس پانو کو جو باہر نکالا تھا کاٹکر باہر پھینک دیا۔ اس واقعہ کو چالیس برس ہوگئے ہیں اسوقت سے عالم تحیر میں مبتلا ہوں اور نہایت شرمندہ ہون کہ کل (یعنی بروز قیامت) کیونکہ درویشوں میں منہ دکھلاؤنگا یہ سنکر ہم وہاں سے روانہ ہوئے۔ بخارا پہونچے وہاں کے ائمہ وصدور ومشائخ سے ملاقات کی ہر ایک اُن میں سے لائق توصیف تھا کہ وصف اُنکا خارج از بیان ہے۔ اسیطرح دس برس ہمرکاب حضرت خواجہ عثمان قدس اللہ روحہ میں مسافر تھا۔ بعد اُسکے پھر بغداد پہونچے اور چند روز قیام کیا پھر مسافر ہوئے دس برس اور مسافرت کی میں اسباب زادراہ حضرت پیرومرشدی قدس سرہ سر پر لیے کر چلتا تھا تو کہ بعدہٗ پھر بغداد آئے اور حضرت مخدوم نے عزلت اختیار کی۔ اِس فقیر سے ارشاد فرمایا کہ میں معتکف ہوتا ہوں چند روز اعتکاف کی جگہ سے باہر نہ آؤنگا۔ تمکو لازم ہے کہ ہر روز ایک مرتبہ میرے پاس آیا کرو کہ میں کچھ ترغیب تمسے بیان کروں گا کہ میرے بعد مجسے تمہارے پاس یادگاری رہے یہ ارشاد فرما کر آپ معتکف ہوئے۔ یہ فقیر ہر روز حسب الارشاد حاضر خدمت شریف ہوتا اور جو کچھ زبان مبارک سے سمع فقیر میں پہونچتا اُسے لکھ لیتا کہ یہ فوائد بے بہا جمع ہوئے اور یہ اٹھائیس ۲۸ مجلسوں کے اور نام اس کا انیس الارواح رکھا گیا بتوفیق اللہ تعالیٰ فہرست مجلس اول فوائد در بیان احکام ایمان مجلس دوم فوائد دربیان مناجات حضرت آدم علیہ السلام مجلس سوم فوائد دربیان خرابی شہرہا مجلس چہارم فوائد دربیان فرمانبرداری زنان مجلس پنجم فوائد دربیان صدقہ مجلس ششم فوائد دربیان شراب موز مجلس ہفتم فوائد دربیان آزار مومن

مجلس ہشتم فوائد در بیان قذف یعنی تہمت مجلس نہم فوائد در بیان کسب مجلس دہم فوائد در بیان مصیبت مجلس یازدہم فوائد در بیان کشتن جانوران مجلس دوازدہم فوائد در بیان احکام سلام کردن مجلس سیزدہم فوائد در بیان کفارت ہائے نماز گذشتہ مجلس چہاردہم فوائد در بیان فضیلت الحمد و اخلاص مجلس پانزدہم فوائد در بیان اہل جنت مجلس شانزدہم فوائد در بیان فضیلت مسجد مجلس ہفتدہم فوائد در بیان گرد کردن مال مجلس ہجدہم فوائد در بیان عطسہ زدن یعنے چھینکنا مجلس نوزدہم فوائد در بیان بانگ نماز مجلس بستم فوائد در بیان مؤمن مجلس بست و یکم فوائد در بیان رواکردن حاجت مسلمانان مجلس بست و دوم فوائد در بیان تفکر و یاد کردن مرگ مجلس بست و سوم۔ فوائد در کیفیت آخر الزمان مجلس بست و چہارم فوائد در بیان چراغ بمسجد فرستادن مجلس بست و پنجم فوائد در بیان شلوار پائے و آستین پیرہن مجلس بست و ششم فوائد در بیان درویشان مجلس بست و ہفتم فوائد در بیان امیران جابر و عالمان دنیا دوست مجلس بست و ہشتم فوائد در بیان توبہ و سلوک ٭

مجلس اوّل گفتگو در بارہ احکام ایمان ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایمان برہنہ ہے اور لباس اُس کا تقویٰ ہے

اور پاؤں اُسکا فقر ہے اور گھر اُس کا علم ہے اور گفتار اُسکی کہنا ہے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدً عبدہ و رسولہ کا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش ایمان نہ زیادہ ہوتا ہے نہ کم اور جو شخص یہ بات کہے اپنی اپنی ذات پر ستم کرنے والا ہے کہ غلط بیان کرتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت رسول مقبول صلعم پر یہ حکم نازل ہوا کہ کافروں سے اُسوقت تک جنگ کیجیے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ کہیں حضرت رسول مقبول صلعم نے ایسا ہی کیا یہانتک کہ سب ایمان لائے اور آپکا کلمہ پڑھا۔ اور سب نے بخلوص نیت گواہی دی کہ اللہ ایک ہے اور رسول اُسکا برحق ہے بعد اُسکے نماز اُتری سب نے بالاتفاق قبول کی بعدہ روزہ آیا اُسے بھی قبول کیا۔ بعد حج کا حکم ہوا وہ بھی سب نے تسلیم کیا۔ اسکے بعد حکم ہوا کہ یہ سب ادا کرو کہ یہ ارکان ایمان ہیں البتہ زیادتی اور نقصان نماز وغیرہ میں ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ اُسکو آسان کر دیتا ہی اور فرشتوں سی فرماتا ہی کہ دیکھو اسکے اعمال نوافل کسقدر ہیں پس اعمال نوافل سے فرائض کی کمی پوری کر لی جاتی ہی اور جو فرض نہ پڑھے اور نہ نفل وہ سزاوار دوزخ ہی مگر یہ کہ رحمت اللہ تعالیٰ کی دستگیری کرے یا شفاعت رسول ہو جاوے تو باعث رستگاری ہی۔ اما قول شریعت یہ ہی کہ جو فرائض سے انکار کرے وہ کافر ہی۔ قسم ہی خدائے عزوجل کی ایمان میں کمی بیشی مطلق نہیں ہوتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سی مروی ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایمان ایک نور ہی قلب میں ہوتا ہی جب وہ اعمال صالحہ کرتا ہی سفیدی اُسکے دلمیں زیادہ ہوتی جاتی ہی۔ اعمال صالحہ پر استقامت کرنیسے تمام دل سفید ہو جاتا ہی ایسا ہونے پر حلاوت ایمان حاصل ہوتی ہی۔ اور یہ خاصہ دوستوں کا ہی۔ اور نفاق ایک تاریکی ہے جب مؤمن کے دل میں آتی ہے سیاہی پیدا کرتی ہی اور جب وہ بدی کرتا ہی وہ سیاہی بڑھتی ہی جب بدی پر استقامت کرتا ہی تمام دل سیاہ ہو جاتا ہی اور جب سارا دل سیاہ ہو گیا تو وہ منافق ہوا رحمت باری تعالیٰ سے محروم ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر مومن کا دل چیرا جاوے اُسمیں سوائے سفیدی کے مطلق سیاہی نہو گی اور اسیطرح جب منافق کا دل چیرا جاوے اُسمیں سوائے سیاہی کے سفیدی کا مطلق نشان نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی اپنے پیر خواجہ حاجی شریف زندنی قدس سرہٗ کے سنا ہی کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہی کہ اصل ایمان کم و زیادہ نہیں ہوتا ہی ولیکن اسکے تین ایک حد ہی جو شخص اسمیں کمی بیشی تبلا دے وہ تجاوز کرنیوالا ہی اور اصل اسکی یہ ہی کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کہے اور حد اسکی نماز و روزہ و حج و زکوٰۃ ہے اور غسل جنابت بھی اسی میں داخل ہی جو شخص زیادہ زیادہ نیکیاں کرے گا اس کو زیادہ ثواب ملے گا اور جو نہ کرے گا اسکو ثواب نہ ملیگا اور نقصان اُٹھاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت باریتعالیٰ مومن کو اُسکے عمل سی پوچھیگا اسکے ایمان سے کچھ سوال نکریگا۔ اور کفار سے دربارہٗ ایمان سوال ہوگا۔ اور ایمان مؤمن کا تباہ نہیں ہوتا الا کفر سے تباہ ہو جاتا ہی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کہ جو شخص نماز سی ہاتھ اُٹھا دے اور منکر ہو وہ بھی ...

اس حدیث کے کافر ہوتا ہے کہ فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ اسی پیتو جب اتقتل عند الشافعی رحمۃ اللہ تعالی علیہ یعنی جو شخص عمداً ترک کرے نماز کو پس ہر آئینہ وہ کفر کرتا ہے اور کافر ہو جاتا ہے قتل اسکا واجب ہی نزد امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے بعد بیان فرمانے ان فوائد بے بہا کے حضرت خواجہ خاموش ہو رہے اور اپنے کام میں مشغول ہوئے - فقیر اپنی جگہ پر آیا الحمد للہ علی ذلک -

مجلس دوم گفتگو در بارہ مناجات حضرت آدم علیہ السلام ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ ناصر الدین مودود چشتی رضی اللہ تعالی عنہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ میں نے تنبیہ الغافلین میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا دیکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب جناب باری عز اسمہ وجل قدرہ نے کہا فَتَلَقّٰی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ یہ وہ وقت تھا کہ حضرت آدمؑ بوجہ زائل ہو جانے حلہ بہشتی کے بہشت میں ادھر ادھر دوڑتے پھرتے تھے حق تعالی نے اونسے سوال کیا کہ اے آدمؑ مجھ سے بھاگتا ہے آپ نے جواب دیا کہ اے بار خدا تجھ سے کون بھاگ سکتا ہے اور جائے گریز کہاں ہے میں اپنے گناہ کے سبب سے شرمندہ ہوں کہ زَلَّتْ واقع ہو گئی ہے پس اللہ تعالی نے اون کو ایسے کلمات بتلائے جنکے ذریعہ سے اونھوں نے توبہ کی اور مقبول بارگاہ سبحانی ہوئے اسکے بعد گفتگو در بارہ چاند گرہن و سورج گرہن واقع ہوئی - آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ جب آدمیون کے گناہ زیادہ ہوتے ہیں - فرشتوں کو جناب جل و علا عز اسمہ حکم دیتا ہے کہ چاند اور سورج کو پکڑو اور اس کے کسی جز و کل کو کسی قدر عرصہ کیواسطے بے نور کر دو کہ اس سے خلق کو عبرت ہو - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ماہ محرم مین کسوف و خسوف ہو تو اس سال بلائین بہت نازل ہوتی ہیں فتنے برپا ہوتے ہیں - بزرگون کو پراگندگی بہت ہوتی ہے اور جب ماہ صفر مین کسوف و خسوف واقع ہو اس کا نتیجہ یہ ہے کہ بارش کم ہونی چاہیے اور ناخشک ہون - اور جب ماہ ربیع الاول میں کسوف و خسوف واقع ہو تو کال سخت

پڑیگا آدمی زیادہ مرینگے۔ اور جب ماہ ربیع الثانی میں کسوف یا خسوف واقع ہو تو اُس سال تحویل ملک ہوگی
بزرگوں کا زیادہ انتقال ہوگا۔ اور جب ماہ جمادی الاول میں واقع ہو تو بارش و برق کا طوفان ہوگا۔
اور مرگ مفاجات زیادہ ہوں گی۔ اور ماہ جمادی الثانی میں واقع ہو تو موجب فلاح ہو کہ اس سال
کھیتیاں خوب ہوں گی اور نرخ غلہ ارزاں ہوگا اور فراخی نعمت زیادہ ہوگی۔ اور جب ماہ رجب المرجب
میں خسوف یا کسوف واقع ہو اور وہ روز نوچندی کا جمعہ ہو تو اُس سال بھوک کی آفت اور
بلائیں زیادہ بنی آدم پر نازل ہوں گی اور آسمان سے سخت آوازیں آئینگی۔ اور جب ماہ شعبان میں واقع
ہو تو اُس سال آدمیوں میں خیریت رہے گی اور آرام زیادہ ملیگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ جب ماہ رمضان کے اول جمعہ کے روز یا شب میں
خسوف یا کسوف ہو تو اُس سے یہ بات معلوم کرنی چاہیئے کہ اس سال آفت گرسنگی زیادہ ہوگی۔ اور
آدمی بہت مرینگے اور جب ماہ شوال میں واقع ہو تو اس سال بیماریاں زیادہ آویں گی۔ ہوائیں
تیز و تند زیادہ چلیں گی درخت بہت ٹوٹ کر گرینگے۔ اور جب ماہ ذی الحجہ کسوف و خسوف واقع ہوں
تو جاننا چاہیے کہ دنیا آخرت ہوئی فتنے قائم ہوئے عیب کو چھپانیوالے مرجاویں گے اسکے اظہار کرنیوالے
زیادہ ہونگے آرایش ظاہری بڑھجاویگی۔ آخرت تباہ از دست دنیا ویران ہوگی یعنی لوگ کسی امر میں
آخرت کا خیال تک نکرینگے۔ مگر دل اُنکے منافق متمول آدمیوں کی عزت کرینگے درویشوں کو خوار و حقیر سمجھینگے
اسوقت اللہ تعالیٰ اُن پر ایک آفت مسلط کریگا جس سے اُنکے عیش تلخ ہونگے۔ نعوذ باللہ منہا جب حضرت خواجہ
یہ فوائد بیان فرما چکے۔ اپنے کام میں مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہو کر اپنے خرابہ میں آیا الحمد للہ علےٰ ذالک

مجلس سوئم گفتگو شہروں کی خرابی کے بارہ میں واقع ہوئی حضرت اقدس خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہٗ
نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں خرابی شہروں کی گناہوں کی شامت سے ہوگی۔ چنانچہ مینے خواجہ قطب الدین مودود
چشتی کی زبانی سنا ہو کہ جسوقت میں ہمراہ آنحضرت کے ملک سمرقند میں مسافرت کرتا تھا فرماتے تھے کہ
حضرت امام الاجمعین مدینۃ العلوم والمطالب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ نے ارشاد فرمایا ہو کہ جب
یہ آیت نازل ہوئی وَاِن مِّن قَرْيَةٍ اِلَّا نَحْنُ مُهْلِكُوهَا قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَامَةِ اَوْ مُعَذِّبُوهَا

عَذَابًا شَدِیۡدًا ؕ کَانَ ذٰلِکَ فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا ؕ کوئی ایسا شہر نہیں ہو کہ قیامت کے آنیسے پہلے عذاب اور بلا اُسپر نازل نہ ہو اور شہر تباہ وخراب نہ ہوں۔ یہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آخر زمانہ میں جب گناہ زیادہ ہونگے حبشی مکہ کو ویران کریں گے مدینہ منورہ قحط سی ویران ہو جائیگا بلائیں نازل ہوں گی لوگ بھوک سی مرجاوینگے۔ شہر ہمدان شومتِ ریاسی تباہ ہوگا۔ شام بادشاہوں کے ظلم سی تباہ ہوگا۔ اُس حالت میں ٹڈی آسمان سے برسے گی روم کی تباہی کا باعث اغلام اور لواطت ہوگا۔ ملک خراسان اور بلخ شامت اصحاب تجارت سی تباہ ہوجاوینگے۔ اور مسلمان سود لینے لگینگے اور مردار خوار ہوجاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی رح یہ بھی فرماتے تھے کہ خوارزم اور اُسکے حوالی کے شہر راگ رنگ اور شراب خواری کی شامت سی تباہ ہونگے ملک سیستان میں تیز وتند آندھیاں آئینگی۔ بھونچال ایسے سخت آئینگے جنسے پہاڑ پارہ پارہ ہوںگے اور اپنے متصل رہنے والوں کو نیست ونابود کر ڈالیں گے اور خرابی مصر اور دمشق اسوجہ سی ہوگی کہ وہاں کے باشندے عورتوں پر دست تعدی دراز کرینگے۔ انہیں سولیوں پر چڑہائیں گے اور کہیں گے کہ یہ فاطمہ رض ہی خاک اُنکے مونہہ میں ہو جیو۔ اور زمین ایسے نابکاروں کو نگل لیوی۔ اور ویرانی ملک سندھ ملک ہند کی وجہ سے ہوگی۔ ملک ہند کی تباہی فساد اور زنا اور شراب پینے کی وجہ سے ہوگی اسوقت اللہ تعالی باد کو حکم دیویگا ان سب کو ہلاک کردیوے جب یہ سب کچھ ہولیگا اسوقت محمد بن عبداللہ ظاہر ہونگے۔ شرق سے غرب تک کا انصاف فرماوینگے۔ پھر حضرت عیسٰی علیہ السلام آسمان سی اُترینگے اسوقت تمام عالم میں دین اسلام پھیل جاویگا جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بیان فرمائے مشغول الی اللہ ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے قیام پر واپس آیا۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم گفتگو درباب تابعداری کرنے عورات کے اپنے خاوندوں سی اور بردہ آزاد کرنیکی فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ حضرت نے فرمایا کہ وہ عورت جسکو خاوند ہم بستری کے واسطے طلب کرے اور وہ نہ آوے اور دور رہے۔ اُسکی تمام نیکیاں ضبط اور زائل ہو جاتی ہیں۔

اور اسطرح جدا ہو جاتے ہیں جسطرح سانپ اپنی کینچلی اُتار دینے کے بعد اُس سے جدا ہو جاتا ہے اور جنگل کی ریت کے برابر اُسپر گناہ لکھے جاتے ہین۔ اگر وہ عورت قبل از خوشنود ہونے اپنے خاوند کے مر جاوے وہ دوزخی ہوتی ہے ستر دروازے دوزخ کے اُسپر کھولدیتے ہیں۔ اور جو عورت مرے اس حال میں کہ خاوند اسکا اُس سے راضی ہو وہ معًا بہشت برین میں جاتی ہے۔ اُس کی قبر مین ستر دروازے بہشت کی جانب سے کھول دئے جاتے ہیں۔ امام ابو اللیث سمرقندی رح نے اپنی کتاب تنبیہ مین لکھا ہے کہ جو عورت شوہر سے بہ ترشروئی پیش آئے اُسکے نامہ اعمال مین جس قدر آسمان میں تارے ہیں اُن کی تعداد کے برابر گناہ لکھے جاتے ہیں۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر شوہر کے جسم مین سے پیپ اور خون روان ہو اور عورت اُسے صاف کرنے کی غرض سے اپنے موہنہ سے چاٹے تو بھی خاوند کا حق کما حقہ ادا نہ ہوگا۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر سوائے حق تعالےٰ کے دوسرے کو سجدہ جائز ہوتا ہر آئینہ عورت کو حکم دیا جاتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔ ایسا ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد گفتگو آزاد کرنے غلام میں واقع ہوئی۔ اتنے میں ایک درویش خدمت مبارک مین حاضر ہوئے زمین خدمت چومی آپنے اُس کے حق میں دعائے مغفرت فرمائی۔ بعدہ فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بردہ آزاد کرے اُس کے نامہ اعمال میں موافق شمار رگون کے جو اُس کے بدن مین ہیں نیکیان لکھی جاتی ہیں اور جب تک اُس کے نامہ اعمال مین ثواب برابر ایک پیغمبر کے نہ لکھا جائے گا اس دار فانی سے انتقال نہ کرے گا اور وہ اپنے مان باپ اور ستر کنبے کے اشخاص کی بروز قیامت بخشش چاہے گا اللہ تعالےٰ اُسکے سبب سے ان سب ستر اشخاص کو بخشدے گا اور نور اُسکو اس قدر ملیگا جس قدر اُسکے بدن پر بال ہیں اور اُسکا نام آسمانون پر ولی کر کے لیا جائے گا۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ غلام آزاد کرنے والا جب تک کہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لیگا نہیں مریگا اور بروقت جانکنی کے ملک الموت علیہ السلام اسکو دخول بہشت کی خوشخبری دینگے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بردہ آزاد کریگا جبتک وہ اس عالم فانی مین سے

ہشت نہ نوش کریگا جان جان آفرین کو نہ سونپے گا۔ جانکنی اُسپر آسان ہوگی اور بروز قیامت زیر سایۂ عرش ہوگا اور بیحساب بہشت مین جاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے دنیا کو بر تراز دوزخ تصور کیا ہے کیونکہ دوستی دنیا بالکل گمراہی ہے اور مثال اُسکی اندھیرے کی سی ہے کہ جب کوئی ناواقف اندھیرے میں راہ غلط کرے تو پھر اُسکو مشکل سے راہ ملتی ہے۔ مرد وہ ہے کہ اپنی ذات کو اس دنیا مین مردانہ وار رکھے اور اسمین بالکل نہ پھنسے تاکہ مقامات اعلی پر پہنچے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے بردون کو ہزار التجا اور آرزو سے خرید کرکے آزاد کیا ہے کہ بروز قیامت وہ وسیلہ انکی خلاصی کا دوزخ سے ہون۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد تمام کیے مشغول ہوئے۔ دعاگو بے رخصت ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس پنجم گفتگو درباب صدقہ واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اعمال میں کونسا عمل افضل ہے ارشاد فرمایا کہ صدقہ دینا۔ پھر استفسار کیا کہ صدقہ کیا چیز ہے ارشاد فرمایا کہ کسی کی حاجت روا کرنا ستر ہزار آدمی جو اِرد گرد صاحب صدقہ کے ہونگے بروز قیامت ہول قیامت سے مامون ہونگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری رح سے پوچھا گیا کہ صدقہ دینا افضل ہے یا قرآن مجید کی تلاوت۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا ایک مٹھی کھجور دینا بہتر ہے اس سے کہ ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خواجہ حسن بصری رح نے دیکھا کہ ایک یہودی بازار میں کھڑا ہوا ایک بھوکے کتے کے آگے روٹی ڈال رہا ہے آپ نے اُس سے فرمایا کہ تیری یہ نیکی قبول نہین کیونکہ تو غیر ہے اسلام سے بیگانہ ہے اُس یہودی نے کہا اے خواجہ اگر نیکی قبول نہوا تو خدا تو دیکھتا ہے اور جانتا ہے۔ الغرض ایک مدت کے بعد آپ خانہ کعبہ کی زیارت کو تشریف لے گئے۔ طواف کر رہے تھے کہ خانہ کعبہ کے پرنالہ کے نیچے ایک بوڑھے کو دیکھا کہ سر بسجدہ رکھے ربی ربی کہہ رہا ہے ناگاہ آواز لبیک عبدی آئی۔ آپ بعد طواف کعبہ اُس کے پاس گئے یہودی نے سر اٹھایا اور آپکی جانب مخاطب ہوا۔ کہنے لگا اے خواجہ مجھے پہچانتے ہو مین

وہی ہو دی ہوں جو کتے کو ٹکڑا ڈالتا تھا۔ اور آپنے منع فرمایا تھا اب آپنو ملاحظہ فرمایا کہ اُسنے میری نیکی قبول کی اور مجھے اپنی جانب بلا ہی لیا۔ اس کے بعد کہنے لگا کہ ای خواجہ حسن کمال قدرت کو کوئی بھی نہیں جانتا اور نہ یہ معلوم کر سکتا ہی کہ عاقبت کس طور ہونے والی ہی اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہی کہ خواجہ ابراہیم بن ادہمؒ فرماتے تھے کہ ایک درم صدقہ بہتر ہی ایک سال کی عبادت سے اور غلام کا آزاد کرنا فاضل ہی تمام رات کی بیداری سے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن شریف کی تلاوت بہتر ہے یا صدقہ دینا۔ آپنے فرمایا کہ صدقہ دینا افضل ہی کہ اس سے آتش دوزخ سے رستگاری ملتی ہی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ صدقہ نور دل ہی اور صدقہ فاضل تر ہی ہزار رکعت کے پڑھنے سے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا صدقہ دینا نماز پڑھنے والے کو فاضلتر ہی اور اُن لوگوں کی علو شان کا کیا بیان کیا جائے جو نماز بھی پڑھتے ہیں اور صدقہ بھی دیتے ہیں۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب روز قیامت ہوگا آفتاب سوا نیزے پر آجائے گا صدقہ دینے والے جنہوں نے قبل از مرگ صدقہ دیا ہوگا عرش عظیم کے سایہ تلے ہوں گے اور وہ صدقہ اُنکے سر پر ایک قبہ ہو جائیگا صدقہ بہشت کا رہبر ہی اور صدقہ دینے والا ہرگز رحمت اللہ تعالی سے دور نہ ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ سخی میرے دوست ہیں اور سخیوں کو عذاب گور اور سختی قیامت نہ ہوگی۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ زمین سخیوں کے وجود سے فخر کرتی ہی اور وہ لوگ جب چلتے ہیں ہر قدم کے بدلے ایک نیکی اُنکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہی بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ سخی ایک ہزار برس پیشتر بہشت کی خوشبو سونگھیں گے۔ اور ہر روز اُن کے نامہ اعمال میں ایک پیغمبر کا ثواب لکھا جاوے گا۔ بعد اسکے ذکر اولیا رحمہم اللہ کے بارہ میں ہوا کہ اُنہوں نے دس دس برس تک اپنے نفس کو اسکی آرزو پوری کرنے سے متصل نہیں کیا ہی چنانچہ بیان کیا گیا ہی کہ خواجہ ابو تراب نخشبی بہت بڑے زاہد تھے بیس برس سے اُن کے نفس کو آرزو مرغ کے انڈوں کے ساتھ روٹی کھانے کی تھی اپنے نفس کو نہ دیا ایک روز آپ کے دل میں آیا کہ آج اُسکی یہ خواہش پوری کرنی چاہیئے۔ اور شام کو افطار سے

مطلوبہ کو ہو۔ الغرض اسی روز وقت نماز ظہر کے جبکہ آپ واسطے تجدید وضو کے صحرا کو تشریف لئے جاتے تھے۔ ایک خورد سال لڑکا بھاگا ہوا آیا اور آپ کا دامن پکڑ لیا فریاد کرتا تھا کہ کل کے روز تم میرا اسباب و مال چرا کے لیگئے ہو آج پھر چوری کرنے آئے ہو۔ لوگ چور چور کی آواز سنکر جمع ہو گئے لڑکے کا باپ بھی آیا۔ خواجہ کو پکڑا۔ بیس گھونسے مارے اتنے میں ایک اور آدمی آیا اُس نے آپکو پہچانا۔ کہنے لگا کہ یہ چور نہیں۔ خواجہ ابو تراب نخشی ہیں۔ یہ سنکر سب نے معذرت کی کہ ہم سے خطا ہوئی۔ ہم آپکو نہیں پہچانتے تھے۔ القصہ جب آپ وہاں سے چھٹ کر اس شخص کے گھر تشریف لائے جس نے انہیں بتایا، جب افطار کا وقت آیا اُس خادم نے بیضہ مرغ اور روٹی واسطے افطار کے لاکر رکھیں آپنے ارشاد فرمایا اے خواجہ اس کو جلد تر یہاں سے دور کر کہ مینے اس کے بغیر کھائے ہی بیس گھونسے اس کے خیال لانے سے کھائے ہیں۔ اگر اس کو کھالوں واللہ اعلم کس بلا میں مبتلا ہوں پھر آپنے مدت العمر نہ کھایا بغیر پوری کئے اس خواہش کے رحلت فرمائی۔ حضرت خواجہ بیان فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہو کر اپنے مقام پر آیا۔ الحمد للہ علے ذلک +

مجلس ششم گفتگو درباب شراب خواری ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالے عنہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ شراب مطلق حرام ہے اگر کم ہو تو بھی حرام ہے اور زیادہ ہو تو بھی حرام ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انگور کا شیرہ جو ملتے ہی نکالا جاوے اور پیا جاوے تو حرام نہیں جائز ہے۔ اگر ملنے کے بعد تھوڑی دیر رکھا جاوے تو ناجائز ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ لعنت ہے اللہ تعالی کی اُس شخص پر جو شراب پیئے یا شراب بیچے یا اُس کی قیمت لیوے اور اپنے کام میں لاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ تو دربارہ شراب کے حکم ہے اور اس کا نہ پینا مطلق دشوار نہیں کہ اس کا پینا عادات طبعی میں داخل نہیں ہے مشکل تو یہ ہے کہ وہ امور چھوڑ دیئے جاویں جو عادات طبعی میں داخل ہیں الا اس راستہ میں ایسے ایسے مرد بھی گزرے ہیں جنہوں نے اپنے نفس کو ایک سال کامل پانی نہ دیا اور وہ زار و نزار ہوا تقریباً حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی حکایت بیان فرمائی کہ ایک رات انہوں نے چاہا کہ مزار کعبہ

نماز پڑھیں۔ آنکے نفس نے اُنسے اِس امر میں مخالفت کی اور نہ پڑھ سکے صبح کے وقت غور کیا کہ یہہ کاہلی کس سبب سے تھی بعد بہت سی دیر کے معلوم ہوا کہ رات کو ایک کوزہ پانی زیادہ پی لیا تھا یہ سارا فساد اُس کا ہے۔ پس اُسی وقت عہد کیا کہ جب تک زندہ رہونگا اِس کو کامل طور سے پانی نہ پلاؤنگا اکثر پیاسا رہونگا چنانچہ ایسا ہی کیا جب تک زندہ رہے کبھی سیر ہو کر پانی نہ پلایا۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعا گو رخصت ہو کر اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس ہفتم ۔ گفتگو ایماندار کو آزار دہی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مسلمان کو مت رنجیدہ کر واس کے سینہ کے اوپر ستر پردے ہیں اور ہر پردے پر ایک فرشتہ تعینات ہے جو شخص کسی مومن کو رنج پہونچاتا ہے وہ اُن فرشتوں کو رنج پہونچاتا ہے ابتدا رنج اُن فرشتوں کو پہونچتا ہے تب کہیں مومن کو پہونچتا ہے۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا جو شخص ایماندار کو تکلیف دیتا ہے ستر گناہ کبیرہ اُسکے نامہ اعمال مین لکھے جاتے ہیں اور جو مومن کا دل رنجیدہ کرتا ہے اُسکے واسطے ایک گھر پر از رنج وتعب دوزخ میں بنایا جاتا ہے اور سوائے منافق کے اور کوئی ایذا نہیں پہونچاتا اعاذنا اللہ منہ۔ اسکے بعد گفتگو سنت اور نفل نمازوں کے بارہ مین بعد فرض کے واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے مشائخ رحمہم اللہ نے فرضوں کے شروع و آخر مین سنت اور نفل بہت پڑھی ہیں اور جو شخص نماز پیشین کے قبل چار رکعت نفل پڑھے اور قرآن شریف میں سے جو اُسے یاد ہو وہ ہر رکعت میں الحمد کے بعد ضم کرے اُسے اسی دنیا میں بشارت بہشت ملیگی اور وقت مرنے کے ستر ہزار فرشتے کہ ہر ایک اُن میں کا ایک نئی قسم کا تحفہ لئے ہوگا آوینگے اور بعد دفن اُسکے اُسکی قبر پر نور کے طباق لٹاوینگے اور جب بروز حشر قبر مین سے اُٹھایا جاویگا وہی فرشتے ستر حلے بہشتی لاکر اُسے پہناوینگے اللہم ارزقنا منہ۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص چار رکعت نماز سنت قبل از ظہر پڑھے گا اور اُسکے واسطے جو قرارت مقرر ہے وہ پڑھنی چاہیئے اللہ تعالی اُسکی ہزار حاجت پوری فرمائے گا اور ہر رکعت کے بدلے اُسکو ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص قبل از عصر چار

رکعت نماز سنت پڑھے ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اُسکے انعام کی بابت حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ اُس کو ہر رکعت کے بدلے بہشت میں ایک قصر (محل) ملے گا اور جو شخص بعد نماز شام کے چار رکعت نماز نفل پڑھے ہے۔ روز قیامت میں اُسکو عرش کے سایہ تلے جگہ ملیگی۔ اور جو شخص چار رکعت نماز درمیان نماز شام اور نماز عشا کے پڑھے گا حق تعالیٰ اُسے جمیع بلاؤں سے مامون رکھے گا اور وہ بہشت میں بلاحساب داخل ہوگا اور ہر رکعت کے بدلے ثواب نماز ہائے ایک پیغمبر ملے گا اور جو شخص نماز عشا کے بعد چار رکعت سنت پڑھے گا وہ مقبول بارگاہ الٰہی ہوگا اور بیحساب اُسکی جگہ بہشت میں ہوگی۔ اور اس نماز کو کوئی نہیں پڑھ سکتا مگر اللہ تعالیٰ کا دوست۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص بہت نماز پڑھتا ہے اُسکو ثواب موافق شمار فرشتوں کی عبادت کے دیا جاتا ہے اسکے بعد پھر گفتگو ایذا دہی مومن میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ اہل سلوک نے اپنی زبان اسی وجہ سے بند کی ہے اور لوگوں سے بولنا چھوڑ دیا ہے کہ مبادا کسی مسلمان بھائی کو ایذا پہونچے کیونکہ یہ بات بالکل متحقق ہے اہل سلوک قصداً اور متعمداً اس ڈر سے گونگے اور بہرے بن گئے ہیں۔ یہ فوائد بیان فرما کر حضرت خواجہ مشغول ہوئے دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا الحمد للہ۔ علے ذالک +

مجلس ہشتم گفتگو دربارہ قذف واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مسلمان کو گالی دیتا ہے گویا وہ اپنی ماں بہن سے زنا کرتا ہے اور فرعون کے مددگاروں میں اُسکا نام لکھا جاوے گا کہ اُس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ایذا دہی میں معاونت کی۔ اور ارشاد فرمایا کہ مسلمان کو گالی دینے والے کی دعا ستر دن تک مستجاب نہیں ہوتی اور جو بے توبہ مرے گا جہنم میں جاوے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا فرمایا کہ میں ایک وقت مجلس خواجہ ناصرالدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ العزیز میں حاضر تھا علم کی بحث درپیش تھی۔ ایک شخص بڑی گستاخی کر رہا تھا اور بلند آوازی سے گفتگو کرتا تھا۔ حضرت خواجہ ابی یوسف چشتی قدس سرہ نے اُس مرد سے فرمایا اے شخص آہستہ گفتگو کر وہ سن کر خاموش ہو گیا اور اپنی زبان کو اسقدر چبایا کہ لہولہان ہوگئی پھر اپنے نفس کی طرف متوجہ ہو کر کہنے لگا کہ تجھے اس بیہودہ بکواس سے کیا مطلب چل اور گوشہ پکڑ مجلس سے اُٹھ کر گوشہ تنہائی میں چلا گیا اور

دس سال عزلت اختیار رکھے رہا اسکے بعد کھانا لایا گیا۔ دستر خوان سفید تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ سُرخ
دستر خوان لاؤ کہ اسپر کھانا رکھکر کھایا جائے کیونکہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم خوان میں کم کھانا
تناول فرماتے تھے لاحرام نہیں گیا۔ اجازت ہے کہ طباق میں رکھکر کھایا جائے الا ہمیشہ سُرخ
دستر خوان پر کھانا تناول فرماتے تھے اگر مہمان آتا اور مہمانی کیجاتی تو بھی سرخ دستر خوان ہی بچھایا
جاتا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دستر خوان حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بھی سرخ ہی تھا اور وہ آسمان سے نازل
ہوا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص سرخ دستر خوان پر کھاوے اس کو ہر لقمہ کے عوض ثواب
سو نیکیوں کا ملتا ہے اور سو درجہ اُسکے بہشت بریں میں بلند کیے جاتے ہیں اور اس کو ہمسایگی حضرت
عیسےٰ علیہ وعلے نبینا الف الف تحیۃ وسلام کی بہشت میں نصیب ہو گی اور جو شخص سُرخ دستر خوان
کسی محتاج کو کھانا کھلاوے گا اس کے لیے اجر عظیم اُس کے نامہ اعمال میں لکھا جائیگا اور جب
وہ روٹی کھانے سے فارغ ہوگا اللہ تعالیٰ اُسکے جمیع گناہوں کو بخش دیگا اس کے بعد ارشاد فرمایا
کہ سُرخ دستر خوان پر روٹی کھانا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی سنت ہے اور یہی دوسرے
انبیا کی تھی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کبھی سوائے سرخ دستر خوان پر روٹی رکھے بغیر نہیں کھائی۔
اس کے بعد حضرت نے یہ قسم یاد کر کے بیان فرمایا کہ قسم ہے خدا کی کہ میری جان اُسکے ید قدرت میں
ہے جو شخص سُرخ دستر خوان پر روٹی کھائیگا اسکو ایک عمرہ کا ثواب ملیگا اور ایک ہزار بھوکوں کے
پیٹ بھر کھلانے کا ثواب عطا ہو گا اور وہ شخص اور اسقدر زیادہ ثواب حاصل کریگا گویا میری اُمت
کے ہزار قیدیوں کو رہا کرایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص ہمیشہ دستر خوان سرخ پر روٹی کھاتا ہے بروز
حشر حضرت جبریل اُسکے لیے براق معہ حلہ بہشتی لاوینگے کہ براق پر سوار کراکر اور حلہ پہنا کر بہشت میں
لیجاوینگے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی مہمان کو دستر خوان سرخ پر کھانا کھلادے اسکو ہر دانہ کے
عوض جو اس مہمان نے اٹھایا ثواب ہزار نیکی کا ملتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے پیر خواجہ حاجی شریف
زندنی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا تھا فرماتے تھے کہ جو شخص دستر خوان سرخ پر کھانا کھاوے اور کھانا کھلاوے
اللہ تعالیٰ اُس کی جانب نظر رحمت سے دیکھتا ہے اور ہزار درجہ اُسکے بلند فرماتا ہے جب حضرت خواجہ

یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہوکر اپنی جائے قیام پر آیا الحمد للہ علیٰ ذالک ۔

مجلس نہم ۔ گفتگو دربارۂ کسب واقع ہوئی ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک مرتبہ دریافت کیا گیا کہ پیشہ کرنا کیسا ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ الکاسب حبیب اللہ یعنی پیشہ کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا دوست ہی اُسوقت ایک شخص مجلس میں سے اٹھا اور کہنے لگا کہ یا رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ پیشہ تیرا کیا ہی اُسنے جواب دیا کہ حضرت میں درزی کا پیشہ کرتا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ تیرا بہت اچھا ہی اگر تو راستی اختیار کرے تو کل کے روز قیامت میں ہمراہ حضرت ادریس علیہ السلام محشور ہوگا اس کے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ میرے پیشہ کے حق میں کیا فرماتے ہیں آپ نے استفسار فرمایا کہ تیرا پیشہ کیا ہی اُس نے جواب دیا کہ پیشہ میرا کاشتکاری ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ پیشہ بھی بہت عمدہ ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ کسب حضرت آدم علیہ السلام کو سکھایا تھا اگر تو جھوٹ نہ بولے اور چوری نہ کرے تو بروز حشر ہمراہ حضرت آدم علیہ السلام کے اُٹھیگا اور بہشت بریں میں اُن کا ہمسایہ ہوگا ۔ اس کے بعد ایک اور شخص اُٹھا اور پیشہ اپنا آہنگری بتلایا ۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ پیشہ از حد نیک با منفعت ہی اور یہ حرف حضرت داؤد علیہ السلام کی تھی اگر تو امانت داری کرے قیامت کے روز اُنکے ہمسایہ میں ہوگا ۔ اس کے بعد ایک اور شخص نے اُٹھکر بیان کیا کہ یا رسول اللہ آپ میرے پیشہ میں کیا حکم کرتے ہیں آپ نے پوچھا تیرا کیا پیشہ ہی کہ پیشہ میرا گلہ بانی (؟) ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرا پیشہ از حد نیک ہی حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہی پیشہ تھا اللہ تعالیٰ مبارک کرے اور منفعت عطا فرمائے ۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اس پیشہ کے کرنے والوں کے حق میں دعا فرمائی ہی کہ بروز حشر میرے ہمراہ محشور ہوں اور بہشت میں میری ہمسائیگی میں رہیں ۔ اس کے بعد ایک اور شخص اٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ معلمی ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس پیشہ کو اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے اگر بغیر از ریا کیا جائے بروز حشر تو میرے ہمراہ ہوگا اور تجھے اجر عظیم ملیگا اور اگر پڑھانے میں عدل کرے گا فرشتے آسمانوں پر تیرے لیے استغفار کرینگے اس کے بعد ایک اور آدمی اُٹھا اور کہنے لگا کہ میرا پیشہ تجارت ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بھی اچھا پیشہ ہی

اگر راستی اختیار کریگا رفیق لقمان کا بہشت میں ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے طَلَبُ الْحَلَالِ فَرِيضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ وَمُسْلِمَةٍ یعنے طلب حلال فرض ہے ہر مسلمان مرد اور عورت پر اسکے بعد ارشاد فرمایا الکاسب صدیق اللہ یعنی کسب کرنیوالا اللہ تعالیٰ کا صدیق یعنے دوست ہے اور دوسری جگہ فرمایا الکاسب حبیب اللہ یعنے کسب کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کاسب کو چاہئے کہ اس کو جو اس نے ضروری تصور کر رکھا ہے کوشش کرے کہ اس عالم اسباب میں سوائے کسب کے دوسرا چارہ نہیں ہے مگر لازم ہے کہ فرائض نماز روزہ وغیرہ دیگر سنن حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا پہلے خیال رکھے اور اُنسے فارغ ہوکر کسب میں مصروف ہو اور نیت اپنی درست رکھے اللہ تعالیٰ اس کو ثواب عنایت فرمائے گا اور جو شخص یہ خیال کرے کہ کسب ہی سے روزی ملتی ہے وہ یہ خیال کرتے ہی کافر ہو جاتا ہے کیونکہ رزاق مطلق حضرت عزوجل اسمہ ہے اور اُسنے اُسے فراموش کیا اور اگر کوئی یہ بات کہے کہ ہم ہاتھ پیر ہلاتے ہیں تو کھاتے ہیں یا ہم کسب کرتے ہیں تو کھاتے ہیں یا نوکری سے کھاتے ہیں وغیرہ وغیرہ باندی بنکے رہتے ہیں اور بی بی بنکے کھاتے ہیں یہ کلمہ بھی کلمۂ کفر ہے اور ایسے بہت سے کلمے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے کتاب عمدہ میں دیکھا ہے کہ حضرت ابو ذر دا قدس سرہٗ ابتدا میں دکانداری کرتے تھے نام کتاب ۱۲ ایک عرصہ تک آپ نے دکانداری کی اور پھر یکایک چھوڑ دی لوگوں نے اس کا سبب دریافت کیا آپ نے جواب دیا کہ مجھے حقیقت معلوم ہوگئی کہ میری دکانداری کو مسلمانی سے نسبت نہیں ہے تبھی مجھسے حق اس کا کما حقہٗ ادا نہو سکا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے کسی شخص پر کچھ روپے آتے تھے آپ جب اُس سے طلب فرماتے تھے وہ امروز و فردا کا وعدہ کرتا تھا تا آنکہ ایک مرتبہ اُسنے سات روز کی مہلت طلب کی آپ نے عطا فرمائی۔ وہ اندر ایک ہفتہ کے کسی کام کے انصرام کے لیے ملک شام کو چلا گیا ایک سال کے بعد واپس آیا آپنے اس سے تقاضا کیا اُس نے پھر سات یوم کی مہلت طلب کی آپنے عطا فرمائی وہ پھر کہیں چلا گیا ایک برس گذرنے پر آیا۔ الغرض سات مرتبہ اُسنے ایسا کیا کہ آپ سے سات روز کی مہلت طلب کرتا اور کہیں چلا جاتا اور بعد ایک سال کے واپس آتا۔ آپ اُس سے کچھ نہ کہتے آخری مرتبہ جب وہ آیا کہنے لگا کہ آپ کا ایسا مذہب ہے کہ اُس شخص کے حال پر افسوس ہے جو آپ کا مذہب قبول نکرے یہ کہکر

لہ یعنی کام کرتے ہیں ۱۲

وہ کہنے لگا کہ حضرت آپ مجھپر اسلام عرض فرمائیں آپ نے اسلام اسپر عرض کیا وہ مسلمان ہوگیا یہ فرما کر حضرت عثمان ہرونی رحمۃ اللہ علیہ فرمانے لگے کہ وقت اسلام اس کا قریب آگیا تھا اور یہی وجہ تھی جو اللہ تعالیٰ نے امام کو اُسپر مہربان کردیا تھا کہ اُنہوں نے اُس کو مہلت دی تا انیکہ وہ مسلمان ہوگیا جب آپ یہ فوائد بیان کرچکے مشغول ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس دہم گفتگو درباب مصیبت واقع ہونیکے ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبد اللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص مصیبت کے وقت چلاوے یا نوحہ کرے کافر ہے وہ دوزخ میں ڈالا جائیگا اور نام اُس کا زمرۂ منافقوں میں لکھینگے اور لعنت اللہ تعالیٰ کی اسپر نازل ہوتی ہے کہ وقت مصیبت میں روے یا چلاوے اور فرماتے تھے کہ رونا اور چلانا مصیبت میں ابلیس کا پیشہ ہے جو شخص مصیبت میں روویگا یا چلاویگا اُس کے سو برس کے اعمال حبط ہوں گے اور سو برس کے گناہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھے جائینگے اگر اس عرصہ میں وہ مریگا دوزخ میں متصل ابلیس کے اُسکی جگہ ہوگی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امان الارض خواجہ ابراہیم بن ادہم بلخی قدس سرہ ایک روز کہیں تشریف لیے جاتے تھے راستہ میں آواز رونے اور چلانے کی آئی آگے بڑھنے پر وہ نوحہ گری دیکھا آپ دیکھکر اُلٹے پھر آئے اور اُسکی پاداش میں اپنے نفس پر یہ سزا مقرر کی کہ بیس برس تک ناشنیدنی بات سننے اور نادیدنی بات دیکھنے نہ دی اور منقول ہے کہ آپ نے اس عرصہ کے اندر اپنے کانوں میں سیسے کی گولیاں بناکر ڈال لی تھیں اس سے بہرے ہوگئے تھے اس کے بعد ارشاد فرمایا جو شخص وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اللہ اُسکو بروز حشر نظر رحمت سے محروم رکھیگا اور دوزخ میں اُسکو بدبخت ترین عذاب ہوگا اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ جو کوئی وقت مصیبت کے اپنے کپڑے پھاڑے اور نوحہ کرے بروز حشر اُسکی دونوں ابروے کے درمیان یہ عبارت لکھی ہوئی ہوگی کہ یہ شخص اللہ کی رحمت سے ناامید ہے اور جو شخص مصیبت کیوقت اپنا موہنہ سیاہ کرے اُسکے عذاب کے واسطے دوزخ میں ایک صحرا پیدا کی جاتی ہے اور کوئی عبادت اُسکی مقبول نہیں ہوتی اور ستر مسلمانوں کے مارنے کا گناہ اُسکے نامہ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور ہزار بدیاں ثبت کی جاتی ہیں۔

اور آسمان وزمین کے فرشتے اُس پر لعنت بھیجتے ہیں. اسکے بعد گفتگو پیاسے کو پانی پلانے کے بارے میں آئی ہو آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیاسے کو پانی پلا دے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہو گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا اور اگر اُس روز مرجاوے شہید مرے گا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص کسی کو پیاس میں شربت پلا دے اللہ تعالیٰ اُسکی ہزار حاجتیں روا فرماویگا اُسکو دوزخ کی آتش سے خلاصی ہوگی اور وہ بہشت میں جائیگا. اسکے بعد گفتگو لڑکیوں کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ لڑکیاں اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہدیہ اسکے بندوں کے لیے ہیں چاہیئے کہ اُنکو گرامی رکھیں اور جو شخص لڑکیوں کو گرامی رکھتا ہو اللہ تعالیٰ اسکو خوشنود رکھتا ہو اور جسکے گھر میں دو لڑکیاں ہوں اور وہ اُن سے خوش ہو اس کو اسی حج کا ثواب دیا جاتا ہو اور فضل اس کا اُس شخص کے فضل سے زیادہ ہو جسنے ستر بردہ آزاد کئے ہوں اور جسکے گھر میں ایک لڑکی ہوتی ہو اللہ تعالیٰ اُسسے دوزخ کو پانسو برس کی راہ دور کرتا ہو. اور اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کو دوست رکھا ہو اور آپ کی دوستی اسی میں ہو کہ لڑکیوں کو دوست رکھے. جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا. الحمد للہ علےٰ ذالک +

مجلس یازدہم گفتگو جانوروں کے ذبح کرنیکے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعود نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہو کہ جو شخص چالیس گایوں کو بسمل کرے ایک خون اُسکے نام لکھا جاتا ہو اور جو شخص سو بکریاں ذبح کرے اُسکے نام بھی ایک خون تحریر کرتے ہیں اور جو شخص جانور کو ہوائے نفس سے بسمل کرے اُس کا حال ایسا ہو گا جیسا کہ اُس نے خانہ کعبہ کے انہدام کرنے میں مدد کی. مگر اُن کا ذبح کرنا اس محل میں روا ہے جہاں اسکا ذبح کرنا درست آیا ہو ارشاد فرمایا کہ میں نے اپنے پیر کی زبانی سنا ہو وہ فرماتے تھے ایک بزرگ خواجہ عبداللہ مبارک علام تھے اُنکی عمر ستر برس سے زیادہ کی تھی وہ قسمیہ بیان کرتے تھے کہ میری عمر قریب ستر برس کے پہونچی الا میں نے کبھی کسی جانور کو ذبح نکیا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالنا چاہیئے کہ آگ عذاب جناب باری ہو

اور جو شخص کسی جانور کو آگ میں ڈالے اُس کا کفارہ یہ ہو کہ ایک بردہ آزاد کرے یا ساٹھ مساکین کو کھانا کھلاوے یا ساٹھ روزے رکھے اور جو یہ کفارہ ادا نہ کریگا وہ روز قیامت حق تعالیٰ کے عذاب سے رہا نہ ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ کسی جانور کو آگ میں نہ ڈالو حق تعالیٰ اعزاسمہٗ کے اس دار فانی و نیز آخرت کے عذاب سے ڈرو۔ اور جب کسی جانور کو بھاڑ میں ڈال دو تو دو ماہ کے پیوستہ روزے رکھو۔ کیونکہ۔ جانور کو آگ میں ڈالنا ایسا سخت گناہ ہو جیسا کہ اپنی ماں سے زنا کرنا۔ اسکے بعد گفتگو نماز کے بارے میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس طائفہ میں ایسے مرد ہیں کہ جبتک سا... رکوع و سجود میں لبیک عبدی نہیں سن لیتے رکوع وسجود سے سر نہیں اٹھاتے چنانچہ مینے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہو کہ ایک مرتبہ خواجہ جنید بغدادی اور شیخ شبلی رحمہا اللہ تعالیٰ واسطے تجدید وضو کے دجلہ پر تشریف لیگئے وضو کرنے بیٹھے تھے کہ ایک ہیزم فروش کو دیکھا کہ پشتارہ لکڑیوں کا اپنی پیٹھ سے اُتارا اور وضو کرنے لگا ان دونوں بزرگوں نے اپنی فراست سے دریافت کیا کہ یہ بھی کوئی بزرگ ہے۔ جب وضو کر چکے آپنے اُسکو پیش امام کیا کہ نماز پڑھاؤ وہ بزرگ رکوع و سجود میں بہت ٹھیرتے تھے۔ جب نماز سے فارغ ہوئے۔ حضرت جنید بغدادی اور شیخ شبلی نے اُنسے دریافت کیا کہ آپ نے رکوع و سجود میں دیر تک ٹھیرنے کی کیا وجہ تھی اُنہوں نے جواب دیا کہ میں رکوع و سجود کی ایک تسبیح کہنے کے بعد جبتک کہ آواز لبیک عبدی نہیں سنتا دوسری تکبیر نہیں کہتا یہی سبب رکوع و سجود میں دیر تک رہنے کا تھا۔ جب وہ یہ بات کہہ چکے دونوں بزرگوار آنکھوں میں پانی بھر لائے اور رو پڑے اور آپس میں کہنے لگے کہ فی الواقع اہل محبت اور اہل مشاہدہ کو جب تک حضور نماز میں نہیں ہوتا وہ اسے نماز ہی تصور نہیں کرتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کے زمانہ میں اُنکی مجلس میں تھا آپ فرماتے تھے ؎ ہر بار کہ در نماز مشغول شوم ؞ چوں دوست حضور نیست آں نیست نماز ؞ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ یوسف چشتی قدس سرہٗ کی رسم تھی کہ جب نماز کو کھڑے ہوتے تو دو سو مرتبے تکبیر پڑھتے تھے اور جبتک آپکی خاطر شریف جمع نہ ہوتی نماز شروع نہ فرماتے اور جب ایاک نعبد و ایاک نستعین پر پہونچتے اُسکو کئی مرتبہ پڑھتے اور بعد اسکے دوسری آیت

شروع کرتے آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شمس العارفین بڑے بزرگ تھے ایک مرتبہ انہوں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روضۂ مبارک پر جاکر سلام کیا کہ السلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی وعلیک السّلام یا شمس العارفین اسوقت سے انکا لقب شمس العارفین ہو گیا جو شخص آپ کو دیکھتا تھا شمس العارفین کہتا تھا۔ اسکے بعد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ واسعۃ کے ساتھ بھی ہوا جب وہ مبدا رحال میں پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ مبارک پر تشریف لائے سلام کیا السّلام علیک یا سید المرسلین آواز آئی وعلیک السلام یا امام المسلمین اُس وقت سے آپکا لقب بھی امام المسلمین پڑ گیا۔ اس کے بعد فرمایا کہ یہی واقعہ حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ ہوا۔ فرمایا کہ ایک روز آدھی رات کیوقت آپ بالاخانہ پر گئے چاندنی چھٹکی ہوئی اور خلق سوتی تھی آپکی خاطر مبارک میں گذرا کہ اے افسوس ایسا سہانا وقت اور لوگ یوں بیخبر۔ دل میں آیا کہ دعا کیجئے کہ خلق اس خواب غفلت سے بیدار ہو جونہی یہ اندیشہ خاطر مبارک میں گذرا تھا کہ معًا یہ بھی خیال ہوا کہ یہ اندیشہ اچھا نہیں ہے۔ کیونکہ یہ مقامِ شفاعت خواجہ سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے ہے۔ مجھے مناسب نہیں کہ شفاعت کروں اُسی وقت ہاتف نے آواز دی کہ ای بایزید چونکہ تو نے ہمارے حبیب کا ادب مرعی رکھا اسوجہ سے ہمنے تجھے خطاب سلطان العارفین عطا فرمایا۔ جب حضرت یہ فوائد بیان فرماچکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علے ذالک +

مجلس دوازدہم گفتگو سلام کرنیکے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مجلس میں داخل ہو سلام کرے داخل ہو اور جب مجلس سے باہر جاؤ سلام کرکے باہر جاؤ کہ سلام گناہوں کا کفارہ ہے فرشتے اس کی بخشش چاہتے ہیں اور رحمت اللہ تعالیٰ کی اس پر نازل ہوتی ہے۔ نیکیاں اُس کی بڑھائی جاتی ہیں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے حضرت خواجہ یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ جو شخص مجلس میں سلام کرکے داخل ہوتا ہے اور سلام کرکے اُٹھ جاتا ہے ہزار نیکیاں اس امر کی بابت۔ اس کے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور اللہ تعالیٰ اُس کی ہزار حاجات روا فرماتا ہے اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے کہ گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہے۔

اور سوائے اسکے ایک سال کی عبادت اور سو حج وغیرہ کا ثواب اسکے نامۂ اعمال مین لکھا جاتا ہے اور ہزارا آدمی اُسے عزیز رکھتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت آدم علیہ السلام کے جسد مبارک میں روح آئی آپ نے اُسوقت چھینکا حضرت جبرئیل علیہ السلام سامنے موجود تھے آپنے سلام کیا پس سلام سنت تمام انبیاء علیہم السلام کی ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ مین ابتداء عمر سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں رہا اور ہمیشہ ایسے موقع کا منتظر رہتا تھا کہ مین ابتداءً آپ کو سلام کرون اور آپ اُس کا جواب دین الا یہ بات میسّر نہوئی آپ میرے سلام عرض کرنے سے پہلے ہی سلام کرتے تھے کہ جواب دینا پڑتا تھا جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد بیان فرمائے مشغول ہوئے - دعاگو مرخص ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا - الحمد للہ علیٰ ذالک -

مجلس سیزدہم گفتگو درباب کفارت ہائے نماز واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ فرماتے تھے کہ جس شخص کی نمازین نادانی سے فوت ہو جائین اور اُسکو یہ نہ معلوم ہو کہ کسقدر فوت ہوئیں پس اُسکو لازم ہے کہ دوشنبہ کی رات کو پچاس رکعت نماز ہر رکعت میں فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص ایک مرتبہ پڑھے بعد فارغ ہونیکے سو مرتبہ استغفار پڑھے اور نمازونکی کفارت چاہے اللہ تعالیٰ اس نماز کی برکت سے اُسکی تمام قضا و فوایت کو دور فرماتا ہے اگرچہ سو سال کی ہون - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رات کا جاگنا عجب ہے جو شخص رات کو جاگے حالانکہ آدمی سوتے ہوئے ہیں ایزد تبارک و تعالیٰ فرشتون کو فرماتا ہے کہ دوسری شب تک اُسکی محافظت کرین اور اُسکے واسطے طلب مغفرت کرتے ہیں اور نیز آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص جمعہ کی رات کو بیس رکعت نماز پڑھے ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار اور اخلاص ایکبار اللہ تعالیٰ اُسے بروز حشر صدیقون اور شہیدون کے زمرہ میں اٹھائیگا اور ہر رکعت کے بدلے اُسکو بہشت میں ایک محل عطا فرمائیگا اور اُسکو پل صراط سے عبور کرنیکے واسطے مشعل دیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو عبادت کرے اتنی دیر کہ اونٹ ایک مرے یہ بھی بہت ہی ساٹھ حج وغیرہ کے سے فاضل ہے رحمت کے دروازے اُسپر کشادہ کئے جاتے ہیں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں

خانہ کعبہ زادہا اللہ شرفًا وتعظیمًا میں تہا۔ میری ملاقات ایک بزرگ سی ہوئی بڑے صاحب حال تھی ہر رات دو قرآن شریف ختم کرتے تھے اور وقت فجر کا نہ ہوتا تہا یعنے قبل از وقت صبح دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے آسکے بعد فرمایا کہ سمرقند میں ایک بزرگ عبدالواحد سمرقندی سی ملاقات ہوئی از حد بزرگ تھے فرماتے تھے کہ جو شخص رات کو عبادت نہیں کرتا حلاوت ایمان سی خالی ہوتا ہی اور جو شخص دن کو روزہ نہیں رکہتا اُس کا بہی یہی حال ہی۔ شب کو عبادت کرنا اور دن کو روزہ رکہنا یہ حصول حلاوت ایمان کے لیے بڑی سبب ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قیام شب ایک نور ہی دنیا میں کہ حاصل ہوتا ہی اُس سی نور واسطے مواقف آخرت کے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص شب بیدار ہو وہ مستجاب الدعوات ہوتا ہی اور بہشت اسکی ملاقات کی آرزو کرتی ہی اور خدا تعالیٰ اُس سی خوشنود اور راضی رہتا ہی اور اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت مسافرت جانب بخارا مجہہ سی اور ایک درویش سی ملاقات ہوئی از حد بزرگ اور گرامی طریقہ تھے۔ مدت تک اُنکی صحبت میں رہا۔ کوئی شب اُنکی قیام سی خالی نہ تھی۔ آخر مینے سنا کہ آپکا چالیس برس سی یہی حال ہی کہ پہلو آپ کا زمین سے واقف نہیں۔ حضرت خواجہ یہ فواید بیان فرماکر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علے ذالک +

مجلس چہاردہم۔ گفتگو سورۂ فاتحہ اور اخلاص کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ شیخ یوسف چشتی قدس سرہ العزیز اپنے رسالہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہی کہ جو شخص سوتے وقت فاتحہ اور اخلاص تین تین مرتبہ پڑھی اللہ تعالیٰ بروز حشر اُسکو میری اُمت میں اُٹہاویگا اور پیغمبروں کے بعد وہ شخص بہشت میں داخل ہوگا اور اُس سے پہلے کوئی نہیں جاسکے گا اور بہشت بریں میں جگہ اُسکی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متصل ہوگی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو محمد عشقی رح کی زبانی مینے سنا ہی کہ فرماتے تھے کہ جو شخص سونے کے متصل تین تین مرتبہ اخلاص اور فاتحہ پڑہے گا اُسکے تمام گناہ دور ہوجاوینگے اور مثال اُس کی ایسی ہی کہ جیسے اپنی ماں کے پیٹ سی پیدا ہوا ہی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیقہ ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ میں لکہا ہی کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہی کہ جو شخص سوتے وقت قل یا ایھا الکافرون پڑہے۔

ہزار فرشتے اُس کے بہشتی ہونیکی گواہی دیتے ہیں اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں اپنے پیر و مرشد کے ہمراہ جانب بدخشان مسافر تھا۔ ہماری ملاقات ایک بزرگ سے ہوئی جو یادِ خدا میں مشغول تھے ہم نے اُن کی زبانی سنا کہ جو شخص سورج نکلنے کے وقت دو یا چار رکعت نماز پڑھے تو ثواب حج و عمرہ کا اُس کے نامۂ اعمال میں لکھا جاتا ہے اور فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص وقت نکلنے آفتاب کے دو یا چار رکعت نماز پڑھے ثواب اس کا اسقدر ہے کہ تمام دنیا کے زر و جواہر کو خدا کی راہ میں تصدق کیا۔ جب حضرت خواجہ یہ بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہو کر اپنی جگہ آیا۔ والحمد للہ علے ذالک +

مجلس پانزدہم۔ گفتگو وصف اہل جنت میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ آپ ہم کو اہل جنت کے خور و پوش سے خبر دیجئے حضرت نے ارشاد فرمایا کہ قسم ہے مجھکو اُس ذوالجلال والاکرام کی جس نے مجھے پیغمبری پر بھیجا ہے کہ مرد بہشت میں سو مرتبہ کھانا کھاوے گا اور سو ہی مرتبہ اپنے عیال سے صحبت کرے گا۔ کسی نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ حبیب اللہ اسقدر کھانا پینا ہوگا تو اُن کو قضائے حاجت بھی ہوگی یا نہیں۔ آپنے فرمایا نہیں۔ اور ارشاد فرمایا کہ وقت قضاء حاجت شکم سے ایک ریح صادر ہوگی جس کی خوشبو مشک کو ماند کرتی ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل جنت ابدالآباد تک زندہ رہیں گے۔ کبھی نہ مرینگے اور عمر میں جوان ہوں گے بوڑھے کبھی نہ ہوں گے اور ہمیشہ خوش رہینگے کبھی رنج کی گرد نہ پھٹکیں گے اور ہر روز اُنکی نعمتیں مزید ہوں گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس انعام کا طالب ہے تو اسکو لازم ہے کہ جمعہ کے روز بعد نماز جمعہ کے سو مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے ہر آئینہ یہ نعمتیں اُسکو روزی ہونگی اور جو شخص پیوستہ ہر جمعہ کو پڑھتا ہوگا اُسکی نعمتوں کا کیا ٹھکانا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ لوگ اپنے ماں اور باپ کو بہشت میں دیکھینگے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا کہ دیکھینگے اور ملاقات کرینگے اور یہ آیت پڑھی جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا وَمَنْ صَلَحَ مِنْ اٰبَآئِهِمْ وَاَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّیّٰتِهِمْ وَالْمَلٰٓئِكَةُ یَدْخُلُوْنَ عَلَیْهِمْ مِّنْ كُلِّ بَابٍ یعنی رہنے کے باغ ہیں اُسمیں داخل ہونگے نیک لوگ ما اور باپ

اور بیٹے اور بیبیاں اور فرشتے اُسکے پاس ہر دروازے سے آوینگے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپس میں ایک دوسرے سے ملنا چاہیں گے گھوڑوں پر سوار ہونگے اور اُنکے محلوں میں جاوینگے جب حضرت خواجہ یہ بیان فرماچکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس شانزدہم گفتگو مسجد کی فضیلت میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مسجد میں داخل ہو ابتدائً سیدھا پانو مسجد کے اندر رکھے اور بعد اُسکے بایاں اور یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰهِ وَتَوَكَّلْتُ عَلَى اللّٰهِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ أَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔ یہ دعا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو تلقین فرمائی اور فرمایا کہ اے علیؓ جو شخص وقت دخول مسجد کے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ اُسکی نمازیں قبول فرماتا ہے اور اُسکو بالعوض ایک رکعت کے ثواب سَو رکعتوں کا ملے گا اور ہر قدم کے شمار سے اُسکے واسطے بہشت میں قصر بنینگے اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص وقت دخول مسجد کہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ابلیس علیہ اللعنۃ کہتا ہے افسوس میری پیٹھ توڑ ڈالی اور اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب عبادت یکسالہ لکھا جاتا ہے اور جب باہر آوے یہی کہے سَو درجے اُسکے واسطے بہشت میں بنائے جائینگے اور بدن کے ہر بال کی شمار کی تعداد پر بہشت میں اُسکو قصر ملیں گے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی امام حسن زندوسی رح نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ مومن جب مسجد میں جاتا ہے اور سیدھا پانوں پہلے رکھتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ الٰہی اِسکو جاودان بہشت میں رکھیو اور جب باہر آتا ہے بایاں پانوں ابتدأً باہر رکھتا ہے فرشتے دیکھکر کہتے ہیں کہ یا الٰہی اِسکے تمام گناہ معاف فرما۔ جب حضرت خواجہ نے یہ فوائد تمام کئے مشغول ہوئے۔ دعاگو اپنی جائے اقامت پر آیا۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہفدہم گفتگو دنیا اور اُسکے مال جمع کرنیکے باب میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول اس امر کا جاننا نہایت ضروری ہے کہ دنیا کیا ہے اور اُس میں مال جمع کرنا کیا ہے اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرد کو لازم ہے کہ دنیائے دنی کی جانب بالکل متوجہ نہو اور جو کچھ اُسے پہونچے راہ خدا میں ایثار کرے اور کسی چیز کو نگاہ نہ رکھے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی رح کی

ربانی سنا ہے کہ شکر مال صدقہ دینا ہے اور شکر اسلام الحمد للہ رب العالمین کہنا جو شخص الحمد للہ رب العالمین کہے اسلام کا حق وہ بجا لایا - اور جو شخص زکوٰۃ دیوے اُسنے مال کا شکر ادا کیا - اِسکے بعد گفتگو لڑکون کی بدخوئی کی بابت واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ روتے وقت لڑکون کو مت مارو کہ ابلیس لعین اس کے کان ملتا ہے آزار دیتا ہے ڈراتا ہے اُسکے ماں یا باپ یا اور شخص جو بچے کو ماریگا گنہگار ہوگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جب بچہ رووے اُسکو نمارو بلکہ اُسکے کان میں لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کہو تاکہ اُسکو قرار ہو اور شیطان بھاگ جائے - جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہو کر اپنی جائے قیام پر آیا - والحمد للہ علیٰ ذالک -

مجلس ہجدہم گفتگو چھینکنے کے بارے میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب بندۂ مومن چھینک کر الحمد للہ رب العالمین کہتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکے تمام گناہ معاف فرماتا ہے اور اُس بندہ کے واسطے بہشت میں ایک قصر تیار کرتا ہے کہ اُسمین ایک درخت ہوگا اور اُسپر پرند خوش الحان بیٹھے ہونگے اور غلام آزاد کرنیکا ثواب اُسکے نام لکھا جاویگا اور جب دوسری مرتبہ چھینکے اور الحمد للہ رب العالمین کہے خدا تعالیٰ اُسکے ماباپ کو بخشدیتا ہے اور جب تیسری چھینک پیوستہ آئے جانو کہ زکام ہے اور اے مسلمانون جانو کہ چھینک کا جواب دینا یعنی یرحمک اللہ کہنا گناہونکا کفارہ ہے اور درجون کی زیادتی ہے اور جو شخص چھینک کا جواب دیگا بروز حشر پیغمبرون کی اُسکو ہمسائگی نصیب ہوگی اور ہزار حورین بہشت میں ملینگی - اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہ شخص جسکو پہلے چھینک آئی وہ حضرت آدم علیہ السلام تھے اور وہ جنے پہلے جواب دیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تھے آپنے جب الحمد للہ رب العالمین کہا حضرت جبرئیل نے یرحمک اللہ جواب دیا - اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عطسہ ایک پردہ ہے درمیان آتش دوزخ کے تو چھینکنے والا اُس سے قریب ہوتا ہے جب وہ چھینکتا ہے اور شکر خدا کرتا ہے وہ پردہ اُس سے بہت دور کر دیا جاتا ہے - جب آپ یہ فرما چکے مشغول ہوئے - دعاگو رخصت ہوا - الحمد للہ علیٰ ذالک -

مجلس نوزدہم گفتگو اذان کے بارے مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ

وجہہ فرماتے تھے کہ میں نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے اذان کے بارہ میں استفسار کیا آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے علیؓ جو شخص اذان کہتا ہے اُسکے ثواب سے اللہ علیم ہے اور اذان کے یہ معانی ہیں کہ جب مؤذن اللہ اکبر کہتا ہے اُس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بڑی عظمت والا ہے میں نے اُسکو گواہ کیا تم پر نماز کے واسطے حاضر ہو دنیا کے کاروبار چھوڑ کر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ کے یہ معنی ہیں کہ اے اُمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جانو کہ میں فرشتوں کو گواہ مقرر کرتا ہوں اور تمکو خبر دیتا ہوں وقت نماز سے کہ کوئی چیز اُس سے زیادہ بزرگتر نہیں ہے اور جب اشہد ان محمد الرسول اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ اے امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد رسول اللہ تعالیٰ کے ہیں اور اُسکے بھیجے ہوئے ہیں ساتھ حق کے اور جب حی علے الصلوٰۃ کہتا ہے اسکا مطلب ہوتا ہے کہ اے امت محمد حکم پیغمبر نے آشکارا کر دیا اب تمہیں لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کرو اور اُسکے رسول کی اطاعت کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہاری نماز کے ادا کرنیکے سبب تمہارے گناہ معاف کرے کیونکہ نماز ستون دین کا ہے اور حی علے الفلاح کا مطلب یہ ہے اے امت محمد دروازے بہشت کے کھولدیے ہیں اُٹھو اور اپنا مقدر حاصل کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمت حاصل کرو کہ یہ تمکو بہتر ہے دنیا اور آخرت سے اور جب اللہ اکبر کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ اپنی جانوں پر رحم کرو اور جانو کہ کوئی شغل فاضلتر نماز سے نہیں ہے اور جو شخص اسے ادا نہیں کریگا اسے پشیمانی حاصل ہوگی اور جب لا الہ الا اللہ کہتا ہے یہ سمجھاتا ہے کہ جانو امانت ساتوں آسمان اور ساتوں زمین کی تمہاری گردن پر ہے جسکی قبول ہوئی وہ رستگار ہوا۔ نماز گناہوں کا کفارہ ہے اور مسجد میں جانا طاعت ہے اللہ اور اُسکے رسول کی۔ پس جس کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے رسول کی اطاعت منظور ہے وہ مسجد میں جاوے نماز ادا کرے داخل دارالنعیم ہوگا اُسکے ہمراہی صدیق اور شہید ہوں گے اور وہ بہشت میں داؤد علیہ السلام کے ہمسایہ میں ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مؤذن کا جواب دینا خلقت کے واسطے شفیع ہے بروز قیامت پس جو شخص نماز جماعت سے ادا کرے اُسکو ہر رکعت کے بدلے تین سو رکعت کا ثواب ملے گا اور بہشت بریں میں اُسکو بیشمار قصر عطا ہوں گے۔ جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو مرخص ہوا۔ الحمد للہ علے ذالک +

مجلس بستم۔ گفتگو مومن کی حقیقت میں واقع ہوئی آپنے فرمایا کہ مومن وہ شخص ہی جو تین چیزوں کو دوست رکھے۔ اوّل درویشی دوئم بیماری سوئم موت۔ جو ان تینوں چیزوں کو دوست رکھیگا فرشتے اُسے دوست رکھیں گے۔ اللہ تعالیٰ اُسپر مہربانی فرمائیگا اور جگہ اُسکی بہشت برین ہوگی اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ مومنوں کو دوست رکھتا ہی۔ مومن اللہ کے دوست ہیں اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت انس رضی بن مالک سے مروی ہی کہ جس شخص کے پاس ساٹھ ہزار درم ہوں وہ تونگر ہی اور جو اس سے کم ہوں تو وہ مفلس ہے اور جس شخص کے پاس کچھ نہو اُسے لازم ہی کہ اللہ تعالیٰ کا شکر بجالائے کہ اُس نے میراث حضرت ایوب علیہ السلام کی پائی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کی زبانی سنا ہی فرماتے تھے کہ بروز حشر اللہ تعالیٰ تین گروہوں کی جانب نظر رحمت سے دیکھیگا اور عرش عظیم کے تلے سایہ میں ہوں گے۔ اوّل وہ شخص جو ہمیشہ چشم پر آب ہی دوسرے وہ عورت کہ اس کا شوہر اُس سے خوش ہو تیسرے وہ شخص جو درویشوں اور مسکینوں کو کھانا کھلاتا رہی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنے ہمسایہ کو خوش رکھے گا وہ بہشت میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ہمسایہ ہوگا اور جو شخص ہمسایہ کو ناراض رکھے گا وہ ملعون ہی اور جو اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو دوست نرکھے وہ منافق ہی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضلترین اعمال میں نماز ہی اور بعد اس کے صدقہ اور قرآن شریف کا پڑھنا۔ پس جس کسی نے ان تینوں چیزوں میں جد وجہد کیا اُسنے بہت کچھ پایا جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے الحمد للہ علےٰ ذٰلک۔

مجلس بست ویکم حاجتوں کے رواکرنیکے بیان میں۔ آپنے یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں میں سے اُس بندے کو زیادہ دوست رکھتا ہی جو حاجتمندوں کی حاجت روائی کرے۔ جگہ اُسکی بہشت بریں ہوگی اور جو شخص کہ مسلمان کو گرامی رکھتا ہی اللہ تعالیٰ اس کو گرامی رکھتا ہی اور اس کے گناہ معاف فرماتا ہی اور جو شخص کانٹا شارع عام سے اس نیت سے اُٹھاوے کہ کسی مومن کے پاؤں میں چُبھ جاوے اور اُسے تکلیف ہو اللہ تعالیٰ اس کی جزا میں اُسکو ہمراہ صدیقین اور شہدا کے اُٹھاویگا اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مشائخ کبار سے منقول ہی کہ اگر آدمی اوراد ووظائف میں مشغول ہو اور کوئی حاجتمند

اُسکے پاس آوے اُسے لازم ہو کہ اپنا کام چھوڑکر اُسکی جانب مشغول ہو اور اپنے مقدور کے موافق اُسکی حاجت روا کرنے میں کوشش کرے اللہ تعالیٰ اُسے اجر بے حد عنایت فرمائیگا - یہ ارشاد فرماکر آپ مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس بست و دوم گفتگو آخر زمانہ کے حال مین واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ آخر زمانہ میں لوگ میری امت کے عالمون کو جان سے مارینگے جیسے کہ چور اور قزاق مارے جاتے ہیں اور اُسوقت کے آدمی عالمون کو منافق اور منافقون کو عالم جانینگے - اُسوقت کی زندگانی مرگ سے بدتر ہوگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص واسطے اللہ کے علم تحصیل کریگا اُسکا بدلا اللہ تعالیٰ دیگا اُسکو دنیا اور آخرت میں درجے ملین گے اور فردائے قیامت میں ہمسائگی آنحضرت کی میسر ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تحصیل علم کی راہ میں طالب علم کو ایک روپیہ نفقہ کرنا بہتر ہے ہزار برس کی عبادت سے اُسکو ہزار سال کی عبادت کا ثواب ملے گا - اور جو شخص تحصیل علم کے لئے ایک ہی قدم چلے اللہ تعالیٰ اُسکو بہشت میں ایک سو درجے کرامت کرے گا اور ہزار حورین اُسکو مرحمت فرمائیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص علم دین کی کتاب لکھتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ اُس کا نام اولیائے تحت عبائی کے دفتر میں لکھو - فرشتے حسب الحکم اُس کا نام دفتر اولیا میں لکھتے ہیں - جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے - دعاگو رخصت ہوا - الحمد للہ علی ذالک -

مجلس بست و سوم گفتگو تفکر مرگ میں واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہو کہ موت کا یاد کرنا رات دن کی عبادت کرنے سے بہتر ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص موت کو پیوستہ یاد کرتا رہے وہ اپنی قبر کو بہشت کے باغون میں سے ایک باغ کی مثال پاویگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فاضل ترین زہد موت کا یاد کرنا ہے اور انبیاؤن پر درود بھیجنا - جو شخص ایسا کرتا ہو اللہ تعالیٰ اُسکے گناہ معاف فرماتا ہے اگرچہ وہ شجر و مدر سے زیادہ ہون اور اُسکی ذات پر دوزخ کی آنچ حرام کرتا ہے اور بہشت میں اُسے برابر انبیاؤن کے مکان رہنے کو

دیگا انشاء اللہ تعالیٰ - آپ یہ بیان فرماکر مشغول ہوئے - دعاگو مرخص ہوا الحمد للہ علیٰ ذالک -

مجلس بست وچہارم گفتگو مسجد میں چراغ روشن کرنیکی فضیلت میں واقع ہوئی آپ نے فرمایا کہ امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ جو شخص ایک شب مسجد میں چراغ بھیجے اللہ تعالیٰ اسکے ستر برس کے گناہ معاف فرماتا ہے اور اُسکے نامۂ اعمال مین ستر برس کی نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور بہشت میں اُسکو ایک محل عطا ہوگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص پیوستہ ایک ماہ مسجد مین چراغ روشن کرے اللہ تعالےٰ اُس کے ہفت اندام کو آتش دوزخ پر حرام فرماتا ہے اور دروازے بہشت اُسپر کشادہ ہوتے ہیں کہ جس راستہ سے چاہے داخل ہوا اور اُس شخص کا اُسوقت تک انتقال نہ ہوگا جب تک کہ وہ اپنی جگہ بہشت میں نہ دیکھ لیگا - اور بہشت میں اُسکو رفیق پیغمبران کہکر پکارین گے جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو رخصت ہوا - الحمد للہ علی ذالک -

مجلس بست وپنجم گفتگو درویشون کے باب میں واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ جو شخص درویشون کو مہمان رکھے اُسکے واسطے بہشت میں ایک دروازہ کھولدیتے ہیں اور وہ آخرت میں تونگر ہوگا اور جو شخص اس راہ میں اپنا پیسہ خرچ کرے یعنی درویشون پر نفقہ کرے اور اُس دیے کو چھپاوے اُسکے تمام گناہ معاف کیے جاتے ہیں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تین گروہ بو بہشت کی نہ سونگھین گے ایک درویش جھوٹ بولنے والا دوسرا تونگر بخیل - تیسرا سوداگر خیانت کرنیوالا ان تین گروہون کو عقوبت سخت ہوگی - جب درویش جھوٹ بولین گے تونگر بخیلی کرینگے - سوداگر میں مرض خیانت پھیلے گا - حق تعالیٰ زمین سے برکت اُٹھائیگا جب حضرت یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے دعاگو مرخص ہوا - الحمد للہ علی ذالک -

مجلس بست وششم گفتگو شلوار اور آستین اور پیراہن کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہے کہ پاجامہ کے پائنچے دراز کرنا منافقون کی علامت ہے - جو شخص کہ پائنچے اس قدر دراز کرے کہ ایڑی تلک آجاوین وہ منافق ہے جگہ اسکی دوزخ ہوگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس قدر دراز پائنچہ رکھے کہ وہ بیرون تلک آجاوین

اور گھسٹتے چلیں اُسے لعنت نصیب ہوتی ہو ہر فرشتہ جو آسمان و زمین میں ہی اسپر لعنت کرتا ہو اور اس کے جسم کے بالوں کی شمار کی تعداد سو اس کے واسطے دوزخ میں خانہ عقوبت بنا وینگے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہو کہ جو شخص پاجامہ دراز پہنے وہ منافق ہی اور جس کی آستین پیراہن دراز ہوں وہ ملعون ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دو گروہ ہمیشہ لعنت خدا میں گرفتار رہتے ہیں اول پاجامہ دراز پہننے والا۔ دوم وہ شخص جسکے پیراہن کی آستینیں دراز ہوں پس جو شخص ان دونوں کو کرتا ہو وہ اپنے واسطے دوزخ میں گھر بناتا ہو اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دراز ازار پہننے اور لمبی آستین بنانے کے لیئے عورتوں کو رخصت ہی جب آپ یہ فوائد بیان فرما چکے مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علے ذالک

مجلس بست و ہفتم

گفتگو آخر زمانہ کے علمار اور امیران جابر کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہو کہ آخر زمانہ میں امیر جابر ہوں گے اور علمار دنیا کو دوست رکھینگے فتنہ عالم میں پیدا ہوگا۔ پس اُن ایام میں موت حیات سے بہتر ہو گی کیونکہ عیش مومنوں پر تلخ ہوجاوے گا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب امیر جابر ہوں گے اور علمار دنیا دوست حق تعالیٰ برکت میان عالم سے اٹھاویگا۔ بلا اور شر خلق میں پیدا ہوں گے۔ شہر ویران ہوں گے زمین میں فساد پھیلے گا۔ اس کے بعد فرمایا کہ آخر زمانہ کے عالم اکثر شرابی ہوں گے اور اغلام زیادہ کرینگے پس تم تحقیق جانو کہ وہ دوزخ کے کُندے ہیں اس کے بعد گفتگو در بارہ صدقہ واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ صدقہ درویش کو دینا چاہیے اور جو شخص اپنی درویشی کو پنہاں رکھتا ہی اسکو دس گنا ثواب ملتا ہو بعد درویشوں کے صدقہ اپنے اقربا کو دینا چاہیئے یہ بہت بڑا ثواب رکھتا ہے اُس کے سارے گناہ معاف فرمائے جاتے ہیں اُن کے بعد صدقہ علمار کو دینا چاہیئے کہ اُنپر ایک درہم نفقہ کرنے سے ثواب چھ ہزار درم کا ملتا ہو۔ اس کے بعد نیک مرد اور صلح لوگوں کا حق ہی جو شخص اس ترتیب سے صدقہ دیوے اللہ تعالیٰ اُس کو بخش دیتا اور بہشت میں مدارج اعلیٰ عنایت فرماتا ہی۔ آپ یہ فرما کر مشغول ہوئے۔ دعاگو رخصت ہوا الحمد للہ علے ذالک +

مجلس بست و ہفتم گفتگو علماء کی فضیلت اور توبہ کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ توبہ قبل از مرگ کرو۔ موت کے بعد پشیمانی سے کچھ حاصل نہ ہوگا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مجید اور فرقان حمید میں فرماتا ہے یَآیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا یعنی اے لوگوں جو ایمان لائے ہو توبہ کرو توبہ نصوح یعنے جیسا اُس کا حق ہو ویسی توبہ کرو قبل اس سے کہ دروازہ توبہ بند ہو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت آدم علیہ السلام جب بہشت سے باہر تشریف لائے مناجات کی کہ یا الٰہی تو نے ابلیس کو مجھ پر مسلط کیا ہے مجھے اس کی طاقت نہیں جو اسکو اپنے سے دفع کروں مگر تیری توفیق شامل حال ہو جاوے تو کچھ مشکل نہیں آواز آئی کہ اے آدم جب تیری اولاد ہوگی میرا فضل اُنکے شامل حال ہوگا وہ ایمن ہینگے اس کا مکر اُن پر نہ چلیگا۔ حضرت آدمؑ نے دوبارہ عرض کی کہ یا الٰہی اس سے بھی زیادہ کر۔ آواز آئی کہ اے آدمؑ مینے توبہ اُنپر فرض کی جبتک بدن میں جان باقی ہے اور وہ توبہ کریں تو بھی قبول کرونگا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک کے نزدیک توبہ جملہ مسلمانوں پر کرنی فرض ہے چاہیئے کہ قبل از گوشمالی مرگ توبہ کریں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حقتعالیٰ نے توبہ نام ایک دروازہ مغرب میں بنایا ہے وسعت اُس کی بقولے ستر برس کی راہ اور بقولے چالیس برس کی راہ ہے پس وہ دروازہ یوم پیدائش خلق سے آج کے روز تک کھلا ہوا ہے اور اسوقت تک کہ سورج مغرب سے نہ نکلے گا بند نہ ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب مذاکرے جو معرض گفتگو میں آئے تیری کفایت کے واسطے تجھے لازم ہے کہ جو کچھ مینے کہا ہے تم اُسے بجالاؤگے کہ فردائے قیامت کو شرمندہ نہو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مرید خلف وہ ہے کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سُنے اس کا خیال رکھے دل و جان سے اُسکی تعمیل کرے۔ جب آپ یہ فرما چکے مُصلا اور خرقہ و عصا دعاگو کو لطف فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ امانت خواجگان چشت کی ہے مجھے پہونچی تھی مینے پہونچائی اور تمہارے حوالہ کی اب تم کو لازم ہے کہ جس کو اپنے بعد مرد دیکھو اس کے حوالہ کرنا۔ جب آپ یہ فرما چکے بندہ نے سر زمین پر رکھا آپ نے ازراہ نوازش اُٹھایا اور بغلگیر فرمایا۔ دعاگو مرخص ہوا الحمد للہ علے ذالک +

دلیل العارفین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین - اما بعد خادم درویشان بلکہ تراب نعال اقدام الیشان **غلام احمد خان بریان** ابن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی **غلام محمد خان** صاحب حنفی چشتی سلیمانی جھجری دام ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بنیش عارض ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب گنج معرفت **دلیل العارفین** کا جسمین حضرت ہندالولی سراج السالکین منہاج المتقین قطب الاولیا فرد الاتقیا خواجہ بزرگ **حضرت خواجہ معین الحق والملت والدین حسن سنجری ثم اجمیری** نور اللہ مرقدہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب **قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی** قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور اپنی حسن تحریر سے ایک دریائے ذخار کو کوزے میں بند کیا ہے - یہ ترجمہ گنج دوم ہے - معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی کا - للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا واللہ ولی التوفیق -

باب دوم ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین منقسم بر دو فصل **فصل اول** نبذۂ از حوال برکت اشتغال حضرت خواجہ بزرگ قدس سرہ از جانب مترجم **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین قاریان کتاب سے امید ہے کہ جہان کہین اس ترجمہ مین غلطی پائین ازراہ کرم درست فرمائین

قاریا بر من مکن قہر وعتاب * گر خطائے رفتہ باشد در کتاب * آن خطائے رفتہ را تصحیح کن * از کرم واللہ اعلم بالصواب

باب دوم

فصل اول۔ نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ بزرگ معین الحق والملۃ والشرع والدین حسن سنجری ثم الاجمیری رضی اللہ تعالی عنہ از جانب مترجم

نام نامی واسم گرامی آنجناب کا معین الدین حسن ابن غیاث الدین حسن سنجری ہے آپ از سادات حسنی ہیں کہ نسب آپکا حضرت امام حسن علیہ السلام پر منتہی ہوتا ہے۔ حضور والا قصبہ سنجر من مضافات سیستان مین پیدا ہوئے اور وہیں نشو ونما پایا۔ جب عمر شریف پندرہ برس کی ہوئی آپکے والد صاحب نے بقضائے الٰہی انتقال فرمایا۔ حسب قاعدہ زمانہ آپ بجائے اپنے والد مرحوم کے وارث جائداد بیشمار ہوئے۔ اگرچہ حضرت خواجہ ولی مادر زاد تھے فاما وجہ ظاہری تارک الدنیا ہونیکی یہ ہوئی کہ ایک روز آپ انگوروں کے باغ میں جو ورثاً آپکو پہونچا تھا رونق افروز تھے کہ سرآمد مجاذیب زمانہ خواجہ ابراہیم مجذوب تشریف لائے آپ نے سروقد ہوکر تعظیم کی اور چند خوشہ انگور تازہ بتازہ اُنکی خدمت مین پیش کئے جسکو اُنھوں نے نہایت خوش ہوکر نوشجان فرمایا۔ کھانے سے فارغ ہوکر خواجہ ابراہیم مجذوب نے چند دانہ تل اپنی گلیم سے نکالے اور لعاب دہن مین ترکرکے حوالہ خواجہ بزرگ کئے آپنے انکو کھالیا۔ بمجرد کھانے کے دل آپکا دنیائے دنی سے سرد ہوگیا۔ اُسی وقت تمام جائداد راہ خدا مین ایثار کی اور برائے طلب حق اپنے وطن مالوفہ سے روانہ ہوکر بخارا تشریف لے گئے۔ بخارا اُن دنون مرکز درس وتدریس تھا۔ چند عرصہ وہان قیام فرماکر قرآن مجید اور فرقان حمید حفظ فرمایا دیگر علوم دینی بھی حاصل کئے۔ چونکہ آنجناب کو طلب حق تھی حصولِ علم سے طبیعت سیر نہین ہوئی۔ پس بخارا سے بھی رخت اقامت باندھا۔ قصبۂ ہارون جو از مضافات نیشاپور ہے غلغلہ کرامت وولایت حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کا سنا مشرف بزیارتِ غوثِ زمانہ ہوکر شرف بیعت حاصل فرمایا۔ بیس سال کامل خدمت حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح میں بسر کئے اس عرصہ مین بارہا اتفاق سفر ہوا۔ حسن عقیدت سے حضرت خواجہ زادِ سفر اپنے شیخ کا سر مبارک پر رکھکر لیچلتے تھے۔ الغرض بعد سیاحتِ عالم بغداد شریف مین پہونچے اور خدمت شیخ سے حسب الاجازت

علیحدہ ہوئے اور خلوت اختیار کی مدارج علیا پر پہونچے بغدہ حسب فرمان واجب الاذعان جناب سرور کائنات صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ہمراہی چالیس نفر مریدان کامل جانب ہند نہضت فرمایے اُس زمانہ میں یہاں عملداری ہنود و بسرواری رائے پتھورا راجہ اجمیر وغیرہ تھی۔ جب آپ دہلی پہونچے چند روز قیام فرمایا تلقین دین اسلام میں مصروف ہوئے اہل ہنود پر یہ امر نہایت شاق گذرا۔ کمر عداوت پر چست باندھی مگر اس کا کوئی کیا کر سکتا ہو جسکی مدد پر خدا ہو۔ ایک شخص سب پر گوے سبقت لے گیا اُس نے آپکو شہید کرنے کا عزم بالجزم کیا۔ یہ سوچ ایک چھری نہایت تیز و آبدار لیکر مجلس مبارک میں آیا اور منتظر موقع تھا کہ آپنے روشن ضمیری سے یہ حال دریافت فرماکر اُس جوان سے کہا کیوں خاموش ہے چھری نکال اور اپنا کام کر۔ یہ سنتے ہی وہ شخص سہم گیا اور نثار تراب اقدام حضرت خواجہ ہوا صدق دل سے ایمان لایا اور رشتۂ غلامان خواجہ میں منسلک ہوا اس خبر کے مشتہر ہونے پر جوق جوق کفار حاضر خدمت ہوکر دولت ایمان سے مشرف ہوئے الحمد للہ علے ذالک چونکہ رائے پتھورا اجمیر میں رہتا تہا اس لیے آپنے قصد اجمیر کا کیا۔ دہلی سے اجمیر پہونچکر رائے پتھورا کو پیام مسلمان ہونیکا بھیجا یہ سعادت ابدی اُس بدبخت ازلی کے نصیب بد میں نہ تھی۔ ایمان نہ لایا بلکہ درپے تصدیع ہوا اپنے بھائی جیپال جوگی اور شادی دیو سے جو زبردست ساحر تھے مقابلہ کرایا۔ ہندی مثل ہے سانچ کو آنچ نہیں اور سچے کے آگے جھوٹا فروغ نہیں پا سکتا سحر کی کرامت کے آگے مجال تھی جو ٹھیر سکتا ردہو گیا۔ جیپال بعد معائنہ کثیر خوارق اور عادات کے ایمان لایا اور حیات دائمی کا خواستگار ہوا۔ حیات تا بقیامت پائی۔ مزید برآں خضر بیابانی کا لقب پایا مگر رائے پتھورا ویسا ہی درپے تصدیع رہا۔ لاچار ہوکر آپنے اُسے کہلا بھیجا کہ "ماترا زندہ بمسلمانان سپردیم" اس ارشاد پر تھوڑا ہی عرصہ گذرنے پایا تھا کہ فیما بین رائے پتھورا اور سلطان شہاب الدین محمد غوری انار اللہ برہانہ کے جنگ عظیم واقع ہوئی معرکہ مسلمانوں کے ہاتھ رہا۔ پتھورا زندہ گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا۔ ذکر خوارق و عادات حضرت خواجہ کے واسطے وفتر عظیم درکار ہے۔ لا احصی اور بے تعداد ہیں اور تا یہ ہنوز جاری چالیس سال تک آپنے ہندوستان میں خلق خدا کی رہبری کی لاکھوں ہنود مسلمان ہوئے

اور غلامی حضرت خواجہ سے مشرف ۔ وفات شریف آپکی ۶۳۳ھ میں بروز یکشنبہ بتاریخ ششم
ماہ رجب المرجب بمقام دارالخیر اجمیر شریف میں ہوئی ۔ بعد وصال مبارک پیشانی انور پر یہہ
عبارت بخطِ نور مسطور پائی گئی مَاتَ حَبِیْبُ اللّٰہِ فِیْ حُبِّ اللّٰہِ یعنے فوت ہوا دوست خدا کا محبت
الٰہی میں ۔ مزار مبارک دارالخیر اجمیر میں زیارتگاہ خاص وعام ہو ۔

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب دلیل العارفین

مجلس اوّل ۔ بروز پنجشنبہ پنجم ماہِ رجب المرجب ۶۱۳ھ نبوی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت خواجہ
قطب الاقطاب تحریر فرماتے ہیں کہ تاریخ مذکورہ بالا کو شہر بغداد کی مسجد ابو اللیث سمرقندیؒ میں
حاضر ہو کر شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ سے مشرف ہوا آپنے ازروئے نوازش وکرم
مجھ فقیر کو اپنے زمرہ خلقہ بگوشاں میں قبول فرما کر کلاہ چار ترکی عنایت فرمائی اُس روز مجلس مبارک
میں شیخ شہاب الدین عمر سُہروردی اور شیخ داؤد کرمانی اور شیخ برہان الدین محمد چشتی اور شیخ تاج الدین
محمد صفاہانی رحمہم اللہ اور بہت سے اصفیائے عظام حاضر تھے ۔ نماز کے بارہ میں گفتگو ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا کوئی شخص بارگاہ رب العزت میں قرب حاصل نہیں کرسکتا مگر جس وقت نماز پڑھتا ہی قرب
حاصل کرتا ہی ۔ نماز مسلمانوں کی معراج ہی حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ آلہٖ وسلم نے فرمایا ہی
اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۔ یعنے نماز مسلمانوں کی معراج ہی اور فرمایا بالتحقیق نماز ایک راز ہی جسے
بندہ اپنے پروردگار سے عرض کرتا ہی پس جسقدر اطمینان قلب وحضوری قلب ومشغولی نماز میں
ہوتی ہی اُسی قدر اپنے پروردگار سے نزدیک ہوتا جاتا ہی کیونکہ راز بیان کرنے میں اُسی قدر
نزدیکی ہونی چاہیئے جسکا وہ راز مستحق ہی پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی المصلی یناجی
ربہ یعنے نماز پڑھنے والا راز رکھتا ہی ۔ اپنے پروردگار سے ۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا
کہ جب میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ کی خدمت میں آیا بیس سال تک اسطرح خدمت کی
کہ نہ دن کو دن گنا اور نہ رات کو رات ۔ شب وروز دست بستہ خدمت میں حاضر رہتا جب کہیں
آپ تشریف لیجاتے ۔ میں ہمرکاب جاتا اور زادِ راہِ خواجہ اپنے سر پر رکھکر لیچلتا جب آپنے میری محنت

ملاحظہ فرمائی دروازہ عطا وکرم کا مجھپر کھول دیا بعدہ ارشاد فرمایا بغیر خدمت ومحنت کے کچھ نہین ملتا جو کچھہ کسی نے حاصل کیا ہے وہ محنت وخدمت ہی سے پایا ہے مرید کو چاہیے کہ ایک ذرّہ فرمان پیر سے تجاوز نکرے ہر عمل یا وظیفہ جو ارشاد ہو اُسپر خوب مواظبت کرے پیر مرید کے لئے بجائے مشاطہ ہے اُسکا ہر ارشاد واسطے درستی مرید کے ہوگا۔ میرے بھائی شیخ شہاب الدین عمر سہروردی کا حال بعینہ مجھہ سے مشابہ ہے آپنے بھی دس سال تک سفر وحضر مین اپنے پیر کی خدمت کی جب راہ چلتے زادِ سفر اپنے سر پر رکھہ لیتے اُسکا فائدہ جو انہین حاصل ہوا خارج از بیان ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ مصنفہٗ حضرت امام ابو اللیث سمرقندی رح مین مرقوم ہے کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے زمین پر اُترتے ہیں ایک خانہ کعبہ کی چھت پر کھڑا ہو کر ندا کرتا ہے کہ ای بنی آدم وبنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جسنے فرض خدا ادا نہیں کیا ذمہ خدا کا اُس سے بری ہے دوسرا فرشتہ بام حطیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھڑا ہوتا ہے اور ندا کرتا ہی کہ ای بنی آدم و بنی جان اس امر کو بخوبی جان لو اور اس بات کو بگوش ہوش سنو کہ جسنے سنت رسول مقبول صلعم ادا نہین کی وہ بروز قیامت آپکی شفاعت سے بے بہرہ رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین ایک مرتبہ مسجد کنکری واقع بغداد مین برابر اولیاء بغداد حاضر تھا حکایت کرنے خلال درمیان انگشتان دست وپا بوقت وضو ہو رہی تھی کہ یہ امر مسنون ہے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ ترغیب دی مین نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو واسطے کرنے خلال درمیان انگشتان دست وپا کے جو شخص ایسا کریگا حق تعالی اُسکی انگلیونکو کبھی شفاعت سے بے بہرہ نرکھیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مین اور خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ ایک جا بیٹھے تھے وقت نماز شام کا ہوا خواجہ اجل شیرازی نے تجدید وضو کی اتفاق سے انگشتہای دست وپا مین خلال کرنا بھول گئے ہاتف غیب نے آواز دی کہ ای اجل دعوی دوستی ہمارے نبی کا کرتے ہو اور اُسکی امت مین سے ہو پھر کیا وجہ ہے کہ اُسکی سنت کو سہو کیا خواجہ اجل مجھہ سے ذکر کرتے تھے کہ جب سے یہ مینے آواز سنی ہے کمر اوپر ادا کرنے تمام سنتہائے رسول مقبول کے چست باندھی ہے جبتک خواجہ اجل زندہ رہے کوئی سنت کبھی انسے فروگذاشت نہین ہوئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خاطر عاطر خواجہ اجل رح کی اسرا

واقعہ کے بعد از حد متفکر رہتے تھے بینے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ جب سے واقعہ سہو خلال انگشتانِ سنت سرزد ہوا ہی مجھے شرم دامنگیر ہی کہ کل بروز حشر کس مونہہ سے خواجہ عالم فخر بنی آدم کے روبرو ہونگا بعدہ یہ ارشاد فرمایا کہ کتاب صلوٰۃ مسعودی میں بروایت ابوہریرہ رضہ لکہا ہی کہ ہر ایک عضو کو تین مرتبہ دھونا سنت ہی اور یہی سنت انبیاء پیشین کی تھی حدیث شریف میں آیا ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر عضو وضو کو وضو میں تین تین مرتبہ دھونا میری سنت ہی اور اس سے زیادہ دھونا مجھپر ستم کرنا ہی بعد اسکے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح کی حکایت بیان فرمائی کہ آپ سے دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ ہاتھ کو وضو میں تیسری دفعہ دہونا بھول گئے جب رات ہوئی جناب سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے فضیل تم سے تو یہ بعید تہا کہ میری سنت کو سہو کرو خواجہ فضیل رح فرماتے ہیں کہ میں یہ خواب دیکھ خوف زدہ ہوا اٹھ کھڑا ہوا از سر نو وضو کیا۔ اور اس امر کی کفارت کے لیے پانچسو رکعتیں روزمرہ ایک سال تک پڑھنا لازم گروانا۔ بعدہ ارشاد فرمایا مردان خدا کا ایک گروہ ہی ہر رات باوضو سوتے ہیں حق تبارک وتعالیٰ ایک فرشتہ بھیجتا ہی کہ وہ اوس باوضو سونیوالے کے حق میں دعائے خیر و مغفرت کرتا رہے تاانیکہ وہ خوابیدہ بیدار ہو۔ دعا اُس فرشتہ کی یہ ہی کہ اے خدا بخش اور معاف فرما گناہ اس شخص کے جو بطہارت نیک سوتا ہی اسکے بعد فرمایا شرح عارفان میں مسطور ہی کہ جب بندہ باوضو سوتا ہی اُسکی جان کو آسمان پر عرش کے تلے لیجاتے ہیں فرمان الٰہی ہوتا ہی کہ نیا خلعت پہناؤ روح خلعت پہنکر سجدہ کرتی ہی پھر فرمان الٰہی ہوتا ہی کہ اُسے پھر لیجاؤ کہ یہ نیک بندہ ہی اور جو بے طہارت سوتا ہی اسکی جان کو آسمان اول تک لیجاتے ہیں اور پھر وہیں سے یہ کہتے ہوئے اُلٹائے آتے ہیں کہ یہ اس لایق نہیں جو اسے اوپر عرش کے تلے لیجائیں اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الیمین للوجہ والیسار للمقعد یعنے داہنا ہاتھ واسطے مونہہ کے ہے اور بایاں واسطے مقعد کے اس کے بعد ارشاد فرمایا جب مسجد میں جائیں مسنون ہی کہ پہلے داہنا پیر مسجد میں رکہیں اور بوقت واپسی بایاں پیر پہلے نکالیں اُسی وقت ایک حکایت موافق امر مذکورہ بالا بیان فرمائی کہ ایک بار حضرت خواجہ سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ نے

وقت دخول مسجد اپنا بایان پیر سہواً اندر رکھہ دیا آواز آئی کہ اے ثور ایسی بے ادبی سے خدا کے گھر مین آنا چاہئے جیسے تم آئے اُس روز سے حضرت سفیان ثوری رح کا نام سفیان ثوری رح پڑگیا ورنہ پہلے نام سفیان ہی تھا اِسکے بعد گفتگو عارفان آلہی کے بارہ میں ہوئی اُنکے احوال اور مقامات کا ذکر آیا ارشاد فرمایا کہ عارف اُسے کہتے ہیں کہ ہر روز صدہا تجلیات عالم غیب سے ہون اور ایک ہی وقت میں ہزار ہا تجلیات اور حالات دمبدم اُسپر ہویدا ہون وہ اُن سب مین نور آلہی کے سوا کچھہ بھی نہ دیکھے اور نہ خاطر مین لاوے اِسکے بعد دوبارہ فرمایا عارف وہ ہے جو تمام علم جانے اور عقل سے صد ہزار معانی بیان کرے اور جمیع دقائق محبت کا جواب دیوے اور ہر وقت معانی کے بحر مین غوطہ لگا کر وہ موتی جو انوار آلہی کا دریائے معرفت مین ہے حاصل کرے اور اُسے آگے جوہریان صاحب بصر کے پیش کرے جب وہ اُسے دیکھین پسند کرین تب جانو کہ وہ عارف آلہی ہی ہے۔ بعدہٗ بیان فرمایا کہ عارف ہر وقت ولولۂ عشق ہی میں سرشار رہتا ہے اگر کھڑا ہے تو دوست ہی کے عشق و وہم میں کھڑا ہے اور بیٹھا ہے تو اُسی کا ذکر کر رہا ہے اور جو سویا ہے تو اُسی خیالِ دوست مین بیخبر ہے اگر جاگتا ہے تو اُسی دہن مین ہے۔ زان بعد فرمایا کہ اہل عشق جب نماز صبح سے فارغ ہوتے ہیں اُسی جگہ پر اشراق کے وقت تک بیٹھے رہتے ہیں مقصود اُنکا اُسمین یہ ہے کہ دوست کی نگاہ قبولیت پڑے اور انوار اور تجلیات دمبدم اُنپر زیادہ ہون۔ بعدہ فرمایا جو شخص نماز صبح سے فارغ ہو کر اُسی جگہ اِس نیت سے بیٹھا رہے کہ نماز اشراق پڑھکر اوٹھے حق تعالی ایک فرشتہ روانہ فرماتا ہے کہ اُسوقت تک اُسکے پاس بیٹھکر دعائے خیر و مغفرت کرتا رہے تا اینکہ وہ نماز اشراق سے فارغ نہ ہو۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عُمدَہ میں سید الطائفہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ نے تحریر کیا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز شیطان علیہ اللعنۃ کو دیکھا کہ دُبلا اور زرد رنگ ہو رہا ہے آپنے سبب دریافت کیا اُس مردود نے جواب دیا کہ مین آپکی اُمت کی چار باتوں سے ازحد تنگ ہو گیا ہون منجملہ اُسکے اول یہ ہے کہ آپکی اُمت میں مؤذن ہیں وقت نماز آنے پر اذان دیتے ہیں جو شخص اذان سنتا ہے جواب اذان میں مصروف ہو جاتا ہے اور تیاری نماز کرتا ہے اذان دینے والا اور سننے والے سب بخشے جاتے ہیں دوسرا سبب یہ ہے کہ آپ غازیون

کے نہہ خانے میں ہیں اور وہ تکبیر بن کتے ہوئے راہ خدا میں میدان جنگ مین ڈر آتے ہیں فرمان خدایتعالی ہوتا ہے کہ مین نے انکو انکے اہل سمیت بخشدیا۔ تیسرا کسب حلال درویشونکا ہے وہ اپنے کسب حلال مین سے اورونکو بھی دیتے ہیں خدایتعالی انکو بھی ان درویشون کی وجہ سے بخشدیتا ہے۔ چوتھے میری کمر ان لوگون کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے جو نماز صبح پڑھکر اشراق کے وقت تک اُسی جگہ بیٹھے رہتے ہیں جب میں فرشتون مین رہتا تھا اُسوقت میں نے ایک صحیفہ میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص نماز صبح پڑھکر اُسی جگہ بیٹھا رہے یہانتک کہ آفتاب نکل آئے اور وہ نماز اشراق پڑھے حق تعالی اُسے مع ستر ہزار آدمیون کے جو اُسکے اہل سے ہون بخشدیتا ہے اسکے بعد فرمایا فقہ الاکبر مین بروایت امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ ایک کفن چور جسنے چالیس سال تک کفن چرائے تھے قضائے الٰہی سے مرگیا اُس کے مرنے پر لوگون نے خواب میں دیکھا کہ بہشت برین مین خراماں ہے۔ پوچھا یہ درجہ تونے کہاں سے حاصل کیا۔ جواب دیا میرے پاس کوئی عمل خیر بجز نماز پڑھنے اور صبح کی نماز سے فارغ ہوکر اشراق تک مصلے پر قرار پکڑنے کے نتھا حق تعالی جل شانہ وعم نوالہ نے میری عبادت قبول فرمائی اور میرے سارے گناہ بخشدئے۔ اسکے بعد فرمایا کہ عارفون پر ایک حال ہوتا ہے اُسوقت وہ قدمزنی کرتے ہیں ایک قدم مین حجاب عظمت سے گذر کر حجاب کبریائی تک پہونچتے ہیں اور دوسرے قدم میں واپس آجاتے ہیں یہ بیان کرتے ہوئے حضرت خواجہ بزرگ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور رو پڑے فرمانے لگے کمتر درجہ عارفون کا یہ ہے کاملون کا درجہ اور ہے اُسے خدایتعالی ہی جانتا ہے نہ معلوم ایک قدم مین کہانتک جاتے ہیں اور دوسرے میں کہانسے واپس آتے ہیں انکا کچھ حال معلوم نہین۔

مجلس دوم روز پنجشنبہ دولت پابوس میسر ہوئی گفتگو درباب جنابت یعنی ناپاکی ہو رہی تھی مولانا بہاؤالدین بخاری اور مولانا شہاب الدین محمد بغدادی بھی حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا جنابت آدمی کے بال بال میں ہوتی ہے پس جنب کو لازم ہے کہ ہر بال کے نیچے پانی پہونچائے اور تمام بالون کو ترکرے اگر ایک بال بھی ایسا رہ جائیگا جسکی جڑ مین پانی نہ پہونچا ہو روز حشر بدن اُس سے دشمنی کریگا۔ اسکے بعد فرمایا فتاوائے ظہیریہ میں لکھا ہے کہ مونہ آدمی کا پاک ہے

جب کوئی جنب ہو اور پانی پیئے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا جو کچھ اس راہ سے جائیگا ناپاک نہ ہوگا اگرچہ بے طہارت ہو یا ناپاک ہو حایض ہو یا مومن ہو یا کافر ہر حالت میں موتھ پاک رہتا ہے اسکے بعد فرمایا ایک روز پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے ایک صحابی نے سوال کیا کہ یا رسول اللہ اگر کوئی ناپاک ہو اور موسم گرما میں ہوا چلتی ہو جس سے اُسے پسینہ آوے اور وہ پسینہ اُسکے کپڑوں میں لگے تو کیا کپڑے ناپاک ہو جاتے ہیں آپنے جواب فرمایا ناپاک نہ ہونگے اور نہ لعاب دہن ناپاک ہے یعنے اگر جنب کا تھوک کپڑے پر گر پڑے تو کپڑا ناپاک نہ ہوگا۔ بعدہ ارشاد فرمایا کہ مینے زبانی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جب بوجہ زلت لغزش حضرت آدم علیہ السلام بہشت بریں سے دنیا میں اُتارے گئے اور اتفاق صحبت حضرت حوا علیہا السلام سے ہوا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اُٹھیے اور غسل فرمائیے حضرت نے غسل کیا خوشی اور فرحت حاصل ہوئی آپنے کہا کہ اے بھائی جبرئیل ع کیا اسکی مزدوری اور مکافات بھی ہے حضرت جبرئیل نے جواب دیا بیشک بہت بڑا ثواب ہے بدلے ہر ایک بال کے جو آپکے کالبد مبارک میں ہے ثواب عبادت ایک سال کا ملے گا اور تعداد ایک ایک قطرہ کے خدا تعالیٰ ایک ایک فرشتہ پیدا کریگا جو تا قیامت یاد خدا میں زندہ مصروف رہیگا اور ثواب اس فرشتہ کی عبادت کا آپکو ملیگا اسکے بعد حضرت آدم ع نے دریافت فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل یہ ثواب خاص میرے ہی لیے مخصوص ہے یا میری اولاد کیواسطے بھی۔ حضرت جبرئیل نے جواب دیا یہی ثواب آپکی اولاد کے واسطے بھی ہے جو مسلمان ایماندار ہوں جب وہ غسل حلال سے کرینگے وہ بھی سارا ثواب مذکورہ بالا پائینگے جب حضرت خواجہ بزرگ نے ان فوائد کو تمام کیا آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا یہ نعمت عظمیٰ صرف اُنہیں لوگوں کے لئے ہے جو غسل حلال سے کرتے ہیں لیکن ایک بڑا گروہ ہے کہ وہ اُس دولت سے بے بہرہ ہے اور غسل اُس کا اکثر حرام سے ہوتا ہے جب کوئی اُنمیں سے غسل حرام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکے نامہ اعمال میں گناہان یکسالہ ثبت فرماتا ہے اور اسکے ہر قطرے سے ایک ایک دیو پیدا ہوتا ہے کہ وہ تا قیامت زندہ رہکر اعمال بُرے کرتا ہے اور یہ سب اُس [illegible] سے غسل کرنیوالیکے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا اول طریقہ چلنے والوں راہ شریعت کا یہ ہے کہ جب آدمی شریعت قائم کرے اور کوئی بات خلاف شریعت اُس سے سرزد نہو

تب وہ دوسرے پایہ پر پہنچے گا جس کا نام طریقت ہو جب وہ اسمیں ثابت رہو جیسے کہ طریق طریقت ہیں بجالاوے اور اُنسے تجاوز نہ کرے درجۂ معرفت میں پہونچیگا جب درجۂ معرفت میں پہونچا اسجگہ شناخت اور آشنائی ہوتی ہو جب اسمیں بھی پورا اُترا تو آگے اُسکے مرتبہ حقیقت کا ہو جب اس مرتبہ میں پہنچا جو کچھ طلب کریگا پائیگا ۔ اسکے بعد فرمایا کہ ایک بزرگ کی زبانی مینے سنا وہ فرماتے تھے کہ عارف وہ ہی جو تمام مقامات طے کر کے مقام فردانیت میں پہونچے کہ سب سے بیگانہ ہو جاوے اُسیوقت یہ ذکر فرمایا کہ نماز خدا تعالیٰ کی امانت ہو اسکے بندوں کے پاس پس بندوں کو لازم ہو کہ اُسکو ایسا رکہیں جیسا رہنے کا حق ہو اور کوئی خیانت اسمیں نہ کریں بعدہ ارشاد فرمایا جب آدمی نماز پڑہی اُسے لازم ہو کہ رکوع و سجود کامل کر کے شرائط تمام بجالاوے اور ارکان نماز کا خوب خیال رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صلوٰۃ مسعودی میں لکھا ہو کہ جب آدمی نماز کو بصحت ارکان ادا کرتا ہو فرشتے اُس کی نماز کو آسمان پر لیجاتے ہیں اُسوقت اُس سے ایک نور ظاہر ہوتا ہو جس سے دروازے آسمان کے کھل جاتے ہیں پھر اُس نماز کو عرش کے تلے لیجاتے ہیں حکم ہوتا ہو سجدہ کر اور بخشش چاہ واسطے اُس نماز پڑہنے والے کی جسنے تجہے بصحت ارکان ادا کیا ہو یہ فوائد بیان کر کے حضرت خواجہ بزرگ رح آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا افسوس ہو اوپر حال اُن لوگوں کے جو ارکان نماز پوری طور پر ادا نہیں کرتے اور اُسکے ادا کرنے میں دیر کرتے ہیں جب فرشتے اُنکی نماز کو اوپر لیجاتے ہیں دروازہ آسمان کھل جاتا ہو فرمان ہوتا ہو کہ اس نماز کو اوپر نہ لیجاؤ واپس لیجاؤ اور اس پڑھنیوالے کے مونھ پر مارو پس نماز زبان حال سے کہتی ہو افسوس ضایع کیا تونے اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت مینے بخارا میں دستار بندوں کی زبانی یہ حکایت سنی کہ پیغمبر خدا صلعم نے ایک آدمی کو جو نماز پڑھ رہا تھا دیکھا کہ وہ ارکان نماز پورے طور سے ادا نہ کرتا تھا آپ یہ دیکھکر اُسکے متصل ٹھیرے جب وہ نماز سے فارغ ہوا آپ نے فرمایا تم کب سے ایسی نماز پڑھتے ہو اُسنے جواب دیا یا رسول اللہ میں قریب چار سال سے اسیطرح نماز پڑہتا ہوں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر آنسو بھر لائے اور اُس شخص سے فرمایا کہ تونے اپنی عمر ضائع کی اگر درمیان ان چار برس کے مرتا تو میری سنت پر نہ مرتا اسکے بعد فرمایا مینے حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس

مرہ کی زبانی سنا ہے کہ قیامت کے روز تمام انبیا اور اولیا و دیگر مسلمان اگر پرسشِ نماز مین کامل نکلے تو چھوٹ گئے
دوزخ کی آنچ سے بچے اور جو اسمین کامل نہوا دوزخ میں گیا۔ اسکے بعد بیان فرمایا کہ میرا گذر ایک شہر مین
ہوا جس کا نام مجھے فراموش ہوگیا ہے الاَشام کے نزدیک ہے اس شہر کے باہر ایک غار تھا ایک
بزرگ اُس مین سکونت پذیر تھے نام نامی اُنکا شیخ محمد اوحد عزیزی تھا۔ خوف اور ہیبت الٰہی نے
اُنکے بدن پر گوشت و پوست تک باقی نہ چھوڑا تھا صرف ہڈیاں ہی باقی تھین ایک سجّادہ پر متمکن تھے
دو شیر دروازہ کی چوکسی کرتے تھے مین اون کی ملاقات کے واسطے گیا مگر اون دونون شیرون کی ہیبت
سے اندر جانے کی ہمت نہ پڑی شیخ صاحب نے مجھے دیکھا فرمایا اندر آؤ اور مت ڈرو مین یہ سنکر اندر گیا
اور زمین ادب چوم کر بیٹھا پہلی بات جو آپ نے فرمائی یہ تھی کہ جب تم ہی قصد کسی چیز کا نکروگے وہ بھی
تمھارا قصد نکرے گی۔ پھر فرمایا جس کے دل میں خوفِ خدا ہوتا ہے ہر چیز اُس سے ڈرتی ہے شیر کی
کیا اصل ہے جو اس سے نڈرے الغرض اس طرح کے بہت سے لطایف بیان فرمائے پھر فرمایا اے
درویش کہان سے آنا ہوا ہے مین نے جواب دیا بغداد سے آتا ہون فرمایا خوش آئے لیکن مناسب ہے کہ
درویشون کی خدمت کرتے رہو کہ تمکو بھی مذاق درویشی حاصل ہو مجھے کئی برس اس غار مین رہتے ہوئے
گذر گئے تمام دنیا سے عُزلت اختیار کرکے اس غار مین چھپا بیٹھا ہون ایک بات سے ایسا ڈرا ہون
کہ رات دن روتے گزرتا ہے مینے پوچھا حضرت وہ کونسی بات ہے فرمایا نماز ہے جسوقت ادا کرتا ہون
ادا کرنے کے بعد مجھے بہت بڑا خوف معلوم ہوتا ہے مبادا کوئی شرط فروگذاشت ہوگئی ہو اور میری اس قدر
محنت اکارت جاکر یہی نماز موجب عتاب ہو۔ پس اے درویش اگر اپنے تئین حق نماز سے عہدہ برآ
کیا بہت بڑا کام کیا ورنہ عمر مفت مین رائگان کی اسکے بعد ارشاد ہوا کہ رسول مقبول صلعم نے فرمایا ہی
کوئی گناہ بہت بڑا بخدا تعالٰی کے نزدیک ارکان نماز کو پورے طور پر ادا نکرنے سے زیادہ نہین ہے جو
شخص نماز کا حق ادا نکریگا جگہ اُسکی زبانیہ ہوگی جو دوزخ مین ایک بڑا سخت مکان ہے اور تم مجھے
بغیر گوشت و پوست کے دیکھتے ہو یہ اُسی سبب سے ہے مجھے کچھ معلوم نہین خدا تعالٰی میری نماز قبول
فرماتا ہی یا نہیں یہ بیان فرما کر مجھے ایک سیب دیا اور فرمایا کوشش کرو کہ عہدہ نماز سے باہر آؤ اگر باہر

آئے رستگار ہوے ورنہ کل بروز حشر شرمساری ہوگی جس سے کسی کو مونہہ نہ دکہلا سکو گے۔ اسکے بعد حضرت
خواجہ بزرگ آنکھوں مین آنسو بہر لائے اور فرمایا اے درویش نماز ستون دین ہے اور رکن ستون نماز ہے
اگر ستون قایم رہیگا گھر کہڑا رہیگا جب ستون ہی نکل جائیگا گھر گر پڑیگا۔ پس جس نے نماز مین خلل ڈالا اس نے
اپنے دین اور اسلام کو خراب کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا شرح صلوٰۃ مسعودی مین امام زاہد رح سے منقول ہے کہ خدا
تعالی نے ایسی تاکید اکید کسی اور چیز کی نہیں فرمائی جیسی نماز کی فرمائی ہے۔ اسکے بعد فرمایا امام جعفر
صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ خدا تعالے نے قرآن شریف میں جابجا نصیحتین کی ہین بعضی
بطور خطاب اور بعضی بطور مدح اور بعضی بر سبیل ترغیب و تحریص بعض خوف دلانے والی ہین اور نماز
کے واسطے حق تعالی عز وجل نے سات سو مرتبہ فرمایا ہے کہ قائم رکھو نماز جو ستون دین کا ہے۔ پہر فرمایا
تفسیر معروف کرخی مین لکھا ہے کہ بروز حشر پچاس جگہ ٹہیراؤ کی ہونگی وہان پچاس چیزون کا حساب
ہوگا اگر وہان سے بندہ پار اتر گیا بچا ورنہ دوزخ مین جائے گا۔ سب سے زیادہ سخت جگہ ٹہراؤ کی نماز کے
حساب کی جگہ ہے جو اس سے بچا وہ بچا اسکا دوسرا موقف ہے وہان نماز فریضہ کا حساب ہوگا اگر اسکے
عہدہ سے برآیا اچھی بات ہے ورنہ موکلون کے ہمراہ دوزخ بہیجا جائے گا۔ دوسرے موقف سے بچے ہوئے
تیسرے ٹہیراؤ کی جگہ جائین گے وہان پیغمبر علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سنتون کی پوچھ ہوگی۔ اگر وہان بچا
بچا ورنہ موکلون کے ہمراہ رسول علیہ السلام کے روبرو بہیجا جاویگا کہ یہ آپکا امتی ہے جسنے آپکی سنن ادا نہیں
کین۔ جب آپ یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمایا افسوس ہے اس شخص پر جو بروز قیامت
آپ سے شرمندہ ہو اسکی جگہ کہان ہوگی جو آپ سے شرمندہ ہوگا کہان جائیگا۔ بعد اسکے حضرت خواجہ
بزرگ قدس سرہ خاموش ہو رہے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس سوم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ چہ نفر درویش سمرقندی آئے ہوئے تھے
حضوری میں باریاب ہوئے اسکے بعد مولانا بہاء الدین بخاری جو ملازم صحبت حضرت خواجہ تھے آئے
اور بیٹھے انکے بعد شیخ احد کرمانی تشریف لائے اور اپنی جگہ قیام پکڑا گفتگو اس امر مین واقع ہوئی کہ نماز
میں تاخیر کرنی چاہیے یا تقدیم آپ نے ارشاد فرمایا کہ یہ سعادت ان مسلمانوں کی جو نماز کو وقت

میں تاخیر نہیں کرتے وقت مقررہ پر ادا کرتے ہیں اور ہزاروں افسوس اُن مسلمانوں پر جو بندگی مولا میں تقصیر کرتے ہیں اسکے بعد فرمایا میرا گذر ایک شہر میں ہوا جسکا نام مجھے یاد نہیں رہا اس شہر کے مسلمانوں کی رسم تھی کہ نماز کے وقت آنیسے پہلے تیاری نماز میں مصروف ہوجاتے تھے اور انتظار جماعت و وقت کرتے تھے مینے اُن لوگوں سے دریافت کیا کیا بات ہو؟ جو تم لوگ وقت نماز سے پہلے ہی مستعد ہوجاتے ہو جوابدیا اس کا سبب یہ ہو کہ جب وقت نماز آوے ہم سب فوراً نماز میں مصروف ہوکر ادا کریں اور جو ہم پیش از وقت مستعد نہ ہونگے لامحالہ طیاری کرنے میں دیر لگے گی شاید وقت تنگ ہوجاوے یا گذر جاوے ہم لوگ قیامت کی شرمندگی سے از حد خائف ہیں اور ڈرتے ہیں کہ مبادا ایسا امر سرزد ہوجائے کہ پیغمبر رضہ کے روبرو جانیسے شرمندگی حاصل ہو کہ پیغمبر صلعم کا فرمودہ ہو جلدی کرو توبہ کرنے میں قبل اس سے کہ تم کو موت آوے اور جلدی کرو نماز پڑھنے میں شاید کہ وقت فوت ہو جاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب روضہ میں جو مصنفہ امام یحیٰ حسن زندوسی رح کی ہے میں نے لکھا دیکھا ہے اور اپنے اُستاد مولانا حسام الدین محمد بخاری رح کو فرماتے سنا ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بزرگترین گناہوں میں جمع کرنا دو نماز کا ہو کہ دو وقت کی نماز ایک وقت ملا کر پڑھو بعدہ ارشاد فرمایا ایکدفعہ میں حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ کی خدمت میں حاضر تھا آپ فرماتے تھے کہ ابو ہریرہ رض سے مروی ہو کہ فرمایا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی تاخیر کرے نماز عصر میں آفتاب ڈوبنے تک یا اُس وقت تک کہ رنگ آفتاب کا متغیر ہوجائے اُسکے حال پر صد ہزار افسوس ہو پس سب یاروں نے عرض کیا یا رسول اللہ کوئی وقت مقرر فرمادیجیے آپنے ارشاد فرمایا وقت یہی ہو کہ تغیر رنگ آفتاب میں نہوا ہو اور روشن رہا ہو زرنگ پر یعنے زردی نہ ہو موسم گرما میں اور موسم سرما میں بھی یہی حکم ہو کہ اسکے بعد ارشاد فرمایا ہدایہ میں یہ حدیث درج ہو کہ حبیب خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز صبح ایسے وقت پڑھو کہ روشن تر ہو تمہیں زیادہ ثواب ملے گا اور دربارہ نماز پیشین یعنے ظہر کے یہ حکم ہو کہ موسم گرما میں تاخیر کرو کہ ہوا ٹھنڈی ہوجاوے یہ حکم صرف موسم گرما کے لیئے ہے اور موسم سرما کے لیے وہی معمولی حکم ہو جب زوال ہوجاوے نماز ظہر ادا کرو۔ اس موقع پر آپنے ایک دوسری حدیث پڑھی

جس کا ترجمہ یہ ہی کہ موسم گرما میں نماز اسوقت پڑھو کہ خنکی آنے لگے کیونکہ شدت گرمی دوزخ کے مونہہ کھلنے سے ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ حضرت بایزیدؒ سے نماز صبح قضا ہوگئی آپ اتنا روئے کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید بوجہ اس گریۂ وزاری کے حقتعالیٰ نے ہزار نمازوں کا ثواب تمہارے نامۂ اعمال میں درج فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جو شخص پانچوں وقت کی نماز مدامی طور سے اسکے وقتوں پر پڑھتا رہے قیامت کے روز نماز اُس شخص کے آگے آگے روانہ ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جس نے نماز نہ پڑھی اُسکے ایمان نہ تھا یعنے جو نماز نہ پڑھے اُسکے ایمان نہیں ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ سے منقول ہی کہ کہ امام زاہدؒ نے تفسیر آیۂ کریمہ فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ میں تحریر فرمایا ہے کہ ویل ایک کنواں یا میدان دوزخ میں ہی اس سے زیادہ کسی دوزخ میں عذاب نہیں ہی اور وہ عذاب اُن لوگوں کے واسطے ہوگا جو نماز کو اس کے وقت پر نہیں پڑھتے اور ویل کی تفسیر میں امام زاہدؒ نے فرمایا کہ ویل نے سختی عذاب سے نالاں ہوکر ستر ہزار مرتبہ بارگاہ الٰہی میں عذر کیا کہ بارخدایا اتنا سخت عذاب کن لوگوں کے لئے ہی فرمان ہوا کہ واسطے اُن لوگوں کے ہی جو نماز کو اپنے وقت پر نہیں پڑھتے اور قضا کرتے ہیں اسکے بعد فرمایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ نماز مغرب ادا کی اور آسمان کو دیکھا تارے نکلے پائے آپ گھر چلے گئے اور اُسکی کفارت میں غلام آزاد کیا اور اس کا سبب یہ تھا کہ آفتاب کے ڈوبتے ہی نماز مغرب پڑھنی سنت ہی اور بدیر پڑھنی مکروہ ہی اسکے بعد گفتگو دربارہ صدقہ ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی بھوکے کو پیٹ بھر کھانا کھلاوے حق سبحانہ تعالیٰ قیامت کے روز اسکے اور دوزخ کے درمیان سات پردے کھڑے کر دیگا کہ راہ درمیان ہر پردہ کے پانچ پانچ سو برس کی ہوگی اسکے بعد گفتگو قسم کھانیکے باب میں ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی جھوٹی قسم کھاتا ہی اپنے خانمان کو ویران کرتا ہی کہ ذخیرہ برکت کا اُسکے گھر سے اُٹھا لیتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک مرتبہ میں نے جامع مسجد بغداد میں مولانا عمادالدینؒ کو جو بڑے بزرگ تھے وعظ میں یہ کہتے سنا کہ ایکدفعہ خداتعالیٰ نے حضرت موسیٰ سے وصف دوزخ کا بیان فرمایا کہ اے موسیٰ دوزخ میں ایک مکان بنایا گیا ہی کہ نام اُس کا ہاویہ ہے

اور یہ ہادیہ ساتوین دوزخ مین بڑے سخت عذاب کی جگہ ہی اندھیرا رشک شب دیجور سانپ اور بچھوؤن سے بھرا ہوا ہے اور بیشتر اُسمین پتھر ہیں کہ ہر روز گرم کئے جاتے ہیں اے موسیٰ اگر ایک قطرہ اُس تکلیف کا دنیا مین پڑے تمام دنیا کا پانی سوکھ جائے اور پہاڑ پگھل کر بہ جائین اور گرمی سے ساتون زمینین پھٹ پڑین۔ اے موسیٰ یہ عذاب دو گروہون کیلئے پیدا کیا گیا ہے ایک واسطے اُن لوگون کے جو نماز نہین پڑہتے اور دوسرے واسطے اُس گروہ کے جو میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہیں۔ اسکے بعد فرمایا محمد اسلم طوسی نام ایک بڑے بزرگ تھے ایکمرتبہ اونھون نے بحالت بیہوشی قسم یاد کی جب ہوشیار ہوئے لوگون سے پوچھا کیا مین نے قسم کھائی ہے جواباً عرض کیا ہان آپنے قسم کھائی ہے فرمایا آج میرے نفس نے سرکشی کی سچی قسم خدائے بزرگ کی کھائی اب پھر کھائیگا جب عادت ہوجائیگی روز کھانے لگیگا بعدہٗ قسم کھائی جب تک زندہ رہونگا کسی سے بات نکرونگا۔ اس واقعہ کے بعد چالیس برس تک زندہ رہے اور اس قسم کا ایسا حق نبھایا کہ کسی سے کبھی بات نکی مولف کتاب حضرت خواجہ قطب صاحب قدس سرہٗ فرماتے ہیں کہ مین نے حضرت خواجہ بزرگ رح سے دریافت کیا کہ جب اُنہین کسی قسم کی احتیاج ہوتی ہوگی وہ کسطرح رفع فرماتے ہونگے۔ حضرت خواجہ بزرگ دام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ بذریعہ اشارہ کے رفع حاجت کرتے تھے یعنی بذریعہ اشارہ احتیاج ظاہر کرتے تھے۔ جب حضرت خواجہ بزرگ نوراللہ مرقدہ نے یہ فوائد بہیئہ تمام کئے مشغول الی اللہ ہوئے دعاگو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس چہارم روز دوشنبہ سعادت قدمبوس میسر ہوئی اس روز شیخ شہاب الدین عمر رح خواجہ اجل شیرازی رح اور شیخ سیف الدین باخرزی رح واسطے ملاقات کے تشریف لائے تھے گفتگو اس بارہ مین ہوئی کہ محبت مین صادق کون ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا صادق محبت مین وہ ہے کہ جب بلا دوست کی جانب سے آوے اُسے نہایت خوشی سے قبول کرے۔ اسکے بعد شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے کہا کہ عالم شوق و اشتیاق کا اسپر اس طرح سے غالب ہو کہ اگر ہزار ہا تیغ اُس کے سر پر مارین تو خبر نہو اس کے اسکے بعد اجل شیرازی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہے کہ اگر ذرہ ذرہ

کر کے جلایا جاوے یہانتک کہ راکھ ہو جاوے اور دم نہ مارے وہی صادق ہی بعد اسکے شیخ سیف الدین باخرزی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہی کہ ہمیشہ اُسے صدمے پہونچتے رہیں اور وہ مشاہدہ دوست میں سبکو بھولا رہے اور کوئی اثر اُسپر پیدا نہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ دام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ قول آخری شیخ سیف الدین باخرزی رح کا مشابہ بقول دوم شیخ شہاب الدین رح ہی کیونکہ مین نے آثار اولیا مین لکھا دیکھا ہی کہ ایک مرتبہ رابعہ بصری اور حسن بصری اور مالک بن دینار اور خواجہ شقیق بلخی رح بصرہ مین ایکجا متمکن تھے اور یہی ذکر ہو رہا تھا حضرت مالک بن دینار رح نے فرمایا صادق دوستی مولا مین وہ ہی کہ جو بلا اور جفا دوست کیطرف سے پہونچے وہ اُسمین راضی رہے رابعہ بصری نے فرمایا اس سے زیادہ اور ہونا چاہیئے تب خواجہ شقیق بلخی نے فرمایا کہ دوستی مولا میں صادق وہ شخص ہی اگر اوسے مارین اور وہ ذرہ ذرہ کر ڈالین تو بھی اُسے خبر نہو۔ یہ حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ صادق دوستی مولا میں وہ ہی کہ جب آپکے دکھ یا درد پہونچے وہ اُسپر صبر کرے رابعہ نے فرمایا اے خواجہ اس سے بوئے ہستی آتی ہی بعد اسکے حضرت رابعہ بصری نے فرمایا دوستی مولا مین صادق وہ ہی جب اُسے دکھ یا درد پہونچے وہ اُسمین بھی اُسے نہ بھولے وہ بڑا صادق ہی تب خواجہ حسن رض نے فرمایا مجھے بھی اقرار ہی اور شیخ سیف الدین باخرزی رض نے کہا سخن محبت میں یہی ہے۔ اسکے بعد گفتگو خندہ کرنے کے بارہ مین واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ اصل خندہ قہقہہ ہے کہ ایک گناہان کبیرہ میں سے ہے اور درمیان اہل سلوک کے خندہ قہقہہ کو کہتے ہیں۔ اسکے بعد آپ نے فرمایا اول بازی خندہ اور قہقہہ ہی اور قبرستان میں ہنسنا منع آیا ہے کہ وہ جگہ عبرت کی ہے نہ کھیل اور کود کی۔ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہی جب آدمی کا گذر قبرستان میں ہوتا ہے مردے زبان حال سے کہتے ہیں کہ اے غافل اگر تجھے وہ بات معلوم ہوتی جو ہمپر گذری اور تجھ پر پیش آنیوالی ہے ہر آئینہ گوشت و پوست تیرا پگھل جاتا۔ اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک وقت ملک کرمان میں شیخ احد الدین کرمانی کے ہمراہ مسافرت میں تھا ایک بزرگ کو دیکھا جو بڑے صاحب نعمت اور مشغول تھے مین نے ایسا مشغول اور کسی کو نہیں دیکھا۔ الغرض ہم اُنکے پاس گئے سلام عرض کیا۔ دیکھا تو اُنکے بدن میں صرف روح ہی باقی تھی گوشت و پوست بالکل نہ تھا وہ باتین

بہت کم کرتے تھے ہم نے ارادہ کیا کہ اُنسے دریافت حال کریں کہ آپ کا ایسا حال کیوں ہوا اُنہوں نے
روشنضمیری سے ہمارا ارادہ دریافت کیا اور ہمارے سوال کرنے سے پہلے اپنا حال بیان کرنا شروع کیا
کہ اے درویش ایک روز میں مع اپنے ایک دوست کے قبرستان میں گیا اور وہ متصل ایک قبر کے
ٹھیرے قضارا اُس جوان سے کوئی بات لہو ولعب کی سرزد ہوئی مجھے ہنسی آئی بمجرد ہنسنے کے اس
قبر میں سے جس پر میں بیٹھا تھا آواز آئی کہ اے غافل جس کو ایسا سخت مکان درپیش ہوا اور جس کا
حریف ملک الموت ہو اور اس خاک میں کہ سانپ اور اژدر ہیں اُس کا گھر ہو اُسے ہنسی سے کیا سروکار
جونہی مینے یہ بات سُنی آہستہ سے اُٹھا اور اپنے دوست کو وداع کیا اور وہ اپنے گھر گیا میں اس غار
میں آیا اور سکونت اختیار کی اُس روز سے مجھے بڑی ہیبت ہے اور اس خوف سے میری جان
گھلی جاتی ہے آج چالیس برس ہوئے کہ نہ میں ہنسا ہوں اور نہ مینے شرمندگی سے سر اُٹھا کر آسمان کو
دیکھا ہے کل روز قیامت ہوگا وہاں کیونکر مونھ دکھلاؤنگا اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ عطا سلمی نام تھے
چالیس برس انہوں نے بھی آسمان نہ دیکھا تھا شب و روز زار قطار روتے تھے لوگوں نے اسقدر رونے کا سبب
دریافت کیا آپنے جوابدیا قبر اور قیامت کے ڈر سے میرا یہ حال ہے اسکے بعد پوچھا آسمان کیوں نہیں
دیکھتے۔ فرمایا مجھے شرم آتی ہے مینے گناہ بہت کئے اور مجالس میں قہقہے بہت لگائے ہیں اس سبب سے
آسمان نہیں دیکھتا۔ اس کے بعد آپنے حضرت خواجہ فتح موصلی کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ بڑے
بزرگ علامہ عصر تھے۔ آٹھ سال سے اسقدر روتے تھے کہ گوشت اُن کے رخساروں کا بہ گیا تھا
جب اُنھوں نے انتقال فرمایا لوگوں نے خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک
کیا فرمایا مجھے بخشدیا جسوقت مجھے عرش کے تلے لیگئے مینے نہایت ادب سے ڈرتے ڈرتے اور
کانپتے ہوئے سجدہ کیا خطاب ہوا اے فتح موصلی اتنا کیوں روتا ہے کیا مجھے غفار نہ جانتا تھا مینے
پھر سجدہ کیا اور عرض کیا اے بار الٰہی وہ کون شخص ہے جو تجھے غفار نہ جانتا ہو مگر میں ضغطہ گور و ہیبت
قبر اور سختی ملک الموت کی وجہ سے روتا تھا کہ اس تنگ گڑھے میں نہ معلوم میرا کیا حال ہوگا اسکے
بعد حق سبحانہ تعالیٰ کا فرمان ہوا کہ جب تو ان امور سے ڈرا ہم نے سب خوف کے مقامات سے

پناوی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں ملک سیستان میں بھمراہی حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ کے مسافرت
میں تھا ایک روز ہم ایک صومعہ میں پہونچے اُسمیں شیخ صدرالدین محمد احمد سیوستانی رہتے تھے حد سے
زیادہ مشغول تھے میں کئی روز اُن کی خدمت میں رہا جو کوئی اُنکے صومعہ میں آتا محروم نجاتا آپ اندر تشریف
یجاکر کوئی شئے لاکر دیتے اور فرماتے کہ میرے حق میں دعائے خیر کرو کہ ایمان اپنا سلامت گور میں
یجاؤں الغرض وہ بزرگوار جب حال سختی قبر و موت کا سنتے بید کی مانند کانپتے اور آنکھوں سے خون
روانہ ہونے لگتا گویا چشمہ پانی کا ہے آپ کا گریہ سات رات دن بند ہوتا۔ آپ آسمان کو دیکھ دیکھ کر
روتے تھے اُنکے رونے سے رونا آتا تھا جب رونے سے فارغ ہوئے اور سکون پکڑا تو میری
طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے عزیز جسکو موت آنیوالی ہو اور حریف اُس کا ملک الموت ہو اُسے
سونے ہنسنے خوشدل رہنے سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے عزیز اگر تمہیں ذرا حال
اُن لوگوں کا جو زیر خاک سوتے ہیں اور ایسی کوٹھڑی جسمیں بچھو بھرے ہوئے ہیں اور وہ اس میں
قید ہیں معلوم ہو جائے تو اسکے دریافت کرتے ہی ایسے پگھل جاؤ گے جس طرح نمک پانی میں گھل
جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک وقت میں اور ایک بزرگ کا بل شہر بصرہ کے قبرستان میں بیٹھے تھے
ہمارے متصل ایک مُردے کو عذاب گور ہو رہا تھا اس بزرگ نے جب یہ حال دیکھا تو ہم نعرہ مار کر زمین
گر پڑے ہم نے اُٹھانا چاہا معلوم ہوا کہ جان قالب سے پرواز کر گئی ہے پھر تھوڑی دیر میں بدن اُنکا
پانی ہو کر ناپید ہو گیا میں نے جیسا خوف اُنمیں دیکھا تھا کسی اور میں نہیں دیکھا اور نہ سُنا اسکے بعد ارشاد
فرمایا مجھے بھی اُس روز سے سخت خوف اور ہیبت دامنگیر ہے یہ حکایت تیس برس کے بعد تم لوگوں سے بیان
کی اے عزیزو دنیا سے اتنا مشغول مت ہو کہ حق سے باز رہو جب یہ فرما چکے وہ خرما جو آپ کے سامنے سے
مجھے عنایت فرمائے اور آپ رونے لگے جب ہیبت کا غلبہ زیادہ ہوا حضرت خواجہ بزرگ نے
چیخیں مار کر رونا شروع کیا اس کے بعد ارشاد فرمایا یہ مرحلہ نہایت سخت ہے جو بچا وہی بچا اسکے بعد ارشاد فرمایا
قبرستان میں قصداً روٹی کھانا یا پانی پینا یا کسی قسم کا فواکہ کھانا گناہ کبیرہ ہے اسکے بعد آپ نے امر مذکورہ کے
مطابق حکایت بیان فرمائی کہ کتاب روضہ مصنفہ حضرت امام یحیی حسن زندوسیؒ میں لکھا ہے کہ پیغمبر

صلعم نے فرمایا ہے مَنْ اَکَلَ فِی الْمَقَابِرِ طَعَامًا اَوْ شَرَابًا فَهُوَ مَلْعُوْنٌ اَوْ مُنَافِقٌ یعنی جس شخص نے کھایا قبرستان میں کھانا یا پیا پانی وہ ملعون ہی یا منافق ہی اِسکے بعد حضرت خواجہ حسن بصری رح کی حکایت بیان فرمائی کہ آپنے قبرستان میں ایک طائفہ مسلمانونکا دیکھا جو کھانا کھا رہے اور پانی پی رہے تھے آپ اُنکے نزدیک تشریف لیگئے اور کہا اے لوگو تم منافق ہو یا مسلمان یہ بات اُنہیں گران معلوم ہوئی چاہا کہ آپکو ایذا پہونچاویں آپنے فرمایا یہ بات مین نے اپنے دل سے نہیں کہی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص قبرستان مین کھانا کھاوے یا پانی پیوے وہ منافق ہی کسواسطے کہ قبرستان مقام ہیبت و عبرت ہے اِس خاک میں کتنی نسل تمہاری اور کتنی تمسے افضل مدفون ہیں چیونٹیون نے اُنہیں کھالیا ہی اُنکی خوبصورتی خاک میں خاک سے یکسان ہوگئی ہے یہ وہ لوگ ہیں کہ ہم تم زندون نے اپنے ہاتھ سے زمین مین سونپا ہے پھر تمہارا دل کیونکر گوارا کرتا ہے کہ ایسی جگہ کھاوَ پیو آپ یہ فرماکر خاموش ہو رہے ان باتونکا اثر ان لوگونکے دلوںپر کچھ ایسا پڑا کہ فی الفور توبہ کی اور گستاخی معاف کرائے اور مدت العمر اپنی توبہ پر ثابت رہی اِسکے بعد دوسری حکایت متضمن اسی معنی کے بیان فرمائی کہ کتاب یاحین میں لکھا ہی کہ ایک مرتبہ پیغمبر صلعم کا گذر ایسی قوم پر ہوا جو ہنسی اور ٹھٹھے میں مشغول تھے پیغمبر صلعم نے توقف فرمایا اور سلام کیا وہ لوگ آپکو دیکھتے ہی واسطے تعظیم کے کھڑے ہوگئے آپنے اُنسے فرمایا کہ اے بھائیو کیا تم موت سے نڈر ہوگئے ہو سب نے متفق اللفظ ہوکر بیان کیا خیر یا رسول اللہ موت سے کون نڈر ہو سکتا ہی آپنے فرمایا جو موت سے ڈرے اُسے ہنسنے اور قہقہہ مارنے سے کیا کام یہ نصیحت رسالت پناہ صلعم کی اون لوگونپر ایسی کارگر ہوئی کہ آئیندہ کسی نے اُن کو ہنستے نہ دیکھا۔ اِسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ نے بیان فرمایا کہ اِس قدر انبیاؤن اور اولیاؤن نے جو دنیا کو ہیچ جانا اور اُسپر لعنت کی اُسکا سبب یہ ہی کہ ہیبت گور اور خوف مرگ اُنپر طاری تھا اِسکے بعد ارشاد فرمایا تیسرا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تجربہ فرماتے ہیں ایک بھائی مسلمان کو ایذا پہونچانا ہے اِس سے بڑھکر اور کوئی گناہ نہین چنانچہ قرآن شریف میں حق تعالےٰ فرماتا ہی وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِغَیْرِ مَا اکْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّ اِثْمًا مُّبِیْنًا یعنی جو لوگ ایذا دیتے ہیں مسلمانوں کو ناحق

پس تحقیق وہ باندھتے ہیں بہتان اور گناہ بڑا یہ بہتان باندھنا یعنی بلا وجہ ایذا دینی بھائی مسلمانکو موجب سخت
ناراضی خدا کا ہے اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا ایک بادشاہ نے دروازہ ظلم اور تعدی کا بندگان خدا پر کھولا تھا
یہان تک کہ بلا وجہ ہلاک کرتا اور عذاب دیتا مدت بعد وہی بادشاہ ظالم مسجد کنکری واقع بغداد کی متصل نظر
پڑا سر کے بال بکھرے خاک آلود زمین پڑی دولت اور حشمت اسسے برگشتہ تھی ایک شخص نے اسکو پہچانکر پوچھا کیا تو
وہی بادشاہ ہے جو مکہ شریف میں لوگونپر ظلم کرتا تھا اسنے شرمندہ ہوکر کہا ہان میں وہی ہون تمنے مجھے کیونکر پہچانا
جواب دیا میں نے تجھے اسوقت حالت دولت و نعمت مین دیکھا تھا اسوقت تونے دروازہ ظلم اور تعدی کا لوگونپر
کھول رکھا تھا خدا کا خوف مطلق نکرتا تھا - ملک نے جواب دیا بیشک میں اسوقت بموجب بندگان خدا کو ستاتا
تھا اور انپر ظلم روا رکھتا تھا یہ اسی ظلم کی سزا ہے - اسکے بعد آپنے حکایت بیان فرمائی کہ جسوقت مین بغداد
مین تھا دجلہ کے کنارے ایک صومعہ میں گیا اسمین ایک بزرگ مقیم تھے - مین نے سلام کیا انھون نے
اشارہ سے جواب دیا بیٹھ جانیکو ارشاد فرمایا - میرے بیٹھ جانے پر تھوڑی دیر بعد مجھ سے مخاطب ہوئے
اور فرمایا مجھے پچاس سال ہوئے کہ خلق سے تنہائی اختیار کرکے یہان بیٹھا ہون جیسے تم مسافرت کرتے
پھرتے ہو اسی طرح میں مسافرت کرتا تھا - اثنائے مسافرت میں میرا گذر ایک شہر مین ہوا - ایک مالدار
شخص کو دیکھا بازارون میں کھڑا ہوا خلق سے بھاؤ کرتا تھا اور نہایت سخت گیری عمل میں لاتا تھا
اور اپنے گاہکون کو بہت تکلیف دیتا تھا میں اس پر سے گذرا خاموش چلا گیا اسے کچھ نہ کہا ہاتف
غیب نے آواز دی کیا ہو جاتا اگر تو خدا کے واسطے اسکو دنیا مردار سے باز رکھتا اور جھڑک دیتا کہ
ایسا کام نکر شاید وہ تیرا کہا مان جاتا اور ظلم سے باز آتا جس روز سے میں نے یہ آواز سنی ہے نہایت
شرمندہ ہون اور اس صومعہ میں مسکن ہے کبھی اس سے باہر قدم نہیں نکالا مجھے ہاتف کا بڑا خوف
ہے کہ بروز حشر جب اس معاملہ سے پوچھا جائیگا تو کیا جواب دونگا - پس مین نے اسی آن قسم
کھائی کہ کہین نہ جاؤنگا جو مجھے کوئی چیز نظر پڑے اور مین اسکی گواہی میں پکڑا جاؤن جب شام
ہوئی غیب سے آبخورہ اور دودھ کی روٹیاں آئین یہ چیزیں ہمارے سامنے ہر آئین پیدا ہوئین

پئے اور اُس بزرگ نے باہم بیٹھکر افطاری جب میں روانہ ہونے لگا اُس بزرگ نے دو سیب مصلے کے نیچے سے نکال کر حوالے کئے میں روانہ ہو کر بغداد واپس آیا اسکے بعد ارشاد فرمایا چوتھا مرتبہ جسکو اہل سلوک گناہ کبیرہ تحریر کرتے ہیں یہ ہی کہ جب بندہ نام باری تعالیٰ کا سُنے یا کلام اللہ پڑھے اُسکا دل نرم نہ ہو اور زیادتی ایمان کی اُسکو حاصل نہو۔ ایسا ضرور ہونا چاہیئے اگر وہ عیاذاً باللہ لہو ولعب میں مشغول ہو تو نہایت درجہ خرابی کی بات ہی۔ قرآن مجید میں آیا ہی اِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ امام زاہدیؒ نے اسکی تفسیر میں بیان فرمایا ہی مومن حقیقت میں وہ لوگ ہیں کہ نام خدا کا سُن کر انکا ایمان زیادہ ہو جاتا ہی اعتقاد بڑھ جاتا ہی اور جو شخص قرآن شریف پڑھنے میں ہنستا ہی اُسے تم تحقیق جانو کہ وہ منافق ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ ایک روز میں ایک طائفہ پر گذرا کہ وہ ذکر خدا تعالیٰ کا کر رہے تھے اور ہنستے جاتے تھے اور اُنکا دل خدا تعالیٰ کا نام سننے سے نرم نہ ہوتا تھا میں ٹھر گیا اور کہا یہ تفسیر اگر وہ منافقوں کا ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابراہیم خواصؒ ایسی جماعت پر گذرے جو بیٹھے ہوئے ذکر خدا تعالیٰ کا کر رہے تھے آپنے نام خدا تعالیٰ کا لیا مجرد سننے کے ایسا شوق پیدا ہوا کہ سات رات دن تک وجد میں بیہوش رہے جب ہوش آتا پھر خدا کا نام لیتے اور بیہوش ہو جاتے سات رات دن تک یہی کیفیت رہی جب ہوش کامل آیا تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز پڑھی سر سجدہ میں رکھکر یا اللہ کہا اور پھر بیہوش ہو گئے اور جان بحق ہوئے۔ یہ ذکر فرما کر حضرت خواجہ بھی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ دو بیت پڑھیں ؎ عاشق بہوائے دوست بیہوش بود + وز یادِ محبت خویش مدہوش بود + فردا کہ بحشر خلق حیران ماند + نام تو درون سینہ و گوش بود + اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خانقاہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتیؒ میں کئی درویش صاحب کمال آئے ہوئے تھے اُس زمانہ میں یہ بندہ بھی وہیں تھا ایک روز مجلس سماع میں قوالوں نے انہیں دو بیتوں کو کہنا شروع کیا مجھے اور اُن لوگوں کو اس رباعی کے سننے سے ایسا اثر ہوا کہ سات روز تک ہم سب بیہوش رہے۔ جب قوال کچھ اور چھیڑنا چاہتے ہم انکو منع کرتے اور یہی رباعی کہلواتے ہنگام وجد دو درویش اُن صاحب کمالوں میں سے زمین پر گر پڑے خرقہ زمین پر

پڑا رہا اور جسم اُن کا غائب ہو گیا بعد فرمانے ان بہا موتیوں کے حضرت خواجہؒ مشغول تلاوت ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس پنجم روز شنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جلالؒ و شیخ علی سنجریؒ اور خواجہ محمد احمد چشتیؒ اور بہت سے مشاہیر صوفیائے عظام حاضر تھے گفتگو اس بارہ میں واقع ہوئی کہ دیکھنا پانچ چیزوں کا اگرچہ جداگانہ دیکھی جاویں عبادت ہے مذہب اہل سلوک میں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُن پانچ امور سے پہلا امر منہ دیکھنا ماں اور باپ کا ہے یہ عبادت فرزندوں کے واسطے بڑے ثواب کی عبادت ہے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص اپنے ماں باپ کا مونہہ لوجہ اللہ دیکھے خدا تعالی اُسکے نامۂ اعمال میں ثواب ایک حج مقبول شدہ کا ثبت فرماتا ہے اور جو فرزند اپنے والدین کی قدمبوسی کرے خدا تعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں درج فرماتا ہے اور اُسکے کل گناہ بخشدیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق فاجر اور مبتلائے آلام تھا جب اُسنے انتقال کیا ایک شب لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان حاجیوں کے بہشت میں خراماں ہے۔ بڑا تعجب ہوا اور دریافت کیا یہ دولت کہاں سے حاصل ہوئی تیرا کوئی عمل اس لائق نہ تھا جواب دیا بیشک ایسا ہی حال ہے مگر تمہیں معلوم ہوگا کہ میری بوڑھی ماں تھی جب مکان سے باہر نکلتا اپنی ماں کی قدمبوسی کے بعد نکلتا وہ مجھ دعا دیتی خدا تیری مغفرت کرے اور ثواب حاجیوں کا دیوے خدائے عز وجل نے دعا میری والدہ کی قبول فرمائی مجھ بخشا درمیان حاجیوں کے جگہ عنایت فرمائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ سے دریافت کیا۔ تمہیں یہ دولت عظمیٰ و نعمت علیا کیونکر حاصل ہوئی آپنے جوابدیا کہ جب میں لڑکا تھا شاید سات برس کا ہوں گا مکتب میں پڑھنے جاتا تھا ایک روز یہ آیت میرے سبق میں آئی وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا الخ استاد سے اُسکے معنے پوچھے جوابدیا فرمان الٰہی ہے کہ ماں اور باپ کی خدمت کر جیسا کہ حق اُنکا ہے میں یہ سنتے ہی بستہ باندھا اپنی والدہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے ماں آج کے روز میں نے یہ آیت پڑھی اور ایسا ہی سنا۔ حکم دے کہ تیری خدمت بجالاؤں والدہ سے بھی ایسا ہی عرض کیا اُن دونوں نے میرے حق میں دوگانہ نماز پڑھ کر دعا کی اور خدا تعالی کے سپرد کیا یہ دولت اس دعا کی بدولت

حاصل ہوئی دوسرا سبب ایک اور ہوا موسم زمستان میں جب کہ برف گر رہی تھی بوقت شب والدہ کو پیاس لگی میں جاگتا تھا مجھسے پانی مانگا حسب الارشاد پانی لیکر گیا اور دینا چاہا معلوم ہوا پھر آنکھ لگ گئی ہی میںنے جگانا ادب کے جانا اور یہ گوارا نہ کیا کہ پانی لیجا کر رکھدوں اور والدہ کو پیاسا سونے دوں یہ خیال کر پیالہ اپنے ہاتھ میں لے سرہانے جاکر کھڑا ہوگیا۔ پانی ہاتھ میں بسبب شدت سردی کے بستہ ہوگیا۔ اتنے میں والدہ کی آنکھ کھلی مجھ پر نگاہ پڑی بہت خوش ہوئیں درگاہ الٰہی میں دعا کی کہ میرے لڑکے کو اپنے فضل و کرم سے بادشاہ اہل عرفان کیجو۔ یہ سب دولت اور نعمت جو معائنہ کرتے ہو اُسی دعا کا نتیجہ ہے اس بعد ارشاد فرمایا دوسری بات ان باتوں میں سے دیکھنا قرآن شریف کا ہے۔ بڑی عبادت ہے شرح اولیا میں تحریر ہے جو شخص کلام اللہ پڑھتا ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے دو ثواب اُس کے نامہ اعمال میں تحریر کئے جاویں ایک ثواب قرآن پڑھنے کا دوسرا قرآن شریف پر نظر کرنیکا اور ہر حرف کے بدلے دس دس نیکیاں اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاویں گی اور دس بدیاں جاتی ہوں گی اسکے بعد میںنے التماس کیا کہ مصحف کو اپنے ساتھ سفر میں یا لشکر میں لیجانا درست ہے یا نہیں آپنے ارشاد فرمایا زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جب اسلام آشکارا نہیں ہوا تھا۔ قرآن شریف اپنے ساتھ بدیں خوف کہ کہیں کفار کے ہاتھ نہ پڑ جائے اور وہ بے ادبی کریں نہیں لیجاتے تھے مگر جب اسلام آشکارا ہوا اور رونق پکڑی تب برابر اپنے ہمراہ لشکر و سفر میں لیجاتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو بعد وفات خواب میں دیکھا پوچھا خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ کیا جواب دیا ایک شب میں کسی قصبہ میں مہمان ہوا جس مکان میں ٹھیرا تھا وہاں طاق میں قرآن شریف کا ایک ورق رکھا ہوا تھا میںنے خیال کیا یہاں ورق مصحف رکھا ہوا ہے سونا نچاہیئے پھر دل میں وسوسہ آیا کہ ورق مصحف کو کہیں اور بھیجدوں اور خود یہاں آرام کروں پھر خیال ہوا کہ یہ بڑی بے ادبی ہوگی جو اپنے آرام کیواسطے تبدیل جائے مصحف کروں الغرض اُسجگہ تو مصحف دوسری جگہ نہ بھیجا اور تمام شب جاگتا رہا جب میرا وقت پورا ہو چکا انتقال کیا مجھے اُسی ادب کے صدقہ سے جو میںنے قرآن شریف کا کیا تھا حق تبارک و تعالیٰ نے بخش دیا اس کے بعد

ارشاد فرمایا مصحف میں نظر کرنیسے روشنائی چشم زیادہ ہوتی ہو اور کبھی وہ آنکھ درد دنیا میں مبتلا نہوگی اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ ایک بزرگ سجادہ نشین سجادہ پر بیٹھے تھے قرآن شریف آگے رکھا تھا ایک نابینا آیا اور عرض کی مدت گذری آنکھیں جاتی رہی ہیں بہتیرا علاج کیا کچھ فائدہ نہوا اب آپکے پاس واسطے دعائے خیر کے آیا ہوں دعا فرمایئے اُنہوں نے قبلہ رُخ ہوکر فاتحہ پڑھی اور قرآن شریف اُٹھا کر اُسکی آنکھوں سے ملا فی الفور دونوں آنکھیں روشن ہوگئیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ جامع الحکایات میں یہ حکایت درج ہو کہ زمانہ گذشتہ میں ایک شخص فاسق بدرجہ کمال تہا مسلمانوں نے اُسکے فسق سے نفرت پکڑی تہی اور ہمیشہ اُسکے مانع ہوتے تھے مگر وہ باز نہیں آتا تہا جب مرگیا تو لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ تاج سر پر رکھے اور عمدہ کپڑے پہنے ہو فرشتوں کو فرمان بہشت میں لیجانیکا ہوا ہو پوچھا تو فاسق تہا تجھے یہ مرتبہ کیونکر حاصل ہوا اُسنے جواب دیا میرا یہ قاعدہ تہا کہ جہاں ورق مصحف دیکھتا اُٹھا لیتا اور اسی جگہ ٹھیر جاتا اور نہایت ادب سے اُسے دیکھتا حقتعالی نے میرے تمام گناہ معاف فرمائے اور درجہ عطا فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تیسری بات اُن پانچوں میں سے علماء کی زیارت ہے بحالت زندگی جو شخص عالم کے چہرے کو محض افتخار لوجہ اللہ دیکھتا ہو خدا تعالی اُس نظر سے ایک فرشتہ پیدا کرتا ہو کہ وہ فرشتہ اُسکے واسطے تا قیامت دعائے مغفرت مانگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جس شخص کے دلمیں دوستی علماء اور مشائخ کی ہوگی خدا تعالی ہزار برس کی عبادت کا ثواب اُسکے نامہ اعمال میں تحریر فرمادیگا اگر اس درمیان میں مرجاوے تو اُسے بروز حشر زمرہ علماء میں اُٹھائینگے اور مقام اُسکا علیین ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوی ظہیریہ میں مسطور ہو کہ پیغمبر صلعم نے فرمایا ہو جو شخص عالموں کو بہت دیکھے اور اُنکی صحبت میں بیٹھے اور سات روز اُنکی خدمت کرے حقتعالی اُسکے تمام گناہ معاف فرماتا ہو اور نیکیاں سات ہزار برس کی اُسکے نامہ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور یہ حکایت بیان فرمائی قبل ازیں ایک آدمی تھا جو وقت عالموں یا مشائخوں کو دیکھتا اپنا منہ حسد سے پھیر لیتا قضائے الہی سے مرگیا اُسکا منہ بجانب قبلہ نہوتا ہر چند کوشش کیجاتی تہی مگر بے سود۔ خلق کو مشاہدہ اسکا امر سے تعجب ہوا ہاتف نے آواز دی اے مسلمانوں تکلیف نکرو یہ حاسد تہا اور علماء

مشائخ کو دیکھ کر مونھ پھیر لیتا تھا ہم نے اپنی رحمت سے اسے محروم کیا اور راندگان بارگاہ میں اسکا نام لکھا کل بروز قیامت ریچھ کی شکل میں اُٹھیگا اس کے بعد ارشاد فرمایا چوتھی بات اُن پانچوں میں سے دیکھنا خانہ کعبہ کا ہے جو شخص زیارت خانہ کعبہ زاد اللہ شرفًا و تعظیمًا کریگا ہزار برس کی عبادت اور حج کا ثواب اُسکے نامۂ اعمال میں لکھا جاویگا اور وہ شخص بزرگ ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا پانچویں بات دیکھنا اپنے پیر کا اور اُسکی خدمت کرنی یہ بہی عبادت ہے یہنے یہ امر معرفۃ المریدین میں لکھا دیکھا ہے اور زبانی خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ جو شخص ایک روز اپنے پیر کی خدمت کرے حقتعالیٰ ہزار محل یکدانہ مروارید کے بہشت میں عطا فرمایگا - ہر ایک محل میں ایک ایک حور ہوگی اور وہ شخص بروز قیامت بیحساب داخل بہشت ہوگا اور عبادت ہزار برس کی اسکے نامہ اعمال میں لکھی جائیگی اسکے بعد ارشاد فرمایا مرید کو لازم ہے کہ اپنے پیر کے ہر قول و فعل پر خیال رکھے اور جو کچھ وہ ارشاد فرمائیں بصدق دل بجالائے اور جہانتک ممکن ہو سکے اپنے پیر کی خدمت سے غیر حاضر نہو بعدہ ذکر فرمایا کہ زمانہ گذشتہ میں ایک زاہد تھا جسنے ہزار سال تک عبادت حق تعالیٰ کی شب و روز کی تہی کوئی وقت اُسکا ذکر سے خالی نہوتا تھا جو شخص اُن کی زیارت کو جاتا آپ اُسے یہ نصیحت فرماتے تھے کہ قرآن شریف میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ یعنی ہم نے جن اور آدمیوں کو واسطے عبادت کے پیدا کیا ہے پس اے بہائیوں ہمیں لازم ہے کہ شب و روز ذکر خدائے بزرگ میں مشغول رہیں اور کبہی اُس سے غافل نہوں مدت مدید ہوئی زاہد نے انتقال کیا بعد وفات لوگوں نے خواب میں دیکھا اور سوال کیا کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے جوابدیا کہ بخشدیا پوچھا تمہارا کونسا عمل مقبول بارگاہ سبحانی ہوا جوابدیا کوئی عبادت کام نہ آئی مگر میری نصیحت نے مجھے بخشا اور بڑا سبب میری بخشش کا خدمت پیر بہی ہوئی مجھے ارشاد ہوا تمنے خدمت پیر میں کوتاہی نکی اسواسطے ہمنے تمکو بخشا اسکے بعد حضرت آبدیدہ ہوئے اور فرمایا بروز قیامت انبیاء اولیاء سب قبروں سے اُٹھائے جاینگے اُنکے کندہوں پر کمل پڑی ہونگے ہر ایک کمل میں کم و بیش ایک لاکھ تانے اور ایک لاکھ بانے کی ہونگے اُن کے مرید اُن تاگوں کو پکڑینگے اور اُسوقت تک پکڑے رہینگے جبتک خلق ہنگامہ محشر سے فارغ ہو

حقتعالیٰ اُنھیں پل صراط پر پہونچائیگا اور وہ مع اپنے پیرونکے اس تیس ہزار برس کے راستہ کو ایک دم زدن میں ببرکت پکڑے رہنے اُس گلیم کے طے کرینگے اور دروازہ بہشت پر پہونچکر داخل دارالنعیم ہوں گے کوئی صعوبت یا کرب اُنکے وجود پر نہ پڑے گا حضرت خواجہ بزرگ یہ فوائد بیان فرماکر تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر چلے گئے۔

مجلس ششم روز پنجشنبہ دولت پابوس حاصل ہوئی شیخ برہان الدین چشتی و شیخ محمد صفاہانی رحمہما اللہ اور بہت سے درویش حاضر خدمت تھے اللہ تعالیٰ کی قدرت کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا پیدائش خدا لاتحصیٰ اور لاتعداد ہیں اگر آدمی دریافت کرنا چاہے اسی فکر میں دیوانہ ہوجائے اور نکر سکے بعدہ ذکر فرمایا حضرت خاتم الانبیا نے اصحاب کہف کے دیکھنے کی التجا کی حکم بارگاہ ایزدی سے ہوا کہ تم دنیا میں اُن کو نہیں دیکھ سکتے البتہ آخرت میں دیکھوگے یہ ہوسکتا ہے کہ وہ تمہاری اُمت میں کئے جائیں بعد اسکے ارشاد فرمایا جب رسول مقبول صلی اللہ علیہ سلم کا وصال ہوا آپنے اصحاب کہف کا غار دیکھا انہیں سلام کیا حقتعالیٰ نے سب کو زندہ کیا اور جواب سلام دلوایا آپنے مذہب اسلام کی دعوت کی اُنھوں نے اُنکی دعوت کو بصدق دل منظور کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کوئی چیز ایسی نہیں ہے جو قدرت خدا میں ہو لیکن مرد کو لازم ہے کہ بندگی اللہ عزاسمہ کی جیسا اسکا حق ہے کرے جو کچھ وہ کرےگا ہوگا۔ میری طرف متوجہ ہو کر اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہم اور بہت سے صوفیائے عظام خدمت میں حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے بیٹھے تھے ایک شخص نہایت ضعیف بدرجہ اتم لاغر تشریف لائے آپ اُنکی تعظیم کی کھڑے ہوکر لے اور اپنے برابر مسند پر بٹھایا اُس ضعیف نے عرض کی آج تیس سال ہوئے میرا جوان لڑکا مجھسے جدا ہے مجھ اُسکی موت زندگی کا حال معلوم نہیں خدا جانے جیتا ہے یا مرگیا ہر چند تلاش کی کچھ پتا نہ لگا اب آپکی خدمت میں طلب دعا کیلئے حاضر ہوں ازراہ عنایت لطف و کرم دعا فرمائیے حضرت خواجہ یہ سنکر تھوڑی دیر چپکے ہو رہے مراقبہ کیا بعدہ فرمایا آؤ اُسکے لڑکے کے واسطے بارگاہ حق بے نیاز میں دعا کریں دعا کی۔ اس بوڑھے سے کہا تشریف لیجائیے آپکا لڑکا آپکے گھر کے دروازے پر ملیگا وہ بزرگ ضعیف اُس مجلس سے اُٹھ گئے تھوڑی دیر میں حاضر ہوئے اور اپنے لڑکے کو ہمراہ لاکر حضرت خواجہ کے قدموں میں فی الایمان کیا جب میں یہاں سے مکان کی جانب روانہ ہوا راستہ میں تھا کہ محلہ کے لوگ

لا رہے تھے مجھے خوشخبری دی مبارک ہو لڑکا آیا اب میں آپکی خدمتمیں حاضر لایا ہوں آپنے لڑکے سے
دریافت کیا کہ تیس برس تک کہاں رہا اُسنے جواب دیا میں تیس برس سے دیوؤں کی قید میں تھا تھوڑی
دیر گذری کہ آپ مشابہ بلکا شبیہ بزرگ نے مجھے خلاص کیا اور کہا آنکھیں بند کر میںنے آنکھیں بند کیں
جب کھولیں تو اپنے گھر پر تھا کچھ زیادہ حال بتلانا چاہا آپنے اشارہ سے منع فرمایا جوان چپ ہو رہا
بوڑہا اور جوان مرید حضرت خواجہ کے ہوئے اور کہا سبحان اللہ ایسے لوگ باوجود اسقدر طاقت کے
اپنی ذات کو پوشیدہ رکھتے ہیں بعد اسکے ارشاد فرمایا یہ سب قدرت خدائے عزوجل کی ہے اسکے بعد ارشاد
فرمایا کعب احبار رضی سے روایت ہے کہ خدا تعالی نے ایک فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے اسکے ہاتھ اسقدر لمبے ہیں کہ
ایک ہاتھ مشرق میں اور دوسرا مغرب میں ہے تسبیح اس فرشتہ کی یہ ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
یہ فرشتہ شب و روز پر موکل ہے جو ہاتھ مشرق کی طرف ہے اُس سے روشنائی روز نگاہ رکہتا ہے اور دست جانب مغرب
میں تاریکی۔ اگر وہ فرشتہ روشنائی ہاتھ سے چھوڑدے ہرگز تاریکی نہو اور جو تاریکی چھوڑدے ہرگز دن
نہ نکلے اُسکے آگے لوح لٹکی ہوئی ہے اُسمیں بہت سے خطوط سیاہ سفید ہیں اُس سے وہ حال وقات رات دن
دریافت کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے رات دن چھوٹا بڑا کرتا ہے یہی سبب ہے جو رات دن گھٹ بڑھ
جاتے ہیں یہ فرما کر آپ زار و قطار رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر طاری ہوا جب ہوش آیا فرمانے
لگے یہ عالم ایک تماشہ گاہ قدرت الٰہی ہے ہزارہا عجائب امور اسمیں ہوتے ہیں عارف کو چاہیئے جو امر تعجب
انگیز دیکھے اُسکا ذکر کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک اور فرشتہ ہے نہایت طویل القامت ایک ہاتھ
اُسکا آسمان میں ہے اُس سے ہواؤں کو سنبھالتا ہے اور دوسرا ہاتھ زمین میں ہے اُس سے پانی کو روکتا ہے اگر
ذرا اُس ہاتھ کو جو پانی میں ہے اور پانی کو روکتا ہے چھوڑدے تو تمام عالم پانی سے ڈوب جاوے اور اگر اُس
ہاتھ کو جو آسمان میں ہے نہ کھولے آندہی سے تمام زمین اُلٹ پلٹ ہو جاوے بعدہ ذکر فرمایا حقتعالی نے کوہ قاف
کو پیدا کیا ہے تمام عالم اُسکے احاطہ کے اندر آباد ہے قرآن شریف میں بھی اسکا ذکر فرمایا ہے قٓ وَالْقُرْاٰنِ
الْمَجِیْدِ یعنے قسم ہے کوہ قاف اور قرآن مجید کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حق تعالی نے ایک اور
فرشتہ پیدا کیا ہے نام اسکا فرائیل ہے جائے نشست اُسکی کوہ قاف ہے تسبیح اُسکی لا الہ الا اللہ

محمد رسول اللہ ہے اور یہ موکل کوہ قاف کا ہے کبھی مٹھی بند کرلیتا ہے اور کبھی کھول دیتا ہے اُسکے ہاتھ میں رگیں ہفت اقلیم کی ہیں جب مرضی الٰہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم میں تنگی پیدا کرے اُس فرشتے کو حکم ہوتا ہے رگ اپنے ہاتھ کی جو اُس اقلیم سے متعلق ہے کھینچ دے جب رگ کھینچتا ہے دیتا ہے رگ سکڑ جاتی ہے رگ کھنچتی ہے تمام دریا وغیرہ سوکھ جاتے ہیں اناج زمین سے پیدا نہیں ہوتا جب رگ وہ چھوڑ دیتا ہے پھر سب چیزیں پیدا ہونے لگتی ہیں اور کبھی حکم اُس فرشتہ کو دیا جاتا ہے کہ رگ ہاتھ کی ہلا وہ ہلاتا ہے اُسکے ہلانے سے بھونچال آتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اس پہاڑ کو اُس دنیا سے چالیس گُنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے اُس پہاڑ پر کبھی اندھیرا نہیں ہوتا ہمیشہ نور ہی نور رہتا ہے کبھی رات نہیں ہوتی زمین وہاں کی سونیکی ہے ساکنین وہاں کے فرشتے ہیں اُنہیں کسی قسم کا خوف نہیں جس روز سے پیدا ہوئے ہیں حمد میں مشغول ہیں تسبیح اُنکی یہ ہے لا الٰہ اِلّا اللہ محمد رسول اللہ اس کے پیچھے چالیس حجاب ہیں بزرگی اُنکی خدا تعالیٰ جانتا ہے کسی جن و بشر اور فرشتے کو خبر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس پہاڑ کو گائے سر پر رکھے ہے درازی اس گائے کی تیس ہزار سال کی راہ ہے اور وہ گائے کھڑی ہوئی حمد و ثنا جناب باریتعالیٰ میں شاغل ہے سر اس گائے کا مشرق اور دُم مغرب میں ہے حضرت خواجہ عثمان ہرونیؒ نے یہ فرماکر قسم یاد کی کہ میں نے یہ حکایت زبانی حضرت خواجہ مودود چشتیؒ کے سُنی تھی اُس مجلس میں ایک درویش حاضر تھے جب اُنہوں نے یہ بیان سنا انکے دلمیں شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتیؒ سر بمراقبہ ہوئے حضرت خواجہ اور وہ درویش انکے حرقوں میں سے گم ہوگئے تھوڑی دیر میں پھر واپس آئے اُس درویش نے قسم کھائی کہ مجھے کوہ قاف حضرت خواجہ نے دکھلایا اب مجھکو کچھ شبہ نہیں رہا اسکے بعد حضرت خواجہ معین الحق والدین حسنؒ نے ارشاد فرمایا درویشوں کی قوت باطنی اسی طرح کی ہے ایک گھڑی میں جو چاہیں دکھا سکتے ہیں اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ نے اپنی حکایت بیان فرمائی کہ ایک وقت میں سمرقند کے ملک میں تھا نزدیک حضرت خواجہ ابواللیث سمرقندی کے مکان کی مسجد بن رہی تھی ایک شخص نے قبلہ کے بارہ میں حجت کی کہ قبلہ اُس سمت نہیں ہے ہرچند میں نے اُسے سمجھایا کہ نہیں اسی سمت ہے مگر اُسے نمانا

بنے اُس کی گردن پکڑلی اور کہا دیکھ قبلہ اس طرف ہے جدھر میں تبلا رہا ہوں اُسنے زیارت خانہ کعبہ کی
کری اور جس طرف میں تبلا رہا تھا اُس طرف ہونیکا اعتراف کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز
خداتعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا اسی روز ایک سانپ بھی پیدا کیا اور اُس سانپ سے ارشاد فرمایا
کہ اے سانپ ہم تجھے امانت سپرد کرتے ہیں منظور ہے یا نہیں سانپ نے جوابدیا مجھے بسروچشم منظور ہے حکم
ہوا موہنہ کھول اُسنے موہنہ کھولا فرشتوں کو حکم ہوا کہ دوزخ کو لاؤ اور اُس سانپ کے موہنہ میں
رکھدو فرشتوں نے دوزخ لاکر اُس سانپ کے موہنہ میں رکھدی اور موہنہ باندھ دیا اب دوزخ اس
سانپ کے موہنہ میں ہے ساتویں زمین کے نیچے اگر دوزخ سانپ کے موہنہ میں زیر زمیں نہوتی تمام عالم جل جاتا اور
خلقت ہلاک ہوجاتی۔ جب روز قیامت ہوگا دوزخ کو سانپ کے موہنہ سے باہر نکالینگے وہ ہزار زنجیروں
میں جکڑی ہوئی ہے ہر زنجیر کو ہزار ہزار فرشتے کھینچیں گے جسامت اور کلانی اُن فرشتوں کی اتنی ہے کہ
اگر اُنمیں سے ایک بھی چاہے اس عالم کا ایک لقمہ کرجاوے دوزخ میدان حشر میں اگر ایک سانس
باہر نکالیگی جس سے میدان قیامت پر دود ہوجائیگا۔ یہ فرماکر آپنے ارشاد کیا جو شخص چاہے کہ اس عذاب سے
امن میں رہے اُسے چاہیے کہ طاعت کرے کہ اُس سے نزدیک تر کوئی طاعت نہیں ہے دعاگو نے دریافت کیا
وہ کونسی طاعت ہے آپنے فرمایا کہ درماندوں کی فریاد کو پہنچنا غریبوں کی حاجت روا کرنا اور بھوکوں کو کھانا دینا
اور شکم سیر کرنا اس سے بہتر کوئی عمل نہیں ہے یہ فرماکر آپ تلاوت میں مشغول ہوے مجلس خاست ہوئی
مجلس ہفتم روز چہارشنبہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی خانہ کعبہ زاداللہ شرفاً وتعظیماً سے کئی حاجی آئے ہوئے
تھے سخن الحمد کے بارہ میں ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ مینے کتب آثار مشائخ میں لکھا دیکھا ہے کہ الحمد یعنی
سورہ فاتحہ واسطے حاجت روائی کے بہت پڑھنا چاہیے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جب کسی
آدمی کو مہم یا کار سخت پیش آوے اُسے لازم ہے کہ سورہ الحمد اسطور پر پڑھے کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم کے
میم کو الحمد کیساتھ ضم کرے یعنی الرحیم الحمد للہ پڑھے اور وقت آخر میں تین مرتبہ آہستہ آہستہ آمین کہے
انشاءاللہ وہ اُسکی وہ مہم پوری ہوجائیگی اسکے بعد حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز پیغمبر صلعم مع یاران
مجلس میں تشریف رکھتے تھے آپنے سب یاروں کی طرف مخاطب ہوکر فرمایا خداتعالیٰ نے مجھے بعد انعام

واکرام فرمائے ہیں منجملہ اُنکے ایک یہ بھی ہی کہ میرے بعد کوئی پیغمبر نہوگا اسی اثنا میں حضرت جبریل تشریف
لائے اور کہا خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ اے میرے حبیب مینے تجھپر اپنی کتاب نازل کی ہی اُس میں ایک سورۃ
ایسی ہی کہ اگر میں اُس سورۃ کو توریت میں نازل کرتا امت موسیٰ کی جہود نہ ہوتی اگر وہی سورت انجیل
میں نازل فرماتا امت عیسیٰ کی ترسا نہ ہوتی اگر وہی سورت زبور میں نازل کرتا امت داوٗد کو مسخ سے
سروکار نہوتا مینے یہ سورت قرآن شریف میں اسواسطے داخل کی ہی کہ امت تیری اپنے دین پر قائم
رہی اور قیامت میں دیگر اہوال اور دوزخ کے عذاب سے مامون ہو پھر جبریل نے فرمایا اے حبیب خدا
نبی آخرالزماں اس سورت کے فضایل اسقدر ہیں کہ اگر تمام دریاؤں کا پانی سیاہی بنجاوے اور کل
درخت قلم ہوں تو بھی اُسکے فضایل لکھنے سے باقی رہجائیں اور وہ سب ختم ہوں اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا
یہ سورۃ تمام بیماریوں کی دوا ہی جو بیماری علاج پذیر نہو اُس کا علاج اس سورت کا اسطرح پر کیا جاوے کہ
درمیان فریضہ وسنت وقت فجر اکتالیس بار پڑھکر بیمار کے موںھ پر پھونکے انشاء اللہ تعالیٰ جلد صحت
نصیب ہوگی اس کے بعد ارشاد فرمایا الفاتحۃ شفاء لکل داء یعنی الحمد تمام بیماریونکی دوا ہی اسکے بعد
ارشاد فرمایا ایک دفعہ خلیفہ ہاروں رشید نور اللہ مرقدہ سخت بیمار ہوے ہرچند دو سال تک علاج کیا کچھ
فائدہ نہ ہوا آخرالامر اپنے وزیر جعفر برمکی کو واسطے لانے حضرت خواجہ فضیل بن عیاض رح کی خدمتمیں
بھیجا کہ مینے ایسی بیماری پائی ہی جسکے سبب جان سے تنگ ایسا ہوں جو علاج کرتا ہوں اُلٹا پڑتا ہی
چونکہ وقت صحت یاب ہونے خلیفہ کا قریب آگیا تھا حضرت خواجہ فضیل بن عیاض معًا ہمراہ وزیر روانہ
ہوکر ہاروں رشید کے پاس گئے اور سورہ فاتحہ اکتالیس بار پڑھکر ہاروں رشید کے موںھ پر دم کی فوراً ہاروں الرشید
کی بیماری سلب ہوگئی اور خلیفہ نے صحت پائی اسکے بعد آپنے ایک اور حکایت متضمن بر یخیال بیان
فرمائی کہ ایک دفعہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کسی بیمار کی عیادت کو تشریف لے گئے اور فاتحہ پڑھکر بیمار پر
دم فرمائی وہ معًا اچھا ہوگیا تھوڑی دیر بعد کوئی اور شخص عیادت کو آیا بیمار سے پوچھا تمہیں کیونکر صحت
ہوئی بیمار نے جوابدیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ آئے تھے اور یہی سورۃ فاتحہ پڑھکر مجھپر دم کی میں اچھا
ہوگیا یہ کہنے نہ پایا تھا کہ بیماری پھر عود کر آئی اور وہ اُس بیماری سے مرگیا اس کا سبب یہ تھا

کہ سورہ فاتحہ پر اس کا اعتقاد صحیح نہ تھا اور یہ سخن اُس نے بد اعتقادی کی راہ سے کہا ہر کام کا قاعدہ ہے کہ اگر وہ بد عقیدتی سے ہو کچھ فائدہ نہیں دیتا اسکے بعد ارشاد فرمایا تفسیروں میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر سورت کا نام جدا جدا مقرر فرمایا ہے ہر سورت کا ایک ہی نام ہے کسی سورت کے دو نام نہیں مگر حق سبحانہ و تعالیٰ نے سورہ فاتحہ کے سات نام مقرر فرمائے ہیں اول فاتحۃ الکتاب دوم سبع المثانی سوم ام الکتاب چہارم ام القرآن پنجم سورہ مغفرت ششم سورہ رحمت ہفتم سورہ ثانیہ اور سات حروف اس سورت میں نہیں ہیں اُنکے نہونے کی وجہ یہ ہے اول حرف ث نہیں ہے کہ حرف ثلث سے ثبور ہوتا ہے الحمد کے پڑھنے والے کو ثبور سے کچھ مطلب نہیں دوم حرف (ج) نہیں کیونکہ حرف جیم اول جہنم کا ہے الحمد کے پڑھنے والے کو جہنم سے علاقہ نہیں سوم حرف (ز) کیونکہ ز حرف اول زقوم کا ہے الحمد پڑھنے والے کو زقوم سے علاقہ نہیں چہارم حرف شین کیونکہ ش حرف اول شقاوت کا ہے۔ الحمد کے پڑھنے والا شقاوت سے مبرا ہے پنجم حرف ظ نہیں کیونکہ ظا حرف اول ظلمت کا ہے الحمد کے پڑھنے والے کو ظلمت سے کام نہیں ششم حرف فا نہیں کیونکہ حرف اول فراق کا ہے الحمد پڑھنے والے کو فراق سے غرض نہیں ہفتم حرف خ نہیں کیونکہ خ سے مراد خواری ہے الحمد پڑھنے والیکو خواری نہیں ہو سکتی اور اس صورت میں سات آیتیں ہیں امام ناصر بستیؒ نے تحریر فرمایا ہے کہ آدمی کے بدن میں سات رگیں ہیں جنکو ہفت اندام کہتے ہیں جنے اسکی سات آیتیں پڑھیں خدا تعالیٰ نے اسکے ساتوں اندام کو دوزخ سے پناہ دی اسکے بعد ارشاد فرمایا اس سورت میں ایک سو چوبیس حرف ہیں اور گنتی انبیاء علیہ السلام کی ایک لاکھ چوبیس ہزار ہے پس جو کوئی اس صورت کے ایک سو چوبیس حرف کو پڑھیگا حق تعالیٰ اُسکو ثواب بیحد اور برکت لاتعداد عنایت فرمائیگا اسکے بعد تمثیلاً یہ روایت بیان فرمائی کہ الحمد کے پانچ حرف ہیں اسی لحاظ سے حقتعالیٰ نے پانچ وقت کی نماز فرض فرمائی ہے جو شخص یہ پانچ حرف پڑھیگا اُس سے کوئی خطا جو پانچ وقت کی نماز پڑھنے میں واقع ہوئی ہوگی معاف کر دیجائیگی اسکے بعد ارشاد فرمایا اللہ کے تین حرف ہیں ان تینوں کو الحمد کے پانچ میں ملا دیں تو آٹھ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے آٹھ بہشتیں پیدا کی ہیں ان حروف کے پڑھنے والوں کو عطا فرمائے

جاوینگے دروازے کھل جاوینگے کہ جس دروازہ سے چاہیں داخل ہوں اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ میں آٹھ حرف
ہیں اور دس جمع کرنیسے اٹھارہ ہوتے ہیں جو کوئی ان حروف کو پڑھیگا اٹھارہ ہزار عالم کا ثواب
پاویگا اور الرَّحْمٰنِ کے چھ حرف ہیں اٹھارہ اور چھ چوبیس ہوئے خدا تعالیٰ نے راتدن کے چوبیس
گھنٹے مقرر کئے ہیں جو شخص ان چوبیس حرفوں کو پڑھیگا اُسکے تمام خطاء و ذنوب معاف ہونگے اور ایسا
معاصی سے پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہی۔ اَلرَّحِیْمِ میں بھی چھ حرف ہیں اور چوبیس
جمع کرنے سے تیس کا عدد حاصل ہوتا ہی حق تعالیٰ نے پل صراط کو تیس ہزار برس کی راہ پیدا کیا ہی
ان تیس حرفوں کا پڑھنے والا وہاں اُپر سے اسطورا ڑ جاوے گا جیسے بجلی کوند جاتی ہی اور مَالِكِ
یَوْمِ الدِّیْنِ میں بارہ حرف ہیں تیس اور بارہ بیالیس ہوئے حقتعالیٰ نے سال میں بارہ ماہ پیدا
کئے ہیں ان حرفوں کا پڑھنے والا ایسا ہوگا گویا اُس نے سال میں کوئی گناہ نہیں کیا اِیَّاكَ
نَعْبُدُ اسمیں آٹھ حرف ہیں بیالیس اور آٹھ پچاس ہوتے ہیں جو شخص اسکو پڑھیگا وہ عذاب
روز محشر سے جو پچاس ہزار برس کا روز ہی امن میں رہیگا اور اُسکے ساتھ صدیقین کا معاملہ ہوگا وَاِیَّاكَ
نَسْتَعِیْنُ میں گیارہ حرف ہیں پچاس اور گیارہ اکسٹھ ہوتے ہیں خدا تعالیٰ نے درمیان زمین و آسمان
کے اسقدر دریا پیدا کئے جو شخص ان اکسٹھ حروف کو پڑھے گا ان تمام دریاؤں کی پانی کے برابر ثواب
ملیگا اور اُسی قدر گناہ اُسکے نامۂ اعمال سے محو کئے جاوینگے اور اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں اُنیس حروف
ہیں اکسٹھ اور اُنیس اسّی ہوتے ہیں خمر خواری کی حد اسّی تازیانے مقرر ہی جو شخص ان اسّی حروف کو پڑھیگا
اس سے یہ حد اُٹھا لیجائیگی صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ میں جو لفظ
حروف ہیں چوالیس اور اسّی ایک سو چوبیس ہوتے ہیں جو شخص اس سورت پر مواظبت رکھے گا
حق تعالیٰ اُسے تمام انبیاء کی طاعات اور عبادات کا ثواب لطف فرمائیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سفر میں تھے دجلہ کے کنارہ پر پہونچے۔ دریا طغیانی پر تھا میں فکر
ہوا کس طرح پار اُتریں اور جلد عبور کرنے کی ضرورت ہی تھی حضرت خواجہ عثمان ہرونی نے فرمایا آنکھیں بند کرو
مینے آنکھیں بند کیں تھوڑی دیر میں کھولیں خود اور حضرت خواجہ عثمان ہرونی کو دجلہ کے اُس پار پایا

بیٹھے دریافت کیا کس طور عبور فرمایا ارشاد فرمایا کہ الحمد کو پانچ مرتبہ پڑھکر قدم پانی پر رکھا اور پار اُتر گئے الغرض سورہ فاتحہ واسطے انصرام مہمات بہت مفید ہے اس سے بڑھکر کوئی اور عمل واسطے روائے حاجت نہیں فوائد حضرت خواجہ ارشاد فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے اور خلق اپنے مقام پر گئی الحمد للہ علے ذالک +

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ سعادت آستانہ بوسی میسر ہوئی گفتگو اوراد و تسبیح وغیرہ کے بارہ میں آئی آپنے ارشاد فرمایا ہر متنفس کو لازم ہے کہ ایک وظیفہ مقرر کرے اور اُسے دن میں پڑھا کرے اور اگر نہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیئے اول وظیفہ پڑھے اور پھر دوسرے کاموں میں لگے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تارک الورد ملعون ہے یعنی چھوڑنیوالا وظیفہ کا ملعون ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ مولانا رضی الدین علیہ الرحمۃ گھوڑی پر سوار چلے جاتے تھے ناگاہ گھوڑا بھڑکا اور ایک گڑھے میں جا پڑا جسکی وجہ سے پیر گھوڑی کا ٹوٹ گیا آپ مکان پر واپس آئے اور سوچنے لگے اس کا کیا سبب ہوا آخر کار بعد تفکر بسیار معلوم ہوا کہ وظیفہ صبح کا قضا ہو گیا تھا یہ اُسی کی شامت ہے بعد اسکے اور حکایت متضمن اسی معنے کی زبان فیض ترجمان سے بیان فرمائی کہ ایک بزرگ خواجہ عبد اللہ مبارک نامی تھے ایک وقت وظیفہ اُنسے قضا ہو گیا اُسی وقت ہاتف نے آواز دی کہ اے عبد اللہ تم سے اپنا عہد نہ نباہا گیا جو وظیفہ اختیار رکھا تھا بھول گئے اور فرمایا انبیا و اولیا اور مشایخ کے واسطے وظائف ہیں وہ انپر مواظبت کرتے ہیں اور جو کچھ وظیفہ وغیرہ اُنکے پیش رونے بنایا ہے اُسی انجام کو پہونچاتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچھ وظائف مجھے بزرگان دین اور مشایخ سے دستیاب ہوئے ہیں میں اُنپر قایم ہوں اور تمہیں بھی وصیت کرتا ہوں ہر ایک وظیفہ پر جو پہونچا ہو قائم رہو گے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب سوکر اُٹھو داہنی کروٹ سے اُٹھو اور بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی نزل الرحمۃ والبرکۃ پڑھو پھر وضو کرنا چاہیے بعد وضو کے دوگانہ نماز ضروری ہے جب اس سے فراغت ہو تب مصلے پر روبقبلہ ہوکر چند آیات سورہ بقر اور سترہ آیات سورہ انعام کی اور تیس آیت سورہ یوسف کی پڑھنی چاہئیں اور سو مرتبہ یہ ذکر کرنا ضروری ہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ - الحمس سے تینتیس آیات سورہ انعام اور تیس آیات سورہ یوسف کی پڑھنی چاہئیں اسکے بعد ارشاد فرمایا سنت فجر کی اول رکعت میں بعد سورہ فاتحہ سورہ الم نشرح اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ

الم ترکیف پڑھنا بہت فائدہ مند ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا سو بار سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم و
بحمدہ استغفر اللہ من کل ذنب واتوب الیہ درمیان فرض و سنت کے کہے بعد نماز فجر کی
پڑھکر رو بقبلہ بیٹھا رہے اور دس مرتبہ کہے لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی
ویمیت وھو حی لا یموت ابداً ذو الجلال والاکرام بیدہ الخیر وھو علی کل شئ قدیر
اس کے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشہد ان
محمدا عبدہ ورسولہ پھر تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم صل علی محمد ما اختلف الملوان وتعاقب
العصران وتکرر الجدیدان واستحصب الفرقدان واضمران بلغ علی روح محمد من التحیۃ
والسلام اور تین مرتبہ یا عزیز یا غفور کہے اور تین مرتبہ سبحان اللہ والحمد للہ لا الٰہ الا اللہ اکبر ولا حول
ولا قوۃ الا باللہ العظیم اور تین مرتبہ کہے استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ اس سے پیچھے کہے
سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ استغفر اللہ الذی لا الٰہ الا ھو الحی القیوم غفار الذنوب
ستار العیوب علام الغیوب کشاف الکروب مقلب القلوب واتوب الیہ اس کے بعد تین
مرتبہ کہے یا حی یا قیوم یا حنان یا منان یا دیان یا سبحان یا سلطان یا غفران ذالجلال
والاکرام برحمتک یا ارحم الراحمین اس کے بعد تین مرتبہ کہے لا حول ولا قوۃ الا باللہ
العظیم یا قدیم یا دائم یا حی یا قیوم یا احد یا صمد یا علیم یا عظیم یا علی یا نور
یا فرد یا وتر یا باقی یا حی یا قیوم اقض حاجتی بحق محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اس کے بعد نوے نام
خدا تعالیٰ کے پڑھے اور بعد اسکے نوے نام پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پڑھے اور وہ یہ ہیں:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ محمدؐ۔ احمدؐ۔ حامدؐ۔ محمودؐ۔ قاسمؐ۔ عاقبؐ۔ خاتمؐ۔ حاشرؐ۔ حیؐ
ماحیؐ۔ داعیؐ۔ سراجؐ۔ منیرؐ۔ بشیرؐ۔ نذیرؐ۔ ھادیؐ۔ مہدیؐ۔ رسول الرحمۃ۔ نبیؐ۔ طٰہٰ۔
یٰس۔ مزملؐ۔ مدثرؐ۔ صفیؐ۔ خلیلؐ۔ کریمؐ۔ حبیبؐ۔ مجیدؐ۔ مصطفٰیؐ۔ مرتضٰی
مختارؐ۔ ناصرؐ۔ قائمؐ۔ حافظؐ۔ شہید۔ عادلؐ۔ حکیمؐ۔ رحیدؐ۔ وحیدؐ۔ قثیمؐ۔ جامعؐ
مقیفؐ۔ مقفیؐ۔ رسول الملاحم۔ رسول الراحۃ۔ کاملؐ۔ اصیلؐ:

نورٌ حجۃٌ - بیانٌ - برھانٌ - مؤمنٌ مطیعٌ - تذکرۃٌ - واعظٌ - واحدٌ - امینٌ - صادقٌ ناطقٌ
صاحبٌ - مکیٌ - مدنیٌ - ابطحیٌ - عربیٌ - ھاشمیٌ - قرشیٌ - مصریٌ - امیٌّ - عزیزٌ حریصٌ
رؤفٌ - یتیمٌ - طیبٌ - طاھرٌ - مطھرٌ فصیحٌ - سیدٌ - متقیٌ - امامٌ - بارٌّ حقٌ مبینٌ
اولٌ - آخرٌ - ظاھرٌ - باطنٌ - رحمۃٌ - شفیعٌ - محرمٌ امرنا حلیمٌ - شھیدٌ قریبٌ -
منیبٌ - ولیٌ - عبداللہ کرامت اللہ - آیۃ اللہ - وسلم تسلیما کثیراً کثیراً - برحمتک
یاارحم الراحمین بعد اس کے اس درود کو تین مرتبہ پڑھے اللھم صل علے محمد حتی
لایبقی من البرکات شئ بعد اسکے آیۃ الکرسی اور سورہ اخلاص پڑھے پھر تین مرتبہ یہ آیت فان
تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم پڑھے بعد اسکے
تین مرتبہ یہ آیت آخر سورہ بقر کی پڑھے ربنا ولا تحملنا مالا طاقۃ لنا بہ واعف عنا واغفرلنا
وارحمنا انت مولانا فانصرنا علے القوم الکافرین برحمتک یاارحم الراحمین بعد اسکے تین مرتبہ
کہے اللھم اغفرلی ولوالدی ولمن توالد ولجمیع المؤمنین والمؤمنات والمسلمین والمسلمات
الاحیاء منھم والاموات برحمتک یاارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے سبحان الاول
مبدی سبحان الباقی المعید اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد اسکے بعد
تین مرتبہ یہ آیت پڑھے ان اللہ علے کل شئ قدیر قد احاط اللہ بکل شئ علما بعد اسکے تین مرتبہ کہے
توبۃ عبد الظالم ذلیل ولا یملک لنفسہ ضرا ولا نفعا ولا موتا ولا حیاۃ ولا نشورا اس کے
بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اللھم یاحی یاقیوم یااللہ لا الہ الا انت اسألک ان تحیی قلبی بنور
معرفتک ابدا یااللہ بعد اسکے تین مرتبہ کہے یامسبب الاسباب یامفتح الابواب یامقلب
القلوب والابصار یادلیل المتحیرین یاغیاث المستغیثین اغثنی توکلت علیک یارب
فوضت امری الیک یارب ولاحول ولاقوۃ الا باللہ العلے العظیم ماشاء کان ولم یشاء لم
یکن ایاک نعبد وایاک نستعین بعد اسکے ایکمرتبہ کہے اللھم انی اسألک یامن یملک حوائج السائلین

ویعدہ ضمیر الصامتین فانالک من کل مسالۃ منک سمعا حاضراجلا عتیدا وان من کل
صامۃ علما نافعا فاعطنا مواعیدک الصادقۃ وایادیک الشاملۃ ورحمۃ الواسعۃ و
نعمتک السابقۃ الظرۃ برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد تین مرتبہ کہے یا حنان یا منان
یا دیان یا برھان یا سبحان یا غفران یا ذالجلال والاکرام اور پھر تین مرتبہ کہو اللھم انی
اسئلک باسماءک الاعظم ان تعطی ما سالتک بفضلتک وکرمک یا ارحم الراحمین الحمد
للہ الذی فی السموت عرشہ والحمد للہ الذی فی القبور قضاءہ وامرہ والحمد للہ الذی فی البحر
سبیلہ والحمد للہ الذی لاملاذ ولاملجاء الا الیہ رب لاتذرنی فردا وانت خیر الوارثین
اور پھر تین مرتبہ کہے اللھم ارحم امۃ محمد واصلح امۃ محمد اللھم اغفر امۃ محمد اللھم فرج
امۃ محمد بعد اسکے تین مرتبہ کہے سبحان اللہ الملاء المیزان ومنتھی العلم وزنۃ العرش ومبلغ
الرضاء برحمتک یا ارحم الراحمین اور ایک مرتبہ کہے رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا
وبالقران اماما وبالکعبۃ قبلۃ وبالمؤمنین اخوانا اسکے بعد تین مرتبہ کہو بسم اللہ خیر
الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ الذی لایضر مع اسمہ شئ فی الارض
ولا فی السماء وھو السمیع العلیم اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے اللھم اجرنا من النار یا مجیر
اور بعد اسکے سو مرتبہ کہے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اشھد
ان الجنۃ حق والنار حق والمیزان حق والصراط حق والموت حق والسوال حق وکرامۃ
الاولیاء حق ومعجزۃ الانبیاء حق فی الدار الدنیا والشفاعۃ حق والساعۃ اتیۃ لاریب
فیہا وان اللہ یبعث من فی القبور اسکے بعد ہاتھ اٹھاوے اور یہ دعا پڑھے اللھم زد
حق دنیا وزد عشقنا وزد محبتنا وتقبل لنا برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد
مسبعات عشر اور سورہ یس پڑھے اسکے بعد سورہ ملک اور سورہ جمعہ پڑھے جب آفتاب
ایک نیزہ بلند ہوجائے نماز اشراق کی ادا کرے نماز اشراق کی دس رکعتیں ہیں پانچ سلام سے اول رکعت
میں بعد سورہ فاتحہ انا انزلناہ ایک مرتبہ رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ سورہ اذا زلزلۃ ایک مرتبہ پڑھے اور رکعت سوم

میں بعد فاتحہ انا اعطینا ایک بار اور رکعت چہارم میں بعد فاتحہ سورہ کافرون رکعت پنجم میں بعد فاتحہ
اخلاص دس بار پڑہے جب نماز سے فارغ ہو دس دفعہ درود شریف پڑہے پھر تلاوت قرآن شریف
میں مشغول ہوتا آنکہ وقت نماز چاشت آجائے. نماز چاشت کی بارہ رکعتین چھ سلام سی ہیں ہر رکعت میں بعد
سورہ فاتحہ سورہ والضحیٰ ایک ایک مرتبہ پڑہے جب نماز چاشت سی فارغ ہو سو مرتبہ کلمہ تمجید پڑہی اور
سو ہی مرتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے بعد تلاوت قرآن میں مشغول ہو یہاں تک کہ دوپہر
ہوجاوے اوسوقت قرآن شریف گردانے اور چار رکعت نماز استوا کی پڑہے اس طرح سی کہ بعد
فاتحہ اخلاص ہر رکعت میں پانچ پانچ بار پڑہے اس عمل سے خضر سے ملاقات ہوتی ہی پھر سو رہے
بعدہ وقت نماز ظہر ہے ظہر کی بارہ رکعتین ہیں۔ ان بارہ رکعتوں میں قرآن شریف کی آخر کی دس سورتیں
پڑہے اور جب سلام پھیرے دس مرتبہ درود شریف پڑہے اور پھر سورہ نوح پڑہے اور مراقبہ میں
مصروف ہو جب وقت عصر آوے سو دفعہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم پڑہے اور چار رکعت
سنت رسول علیہ السلام ادا کرے بعدہ چار رکعت فریضۂ عصر پڑہے جب نماز عصر سے فارغ
ہو سورہ فتح ایک بار سورۂ ملک پانچ بار سورۂ نبا اور سورۂ نازعات ایک ایک بار پڑہی خدا تعالیٰ
ان سورتوں کے پڑہنے والوں کو عذاب گور سے پناہ میں رکہتا ہی۔ بعدہ نماز شام ادا کرے بعد پڑہنے
سنت مغرب کے دو رکعت نماز حفظ الایمان پڑہے اس طرح سے کہ اول رکعت میں بعد فاتحہ سورہ اخلاص
تین بار اور رکعت دوم میں سورۂ اخلاص تین بار اور سورہ ناس ایکبار پڑہے بعد فراغت نماز کے
سجدہ کرے اور اُسمیں یاحی یاقیوم ثبتنی علی الایمان گیارہ بار کہے بعد ازان صلوۃ الاوابین کی
چھ رکعت ادا کرے یہ تین سلام سی پڑہنی چاہیئے رکعت اول میں بعد فاتحہ اذا زلزلت الارض ایک مرتبہ
رکعت دوم میں بعد فاتحہ الھٰکم التکاثر ایک بار رکعت سوم میں بعد سورہ فاتحہ سورہ والعصر ایک بار پڑہی بعد
ذکر خدا میں مشغول ہو یہانتک کہ وقت نماز عشا آوے اسے ادا کرے جب ادا کرچکے یہ دعا پڑہے اللھم
اعنی علی ذکرک وشکرک وحسن عبادتک بعد اسکے چار رکعت نماز خفتن پڑہی اول رکعت میں بعد
فاتحہ ایۃ الکرسی تین بار اور باقی تین رکعتوں سورہ اخلاص سورہ فلق سورۂ ناس ایک ایک بار علی الترتیب

پڑھے اور بعد سلام کے دعا انشاء اللہ تعالیٰ مقرون باجابت ہوگی بعدہ چار رکعت صلوٰۃ السعادت پڑھے رکعت اول میں بعد فاتحہ سورۂ قدر تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پندرہ دفعہ پڑھے ایسا ہی اور رکعتوں میں کرے پھر سجدہ میں جاوے اور یہ دعا پڑھے یاحی یاقیوم ثبتنی علے الایمان پھر دوزانو بیٹھے اور یہ دعا پڑھے اللھم انی اسئلک برکۃ فی العمر وصحۃ فی البدن وراحۃ فی المعیشۃ وسعۃ فی الرزق وزیادۃ فی العلم وثبتنا علے الایمان بعد اسکے اور جو وظیفہ مقرر کیا ہو پڑھے بعد اسکے ارشاد فرمایا رات کے تین حصے کرے حصۂ اول میں مشغول بہ نماز رہے اور ایک حصہ سووے اور حصۂ آخری میں تہجد ادا کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تہجد کی مجھ پر فرض تھی اور میری امت کے اولیا پر واجب چاہئے کہ نماز تہجد چار سلام سے ادا کرے اور جو کچھ قرآن مجید سے یاد ہو پڑھے اور پھر تھوڑی دیر بعد سو رہے بعدہ قریب صبح کاذب کے اُٹھے تجدید وضو کرے اور مشغول الی اللہ ہو پھر نماز صبح ادا کرے اور حسب قاعدہ مذکورۂ بالا عمل میں لائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ ہمیشہ تہجد کی نماز پڑھتے تھے اتفاقاً ایک دفعہ اُنسے نماز تہجد قضا ہوگئی صبح گھوڑے کا پاؤں ٹوٹ گیا آپنے سبب دریافت کیا اسی درمیان ہاتف نے آواز دی آج نماز تہجد آپنے قضا کی تھی۔ اس سبب سے گھوڑیکا پاؤں ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا آج جو وظائف بتلائے ہیں وہ ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم کی سنت ہیں جو شخص اُنہیں پڑھیگا وہ مشائخ کی سنت پر چلے گا۔ یہ فواید بیان فرما کر حضرت خواجہ مشغول بہ تلاوت ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی ✤

مجلس نہم دولت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ احد کرمانی اور واحد برہان غزنوی اور خواجہ سلیمان اور شیخ عبدالرحمن اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت تھے گفتگو سلوک میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا بعض مشائخ نے سلوک کے سو درجے رکھے ہیں اُنمیں پندرہ درجہ طے کرنیکے بعد مرتبہ کشف وکرامت کا ہے جو شخص آپ کو اس درجہ میں ظاہر نکرے گا وہ تراسی ۸۳ مرتبہ اور طے کرجائے گا پس سالک کو لازم ہے کہ اپنی ذات کو مرتبہ ہفدہم میں نہ چھوڑے پورے سو درجے حاصل کرے اس کے بعد ارشاد فرمایا بعضوں کے نزدیک اور خصوصاً ہمارے خاندان میں سلوک کے پندرہ درجے ہیں۔ پانچواں ۱۱ م درجہ

کشف وکرامت کا ہی ہمارے مشائخ نے وصیت کی ہے کہ سالک کو لازم نہین کہ وہ اپنی ذات کو مرتبہ
پنجم مین رکھے بلکہ اسے لازم ہے کہ پورے پندرہ درجے حاصل کرے بعدہ اپنی ذات کو ظاہر کرے تو کچھہ مضائقہ
نہین ہی۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا ایک دفعہ چند لوگون نے مجتمع ہوکر حضرت جنید بغدادی قدس سرہ العزیز سے پوچھا
کہ آپ خدا تعالیٰ سے کوئی چیز طلب کیون نہیں کرتے اگر طلب کرین ہر آئینہ خدائے بزرگ آپکو عنایت فرمائے
آپنے جواب دیا مین سب چیز چاہتا ہون مگر ایک چیز نہیں چاہتا اور وہ چیز یہ ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام
نے چاہی وہ اُنہین روزی نہوئی اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا طلب روزی ہوئی بندہ کو
مانگنے اور طلب کرنے سے کیا کام اگر وہ لائق اُسکے ہوگیا ہی خدا تعالیٰ بغیر طلب عنایت کرتا ہے مانگنے کی
کوئی ضرورت نہین۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جیسے مورچہ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو طعنہ دیا تھا کہ
اے سلیمان اگر صبر کرتا اور جلدی نکرتا یعنی دیوون کے مسخر ہونیکی دعا مانگتا ہر آئینہ اللہ تعالیٰ فرشتے
تمہاری تسخیر مین کردیتا۔ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھہ نہ چاہا اِسی سے سب کون و مکان اونکی
اطاعت میں دے گئے۔ بعد اِسکے گفتگو دربارۂ عشق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا دل عاشق کا آتشکدۂ محبت ہی
جو چیز اسمین پڑیگی وہ جل جاویگی کسی قسم کی آنچ آتش محبت سے تیز تر نہین ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت
بایزید بسطامی رح کو درجہ قرب حاصل ہوا ہاتف نے آواز دی مانگ کیا مانگتا ہے آج جو مانگیگا وہی تجھے عنایت
ہوگا آپنے سر سجدہ مین رکھا اور عرض کیا بندہ کو مانگنے سے کیا سروکار جو کچھہ بارگاہ الٰہی سے عنایت ہو وہی بسر و
چشم منظور ہے آواز آئی ای بایزید ہمنے آخرت تجھے بخشی حضرت نے عرض کی کہ الٰہی آخرت زندانخانہ دوستان ہے
مجھے نہیں چاہیئے پھر آواز آئی اے بایزید اگر تو اسپر راضی نہیں ہی ہمنے بہشت دوزخ عرش وکرسی جو کچھہ
ہمارے یدِ قدرت مین ہے تجھے عنایت فرمایا آپنے جواب دیا خیر۔ پھر ہاتف نے آواز دی کہ پھر
تمہارا کیا ہے جو تمہین دیا جائے آپنے عرض کیا خداوندا تو جانتا ہے جو میرا مقصود ہے آواز آئی ای بایزید
کیا تو ہمکو طلب کرتا ہے اگر ہم تجھے طلب کرین پھر تو کیا کرے۔ جب یہ جواب ملا۔ حضرت بایزید رح نے
قسم کھائی کہ مجھے تیرے عز و جلال کی قسم ہے اگر تو مجھکو طلب کرے کل کے روز قیامت میں آتش دوزخ

کے آگے کھڑا ہو کر ایسی آہ کرونگا کہ تمام دوزخ کی آنچ سرد ہو جائیگی اور کچھ باقی نرہیگی کیونکہ وہ آتش محبت کے آگے کچھ بنیاد نہیں رکھتی - جونہی حضرت بایزید رح نے یہ فرمایا ہاتف نے آواز دی ای بایزید جو تیرا مقصد تھا حاصل کیا - اسکے بعد فرمایا ایک شب حضرت رابعہ بصری رح پر عالم شوق واشتیاق کا بہت غلبہ ہوا آپ بیتاب ہو گئیں اور زور زور سے آواز الحریق الحریق یعنی اے جلنی اے جلنی نکالتی تھیں اہل بصرہ نے جب آواز سنی پانی کے مشکے لیکر دوڑے تاکہ وہ آگ بجھادیں ایک بزرگ اُنکے درمیان میں تھے انھوں نے کہا کیا نادانی کرتے ہو - رابعہ کی آگ آتش دنیا نہیں ہی جو پانی سے سرد ہو جاوے اُسے آتش عشق خدا ہے جنے اُسکے دل میں قرار پکڑا ہے اسوقت اُسے ضبط کی طاقت نرہی جو فریاد الحریق الحریق کی اور یہ کبھی نہ بجھیگی الا وصال دوست ہونے پر فرو ہو جائیگی - اسکے بعد ارشاد فرمایا منصور حلاج رح سے پوچھا گیا کمال عشق کیا ہی آپنے جوابدیا جب معشوق ظلم وستم پر کمر کسے اور عاشق تمام بلائیں سہتا ہی اور اس حال میں بھی اپنے قاعدۂ قدیم پر قائم ہو اور ہمیشہ رضائے معشوق چاہے اور اُسکے مشاہدہ میں اسدرجہ مستغرق ہو کہ اگر وہ اسے کھوے باندھے مارے تو بھی اُسے خبر نہو تو کہا جاویگا کہ اُسے کمالیت عشق حاصل ہی اسکے بعد حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ شعر پڑھا ؎ خوبرویان چو پردہ برگیرند ✦ عاشقان پیش شان چنین میرند ✦ اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد میں قبۂ بازار پر ایک عاشق کو باندھا اور ہزار کوڑے لگوائے اُسنے کوڑے مارنے کیوقت اپنی ہاتھ پیر نمارے اُس سے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا میں مشاہدہ جمال دوست میں مصروف تھا مجھے ضرب کی کچھ خبر نہیں ہوئی - اسکے بعد ارشاد فرمایا حجۃ الاسلام امام محمد غزالی رح نے اپنی کسی کتاب میں تحریر کیا ہی کہ ایک مرتبہ ایک عیار کو بازار بغداد میں دیکھا کہ اُسکے ہاتھ اور پاؤں باندھے اور قطع کرڈالے ہیں اور وہ مطلق نہ رویا بلکہ ہنستا رہا - ایک آدمی نے دریافت کیا تجھے اس چوٹ کا درد محسوس نہیں ہوتا بوقت تکلیف ہنسنے کا کیا کام ہے اُسنے جواب دیا کہ میں اُسوقت دیدار دوست میں محو ہو رہا تھا مجھے ذرا تکلیف قصاص کی معلوم نہ ہوئی خواجہ بزرگ یہ بیان فرما کر رونے لگے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی **بیت** او بر سر قتل و من بر وبش حیران

کین راندن تیغش چہ نکو می آید۔ اسکے بعد اہل سلوک اور عارفانِ الٰہی کے بارہ میں گفتگو واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا۔ ایک دفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ مناجات میں مشغول تھے ناگاہ ان کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے کیف السلوک الیک ہاتف نے آواز دی کہ اے بایزید طلق نفسک ثلاثا ثم قل هو الله یعنی طلاق دے اپنے نفس کو تین مرتبہ اور بعد ازاں میرا ایمان و میری طلب کر اس کے بعد آپنے ارشاد فرمایا طریقت کے راہ چلنے والیکو لازم ہے کہ اول دنیا کو اور بعد اُس کے اس چیز کو جو اس دنیا میں ہے ثم ذالک اپنے نفس کو طلاق دو تب اہل سلوک کے راستہ میں قدم رکھے ورنہ جھوٹا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ اہل طریقت اور صاحب عشق تھے ایک دفعہ مناجات میں گڑ گڑا کر یہ کہنے لگے الٰہی اگر تو مجھ سے میری عمر کا حساب جو ستّر برس کی ہے طلب کرے گا میں تجھ سے حساب ستّر ہزار برس روزِ اَلست کا دن قیامت میں لونگا جو کچھ ہو رہا ہے الست بربکم کی وجہ سے ہے شقی اور سعید اسی روز ہوئے اب عیاں اس دار البقا میں ہو رہے ہیں اسکا جواب فوراً ہاتف سے سنا تمہاری خواہش سے جواب دیا جاتا ہے کہیں تمہارے سات اندام سب کے ذرّے ذرّے کرونگا اور ہر ذرّے کو دیدار دکھلاؤنگا۔ حساب ستّر ہزار برس کا کنارہ رکھدیا ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا ایک عارف ہر روز یہ سخن کہا کرتا تھا ہر کوئی اپنے کام میں مشغول ہے مجھے کوئی کام نہیں مجھ سے اب تک یہ نہ ہو سکا کہ اپنی ذات کو فدائے حق سبحانہ کرتا مگر یہ میں کبھی اپنی خواہش سے نہ کرونگا اگر میں چاہوں ساتوں زمینوں کو اُلٹ دوں اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ غلبات شوق میں کہتے تھے۔ اس نے مجھے دیکھنا چاہا دیکھ لیا میں نے کبھی یہ نہ چاہا کہ اُسے دیکھوں کیونکہ بندہ کو چاہنے سے کیا کام۔ ایک بزرگ فرمارہے تھے مانگنے سے کچھ نہیں ملتا جب آدمی اس لائق ہو جائے مل جاتا ہے پیک حق فوراً پہنچا دیتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جب آدمی آپے سے باہر ہوا غور کر دیکھا عشق عاشق اور معشوق سب ایک ہیں اس کے بعد ارشاد فرمایا بندہ جب کامل ہو جاتا ہے مقامات سلوک اُس سے طے ہو جاتے ہیں وہ اپنا کام بہت کرنے لگتا ہے اگر اُس سے کُل مقامات طے نہ کئے راہ پر ایک مقام حیرت ہے وہاں رہجاتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ

خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ تیس برس تک میں حق کے ساتھ رہا اور حق میرے ساتھ رہا
اب اپنی ذات کا آئینہ ہوں یعنی جو کچھ میں تھا نہیں رہا۔ تمام کبر ومنی اُٹھ گئی اب جبکہ میں ہی نہیں حق تعالےٰ
خود آئینہ ذات خویش ہے جو کچھ میں کہتا ہوں آئینہ خویش ہوں یعنی حق تعالےٰ مجھ سے کہلواتا ہے۔
میں اپنی جانب سے کچھ نہیں کہتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں کہ میں مُدتوں
تک مجاور بارگاہ رہا جز خسران کچھ حاصل نہ ہوا۔ اب جو یہاں پہنچا ہوں کوئی زحمت نہیں۔ اہل
دُنیا دُنیا کے کام میں مشغول۔ اہل آخرت آخرت کے سرانجام میں مشغول۔ مدعی اپنے دعوے میں مالوف
صاحب تقویٰ تقوے میں منہمک بہت سے لوگ کھانے پینے راگ ناچ میں گرفتار۔ مگر وہ قوم جو
آگے شہنشاہ کے ہے دریائے عجز میں ڈوبی ہوئی ہے۔ اسکے بعد یہ حکایت بیان فرمائی کہ حضرت
بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں مدت سے میں گرد خانہ کعبہ کے طواف کر رہا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ خواجہ بایزید بسطامیؒ فرماتے ہیں جب میں واصل بحق ہوا ایک رات عرض کی بایزید دل صادق
طلب کرتا ہے صبح کے وقت آواز آئی اے بایزید میرے سوائے دوسری چیز بھی طلب کرتا ہے
اگر یہی طلب کرتا ہے تجھے دل صادق سے کیا کام۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ادنےٰ درجہ عارفوں کا یہ ہے
کہ اس عالم کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھے بعدہ فرمایا بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ آپنے
طریقت میں کہاں تک دستگاہ حاصل کی ہے آپنے ارشاد فرمایا میرا رتبہ یہاں تک پہنچا ہے کہ اس
دنیا کو اپنی دو انگلیوں کے حلقے میں دیکھتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ طاعت الٰہی میں عجب
مزا ہے یہ اُس وقت پیدا ہوتا ہے جب طاعت کرنے والا طاعت میں شاداں و فرحاں رہے
اس خوش رہنے سے قُرب کے درجے طے ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا سب سے کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے
کہ صفات الٰہی کا اُن میں ظہور ہو۔ حضرت رابعہ بصریؒ فرمایا کرتی تھیں الٰہی اگر خلق مجھے آتش سوزاں
سے سرتاپا جلائے اور میں اُسپر صبر کروں تو بھی تیرے دعوئے محبت میں دروغگو ہوں اگر تمام خلق
کے گناہ معاف ہو جائیں تو یہ تیری رحمت کے آگے کچھ بال نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا عجب کرنا
اہل سلوک کے نزدیک گناہ کبیرہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ سے بدتر ہے بعدہ ارشاد فرمایا۔ کمال درجہ

عارف کا محبت الٰہی میں یہ ہے کہ اول اپنے دل میں نور پیدا کرے اگر کوئی شخص کرامت کا سوال کرے اوسے کرامت باذن حق دکھلانی چاہیئے اسکے بعد ارشاد فرمایا مین اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اور شیخ احدالدین کرمانی مسافرت مدینہ طیبہ میں ہمسفر تھے شہر دمشق میں پہونچے جامع دمشق کے آگے بارہ ہزار پیغمبرونکا روضہ ہے زیارت کے لیئے چند روز ٹھیرے مسجد مین حضرت خواجہ محمد عارف نام ایک بزرگ کامل رہتے تھے ایک دن ہم انکی مجلس میں بیٹھے تھے کہ حکایت اس امر میں ہوئی جب کوئی کسی چیز کا دعویٰ کرے اور اظہار اسکا نکرے کون اسکا یقین کریگا - اسکے بعد خواجہ محمد عارف نے فرمایا بروز قیامت حضرات صوفیہ عذر کرینگے اور تونگر اور دیگر لوگون کو عذاب عقاب ہوگا - اس مقولہ میں خواجہ محمد عارف اور کسی دوسرے شخص سے بحث ہوئی اُسنے دریافت کیا یہ بات کس کتاب میں لکھی ہے خواجہ عارف کو نام کتاب کا یاد نتھا تھوڑی دیر سوچا اُس مرد نے کہا جب تک مجھے کتاب میں لکھا نہ دکھلاؤ گے میں یقین نکرونگا آپنے سر آسمان کی جانب اُٹھایا اور کہا مجھے نام کتاب کا یاد نہین رہا بارالٰہا وہ نوشتہ کتاب کہلادے فی الفور فرشتون کو حکم ہوا فرشتون نے وہ کتاب جسمین وہ نوشتہ تھا کھولکر اور وہ مقام جہان وہ بات لکھی تھی نکالکر دکھادی جوان اپنے اعتراض کرنے سے بہت نادم ہوکر حضرت خواجہ عارف کے قدمون پر گرا اور مرید ہوا - بعد اسکے خواجہ عارف نے فرمایا جو اصل اہل السد اس مجلس میں ہو اُسے لازم ہے کوئی کرامت دکھلائے - فی الفور حضرت مخدومنا و مخدوم الکل خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ اُٹھے اور ہاتھ زیر مصلا ڈالکر کئی اشرفیان نکالین ایک فقیر حاضر تھا اس سے کہا اشرفیان لیجاؤ اور درویشون کے واسطے نان و شوربا لاؤ - جب حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ یہ کرامت دکھلا چکے حضرت شیخ احدالدین کرمانی رح کھڑے ہوئے آپکے متصل چوب خشک کھڑی تھی گڑی ہوئی - آپنے اُسپر ہاتھ مارا بمجرد ہاتھ مارنے کے وہ خالص سونے کی ہوگئی جب ہر دو حضرات کرامت دکھلا چکے صرف میں ہی باقی رہ گیا (مصنف جامع ملفوظ ہذا خواجہ قطب الدین بختیار رح اپنی ذات سے مراد لیتے ہین) میں نے پیر کے آداب سے یہ نہ چاہا کہ اظہار کرامت کیا جائے حضرت مرشدی فوراً میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیون خاموش ہو کچھ کرامت دکھلاؤ - وہان ایک بھوکا فقیر

بیٹھا ہوا تھا مین نے اپنے خرقہ میں ہاتھ ڈالا اور چار روٹیاں نکالیں اور فقیر کو دین حالانکہ میرے کمبل مین
ایک بھی روٹی نہ تھی - وہ درویش اور خواجہ محمد عارف کہنے لگے جبتک درویش کو اسقدر استطاعت نہ ہو
اُسے درویش نہ کہنا چاہئے اِسکے بعد فرمایا ایک بزرگ تھے وہ کہا کرتے تھے جب سے مین نے دنیا کو دشمن سمجھا
اُس سے کنارہ کیا اور خدا تعالی کی طرف رجوع کی اسقدر محبت مجھپر مستولی ہوئی کہ مجھے اپنے وجود سے
بھی دشمنی ہوگئی موت کو درمیان سے اُٹھا دیا یعنی اِس حدیث موتوا قبل ان تموتوا پر عمل کرکے انس بقا اور
لطف حق حاصل کیا - بعد اِسکے ارشاد فرمایا قیامت کے روز عاشقوں کے ایک گروہ کو حکم ہوگا بہشت مین جاؤ وہ عرض
کرینگے یا الٰہی ہم بہشت کا کیا کرین بہشت اُسکو عطا فرما جسنے تیری عبادت بہشت کیواسطے کی ہو اِسکے بعد
ارشاد فرمایا جو عاشق ذات الٰہی ہو اُسے بہشت سے کیا کام - بعد اِسکے ارشاد فرمایا ایک بزرگ کہا کرتے تھے
کہ اہل دنیا معذور اور اہل آخرت درمیان دوستی حق کے مسرور ہیں اور اہل معرفت کا کیا کہنا ہو وہ تو نور علی نور
ہین اِس رمز کو اہل سلوک خوب جانتے ہیں اور عبادت اہل معرفت کی پاس انفاس ہو اِسکے بعد ارشاد فرمایا عارف
ہونے سے مراد یہ ہو کہ وہ خدائے بزرگ کی طرف رجوع کر رہا ہے جب آنکھ بند کریگا طلب حق میں یہانتک مشغول
رہیگا کہ صور اسرافیل پھونکے جانے سے بھی اُسے خبر نہ ہوگی بعد اِسکے ارشاد فرمایا خواجہ ذوالنون مصری قدس
سرہ نے فرمایا ہے کہ علامت شناخت حق کی یہ ہے کہ دنیا سے بھاگے اور خاموشی اختیار کرے جب وہ
خدا کو پہچانیگا اُسے خلق سے نفرت آویگی - بعد اِسکے ارشاد ہوا جو یہ دعوی کرے کہ مجھے معرفت حق حاصل
ہوئی اور اُسنے دنیا سے تنہائی حاصل نکی جان لو کہ وہ جھوٹا ہے - اِسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ
ہوتا ہے جو دلسے ماسوی اللہ کو باہر نکالے اور سب سے بیگانہ ہو - بعد اِسکے ارشاد فرمایا کمالیت عارف
کی یہ ہو کہ راہ دوست میں جل بجھے - بعد اِسکے ارشاد فرمایا عارف اُسی قدر معرفت کی باتین کہہ سکتا ہو
جسقدر اُسکو غیوب ہے بعد اِسکے ارشاد فرمایا کہ سوز اور فریاد اہل عشق کی اسوقت تک رہتی ہے جب تک
وصال معشوق کا نہ ہوجائے - عارف کو کچھ سوز وغیرہ نہیں ہوتا کیونکہ معرفت حق اُسے حاصل ہوچکی
ہو اور فرمانے لگے کہ جسطور دریائے روان کے پانی میں سے بوقت اتصال آواز آتی ہے شور ہوتا ہی

اور جب اُس دریا کا پانی دوسرے دریا میں مل جاتا ہے اُسے فریاد سے سروکار نہیں رہتا
ایسا ہی حال عاشق کا ہے۔ جب وصل معشوق ہو جاتا ہے خاموش ہوتا ہے کچھ تکلیف باقی
نہیں رہتی۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ
کے سنا ہے کہ دنیا میں کسی قدر محبان الٰہی ایسے ہوتے ہیں جن کے سبب سے وجود اس عالم کا ہے
اگر وہ نہ ہوویں عالم ناپیدا ہو جاوے اور اہل علم عبادت نکریں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک بار خواجہ عبداللہ
خفیف بھولے سے کار دنیا میں مصروف ہو گئے فوراً یاد آیا یہ بات خلاف وعدہ دوست ہے اسکے بعد
قسم کھائی جب تک جیونگا کوئی کام دنیا کا نکرونگا۔ اسکے بعد پچاس برس تک زندہ رہے اور کوئی کام
دنیا کا نکیا۔ بعد اسکے دلوہ عشق حضرت بایزید بسطامیؒ کی حکایت فرمائی کہ ہر روز بعد نماز صبح ایک
پاؤں سے کھڑے ہوتے اور فریاد کرتے۔ ایک وقت یہ آواز آئی یوم تبدل الارض یعنی یاد کر وہ وقت
جبکہ اس زمین کو لپیٹیں گے اور دوسری زمین لائینگے اور فراق وصال سے بدل ہوگا اسکے بعد اسی طرح
کی دوسری روایت بیان فرمائی کہ ایکدفعہ حضرت بایزید بسطامیؒ نے صحرائے بسطام میں وضو کیا
اور فریاد کرنے لگے جہاں تک مجھے دکھائی دیتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ اس صحرا میں عشق برسا ہے ہر چند
میں قدم باہر نکالنا چاہتا ہوں نہیں نکلتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا عشق اور محبت کی راہ جداگانہ ہے
جو کوئی اس رستہ میں آیا گمنام ہوا اور فرمایا اہل عرفان کی زبان سے سوائے ذکر حق کے دوسری بات نہیں
نکل سکتی بعد اسکے ارشاد فرمایا کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے جو کچھ انہیں مال ومتاع سے پہنچے سب پر
تبرا کریں یہ فرما کر حضرت خواجہ آبدیدہ ہوئے اور فرمایا کہ کمتر درجہ عارفوں کا یہ ہے اگر وہ دونوں جہان سے
اُن چیزوں کو جو انہیں حاصل ہوئیں بذل حق کریں تو بھی تھوڑا ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا اہل محبت
اگرچہ مجبور ہیں مگر کام انکا اور طرح ہوتا ہے اگر وہ سوتے ہیں یا جاگتے ہیں طالب و مطلوب ہیں اور طلبگاری
اور دوستداری اپنی سے فارغ ہیں اور مشاہدہ میں مشغول ہیں۔ اسکے بعد ارشاد ہو خواجہ سمنون محب نے
فرمایا ہے کہ اولیاؤں کے دل مطلع ہیں دلہائے دیدہ سے کہ انہوں نے بار محبت کے اُٹھانے میں
کوتاہی نہ کی۔ دنیا سے باز رہے اور عبادت میں مشغول ہوئے۔ بس یاد کرنا خاص امر کا

نہیں اٹھا سکتا کہ ملال مجاہدات اور ریاضات کا ہوتا ہے بعدہ ارشاد فرمایا کہ عارف وہ ہی جو کوشش کرکے ایک دم حاصل کرے اور عارف دم وہ ہے کہ ذکر خدا تعالیٰ کرے اور اپنی تمام عمر خدا ئے قدیم کی کرے اگر ایسا دم پایا جاوے کیا کہنا ہے برسوں زمین و آسمان میں ڈھونڈنے سے ایسا دم حاصل ہونا مشکل ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی اپنے پیر حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سُنا ہے جو شخص مندرجہ ذیل تین خصلتیں رکھتا ہو خدا تعالیٰ اُسے دوست رکھتا ہے اول سخاوت مانند دریا کے دوم شفقت مانند آفتاب کے سوم تواضع مثل زمین کے بعدہ فرمایا درمیان اہل سلوک کے ایسے علوم ہیں اگر ہزار ہا عالم جاننا چاہیں اُنہیں اُس علم سے ذرہ کے برابر واقفیت نہیں ہوسکتی اور زہد ایک طاعت ہے اِس سے زاہدوں کو بھی خبر نہیں بالکل بیخبر اور غافل ہیں اور یہ اسرار الٰہی ہیں انکو سوائے اہل محبت اور اہل عشق کے اور کوئی نہیں جانتا اور یہ سر دونوں عالم سے باہر ہیں بعد ارشاد فرمایا جو شخص ان دونوں عالم میں ثابت قدم رہا وہ اُنہیں جانے گا - فقط

مجلس دہم روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی بہت سے درویش حاضر خدمت تھے. گفتگو نیک مردونکی صحبت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں آیا ہے الصحبۃ تاثیر یعنی صحبت میں تاثیر ہے اگر کوئی بدکار نیک لوگوں میں بیٹھنا اختیار کرے تو خدا تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ نیک ہو جائیگا اسیطرح اگر کوئی نیکبخت بدونکی صحبت اختیار کرے تو وہ بد ہو جائیگا حاصل امر یہ ہے کہ جیسی صحبت ہوگی ویسا ہی اثر ہوگا جو کچھ حاصل ہو صحبت سے ہوا جس نے نعمت پائی نیک لوگونکی صحبت سے پائی. بعدہ فرمایا اگرچہ بدکار صحبت نیک لوگوں کی اختیار کریں امید ہے وہ نیک ہو جائیں گے. اسیطرح نیک بدونکی صحبت میں بیٹھنے سے بد ہو جائیں گے. بعد اسکے فرمایا کتب سلوک میں مرقوم ہے صحبت نیکوں کی نیک کام کرنیسے بہتر ہے اور صحبت بدونکی بد کام کرنیسے بدتر ہے. بعد اسکے حکایت زمانہ عمر فاروق ؓ کی بیان فرمائی آپکے عہد خلافت میں بادشاہ عراق گرفتار ہو کر آیا آپنے اُسے دعوت اسلام کی اور فرمایا اگر مسلمان ہو جاؤ گے تو مملکت عراق تمکو دیجائیگی بادشاہ نے جواب دیا اسلام مجھے قبول نہیں حضرت عمر فاروق ؓ نے فرمایا اگر ایمان نہ لاؤ گے تو گردن تمہاری اڑا دیجائیگی اُس نے مرنا قبول کیا جلاد آیا بادشاہ نے اُسوقت کہا میں پیاسا ہوں

پانی پلوائیے۔ اہل خدمت کانچ کے آبخورہ میں پانی لائے پادشاہ نے کہا اسمیں نہ پیونگا حضرت نے فرمایا یہ
بادشاہ ہے اسکے واسطے چاندی یا سونے کے آبخورہ میں پانی لاؤ۔ ایسا ہی کیا گیا اُس نے پھر انکار کر کے
کہا میرے واسطے مٹی کے پیالہ میں پانی لاؤ جب مٹی کے پیالہ میں پانی آیا بادشاہ نے حضرت عمرؓ کی جانب
مخاطب ہو کر کہا قسم کھائیے جب تک میں یہ پانی نہ پی چکوں آپ مجھے مارے جانے سے امان دیویں
آپنے قسم یاد کی کہ میں نے اس پانی کے پینے تک امان دی پادشاہ نے جب یہ سُنا پیالہ زمین پر دے مارا
اور حضرت عمرؓ سے کہا کہ آپنے مجھے وعدہ دیا تھا کہ جب تک میں یہ پانی نہ پی لوں آپ مجھے نہ ماریں گے
حضرت عمرؓ فاروق اسکی تیزی ذہن سے متعجب ہوئے قتل سے امان دیکر ایک بزرگ صحابی کی صحبت
میں رہنے کو ارشاد فرمایا چند روز میں صحبت نے اثر کیا پادشاہ نے حضرت عمرؓ کو کہلا بھیجا کہ آپ مجھے
طلب فرمائیے حضرت نے بلوایا اور اسلام عرض کیا بادشاہ بصدق دل مسلمان ہوا۔ جب مشرف
باسلام ہو چکا حضرت عمرؓ نے فرمایا مملکت عراق آپکو دیجاتی ہے آپ پادشاہی کیجئے پادشاہ نے
جواب دیا اب مجھے پادشاہی سے کچھ سروکار نہیں اگر آپسے ہوسکتا ہے تو ایک اُجڑا خراب گاؤں
مملکت عراق میں عطا فرمائیے کہ زندگی دو روزہ وہاں بسر کروں۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اُجاڑ گاؤں
کی تلاش ہو۔ ہرچند ڈھونڈھا نہ پایا لاچار ہو کر عرض کی کہ مملکت عراق میں کوئی گاؤں اُجاڑ نہیں
مجبور ہیں۔ پادشاہ نے کہا مقصود میرا تلاش کرانے سے یہی تھا کہ آپکو معلوم جائے کہ مملکت عراق سرسبز و
شاداب ہے ذمہ خداوندی پادشاہ پر یہ ہے کہ اپنی مملکت کو سرسبز و شاداب رکھے اب میں اپنے
ذمہ سے سبکدوش ہوا۔ مملکت عراق عمدہ حالت میں آپکو تفویض کرتا ہوں اب آپ ملک عراق کے
جوابدہ ہیں مجھ سے کچھ واسطہ نہیں۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے
لگے زہے فراست اُس پادشاہ کی از حد دانا تھا اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ نیکوں کی صحبت سے ایسا ہی
فائدہ پہنچتا ہے اور یہ مصرعہ زبان پر لائے ؎ صحبت نیکاں بہ از طاعت است +
بعد اسکے ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت عثمان ہرونی قدس سرہ سنا ہے کہ بندہ پر فقیر کا لفظ اُسوقت
صادق آتا ہے کہ جبتک آٹھ سال تک بائیں ہاتھ کا فرشتہ جو بدی تحریر کرنے پر مامور ہے اُس کے

نامہ اعمال میں ایک بدی بھی تحریر نہ کرے بعدہ ذکر فرمایا عارفانِ حق وہ ہیں جو حق سے کسی چیز کو اُلٹا نہیں مانگتے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا جو عارف عبادت نہیں کرتا جان لو وہ حرام روزی کھاتا ہے بعدہ ارشاد فرمایا حضرت خواجہ جنید بغدادیؒ سے پوچھا گیا پھل محبت کا کیا ہے فرمایا پھل محبت کا وہ ہے جو اُسے کھاتا ہے حق تعالیٰ اُسے اشتیاق و سرور بخشتا ہے اُسقدر جتنا اُس کا ظرف ہو۔ اور فرمایا جسکو خدا دوست رکھتا ہے بہشت اُس سے ملاقات کی آرزو کرتی ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا محبت حق اہل سلوک اور اہل معرفت میں کوئی فرق نہیں ہے محبت والا مطیع و فرمانبردار ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کتاب محبت مصنفہ اُستاذی مولانا شرف الدینؒ میں جو مُصنف شرعۃ الاسلام ہیں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت شیخ شبلیؒ سے پوچھا گیا کیا سبب ہے کہ آپ باوجود اسقدر طاعت و عبادت کے خوفزدہ ہیں اور ہمیشہ روتے رہتے ہیں آپنے فرمایا دو چیزوں نے مجھے ڈرا رکھا ہو اول کہیں ایسا نہو میں راندہ ہو جاؤں اور کہیں حق میں کہا جائے تو مجھے نہیں چاہئے۔ دوسری وجہ یہ کہ دیکھا چاہئے میں اپنا ایمان سلامت لیجاؤنگا یا نہیں اگر سلامت لیگیا تو محنت ٹھکانے لگی ورنہ اکارت گئی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا شیخ شبلیؒ علیہ الرحمۃ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ علامت شقاوت کی کیا ہے آپنے جواب دیا کہ گناہ کرکے امیدوار قبولیت ہونا بڑا شقاوت کا نشان ہے۔ بعدہ اُس شخص نے دریافت کیا اصل عارفوں کی کیا ہے آپنے جواب دیا ہمیشہ خاموش اور متفکر رہنا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا عزیز ترین دُنیا میں تین چیزیں ہیں اول عالم کا سخن جو وہ اپنے علم سے بیان کرے دوسرا وہ شخص جسکو طمع نہو۔ تیسرا وہ عارف جو ہمیشہ دوست کی ثنا و صفت بیان کرتا رہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ حضرت ذوالنون مصریؒ مسجد کنکری واقع بغداد میں مع یاران طریقت بیٹھے ہوئے تھے گفتگو دربارہ محبت ہو رہی تھی ایک صوفی نے اٹھکر عرض کیا یا حضرت صوفی اور عارف کی تعریف بیان فرمایئے آپنے فرمایا صوفی اور عارف ایسے لوگ ہیں جنکے دلوں سے بشریت نکالی گئی ہو ہوا و حرص سے وہ آزاد ہو چکے ہیں اُنہیں کسی امر سے کچھ واسطہ نہیں۔ بعد اسکے فرمایا تصوف نہ علم ہے اور نہ رسم۔ یہ مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ کے اخلاق سے مراد ہے تخلقوا باخلاق اللہ

سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اخلاق میں سے شمہ تو پر تو، یہ نہ علم سے ہو سکتا ہے۔ نہ رسم سے کیونکہ علم اور رسم سے خلق نہیں سکھلایا جاتا یہ جدا امر ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا عارف دنیا کا دشمن ہے مولا سے اسکی لو لگی ہے اس نے دنیا پر لعنت بھیجی اسکے غل و غش سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا اسکے بعد کسی نے پوچھا عارف کو گریہ بہت ہوتا ہے آپنے فرمایا مگر جب غلبہ وصال حاصل ہوتا ہے گریہ موقوف ہو جاتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا ایک گروہ خدا تعالیٰ کے عاشقوں کا ہے انکو خدا تعالیٰ کی دوستی نے بالکل خاموش کر دیا ہے وہ عالم کی موجودات کو نہیں جانتا اور نہ فصیح و بلیغ ہونیکا دعویٰ کرتے ہیں بعد اسکے ارشاد فرمایا جس کسی کے دل میں دوستی حق نے جگہ پکڑی اُسے چاہئے کہ دونوں جہان کو ایک نگاہ سے دیکھے اگر نہ دیکھے تو عاشق صادق نہیں ہے۔ بعد اسکے بیان فرمایا حضرت داؤد طائیؒ کو دیکھا کہ صومعہ سے باہر آنکھیں بند کئے ہوئے نکلے مجلس میں آ کھڑے ہوئے کسی درویش نے پوچھا یا حضرت اسمیں کیا حکمت ہے آپنے جواب دیا پینتالیس (۴۵) برس ہو گئے میں نے ان آنکھوں کو پٹی سے باندھا ہے تاسوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کسی کو نہ دیکھیں محبت سے بعید ہے کہ دعویٰ دوستی کا کر کے غیروں پر نگاہ ڈالتا پھروں۔ اسکے بعد فرمایا خواجہ ابوسعید ابوالخیرؒ فرماتے تھے کہ جب خدا تعالیٰ اپنے بندوں میں سے کسی کو صرف اپنی دوستی کا عطا فرماتا ہے اپنی محبت اسپر مستولی (غالب) کر دیتا ہے اُس کے کامل ہونے پر حق تعالےٰ مرتبہ فردانیت کا عطا فرماتا ہے تاکہ ہمیشہ باقی رہے بعد اسکے فرمایا جب عارف رجوع بحق ہوتا ہے اُسے کچھ خبر نہیں ہوتی۔ اگر اُس سے پوچھا جائے کہاں تھا اور کیا چاہتا ہے وہ سوائے اس لفظ کے جواب نہ دیگا کہ میں ہمراہ خدائے عزّ و جل تھا بعد اسکے ارشاد فرمایا اگر تجھ سے پوچھیں کہ اَفَمَنْ شَرَحَ اللّٰہُ صَدْرَہٗ لِلْاِسْلَامِ کے کیا معنی ہیں تو جواب دینا چاہئے کہ یہ آیت مرتبہ عارفان کی ہے جب عارف مقام وحدانیت و جلال ربوبیت میں پہنچتا ہے نابینا ہو جاتا ہے۔ سوائے حق کے غیر کی طرف نظر نہیں کرتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا میں ملک بخارا میں مسافر تھا ایک بزرگ مشغول کو دیکھا وہ آنکھوں سے اندھے تھے میں نے پوچھا اے جناب آپکو نابینا ہوئے کتنا عرصہ ہوا فرمایا میں اسوقت سے اندھا ہوں جب سے مجھے معرفت حاصل ہوئی۔ اور نظر میری جلال عظمت

باری تعالیٰ پر گرنے لگی ایک روز میں بیٹھا تھا کوئی غیر شخص میرے سامنے سے گزرا میں نے اُس پر نگاہ کی معًا ہاتف نے آواز دی ہماری دوستی کا دعویٰ کرتے ہو غیروں پر نظر ڈالتے ہو۔ میں بہت شرمندہ ہوا اور عرض کی یا آلہی وہ آنکھ جو سوائے دوست کے غیر پر نظر ڈالے اُسکا جاتا رہنا بہتر ہے میں یہ بات کہنے بھی نہ پایا تھا کہ میری دونوں آنکھیں جاتی رہیں۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا جب حضرت آدمؑ پیدا ہوئے بحکم آلہی ہوا نماز ادا کرو آپنے نماز پڑھنی شروع کی دل صحبت میں پیوست ہوا اور جان مقامات قرب میں جا کر ٹھیری اور سر واصل ہوا یہی مصلحت پیدائش تھی۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا ایک بزرگ ہمیشہ دعا مانگتے تھے الٰہی بروز حشر مجھے نابینا اُٹھائیو۔ لوگوں نے کہا حضرت یہ کیا دعا ہے جواب دیا جو شخص دوست کو دیکھنا چاہے اُسے لازم نہیں کہ غیر پر نگاہ ڈالے۔ بعدہٗ ذکر فرمایا کہ درویشی کے یہ معنی ہیں کہ جو بھوکا آوے اُسے کھانا کھلاوے اور پیاسے کو پانی پلاوے اور جس کو کپڑا میسر نہو اُسکو کپڑا دے بہر حال محروم نہ چھوڑے ہر ایک حاجت ضروری اُس سے پوچھ لینا چاہئے بعد اسکے ارشاد فرمایا ایک دفعہ میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ باہم مسافرت میں تھے راہ میں خواجہ بہاؤالدین اوشی رحمۃ اللہ علیہ بزرگ کامل صاحب دل سے ملاقات ہوئی۔ اُن کا دستور تھا جو شخص اُن کی خانقاہ میں آتا محروم نہ جاتا سب کی حاجت ضروری پوری فرماتے تھے اگر کوئی ننگا آتا اپنے کپڑے اُتارتے اور اُسے پہناتے جب ایسا ہوتا آپکے کپڑے اُتارنے سے پہلے فرشتے آپکے واسطے لباس نفیس حاضر کرتے ہم چند روز اُنکی خدمت میں رہے آپنے بروقت رخصت ہمیں نصیحت کی جو کچھ روپیہ پیسا تمہیں ملے کبھی اپنے پاس نہ رکھو راہ خدا میں ایثار کرو کہ تم بھی دوستانِ آلہی میں ہو جاؤگے اور فرمایا اے درویش جو کچھ کسی نے حاصل کیا ہے اسی سبب سے کیا ہے اسکے بعد فرمایا ایک درویش تھے اُنکی یہ رسم تھی جو نذر و نیاز سے اُنکو پہنچتا سب درویشوں کو نذر کر دیتے تھے اور خود محنت و مزدوری سے اوقات بسر کرتے تھے ایکدفعہ ایسا اتفاق ہوا کہ جب وہ سب نذر و نیاز تقسیم کر چکے تھے دو نفر درویش آئے اور آپ سے پانی طلب کیا آپ فوراً گھر میں گئے اور دو روٹیاں مع پانی لا کر اُن بزرگوں کے روبرو پیش کیں۔ عرض کیا نوش فرمائیے وہ دونوں

بہت بھوکے تھے خوشی سے لیکر کھا گئے اور آپس میں صلاح کی کہ انہیں کچھ بدلہ دینا چاہیئے ایک نے ارادہ اشرفی دینے کا کیا دوسرے نے منع کیا کہ کیوں اشرفی دیکر دنیا میں پھنساتے ہو۔ آخر دعا دی کہ الٰہی اسے بزرگ کامل کر یہ دعا انکی مستجاب ہوئی اور وہ بزرگ صاحب خیر ولی کامل ہوئے اور اُس دعا کی برکت سے لنگر اُن کا بہت بڑھا کہ ہزار من غلہ روز پکتا تھا۔ بعد اُسکے فرمایا کہ عاشق راہِ محبت وہ ہے جو خود کو دونوں عالم سے علیحدہ کر ڈالے۔ بعدہٗ حضرت خواجہؒ نے فرمایا محبت کے چار معنی ہیں اول ہمیشہ خدا تعالیٰ کا ذکر کرنا اور اُس کے ذکر میں خوش وخرم رہنا دوسرے ذکر خدا بدرجہ اتم کرنا تیسرے وہ اشغال کرنے جو مانع محبت دنیاوی ہیں۔ چہارم ہمیشہ روتے رہنا اس کے بعد چار منزلیں ہیں اوّل محبت دوئم علمیت سوئم حیا۔ چہارم تعظیم۔ اُس کے بعد فرمایا محبت میں صادق وہ ہے کہ اپنے ماں باپ جورو لڑکے بھائی بند سب سے علیحدہ ہو اور سب سے بیزار ہو کر مشغول بحق ہو اور اُس سے محبت رکھے جس سے بموجب حکم خدا محبت رکھنی چاہیئے۔ بعدہٗ فرمایا حضرت حسن بصریؒ سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جواب دیا وہ شخص ہے جس نے دنیا سے مونہہ پھیرا ہو اور اپنی تمام دھن دولت کو راہ خدا میں ایثار کیا ہو۔ اسکے بعد فرمایا خصلت عارفوں کی محبت میں اخلاص ہے۔ بعد اسکے فرمایا بہت اچھی بات دنیا میں یہ ہے کہ درویشوں میں بیٹھیں اور نہایت صفائی دل سے گفتگو کریں اور بُری بات اُسکے برعکس ہے اور فرمایا حق دوستی کرنیکا یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے سے اُسنے منع کیا ہے چھوڑ دے بعدہٗ فرمایا عارف اُسوقت کامل ہوتا ہے جب اُس کے درمیان سے ما و منی نکل جاتی ہے یا دوست ہی رہتا ہے یا وہی۔ بعدہٗ فرمایا صادق عارف وہ ہے جس کے پاس مال و اسباب کچھ نہو۔ اسکے بعد فرمایا ایک دفعہ حضرت سمنون محبؒ محبت کی باتیں کر رہے تھے ایک پرند ہوا سے اُترا اُنکے سر پر اور پھر اُنکے ہاتھ پر اور پھر زمین پر بیٹھکر چونچیں مارنے لگا اور یہاں تک چونچیں ماریں کہ خون اُس کی چونچ سے روانہ ہوا تھوڑی دیر میں زمین پر گر کر مرگیا حضرت خواجہ یہ فرماکر تلاوت میں مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی +

مجلس یازدہم۔ روز چہارشنبہ سعادت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا بہاؤالدین صاحب تفسیر

شیخ احمد کرمانی اور دیگر درویش حاضر مجلس شریف تھے گفتگو عارفوں کی توکل کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا عارفوں کا توکل سوائے خدا تعالیٰ کے اور کسی پر نہیں ہوتا اور نہ اُنہیں کسی سے غرض ہوتی ہے۔ بعدہ فرمایا متوکل وہ ہے کہ رنج و راحت کی کسی سے نہ حکایت کرے نہ شکایت۔ بعدہ ارشاد فرمایا حضرت ابراہیمؑ سے جبرئیلؑ نے پوچھا آپکی کوئی حاجت ہو بیان فرمایئے۔ آپنے جواب دیا تجھ سے کچھ نہیں۔ کیونکہ حضرت خلیل اپنے نفس سے غائب تھے اور باطناً بحضور حق تعالیٰ حاضر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اہل توکل کا ایک وقت ایسا ہوتا ہے اگر اسوقت میں انہیں کسی حربے مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں یا مجروح کریں یا اور کوئی زخم پہنچاویں یا اُن کا چہرہ کھینچیں تو بھی اُنکو خبر نہو بعدہ فرمایا توکل عارف کا حق کے ساتھ اسطور پر ہوتا ہے کہ وہ متحیر ہوتا ہے عالم سکر میں بعدہ فرمایا خواجہ بایزید بسطامیؒ سے پوچھا گیا عارف کون ہے آپنے جوابدیا عارف وہ ہے جسنے اِن تین باتوں کو دل سے منقطع کیا ہو اول علم سے دوسرے عمل سے تیسرے خلق سے۔ جبتک وہ ان تین باتوں سے دلکو علیحدہ نکریگا متوکل نہ ہوگا اسکے بعد فرمایا ایک بزرگ سے علامت عارف کی پوچھی اُنہوں نے جوابدیا عارف وہ ہی جو سوائے حق کے دوسری طرف متوجہ نہو بعدہ فرمایا میں نے زبانی ایک بزرگ کے سُنا تھا شوق کی چند باتیں ہیں جبتک وہ عارف میں نہ دیکھی جائیں اُسے عارف نہیں کہہ سکتے اول وقت راحت کے موت کو یاد کرے دوسرے مولا سے اُنس اختیار کرے۔ تیسرے بے قرار ہونا محبت حق میں وقت آنے دوست کے اور خوشی حاصل ہونی خاص وقت میں جبکہ نظر اسکی حق پر ہو۔ بعد اس کے فرمایا۔ شیخ شہاب الدین عمر سُہروردیؒ فرماتے ہیں دنیا میں دو باتوں سے زیادہ کوئی امر خوشتر نہیں۔ اول صحبت فقراء دوم حرمت اولیاء۔ بعد اس کے گفتگو توبہ کرنے کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا توبہ کئی امر سے ہوتی ہے اور اصل میں توبہ ایک امر سے انابت لانی ہے یعنی جیسے جاہلوں سے دور ہونا صحبت باطلوں کی ترک کرنی منکروں سے مونہہ پھیر لینا۔ بعدہ فرمایا پیغمبر صلعم نے فرمایا ہے ضعیف ترین آدمیوں میں سے وہ ہی جو بولنا چھوڑ دینے پر قادر ہو۔ یعنی ترک صحبت کرے بعدہ فرمایا اس راہ میں دو چیزیں مضبوط کرنی ہوتی ہیں اول ادب عبودیت۔ دوم تعظیم حق معرفت۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا حضرت شیخ شبلیؒ سے

پوچھا گیا کہ شوق کا مرتبہ زیادہ ہے یا محبت کا آپنے فرمایا کہ محبت کا کیونکہ شوق محبت سے پیدا ہوتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت آدمؑ سے زلّت (لغزش) واقع ہوئی آواز عصیٰ اٰدمُ ربّہٗ آئی تمام چیزیں حضرت آدمؑ کو دیکھکر رونے لگیں مگر سونے اور چاندی نے آنسو نہ نکالے اور عرض کی کہ ہم اسکے حال پر نہ روئیں گے جو تیرا گناہ کرے حق تعالیٰ نے اُن کی یہ عرض سنکر قسم یاد کی میں تمہاری قیمت مقرر کرونگا اور بنی آدم کو تمہارا خادم بناؤنگا۔ بعد اسکے فرمایا جب محب مملکت کا دعویٰ کرے مقام محبت سے گر پڑیگا۔ بعد اسکے فرمایا محبت کا دعویٰ وفا ہے وصال کے ساتھ اور حرمت باطل کی وصال سے۔ یعنی مشاہدہ فقر۔ محب ہے کہ نگاہ رکھتا ہے اپنے سر کو اور خیال رکھتا ہے اپنے نفس پر گذرانئے فرائیض میں۔ اسکے بعد فرمایا سید الطائفہ جنید بغدادیؒ سے پوچھا گیا درجات محبت کیا ہیں آپنے فرمایا اگر ساتوں دوزخ کو باہم عظمت وہیبت اس محبت والے کے داہنے ہاتھ پر رکھیں وہ نہ کہے میرے بائیں ہاتھ پر بھی رکھو جبتک مرضی الٰہی ہو اسی ہاتھ پر رکھی رہے بعد اسکے فرمایا اول چیز جو بندہ پر فرض کی گئی وہ معرفت ہے دلیل اس کی آیت وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِیَعْبُدُوْنَ ہے۔ بعدہ فرمایا حق تعالیٰ نے جملہ چیزوں کے اندر اپنی قدرت کاملہ سے صدہا باتیں پوشیدہ رکھی ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب محبت اور اسرار الاولیا میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ بروز حشر عاشقوں سے صدق اور محبت کا سوال کرے گا۔ پس جو شخص ثابت وصادق ہوگا جواب دیگا اور جو نہ ہوگا شرمندہ ہو جائے گا جواب نہ دے سکیگا پس معلوم ہو جائے گا کہ یہہ عاشق صادق نہیں تھا۔ عاشقوں کے زمرہ سے اسکو دور کردیں گے۔ بعدہ فرمایا اہل محبت وہ لوگ ہیں جو بلاواسطہ دوست کا کلام سنتے ہیں الحدیثؐ۔ عن قلبی ربی یعنی دل عاشق کا سوائے سخن حق تعالیٰ اور کچھ نہیں سنتا۔ بعد اسکے فرمایا صاحب محبت مرتے ہی بخشا جاتا ہے۔ بعد اسکے فرمایا جنگل میں ایک درویش رحلت کردہ کی لاش کو دیکھا کہ ہنس رہی تھی۔ پوچھا تم تو مرچکے اب کیونکر ہنستے ہو۔ جواب دیا محبت حق تعالیٰ میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا دل عارف کا ایسا ہی ہونا چاہیئے کہ اپنے حال سے فانی اور مشاہدہ دوست میں باقی

ہو اور حق تعالیٰ اُس کے تمام اعمال کا متولی ہو اُسے اپنی ذات پر اختیار نہ ہو اور عرش تک قرار نہ پکڑے یہ سلوک کا راستہ ہے بعدہ فرمایا حضرت مالک بن دینار سے پوچھا گیا ملازمت پروردگار کی کیونکر حاصل ہو گی آپنے جواب دیا ہر آئینہ ملازمت عبادت سے حاصل ہو گی یعنے وصال دوست میسر ہو گا بعد اسکے فرمایا حضرت رابعہ بصری سے پوچھا گیا اعمال میں سب سے اچھا عمل کونسا ہے آپنے فرمایا قایم رکھنا اوقات کا ساتھ مراقبہ کے اور فرمایا جو دعویٰ بزرگی کا کرے ابھی وہ قید مرادین ہے جب اُسکی تمام مرادیں فنا ہو جاوینگی اُسوقت وہ اُس دعویٰ میں سچا ہو سکتا ہے ورنہ جھوٹا ہے اور فرمایا وہ مرد ہے جسکی تمام مرادین فنا ہو چکی ہوں مگر ساتھ مراد حق کے باقی ہوں نام اُسکا وہ ہے جو حقتعالیٰ رکھے اور سوائے بندگی کے دیگر امور سے سروکار نہ رکھے کیونکہ اہل محبت کا نام نہیں ہوتا اور نہ رسم و جواب۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا مینے زبانی خواجہ عثمان ہروَنی رحمہ کے سنا ہے آپ فرماتے تھے اہل عشق سوائے دوست کے اور کسی سے دل نہیں لگاتے کیونکہ بغیر دوست کے جو شاد ہوتا ہے اُس سے تمام اندوہ نزدیک ہو جاتے ہیں اور جو دوست سے اُنس نہ رکھے اُس سے وحشت نزدیک ہوتی ہے اور جو شخص دوست نہ رکھے وہ کچھ بھی نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف وہ ہے جو صبح اُٹھے اور رات کی باتیں اُس سے فراموش ہو گئی ہوں یعنے خیال دوست میں ایسا مستغرق ہو کہ کدہر کہے اُدہر بھولے۔ بعد اسکے حضرت خواجہ بزرگ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے غافل توشہ تیار کر قبل اسکے کہ موت آئے اذا موت کے واسطے ہمیشہ آمادہ رہ۔ بعدہ فرمایا اہل محبت کا وہ گروہ ہے کہ درمیان حق کے اور اُنکے کوئی حجاب نہیں۔ بعدہ فرمایا عارف محبت میں وہ ہے جسے کبھی عجب نہو کیونکہ تسلیم ایک بات سے عارف نہیں ہوتا اور جب سب امور کو تسلیم کر لیا تو عجب کس بات سے رہیگا بعدہ ارشاد فرمایا سب سے بہترین اوقات میں یہ بات ہے کہ خواطر نفس بند کیجاوین اور خلق تیری بدگمانی سے بچے۔ بعدہ فرمایا جسے محبت ہوتی ہے اُسے فقر و وحشت نہیں ہوتی۔ بعدہ فرمایا عارفان الٰہی کا فرمودہ ہے۔ یقین ایک نور ہے جب بندہ کا دل اُس سے منور ہو جاتا ہے وہ اُسکے ذریعہ سے درجہ محبوں اور متقیوں کا حاصل کرتا ہے بعدہ فرمایا اصل آدمی زاد مٹی اور پانی سے

بنایا گیا ہے جسکے وجود میں پانی کی زیادتی ہے وہ عبادت میں شاغل ہوگا اس وجہ سے مقصود کو پہونچے
گا اور جس کے وجود میں مٹی کی زیادتی ہوگی وہ نیک ہوگا سختی کے وقت اُسے پہچاننا چاہیئے بعدہ
فرمایا حق تعالیٰ نے ابر کو پیدا کیا اور اُس میں طرح طرح کے الوان جمع کئے جب سب الوان آمیختہ ہوئے
پانی ہوگئے اس وجہ سے کہ دنیا میں پانی نہ تھا اُسکے پینے میں لذت رکھی گئی مگر وہ لذت آج تک کسی سے
دریافت نہیں ہوئی - پانی سے ہر ایک چیز زندہ ہے بعدہ ایک شخص نے جو اسی مجلس میں حاضر تھا
اُٹھ کر آپ سے دریافت کیا مجنون کون ہے آپ نے فرمایا مجنون وہ ہے جو ابتدائے عشق
میں ناچیز ہو جاوے اور مرتبہ دوم و سوم میں ناپیدا - بعدہ پوچھا فنا اور بقا کیا چیز ہے آپ نے
فرمایا بقا رحق ہے بعدہ پوچھا گیا تجرید کیا ہے آپ نے فرمایا صفات محبوب کی محب کے دل میں
بیٹھ جاویں فاذا احببتہ کنت لہ سمعا و بصرا - بعدہ فرمایا ملتان میں ایک بزرگ کی زبانی سنا کہ توبہ اہل
محبت کی تین قسم پر منقسم ہے اوّل ندامت دوم ترک معصیت سوم خود کو مظالم اور خصومت
سے پاک کرنا - بعدہٗ فرمایا علم ایک محیط شئی ہے اور معرفت محیط کا ایک جزو ہے پس خدائے بزرگ
کی شان کا بیان کہاں اور بندہ کہاں چہ نسبت خاک را با عالم پاک ؁
یعنی علم ہر شے کا خدا کو ہے البتہ معرفت موافق حوصلہ کے آدمی کو ہوسکتی ہے - بعدہ فرمایا جب تک
عارف کو سر خالص حاصل نہیں ہوتا کوئی عمل اُسکا خالص نہیں ہوسکتا اور فرمایا جس کو خدا تعالےٰ
دوست رکھتا ہے اُسکے سر پر بلاؤں کی بارش کرتا ہے - بعدہ فرمایا اہل سلوک میں توبہ نصوح تین باتوں
سے مراد ہے اوّل کم خوری واسطے اس امر کے کہ روزہ رکھنے میں تکلیف نہو - دوم کم سونا واسطے
کرنے طاعت کے سوم کم بولنا واسطے کرنے دعا کے اور بھی تین باتیں ہیں اوّل خوف دوم رجا
سوم محبت - ضمن خوف میں ترک گناہ کرنا ہے تاکہ آتش دوزخ سے رہائی ملے ضمن دوم رجا سے
مراد طاعت ہے تاکہ داخل بہشت ہو اور یہی فوز عظیم ہے - ضمن سوم محبت سے اجتہاد اور فکر
کرنا تاکہ رضائے حق حاصل ہو اور عارف محبت میں وہ ہے جو کسی چیز کو دوست نہ رکھے
مگر ذکر حق جب آپ یہ فرما چکے آبدیدہ ہوئے اور فرمایا اب میں اُس مقام کو سفر کرتا ہوں

جہان میرا مدفن ہوگا - یہ فرماکر سب کو وداع کیا بعد اسکے مجھے ارشاد فرمایا کہ تم ساتھ چلو - میں اور اکئی اور درویش ہمرکاب حضرت خواجہ ہوئے دو ماہ سفر میں تھے بعدہ اجمیر پہونچے اور سکونت اختیار کی اس زمانہ میں اجمیر ہندوؤں کا مسکن تھا کوئی مسلمان نہ تھا - جب قدوم مبارک آپ کے وہان پہونچے اس قدر مسلمان ہوئے جسکا شمار نہیں الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس دوازدہم روز پنجشنبہ بمقام مسجد جامع اجمیر من آخرین مجلس یہی تھی شرف قدمبوسی حاصل ہوا یاران طریقت اور اصحاب اہل صفہ اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت تھے حکایت ملک الموت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا دنیا بے ملک الموت کوڑی کے کام کی نہیں - اسکا سبب پوچھا ارشاد حالی ہوا کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا ہے الموت جسر یوصل الحبیب الی الحبیب یعنی موت پل کی طور پر ہے جسپر سے دوست دوست کی طرف عبور کرتا ہے - بعدہ ارشاد فرمایا دوستی وہ ہے کہ اسکو دل سے یاد کرے نہ زبان سے اور زبان غیر حق کے ذکر سے روکی جائے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب ... میں مرقوم ہے کہ حق سبحانہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اے میرے بندے جب میرا ذکر تجھپر غالب ہوتا ہے میں تجھپر عاشق ہوجاتا ہوں یعنی مجھے تجھ سے محبت ہوجاتی ہے - بعدہ فرمایا عارفان خدا آفتاب کی مثال ہیں تمام عالم پر انکا چمکارا پڑتا ہے سب انکے انوار سے روشن ہیں - یہ بیان فرماکر آپ رو پڑے اور فرمایا اے درویشو مجھے اس جگہ اسواسطے لائے ہیں کہ یہاں میرا مدفن ہے اب چند روز میں اس عالم سے کوچ کرونگا - شیخ علی سنجری آپ کے کاتب موجود تھے انہیں فرمایا کہ مثال شیخ قطب الدین بختیار کے نام تحریر کرو کہ دہلی جاوے خلافت اور سجادہ خواجگان میں نے اسے عطا کی اس کے بعد مجھے ارشاد فرمایا کہ دہلی تمہارا مقام ہے اس کے بعد جب مثال تحریر ہوچکی مجھے عنایت فرمائی میں نے شکر یہ حضرت مخدوم کا ادا کیا فرمان ہوا آگے آؤ میں نزدیک گیا - دست مبارک سے اپنی پگڑی میرے سر پر رکھی اور عصا شیخ عثمان ہرونی قدس سرہ اور اپنا مصحف تلاوت و مصلا بخشا اور فرمایا یہ امانت ہے رسول خدا صلعم کی خواجگان چشت سے مجھے تھی میں نے تمہیں سونپی اوس کا

حق جیساکہ میں اور خواجگان ماقبل بجالائے ہیں ویسا ہی تم بھی بجالاؤ گے کہ بروز حشر مجھے درمیان اپنے مشایخوں کے شرمندہ نہ ہونا پڑے مینے قبول کیا اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا کی۔ اسکے بعد آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور اپنا موںھ آسمان کی جانب اٹھا کر ارشاد فرمایا جاؤ خدا کو سونپا اور تمہیں اپنی منزل پر پہنچا دیا بعدہ ارشاد فرمایا چار چیزیں گوہر نفس ہیں اول درویش کہ امیر و توانگر دکھلاوے دوم بھوکے کو سیر کرے تیسری غمگین رہے مگر ایسا خوش و خورم نظر آئے چوتھے جو اس کا دشمن ہو اس سے دوستی اور مہربانی سے پیش آوے۔ بعدہ فرمایا مرتبہ اہل محبت کا ایسا ہے کہ جب اُنسے پوچھیں نماز شب ادا کی جوابدے مجھے فراغت نہیں ملک الموت کے پیچھے پھرتا ہوں جہاں کہیں وہ درماندہ ہوتا ہے دستگیری کرتا ہوں جب آپ یہ فرما رہے تھے مینے ارادہ کیا کہ قدمبوسی حاصل کرکے رخصت ہوں آپنے یہ امر روشن ضمیری سے دریافت کیا۔ فرمایا آگے آؤ میں گیا اور قدموں میں گر پڑا آپنے مجھے اُٹھایا بغلگیر ہوئے فاتحہ پڑھی اور ارشاد کیا راہ طریقت سے موںہہ نہ موڑنا اور اس راہ میں مردبنے رہنا میں پھر قدموں میں گرا آپنے ازراہ نوازش مجھے اُٹھایا دوبارہ بغلگیر ہوئے میں رخصت ہوکر دہلی آیا سکونت اختیار کی کبئی دوست ہمراہ آئے اور فقیر کے ساتھ رہے مجھے دہلی آئے چالیس روز ہوئے تھے کہ اجمیر شریف سے قاصد خبر لایا کہ تمہارے روانہ ہونیکے بعد آپ بیس روز زندہ رہے۔ بعدہ انتقال فرمایا مجھے بڑا رنج ہوا اُسی حالت میں مصلے پر سو گیا خواب میں حضرت کو خواب میں دیکھا کہ زیر عرش خراماں ہیں مینے قدمبوسی کی اور حال پوچھا آپ نے ارشاد کیا خدا تعالیٰ نے مجھے اپنے لطف و کرم سے بخشدیا اور نزدیک کروبیوں اور ساکنان عرش کے مقام دیا۔ اب میں وہاں رہتا ہوں۔ یہ علوم ربانی اور فوائد سلوک جو زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام سے سنے اس مجموعہ میں تحریر ہوئے۔ الحمد للہ علے ذالک۔ فقط تمام شد۔ فاتحہ خیر۔ یا الٰہی بحرمت اپنے حبیب محمد صلعم کے معاف فرما اور بخش جمیع خطایا و ذنوب غریب غلام احمد مترجم کتاب کے اور اسکے ماباپ اور اُسکے جمیع احباب واقربا کے اور بخشش تمام عاصیان امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کو اور عطا فرما توفیق نیک کاموں کی اور بچا سیئات و بدعات اور منکرات سے اور خاتمہ بخیر کر ہم سب مسلمان بھائیوں کا۔ برحمتک یا ارحم الراحمین تمت تمام شد

فوائد السالکین

ترجمہ ملفوظ مبارک حضرت قطب الاقطاب شہید المحبت خواجۂ خواجگان

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح

جمع فرمودہ حضرت حریق المحبت سراج الواصلین زبدۃ السالکین

خواجہ فرید الدین گنجشکر اجودہنی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ ترجمہ کردہ خاکپائے درویشاں بلکہ تراب نعال اقدام ایشاں

غلام احمد خاں بریاں مترجم کتب تصوف ساکن جھجر ضلع رہتک

در مطبع مسلم پریس دہلی حلیہ طبع پوشید

فوائد السالکین

بسم اللہ الرحمن الرحیم ؕ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشان بلکہ تراب نعال اقدام الیشان غلام احمد خان بریان ابن جناب فیضمآب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین مولانا بالفضل واولنا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش وارباب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب فوائد السالکین کا جسمیں حضرت ملک المشائخ سلطان الطریقہ برہان المعرفت انیس السالکین امام العارفین سراج الاولیا تاج الاصفیا شہید المحبت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت سلطان المشائخ شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الوریٰ حضرت حریق المحبت فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنج شکر اجودھنی قدس سرہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے اور یہ ترجمہ گنج سوم ہے معدن الیواقیت والجواہر اعنی مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالےٰ علیہم ہے للہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا۔ حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْرُ ؕ

باب سوم ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین منقسم بر دو فصل **فصل اول** بندے از احوال مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضی اللہ تعالیٰ عنہ **فصل دوم** ترجمہ کتاب مستطاب فوائد السالکین قاریان کتاب سے امید ہے کہ مترجم کو دعائے خیر سے فراموش نہ فرمائیں سے ہر کہ خواند دعا طمع دارم ✤ زانکہ من بندۂ گنہگارم ✤ والحمد للہ رب العالمین۔

نبذے از حال برکت اشتمال حضرت شہید المحبت خواجہ خواجگان حضرت

خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی ثم الدہلوی قدس سرہ العزیز بصورت تحریر یافت

حضرت موصوف از سادات حسنی سے ہین کہ آپکا سلسلۂ نسب شریف حضرت سبط اصغر امام
حسین علیہ السلام تک اس طور پہونچتا ہے کہ نام نامی واسم گرامی آپکے والد ماجد کا سید کمال الدین
بن سید محمد بن اسحاق بن سید معروف بن سید احمد بن سید رضی الدین بن سید حسام الدین بن
سید رشید الدین بن امام محمد جواد بن امام علی موسی رضا بن امام موسی کاظم بن امام محمد جعفر صادق
بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن امام حسین علیہ السلام ہے جائے مولد آپ کا وموطن آپ کا
قصبۂ اوش ہے جو ملک ماوراء النہر کے قصبات سے ایک سرافراز قصبہ ہے حضرت خواجہ
رضی اللہ تعالے عنہ ولی مادرزاد تھے کتب سیر سے واضح ہے کہ حضرت خواجہ شکم مادر سے پندرہ
سیپارہ کے حافظ پیدا ہوئے بدین وجہ کہ حضرت کی والدۂ ماجدہ جو نساء عارفات سے تھین پندرہ
سیپارہ کی حافظہ تھین ہر وقت تلاوت کلام اللہ شریف میں مشغول رہتین حضرت خواجہ بسبب
وبسبب تصرف ولایت وشنوائی تلاوت کے ایام حمل ہی مین قبل از تولد حافظ پندرہ سیپارہ
کلام ربانی کے ہوگئے ولادت باسعادت آپ کی شب جمعہ کو بعد از نصف شب ہوئی قبل از
تولد مکان مسکونہ والا مین نور ہی نور پھیل گیا آپ کی والدۂ ماجدہ اسوقت خواب استراحت مین
تھین اتفاقاً انکی آنکھ کھل گئی گھر مین نور ہی نور نظر آیا تعجب مین آئین کہ بار الٰہا یہ کیسا نور ہی
ہاتف غیب نے آواز دی کہ اے قطب الدین کی ماجگہ تعجب کی نہیں ہے کہ یہ نور تیرے فرزند
دلبند کا ہے جسکو ہم نے اسکے دلمین رکھا ہے اسی وقت سے حضرت کا نام نامی واسم گرامی قطب الدین
ہوا تھوڑی دیر مین حضرت پیدا ہوئے۔ پیدا ہوتے ہی سجدہ کیا تھوڑی دیر سجدے مین رہی
نور جو گھر مین پھیل رہا تھا اس نے قطب صاحب کے قلب مین جگہ پکڑنی شروع کی تا اینکہ
کل قلب مبارک مین سما گیا حضرت کی والدہ ماجدہ فرماتی ہین کہ آثار بزرگی آپ سے قبل از

تولد ہی جلوہ نما تھے ایام حمل میں جب میں واسطے تہجد کے اُٹھتی آپ بھی بیدار ہوتے ایک گھنٹہ یا زیادہ ذکر فرماتے کہ آواز اللہ اللہ مجھے سنائی دیتی تھی جب آپ ڈھائی برس کے ہوئے ظل عاطفت پدری سر سے اٹھ گیا. متصدی پرورش آپ کی والدہ ماجدہ ہوئیں جب عمر شریف آپکی چار برس چار ماہ اور چار روز کی ہوئی حضرت خضر علیہ السلام نے واسطے تربیت وتادیب کے سپرد حضرت خواجہ ابوحفص حدّاد کے جو قطب زمانہ تھے فرمایا اور ارشاد کیا کہ مولانا مجھو اس لڑکے سے بہت کچھ کام لینا ہی آپ اسے نیک تربیت فرمائیں. ایک عرصہ تک آپنے خواجہ ابوحفص سے علم تحصیل کیا اور قدرے قاضی حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ سے بھی پڑھا. بعد حصول علم راہ خدا کی تلاش میں نکلے سعادت ازلی اور توفیق لم یزلی شامل تھی بتاریخ پنجم ماہ رجب المرجب سنہ ۵۱۲ھ بروز پنجشنبہ بمقام بغداد شریف امام ابو اللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد میں شرف بیعت حضرت خواجہ بزرگ وارث نبی فی الہند خواجہ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز سے مشرف ہوئے ایک عرصہ تک بغداد شریف میں ہمراہ خواجہ بزرگ رہکر ریاضت شاقہ و مجاہدات بالغہ فرمائیں نیز رہنمائی خلق میں مصروف رہے اور فیض صحبت حاصل کیا جب حضرت خواجہ بزرگ نے بموجب فرمان واجب الاذعان حضرت رحمۃ اللعالمین خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم بغداد شریف سے قصد اجمیر شریف کا فرمایا اور روانہ ہوئے آپ بھی بمقتضائے محبت اپنے مرشد کامل کے ہمراہ تھے دہلی پہونچے. خواجہ بزرگ رض نے چندروز قیام فرمایا بروقت رخصت فرمائے اجمیر آپ کو دہلی میں چھوڑ گئے. آپ نے اشتیاق ہم صحبت رہنے کا ظاہر فرمایا ارشاد والا ہوا کہ قرب روحانی کو بعد مکانی مزاحم نہیں تم کو یہیں رہنا چاہیئے کہ تمہارا یہی مقام ہے. الآخر بموجب ارشاد مرشد آپنے سکونت دہلی اختیار کی لیکن واسطے حصول ملازمت جسمانی دو تین مرتبہ اجمیر شریف تشریف لے گئے حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی کمال عنایت و مہربانی سے واسطے بازدید حضرت شہید المحبت دو بار دہلی تشریف لائے وقت وصال مبارک حضرت خواجہ بزرگ رضی اللہ عنہ حاضر اجمیر شریف نہ تھے چندروز پیشتر حسب الارشاد حضرت خواجہ بزرگ

بحصول خلافت دہلی تشریف لائے تھے آپکی بزرگی کی اس سے زیادہ اور کیا دلیل ہوگی کہ حضرت خواجہ بزرگ نے وقت عطائے خلافت ارشاد فرمایا کہ اے قطب الدین تم بڑے نیک بخت ہو کہ آج چالیس روز سے متواتر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں مجھے ارشاد فرماتے ہیں کہ قطب الدین میرا اور حق تعالیٰ کا دوست ہے اُسے اپنی خلافت عطا کرو اور میرا خرقہ پہناؤ اور آج کی شب میں نے حضرت رب العزت کو عالم رویا میں دیکھا کہ مجھے ارشاد فرمایا قطب الدین میرا دوست ہے جو نعمت اُس کی تمہارے پاس ہے پہونچا کر اپنا خلیفہ مقرر کرو حضرت قطب الاسلام شیخ کے حالات اور کمالات ہیں کتابیں بھری ہوئی ہیں اس مختصر میں یہہ گنجایش کہاں جو ایک شمہ تحریر میں آوے اگر مختصر ہی لکھا جاوے تو یہ اختصار بجائے خود ایک کتاب ہو جائے گی۔ شائقان ذکر مبارک کو لازم ہے کہ اس امر کے حصول کیواسطے کتب سیر کی طرف رجوع لائیں۔ اب یہ فقیر خادم درویشان غلام احمد خاں کسی قدر ذکر وصال مبارک جیز تحریر میں لا کر اصل مطلب یعنے ترجمہ ملفوظ مبارک شروع کرتا ہے حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

وفات مبارک حالت سماع میں ہوئی اور اسی وجہ سے شہید المحبت خطاب پایا کیفیت اس واقعہ کی کتب سیر میں اس طرح سے مرقوم ہے کہ بتاریخ ۱۱ ماہ ربیع الاول خانقاہ عالیہ میں بتقریب عرس حضرت رسالت پناہی سماع ہو رہا تھا ہزارہا صوفیائے عظام مست بادۂ عرفان زینت وہ مجلس تھے قوالوں نے یہ شعر گانا شروع کیا ؎ عاشق رویت کجا بیند بلس + بستۂ مویت کجا یابد خلاص اس شعر پر حضرت قطب الاسلام کو رقت ہوئی۔ نہایت درجہ بیقراری نے گھیرا۔ بعد تھوڑی دیر کے قوالوں نے اُس شعر کا گانا چھوڑ کر یہ غزل چھیڑی ؎ منزل عشقت مکانے دیگر است + مرد این رہ را نشانی دیگر است + کشتگان خنجر تسلیم را + ہر زمان از غیب جانے دیگر است + شعر دوم مذکرہ بالا پر حضرت قطب الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بدرجۂ نہایت وجد ہوا۔ مثل ماہی بے آب طپان تھے۔ تین شب و روز یہ بیقراری رہی الا بوقت نماز ہوش آتا تھا نماز سے فارغ ہونے پر پھر وہی بیقراری رونما ہوتی تھی۔ بالآخر اُسی حالت ذوق و شوق میں بتاریخ ۱۴

ربیع الاول ۶۳۳ھ ہجری بمقام دہلی انتقال فرمایا اور اپنی زرخریدہ زمین مین مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ رحمۃ
واسعۃ عمر مبارک قطب الاسلام رحمۃ اللہ علیہ سے علی التحقیق اگاہی حاصل نہین الا شاہزادہ محمد دارا شکوہ
رحمۃ اللہ علیہ نے سفینۃ الاولیا میں تحریر فرمایا ہے کہ عمر حضرت قطب الاسلام رض بوقت بیعت حضرت خواجہ
بزرگ سولہ ۱۶ برس کی تھی اور روضۂ اقطاب مین صاحبزادہ محمد بولاق تحریر فرماتے ہیں کہ عمر حضرت
کی وقت حصول خلافت بیس برس کی تھی وقت وصال مبارک کے عمر مین سب کا اختلاف ہی لیکن
مشہور ہے کہ آپ عالم جوانی میں رہگرائے دار البقا ہوئے ۔ واللہ اعلم بصیحح الحال ؛

آغاز ترجمۂ کتاب مستطاب فوائد السالکین

مجلس اول خواجہ حریق المحبت فرید الحق والدین مسعود گنجشکر اجودہنی رضی اللہ تعالی عنہ تحریر فرماتے
ہیں کہ جب اس بندۂ حقیر خادم درویشان کو دولت قدمبوسی حضرت قطب الاسلام رح کی حاصل ہوئی
آپنے اسی وقت کلاہ چہار ترکی میرے سر پر رکھی اور نہایت مہربانی فرمائی اُس روز مین اور قاضی
حمید الدین ناگوری رح اور مولانا علاء الدین کرمانی رح اور سید نور الدین مبارک رح اور شیخ نظام الدین ابوالموید رح
اور مولانا شمس الدین ترک رح اور شیخ محمود موینہ دوز رح اور بہت سے اصحاب اہل صفہ حاضر خدمت
فیضدرجت تھے خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ نے فرمایا کہ مرشد کو اسقدر قوت اور نفع خاطر چاہیئے
کہ جب طالب اُسکی خدمت میں واسطے حصول بیعت کے حاضر ہووے اُسے واجب ہے کہ ایکہی نگاہ
میں تمام آلائش دنیا جو اُسکے سینہ مین ہو من کل الوجوہ نکال ڈالے اور ایسا صاف کرے کہ کوئی کدورت
زنگ اور لگاؤ دنیاوی باقی نرہے بعدہ اُسے اپنی بیعت سے ممتاز فرماکر واصل الی اللہ کرے اگر
اسقدر قوت پیر میں نہو تو جاننا چاہیئے کہ پیر اور مرید دونون بادیۂ ضلالت میں ہین ۔ اسکے بعد فرمایا اسرار
العارفین مین خواجہ ابوبکر شبلی رح تحریر فرماتے ہیں کہ بدخشان کے ملک میں ایک بزرگ سے میری
ملاقات ہوئی میری زبان اُنکی تعریف سے قاصر ہے نہایت ہی صاحب ذوق و شوق جذبہ و
محبت تھے موافق طریق سنت مین نے سلام اُنپر عرض کیا رد سلام کیا اور فرمایا بیٹھو مین نے تعمیل ارشاد

کی چند روز آنکی صحبت مین رہا وہ بزرگ صائم الدہر تھے بروقت افطار جو کی دو روٹیان عالم غیب سے آتی تھین آپ اُنسے روزہ کھولتے اور بقدر رمق نوشجان فرماتے ساکنین شہر اُنکے بدرجہ غایت معتقد تھے ایک روز جو مرضی مبارک ہوئی آپنے وہان کے حاکم کو ارشاد کیا کہ ایک خانقاہ تیار کروا اُسنے اپنی سعادت جانکر چند روز مین خانقاہ طیار آراستہ اور پیراستہ کی اور آپسے اُسکے طیار ہو جانیکا حال عرض کیا وہ اُس خانقاہ مین تشریف لائے اور حکم دیا ہر روز بازار سے ایک کتا خرید کر لاوین حسب الحکم روز کُتے خرید کر لاتے آپ اُنکا ہاتھ پکڑ کر سجادہ پر بٹھاتے اور فرماتے خدا کے سپرد کیا آخر الامر وہ کُتے ایسے ہو گئے کہ ہر ایک اُنمین کا پانی پر چلتا تھا اور جس کسی کو وہ نقش دیتے اچھا ہو جاتا۔ خواجہ ابو بکر شبلی رح فرماتے ہین کہ مجھے دیکھنے کرامت اُن کتون سے تعجب و حیرت ہوئی وہ بزرگ بنور باطن میرے خطرے سے آگاہ ہوئے اور فرمایا اے شبلی سجادہ پر وہ متمکن ہوئے اور وہ سر یکا ہاتھ وہ شخص پکڑے جسے صاحب سجادہ ہونیکی طاقت ہو اور طاقت اُسکی یہ ہے کہ جسکا ہاتھ پکڑے اُسے صاحب سجادہ بناوے اگر ایسا نکر سکے راہ سلوک مین مدعی اور دروغزن ہے۔ اسکے بعد فرمایا اہل سلوک لکھتے ہیں کہ کمالیت مرد کی چار چیز سے پیدا ہوتی ہے۔ اول کم سونا۔ دوم کم بولنا۔ سوم تھوڑا کھانا۔ چہارم خلق سے کم صحبت رکھنی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا غزنین مین ایک بزرگ نہایت صاحب تجرید اور تفرید تھے جو کچھ فتوحات سے اُنھین حاصل ہوتا کبھی اپنے پاس نرکھتے اگر دن مین اتا شام تک بیباق فرماتے اور جو شبکو حاصل ہوتا صبح تک نرکھتے۔ چھوٹا۔ بڑا۔ درویش و تونگر اُنکی خانقاہ سے محروم نہ جاتا بھوکو سیر کرتے ننگے کو کپڑے پہناتے غرضکہ بڑے صاحب نعمت درویش تھے مین نے انکی زبانی سنا فرماتے تھے کہ چالیس برس مین نے مجاہدہ کیا کچھہ حاصل نہوا ذرہ روشنائی اپنی ذات مین نپائی جب سے متذکرہ بالا چیزین اختیار کی ہیں اسقدر روشنائی پیدا ہوئی ہے کہ اگر آنکھ اُٹھا کر اوپر دیکھتا ہون عرش اور حجاب عظمت تک کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہتی اور جو زمین پر نظر کرتا ہون تحت الثریٰ تک کی اشیا دکھائی دے جاتی ہیں یہ معاملہ مجھپر تیس برس سے ہویدا ہوا ہے کہ مین نے اپنی آنکھ بند کر رکھی ہے۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور فرمایا اے درویش جب تک

تہوڑا نہ کھاوے اور کم نہ سووے اور کم نہ بولے اور خلق سی صحبت کم نہ رکھے ہرگز جوہر درویشی حاصل نہ ہوگا۔ درویشوں کا گروہ وہ گروہ ہی جنہوں نے سونا اپنی ذات پر حرام کر لیا ہی اور صحبت خلق مار افعی سی بدتر جانتے ہیں تب مرتبہ قرب تک پہونچتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا جو درویش واسطے دکہلاوی دنیا کے لباس اچھا پہنے وہ درویش نہیں ہی بلکہ راہ سلوک کا راہزن ہی اور جو درویش خواہش نفسانی سے پیٹ بھر کھانا کھائے وہ نفس پرست ہی درویش نہیں ہی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سفر دریائی مینے ایک درویش کی زیارت کی نہایت صاحب نعمت تھے اور مجاہدوں سی یہ حال ہو رہا تھا کہ صرف ہڈیاں ہی جسم مبارک میں باقی نہیں اُن کا یہ دستور تھا کہ بعد از وقت چاشت مشغولی سے فراغت پاکر لنگر میں تشریف لیجاتے لنگر اُن کا ہزار من غلہ روزانہ کا تھا۔ نماز پیشین تک اُس کی تقسیم میں مصروف رہتے ہر آنے والے کو کھانا کھلاتے اور ننگے کو کپڑے پہناتے۔ الغرض جب تک اُن کے پاس سے کل ختم نہ ہو چکتا بانٹتے رہتے۔ پھر مصلے پر جا بیٹھتے اور ہر آنے والے کو زیر مصلا سی جو اُس کے نصیب کا ہوتا نکال کر عطا فرماتے میں چندروز اُن کی صحبت میں رہا وہ صائم الدہر بھی تھے۔ جب وقت افطار ہوتا چار کھجوریں عالم غیب سے اُنکے پاس آتیں وہ دو مجھے دیتے اور دو آپ کھاتے مجھ سے فرماتے تھے کہ جب تک خلق کی صحبت سے اجتناب نہ کیا جائے اور کم نہ سووے۔ تھوڑا نہ بولے۔ کم خوراک نہ ہو جاوی عالی مقام نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد حضرت قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش حضرت عیسیٰ علیہ السلام تجرید اور تفرید میں بدرجہ کامل اکمل تھے جب اُنہیں آسمان پر لے گئے آواز آئی کہ انہیں الگ ہی رکہو کہ آلائش دنیا اُن کے ساتھ ہی۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام نہایت تحیر زدہ ہوئے اسباب دنیاوی اپنے کپڑوں میں دیکھنے لگے۔ خرقہ شریف میں ایک سوئی اور ایک کاسہ چوبین پایا عرض کی بارخدایا اس کا کیا کروں۔ وحی ربانی ہوئی پھینک دو۔ آپنے اُسے پھینک دیا تب آسمان پر گذر ہوا۔ اے درویش جب ایسی قلیل و کم مایہ چیز ہونے سے ایسے اولوالعزم پیغمبر پہ اعتراض ہو تو افسوس اُس بزرگ کو حال پر جو دنیا میں بالکل آلودہ ہو رہے ہیں۔

اُن کا کس طرح گذارہ ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ درویش کو مجرد رہنا چاہیے کہ بوجہ اسکے اسکی ترقی مدارج ہوتی ہی۔ اسکے بعد ایک اور درویش کا ذکر کیا کہ وہ بڑے بزرگ تھے ہر روز ایک سرّ اُنپر وا ہوتا تھا اور وہ سیراب نہ ہوکر دوسرے سرّ کی طلب کرتے تا آنکہ اُنپر بیشمار اسرار الٰہی کھل گئے اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور فرمایا میں نے اُن ہی بزرگ کی زبانی یہ رباعی مثنوی سنی تھی بہت ہی پسندیدہ ہی مثنوی ہر آن ملکے کہ واپس مے گزارم ⁂ دو صد ملکے دگر درپیش دارم ⁂ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک اور طائفہ متحیران نے فرمایا ہی کہ درویش وہ ہی جو بروقت رہروی ہزاروں ملک پاؤں کے نیچے سے نکالے اور قدم آگے بڑھاوے جس کو اُس عالم سے خبر نہیں وہ درویش نہیں۔ بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ بعض اولیاء اللہ نے جو اسرار الٰہی کو فاش کیا ہی وہ اُنسے غلبات شوق میں ہوا مدہوشی میں کوئی سر فاش کر گئے۔ لیکن بعض جو کامل حال ہیں اُنسے کوئی سر فاش نہیں ہوا۔ پس راہ سلوک میں حوصلہ وسیع چاہیئے کہ اسرار جگہ پکڑیں اور فاش نہ ہونے پائیں کیونکہ راز۔ سرّ دوست ہی جو شخص کامل ہوتا ہی کبھی سرّ دوست کو فاش نہیں کرتا۔ بعد ارشاد فرمایا کہ میں ایک عرصہ تک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح کی خدمت میں رہا کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ آپنے کوئی سرِ اسرار دوست سے ظاہر کیا ہو۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اے فرید کامل اکمل ایسے ہی ہوئے ہیں کہ اُن سے کسی حالت میں بھی سرّ دوست فاش نہیں ہوا اور دوسرے اسراروں پر واقف ہوتے چلے گئے بعدہ فرمایا اے فرید اگر منصور کامل ہوتا۔ ہرگز سرّ دوست کو کشف نہ کرتا۔ چونکہ کامل نہ تھا ایک قطرہ ہی سے چھلک پڑا اور اسرار دوست کو کشف کر دیا۔ پس نتیجہ اس کا یہ نکلا کہ سولی پر چڑھایا گیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت جنید بغدادی رح جب عالم سکر و سکوت میں ہوتے سوائے اثبات کے دوسری بات نکرتے کہ ہزار افسوس اُس عاشق پر کہ وہ دوستی کا دم بھرے اور جب کوئی سر اسپر کھولیں وہ فوراً اسکی زبان سے باہر نکالدے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ کے سنا ہی وہ فرماتے تھے ایک بزرگ تھا اُس نے مدتوں عبادت کی اور بہت سے مجاہدے کیے

عبادت اور ریاضت سے اُسپر ایک سِرّ ظاہر ہوا افسوس کہ اُسکا حوصلہ تنگ تھا وہ اس سِر کو ضبط نکر سکا
فوراً اس محبت کے اسرار کا کشف کردیا اُسی وقت تمام نعمت سلب کرلی گئی وہ اس سلبِ نعمت کے رنج
سے دیوانہ ہوگیا۔ ہاتف نے آواز دی کہ اے خواجہ اگر تم اِن اسرار کو ظاہر نکرتے تو مستحق حاصل کرنے
دوسرے اسرار کے بھی ہوتے لیکن تمہین اِس کی قابلیت نہ تھی تم سے واپس لیکر دوسرے کو دیدیا
گیا۔ اُسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاوہٗ نے زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمایا
کہ اے فرید راہِ سلوک میں ایسے ایسے لوگ ہوئے ہیں کہ ہزارہا دریائے اسرارِ الٰہی کو پی گئے اور نعرہ
ھَلْ مِنْ مَزِیْد مارتے رہے۔ اُسکے بعد ارشاد فرمایا کسی بزرگ نے دوسرے بزرگ کو خط لکھا کہ آپ اُس
شخص کے حق مین کیا فرماتے ہین جو ایک قدح محبت سے چھلک اُٹھا ہو اُنھون نے جواباً تحریر فرمایا
کہ افسوس اُس کی کم ہمتی اور کم حوصلگی پر۔ مرد ایسے ہونے چاہئین کہ ہزارہا دریائے معرفت الٰہی پی
جائین اور دعوائے ہل من مزید کرتے رہیں۔ یہان ایسے ہی ہین کہ پچاس برس سے یہی حال گذر رہا
ہے اور ہل من مزید پکار رہے ہیں اور مین تم کو منع کرتا ہون کہ کہین بکار نہ اُٹھو جسنے سرِ دوست
ظاہر کیا وہ بے نصیب رہا ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا جب تک درویش سب بیگانوں سے بیگانہ نہوجائے
اور تجرید اختیار نہ کرے اور آلائش دنیا میں گرفتار رہے کبھی اُسکو مقام قرب حاصل نہوگا۔ اِسکے بعد
ارشاد فرمایا جب بعد عبادت ہفتاد سالہ حضرت بایزید بسطامی کو مقام قرب مین لیگئے ندا آئی کہ واپس
لیجاؤ اپنے ہمراہ آلائش دنیا لائے ہیں اُسی وقت حضرت بایزید بسطامی رح نے اپنے بدن کا ملاحظہ
کیا ایک کوزہ گلی اور چمڑے کا ٹکڑا خرقہ مین پایا فوراً نکالکر پھینکدیا تب مقام مقامِ قرب میں جگہ پائی پس
اے بھائی جب بایزید جیسے بزرگ کو ایسی تھوڑی آلائش سے جسکی کچھ مقدار نہین جگہ نہ ملی تو ؔوے
شخص جو حد سے زیادہ آلائش دنیا میں گرفتار ہیں درگاہِ خداوندی میں کیونکر باریاب ہونگے اے بھائی راہِ
سلوک اور شی ہے اور دنیاداری اور شے ہے۔ یہ اجتماع ضدین ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا درویش جب کامل ہو
فرمایا درویش جب کامل ہوجاتا ہے جو کچھ حکم دیتا ہے وہی ہوجاتا ہے ذرہ اُس سے متجاوز نہین
ہوتا۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین اور قاضی حمید الدین ناگوری رح جو میرے بڑے دوست ہین جانب

دریا مسافر تھے ہمنے وہان ایک عجیب قدرت الٰہی مشاہدہ کی جو بیان مین نہیں آسکتی نزدیک دریا ایک مقام تھا مین اور قاضی حمید الدین دونو باہم وہان بیٹھے تھے کہ اثر گرسنگی معلوم ہوا ناگاہ ایک بکری مونہہ مین دو روٹیان لئے پیدا ہوئی اور ہمارے سامنے رکھکر چلی گئی ہم دونون نے کھائین اور آپسمین گفتگو شروع کی کہ یہ بکری نہ تھی رجال الغیب سے کوئی تھا اثنائے گفتگو مین ایک بہت بڑا بچھو نظر پڑا جانب دریا روان تھا کنارے دریا کے پہونچکر اپنے تئین دریا میں ڈالا اور عبور کر گیا - ہمین دیکھنے اس واقعہ سے تعجب ہوا مین نے قاضی صاحب سے کہا کہ اس مین ضرور کوئی بھید الٰہی پوشیدہ ہی آؤ دریافت کرین یہ کہکر مین اور قاضی صاحب اُٹھے اور اُسکے عقب میں روان ہوئے - کنارہ دریا پر پہونچے - دریا زور شور سے روان تھا اور ناؤ بیڑہ کشتی کوئی شے موجود نہ تھی جو باعث عبور دریا ہوتی ہم عاجز تھے میں نے درگاہ الٰہی مین دعا کی کہ بار خدایا اگر ہمنے اپنا کام کمال کو پہونچا لیا ہو تو دریا ہمین راہ دے ناگاہ دریا شق ہو گیا اور درمیان دریا راہ ہویدا ہوئی - ہم اُس راہ میں روان ہو کر پار اُتر گئے وہ بچھو ہمارے آگے آگے روان تھا - بچھو ایک درخت کے تے پہونچا جسکے سایہ مین ایک مرد سو رہا تھا اور ایک اژدر کلان درخت کی جانب واسطے کاٹنے اُس مرد خوابیدہ کے آتا تھا - بچھو نے پہونچکر سانپ کے ڈنک ارا - سانپ مر گیا اور بچھو غائب ہو گیا - ہم دونون اس سانپ کے نزدیک گئے ہملے اندازہ مین بوجہ اُس اژدر کا ہزار من کے قریب ہو گا - ہم وہان اس امر کے منتظر ٹھیرے کہ جب وہ مرد اُٹھے ہم اُس سے ملاقات کرکے اپنا رستہ لیوین - اُسکے اُٹھنے میں دیر ہوئی ہم اُس کے نزدیک گئے دیکھا تو معلوم ہوا کہ شخص شرابی ہے شراب پیکر قی کی اور بدمست پڑا ہے - ہمین افسوس ہوا کہ ناحق اسقدر تکلیف اُٹھائی اور متعجب ہوئے کہ ایسے بیفرمان شخص پر خدایتعالی نے اسقدر نوازش فرمائی کہ اُسے ایسی آفت سے بچایا جون ہی یہ اندیشہ ہمارے دل مین گزرا ویسے ہی ہاتف غیب نے آواز دی کہ اگر ہم پارساؤن پر ہی اپنی توجہ مبذول رکھین پس غریبون کا کون حامی ہو گا - ہم اس گفتگو مین تھے کہ وہ غریب شخص بدمست جاگ اُٹھا سانپ کو اپنے متصل مرا ہوا دیکھکر نہایت حیران و پریشان و متعجب ہوا ہم نے تمام کیفیت بچھو و سانپ کی بیان کی وہ اپنے کردار سے

نہایت شرمندہ و نادم ہوا فی الفور توبہ کی تھوڑے عرصہ کے بعد ہمنے سنا کہ وہ بہت بڑا بزرگ ہوا اور واصل الی اللہ ہو گیا تھا سات حج پیادہ پا برہنہ کئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب وقت نیک آپہونچتا ہے عنایت الہی شامل حال ہو جاتی ہے ہوائے لطف چلنے لگتی ہے وہ قادر ہے اگر چاہے ہزاروں گبر اور خراباتیوں کو ایک لحظہ میں صاحب سجادہ کرے اور بخشدیوے اور جب بدبختی شامل حال ہوتی ہے نسیم قہاری چلنے لگتی ہے ہزاروں صاحب سجادہ خراب ہو جاتے ہیں پس اے بھائی حقتعالی سے کبھی نڈر نہ ہونا چاہیئے عاقبت کسی کو معلوم نہیں۔ کیا معلوم کیا ہوگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا ابلیس لعین کو اگر عاقبت معلوم ہوتی بے شبہ حضرت آدم علیہ السلام کو سجدہ کرتا۔ چونکہ عاقبت معلوم نہ تھی اپنی طاعت پر خیال کیا جس سے غرور پیدا ہوا خاک کو سجدہ کرنا اپنی کسر شان سمجھا سجدہ نکرنے سے ساری طاعات اسپر الٹی ماری گئیں اور راندۂ بارگاہ الہی ہوا۔ اس کے بعد فرمایا کہ میں نے کسی شہر میں دیکھا تھا کہ وہاں وش وش بیس بیس آدمی جا بجا متحیر کھڑے تھے الا وقت نماز عالم صحو میں آتے اور نماز ادا کر کے پھر عالم سکر میں ہو جاتے ہیں اُنکی خدمت میں بہت دنوں تک رہا ایک روز چند آدمی اُنکی گروہ کے میرے روبرو ہوش میں آئے تھے میں نے اُنسے عرض کیا کہ آپ لوگوں کا یہ حال کب سے ہے جواب دیا کہ تقریباً ساٹھ یا ستر برس ہوئے ہونگے کہ ہمنے قصہ راندۂ درگاہ کبریائی ہونے ابلیس لعین کا سُنا تھا اُسوقت سے ہمارا یہ حال ہے اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاوہ ہائے ہائے کا نعرہ مار کر زور زور سے رو پڑے اور یہ الفاظ زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائے کہ حال کاملوں کا ایسے ہی بڑھکر ہے وہ لوگ جو اپنے ہی احوال میں متحیر ہیں۔ میں یہ نہیں جانتا کہ میرا شمار طائفہ میں ہے اس کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاوہ کھڑے ہو گئے۔ مجلس رخصت ہو گئی اور آپ عالم تحیر میں مشغول ہوئے +

مجلس دہم ۔ روز پنجشنبہ تاریخ چہارم شوال المکرم ۶۱۸ھ ہجری میں سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری۔ مولانا علاؤ الدین کرمانی۔ مولانا شمس الدین ترک۔ اور بہت سے صوفیائے عظام حاضر خدمت شریف تھے گفتگو اہل سلوک کے بارہ میں ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا۔ سالک راہ وہ

ہیں کہ سر سے پانوں تک دریائے محبت میں غرق ہیں اپر کوئی ساعت ایسی نہیں گذرتی کہ باران محبت وعشق عالم غیب سے اُنکی ذات پر نہ ہوتا ہو آسکے بعد ارشاد فرمایا عارف وہ ہے کہ ہر لحظہ و ہر لمحہ ہزار حالات عجیبہ اسپر ظاہر ہو ویں اور وہ عالم سکر میں غرق ہو وے اگر اسوقت اُسکے سینہ میں زمین و زمان وفیہا داخل ہو جاویں اُسے اُنکے اترنے سے مطلق خبر نہو اسکے بعد ارشاد فرمایا سمرقند میں ہیں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ عالم تحیر میں متحیر تھے میں نے وہاں کے ساکنین سے دریافت کیا کہ انہیں اس حال میں کتنے برس ہوئے لوگوں نے جواب دیا کہ ہم اُنہیں بیس برس سے اس حال میں دیکھتے ہیں الغرض میں چندروز اُنکی صحبت میں رہا ایک وقت عالم صحو میں پایا دریافت کیا کہ کتنے روز ہوے آپ اس عالم میں ہیں کہ کسی کے آنے جانے سے مطلع نہیں ہوتے انہوں نے جواب دیا کہ اے نادان اسوقت کہ درویش دریائے محبت میں غرق ہوتا ہے جو کچھ اسپر منجلی ہوا اُس سے اور نیز ہژدہ ہزار عالم سے اُسے خبر نہیں ہوتی اگر ایسے وقت میں اسکے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیں اُسے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنے کی بھی خبر نہو گی۔ پس اے درویش یہ راہ عشق بازی ہے جسنے اس راہ میں قدم رکھا وہ اپنی جان سلامت نہیں لیگیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام کے حلق پر معاندین نے چھری رکھی اور گلا کاٹنے لگے آپنے شدت درد سے چاہا کہ فریاد کریں اُسیوقت حضرت جبریل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور کہا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر آپنے اُف کی تو نام آپکا جریدہ پیغامبران سے محو کر دیا جاوے گا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حکم سنتے پر اُف تک نہ کی اور نہایت صبر کے ساتھ جان جان آفرین کو سونپی۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسیطرح جب آرہ حضرت زکریا علی نبینا وعلیہ السلام کی سر مبارک پر رکھا گیا اور چیرنے لگے آپنے بھی شدت تکلیف سے آہ کرنی چاہی اسیطور حضرت جبریل علیہ السلام تشریف لائے اور یہی حکم خداوندی سنایا۔ آپ بھی خاموش ہو رہے یہانتک کہ جسم مبارک کے آرہ سے دو ٹکڑے ہو گئے۔ یہ فرماکر حضرت خواجہ قطب الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا جو شخص دعویٰ محبت کرے اور وقت تکلیف کی فریاد کرا ٹھے وہ محبت

صادق نہیں ہے بلکہ کاذب اور دروغگو ہے کیونکہ دوستی کا اصل مطلب یہ ہے کہ جو دوست کی جانب سے پہونچے اُسے نعمت غیر مترقبہ جانے کہ اسی بہانہ سے یاد کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا کہ رابعہ بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی رسم تھی کہ جس روز اُنپر بلا نازل ہوتی آپ نہایت خوش ہوتیں اور فرماتیں کہ دوست نے میری یاد کی اور جس روز بلا نازل نہ ہوتی فرماتیں اور بدرجۂ اتم رنج کرتیں کہ کیا سبب ہوا جو آج میری یاد نہ ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً سنا ہے فرماتے تھے کہ دعوی محبت اُسے کرنا چاہیے جو بلائے دوست پر صبر کر سکے کیونکہ بلا دوست کی دوست کے واسطے ہے جس روز دوست پر بلا منزل نہو جاننا چاہیے کہ یہ نعمت اس سے لے لی گئی کیونکہ راہ سلوک میں نعمت اسی بلائے دوست کو کہتے ہیں رباعی مابلا بر کسے قضا نکنیم ؛ نام او را از اولیا نکنیم ۔ این بلا گوہر خزانۂ ماست ؛ گوہر خود بکس عطا نکنیم ؛ اسکے بعد حکایت مردان غیب کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا جب ابن آدم میں صلاحیت شمول مردان غیب حق ہو مردان غیب اُسے آواز دیتے ہیں وہ اُنکی جانب روان ہو کر اُنہیں جا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا شیخ عثمان سنجری نام میرے دوست اور پیر بھائی تھے نہایت عابد و زاہد صائم الدہر تھے جب کام اُنکا کمالیت کو پہونچا مردان غیب نے اُنسے ملاقات کی اور اپنے زمرہ میں شامل ہو جانے کو عرض کیا۔ آپنے منظور فرمایا۔ اسکے بعد ایک روز وہ میرے ہمراہ دوستوں کی مجلس میں بیٹھے تھے مردان غیب نے آواز دی شیخ عثمان آؤ ہم جاتے ہیں اُنہوں نے لبیک کہا اور ہمارے درمیان سے اُٹھکر آواز کی طرف چلے گئے نہ معلوم کہاں گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری طواف خانۂ کعبہ میں مصروف تھے ہمارے آگے ایک بزرگ جن کا نام شیخ عثمان تھا اور وہ شیخ ابوبکر شبلی کی آل میں سے تھے طواف کر رہے تھے ہم نے اُنکی ہمقدمی اختیار کی اُنکے نقش پا پر اپنا قدم رکھتے تھے شیخ عثمان نے روشنضمیری سے ہمارا حال دریافت کیا اور فرمایا متابعت ظاہری کیا کرتے ہو لازم ہے کہ میری متابعت باطنی اختیار

کرو میں نے عرض کی آپکی متابعت باطنی کیا ہے ارشاد فرمایا میں ہر روز ہزار مرتبہ قرآن شریف ختم کرتا ہوں مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اُنکے اس کلام سے تعجب ہوا کہ یہ طاقت بشری سے باہر ہے شاید ہر سورت کی آیاتِ شروع پڑھ لیتے ہونگے ہم اسی اندیشہ میں تھے کہ اُنہوں نے مڑکر ہماری طرف دیکھا اور فرمایا کہ جیسا تم خیال کرتے ہو غلط ہے میں ہزار مرتبہ روزانہ قرآن شریف حرفاً بعد بعدحرفِ پڑھتا ہوں جب یہ حکایت ہو رہی تھی مولانا علاؤالدین کرمانی نے ارشاد فرمایا کہ جو بات عقل میں نہ آوے وہ کرامت ہے کیونکہ کرامت میں عقل کچھ درک نہیں کر سکتی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ سنکر آبدیدہ ہوے اور فرمایا جو شخص مقاماتِ علیا کو پہونچا وہ اپنے نیک اعمال سے پہونچا فیض الٰہی ہر کسی کے خمیر میں مرکب ہے الّا کوشش اور جدّ وجہد چاہیے کہ مقاماتِ علیا حاصل ہوں۔ اسکے بعد گفتگو آدابِ مجلس کے بارے میں واقع ہوئی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ مجلس میں جو جگہ خالی ہو وہیں بیٹھ جاے کہ آنے والے کی وہی جگہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ دعاگو مقام اجمیر شریف میں مولانا صلاح الدین رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں حاضر تھا۔ میرے مرشد وارث النبی فی الہند خواجہ معین الحق والدین رحمۃ اللہ رحمۃً واسعۃً بھی زینت وہ مجلس تھے امر متذکرہ بالا میں گفتگو ہو رہی تھی، مولانا صلاح الدین علیہ الرحمۃ نے ارشاد فرمایا کہ ایکبار پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کسی جگہ تشریف فرماتے تھے اور اصحاب مانند ہالہ کے جو گرد قمر ہوتا ہے حلقہ کیے ہوے بیٹھے تھے تین آدمی آئے ایک کو اُس حلقہ میں جو رسول خدا صلعم کے گرد تھا جگہ ملی دوسرے کو حلقہ میں جگہ نہ ملی وہ باہر بیٹھا تیسرا منغص ہو کر چلا گیا اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور فرمایا کہ اے نبی آخرالزمانؐ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِن آدمیوں سے جو شخص دائرہ میں بیٹھا ہے اُسے پناہ دی اور دوسرے کو بھی جو پسِ دائرہ بیٹھا تھا اپنے لطف وکرم سے بخشدیا مگر تیسرا جو چلا گیا بے نصیب رہا اسکے مونہہ پھیرنے سے ہماری رحمت نے اُس سے مونھ پھیر لیا۔ اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ تنبیہ ابواللیث سمرقندی میں لکھا ہے کہ جو

شخص مجلس پاوے اور آمین نہ کہے وہ ملعون ہو اسکے بعد گفتگو فرمان پیر کے بارہ میں ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ نفسِ پیر دو طرح پر ہو ایک نفس نیک دوسرا نفس بد خدا ایسا نکرے کہ نفس بد کسی کے واسطے جاری فرمائیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ معین الدین رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہو وہ ارشاد فرماتے تھو کہ ایک روز میں اور خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ ایک جگہ بیٹھے تھے کہ شیخ برہان الدین نام ایک بزرگ جو میرے پیر بھائی تھے خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کی خدمت میں آئے کسیقدر پریشانی خاطر اُنکے چہرے سے ظاہر تھی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ نے ارشاد فرمایا اے برہان الدین آج تمہاری طبیعت پر ملال کیسا ہو عرض کی کہ قبلہ عالم میں اپنے پڑوسی کے سبب نہایت تنگ ہوں اُسنے اپنے مکان پر چوبارہ بنایا ہو جس سے میرا مکان اُس کے مکان سے نیچا ہوگیا اُسکے چڑھتے اُترنے سے میرے مردمانِ خانہ کی بے پردگی ہوتی ہو خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ نے برہان الدین سے دریافت کیا کہ وہ تجھے میرا مرید جانتا ہو یا نہیں برہان الدین نے عرض کی کہ قبلہ میرے مرید ہونے سے واقف ہو آپنے یکایک زبان مبارک سے فرمایا پھر کیا وجہ ہو کہ وہ کوٹھے پر سے نہیں گر پڑتا اور اس کا مہرہ گردن نہیں ٹوٹتا اس عرصہ میں برہان الدین کو گھر کا کوئی کام یاد آگیا خدمت شیخ سے مرخص ہو کر گھر کو گئے راہ میں سنا کہ تمہارا پڑوسی کوٹھے پر سے گر پڑا اور ایسا گرا کہ اسکا مہرہ گردن ٹوٹ گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اجمیر شریف میں بخدمت خواجہ بزرگ حاضر تھا۔ اس زمانہ میں راجہ پتھورا کی حکومت تھی وہ ہر وقت درپے تکلیف و تصدیع حضرت خواجہ رہتا تہا اور یہ چاہتا تہا کہ کوئی ایسی سبیل ہو کہ آپ یہاں سے تشریف لے جائیں ہر کسی سے اس امر کے متعلق صلاح پوچھتا تھا۔ جب یہ خبر سمع شریف حضرت خواجہ بزرگ میں پہونچی آپ مراقبہ میں تھی ناگاہ مراقبہ میں ارشاد فرمایا کہ ہمنے پتھورا کو زندہ سلطان کے سپرد کیا چند روز نگذرے تھے کہ لشکر سلطان شہاب الدین محمد غوری اناراللہ برہانہ کا پہونچا اور پتھورا کو زندہ گرفتار کیا۔ پس جاننا چاہیئے کہ درویش کے ایک کلمہ میں آگ اور دوسرے میں پانی ہوتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے

کہ ملک اختیار الدین ایبک جو بادشاہ کی طرف سے حاکم قصبہ کا تھا خدمت شریف میں حاضر ہوا قدم بوسی حاصل کی اور مثال کئی گانوؤں کی معافی کی آپکی خدمت میں بطور نذر پیش کی حضرت خواجہ قطب الاسلام نے حاضرین کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ امر خلاف رسم ہمارے پیران عظام کے ہی کہ معافی دیہات یا کوئی نذرانہ مقررہ قبول کریں دنیا میں اسکے طالب بہت ہیں یہ اُنہیں کے سزاوار ہیں اسکے بعد آپ نے جانماز کا کونا اُٹھایا اور ملک اختیار الدین کو بلا کر ارشاد کیا دیکھو ملک اختیار الدین اور سب حاضرین نے زیر مصلا دریائے زخار خزائن الٰہی کا رواں دیکھا آپ نے ملک اختیار الدین ایبک سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اے اختیار الدین جس شخص کے پاس خزائن الٰہی کے دریا رواں ہوں اُسے ان چند دیہات کے مثال سے کیا سروکار یہ مثال لیجا کر واپس کرو اور بادشاہ کو مطلع کردو کہ آئندہ درویشوں کے ساتھ ایسی گستاخی سے پیش نہ آوے ورنہ زیان پاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ معین الدین حسن سنجری قدس اللہ سرہ العزیز اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شہاب الدین عمر سہروردی رحمۃ اللہ علیہما اور یہ دعا گو ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو انبیاء علیہم السلام کے بارہ میں ہو رہی تھی اس زمانہ میں سلطان شہاب الدین محمد غوری خود اسپہ سوار تھے ناگاہ ہماری طرف سے گذرے نظر ان بزرگوں کی اُنپر پڑی زبان مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ سے بر آمد ہوا کہ یہ لڑکا بادشاہ دہلی ہوگا اور جب تک شاہ دہلی نہو لیگا تب تک نہ مرے گا چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کلمات نیک بزرگوں کے اکسیر کی خاصیت رکھتے ہیں اسکے بعد گفتگو در بارۂ بیعت واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تجدید بیعت بھی درست ہی اگر کوئی شخص اپنے پیر سے پھر جاوے یا توبہ میں لغزش واقع ہووہ دوبارہ بیعت کر سکتا ہی اگر وہ بیعت نہ کرے گا بیعت اول درست نہ رہیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کتاب روضہ مصنفہ شیخ الاسلام برہان الدین رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہی کہ خواجہ حسن تبع بصری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہی کہ جب پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے عزم فتح مکہ کیا قبل از غزوہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی عنہ کو بطریق سفارت مکیوں کے

پاس روانہ کیا اُنکے جانے پر دشمنوں نے ازراہ حسد یہ گپ اُڑائی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالی
عنہ مکہ شریف میں شہید کئے گئے جب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ خبر سنی صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین
کو جمع فرمایا اور ارشاد فرمایا نئے سر سے بیعت جنگ ساکنان مکہ کے واسطے کرو سبنے از سر نو بیعت
کی اُسوقت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم درخت کے تنہ سے لگے ہوئے بیٹھے تھے اس بیعت کو بیعت
شجرہ اور بیعت رضوان بھی کہتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے
ارشاد فرمایا دیکھو صحابہ رضؓ نے بھی تجدید بیعت کی ہے حضرت خواجہ فرید الدین مسعود گنجشکر رحمۃ اللہ
علیہ فرماتے ہیں کہ اسکے بعد میں نے التماس کیا کہ حضوری مرشد حاصل نہو اور توبہ میں لغزش واقع ہو
جاوے تو کیا کرنا واجب ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام والمسلمین نے ارشاد فرمایا کہ اپنے پیر کے
کپڑے آگے رکھے اور اُنسے بیعت کرے اور فرمایا میں نے کئی مرتبہ ایسا کرتے اپنے مرشد کو
دیکھا ہے اور کبھی کبھی میں نے بھی کیا ہے۔ اسکے بعد حکایت حسن اعتقاد مریدوں میں ہوئی آپنے
ارشاد فرمایا کہ بغداد شریف میں ایک درویش کو کسی اتہام میں پکڑ کر قاضی کے روبرو لائے
قاضی نے بعد تحقیقات کے حکم قتل کا سنایا جلاد یہ حکم سنکر درویش کو سیاستگاہ میں لیگیا
اور موافق قاعدہ کے قبلہ رخ کیا اور چاہا کہ قتل کرے اُس درویش نے مونہہ قبلہ سے پھیر کر
رُخ بجانب مزار اپنے پیر کے کرلیا۔ جلاد نے کہا وقت موت تو مونہہ بجانب قبلہ کرنا چاہیے درویش
درویش نے کہا کہ تو اپنے کام میں مشغول ہو میں نے مونہہ اپنے قبلہ کی جانب کرلیا ہے وہ دونو
اِسی حیص وبیص میں تھے کہ قاصد خلیفہ کا حکم لیکر آیا کہ ہم نے قصور اِس درویش کا معاف کیا
لازم ہے کہ چھوڑ دیا جاوے۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام نے اس حکایت کے بعد ارشاد
فرمایا کہ دیکھو اُسکی خوش عقیدتی نے صاف قتل سے بچالیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک
دفعہ حضرت معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ درمیان اصفیا متمکن تھے گفتگو مختلف ابواب
میں ہو رہی تھی جب آپکی نگاہ سوئے قبلہ جاتی آپ فوراً کھڑے ہو جاتے چنانچہ اس جلسہ میں
تقریباً ایکسو دس مرتبہ ایسا اتفاق ہوا اور سب اصحاب صف حیران تھے کہ۔

کہ یہ کیا معاملہ ہے اور اُسکی کیا وجہ ہے الّا بوجہ ادب آپ سے کوئی دریافت نکر سکتا تھا جب خواجہ بزرگ مجلس سے فارغ ہوئے میں نے ایک شخص سے جو خادم خاص حضرت تھا اور حضرت خواجہ اُس کو ایسے بعض بعض امور جو سب کے روبرو قابلِ اظہار نہیں ہوتے تھے بتلا دیتے تھے کہا کہ وقت خلوت حضرت سے اس کا سبب دریافت کیجو اُسنے ایک روز موقع پاکر حضرت خواجہ بزرگ سے تمام کیفیت عرض کی آپنے ارشاد کیا کہ اسطرف مزار مبارک میرے مرشد رضی اللہ عنہ کا ہے جب میری نگاہ اُسطرف پڑتی تھی مجھپر لازم ہوجاتا تھا کہ تعظیماً سروقد ہوں۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مرید کو پیر کے حضور اور غیبت میں یکساں رہنا چاہیئے اور جب اُنکا انتقال ہوجاوے اُسوقت زیادہ ادب کرنا لازم ہے۔ اسکے بعد گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی آپنے فرمایا کہ جو لذت سماع میں ہے وہ کسی دوسری چیز میں نہیں ہے اور وہ کیفیت ایسی ہے کہ بغیر سماع کے حاصل نہیں ہوسکتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں اور قاضی حمید الدین ناگوری خانقاہ شیخ علی سنجری میں مقیم تھے وہاں سماع ہوا قوالوں نے یہ شعر گایا ؎ کشتگان خنجر تسلیم را ✤ ہر زمان از غیب جانے دیگر است ✤ مجھے اور قاضی حمید الدین ناگوری کو اس شعر پر وجد ہوا تین رات دن کیفیت رہی کہ ہم اس بیت کے سننے سے بیخبر اور بیہوش ہوئے تھے بعد اسکے جائے قیام پر آئے اور قوالوں کو ساتھ لائے، مکان پر لاکر پھر یہی بیت گوائی اور چار روز متواتر بیہوش رہے البتہ وقت نماز کے ہوش آجاتا تھا بعد نماز پھر بیہوش ہوجاتے تھے الغرض سات روز سماع میں مشغول رہے ہر روز ایک نئی کیفیت ظاہر ہوتی تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور قاضی حمید الدین ناگوری ایک شہر میں پہونچے وہاں بارہ آدمیوں کی جو جماعت متحیران سے تھی زیارت کی ہر ایک انمیں سے صاحب کمال تھا نماز کے وقت ہوش میں آتے اور پھر متحیر ہوجاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید انبیاء علیہم السلام معصوم اور اولیائے کرام محفوظ ہیں یہی وجہ ہے کہ عالم سکر میں بھی کوئی فعل خلاف شریعت انسے سرزد نہیں ہوتا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور میرے مرشد خواجہ بزرگ حج کو تشریف لے گئے بروقت واپسی ایک شہر میں جس کا نام یاد نہیں رہا ایک بزرگ کی زیارت سے

سے مشرف ہوئے وہ ایک غار میں تھے خوف اور ہیبت الٰہی نے اُنکے بدن پر گوشت باقی نہ رکھا تھا اسقدر
لاغر ہو رہی تھی گویا ایک چوب خشک ہیں خواجہ بزرگ علیہ الرحمۃ نے مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اگر تمہاری
مرضی ہو تو چند روز یہاں قیام کریں میں نے عرض کی جو حضور والا کی خوشی ہو مجھے ہر طرح منظور ہی
الغرض میں اور خواجہ بزرگ ایک ماہ سے زیادہ اُنکی صحبت میں رہے اس عرصہ میں صرف ایک
روز کے لیے عالم صحو (ہوشیاری)، میں آئے تھے مگر اس روز بھی تھوڑی دیر ہوش میں رہے پھر
تحیر کے عالم میں ہو گئے ہمنے اُنکا وقت عالم صحو کا پایا سلام عرض کیا جواب میں وعلیکم السلام ارشاد
فرمایا اور فرمایا اے عزیزو تمہیں یہاں تکلیف ہوئی مگر اسکا بدلہ نیک حاصل ہو گا کیونکہ اہل سلوک نے
فرمایا ہی جو درویشوں کی خدمت کرتا ہی وہ البتہ منزل مقصود کو پہونچیگا پھر ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ
ہم بیٹھ گئے اپنا ذکر فرمانے لگے کہ میں محمد اسلم طوسی رح کی اولاد سے ہوں مجھے اس عالم تحیر میں
آئے تیس سال ہوئے کہ روز و شب کی کچھ خبر نہیں حق تعالیٰ نے مجھے آج صرف تمہارے
سبب سے عالم صحو میں لایا ہی۔ اے عزیزو اب تمہیں اجازت ہے رخصت ہو، خدا تمہیں اس
زحمت کی جو تمنے یہاں اُٹھائی مکافات نیک دیوے لیکن ایک بات تم میری یاد رکھنا کہ
دنیا کی طرف متوجہ ہونا اور خلقت سے تنہائی اختیار کرنا اور جو کچھ تمہارے پاس نذر و نیاز کی
ہو تمام سے ایثار اور تصدیق کرتے رہنا کبھی اپنے پاس نہ رکھنا ورنہ جوہر درویشی حاصل
نہ ہو گا اور آخری نصیحت میری یہ ہی کہ سوائے مشغولی حق دوسری چیز سے التفات نکرنا یہ ارشاد
فرما کر وہ درویش پھر عالم تحیر میں ہو گئے میں اور خواجہ بزرگ وہانسے روانہ جانب بغداد ہوئے
جب حضرت خواجہ یہ فوائد بیان فرما چکے عالم تحیر میں ہو گئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ دعا گو
اپنے خرابہ میں جہاں مقیم تھا چلا گیا اور اپنے کام میں مشغول ہوا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس سوم۔ روز یکشنبہ سوم ماہ مبارک شوال سنہ ۶۲۸ ہجری نبوی صلے اللہ
علیہ وسلم کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو سلوک کے
بارہ میں ہو رہی تھی خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاءہ۔

سے ارشاد فرمایا کہ مشائخ و اولیائے طریقت نے بالاتفاق سلوک کے ایک سو اسی درجہ رکھے ہیں لیکن اولیاء طریقہ جنیدؒ نے سو درجے اور اولیاء طریقہ ذو النونؒ نے ستر درجے رکھے ہیں اور اولیاء طبقہ ابراہیم اور بشر حافی میں کل پچاس درجہ شمار کئے جاتے ہیں اور خواجہ بایزید بسطامیؒ و عبداللہ مبارک اور خواجہ سفیان ثوریؒ فرماتے ہیں کہ سلوک کے کل پینتالیس درجے ہیں اور اولیائے طریقہ شاہ شجاع کرمانیؒ و سمنون محبؒ اور خواجہ مرتعشؒ کے نزدیک سلوک میں بیس ہی درجہ ہیں الا ہمارے مشائخ رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین فرماتے ہیں کہ دراصل سلوک میں پندرہ ہی درجہ ہیں اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ ان درجات میں ایک درجہ کشف و کرامت کا ہے چاہیے کہ اس درجہ میں اپنی ذات کو پوشیدہ رکھے جس نے اپنی ذات کو درجہ کشف و کرامت میں ظاہر کیا وہ آیندہ ترقی درجات سے بے بہرہ رہیگا تفصیل درجہ کشف و کرامت اس طرح پر ہو جنکے نزدیک سلوک میں ایک سو اسی درجہ ہیں۔ انیس اسی کا درجہ کشف و کرامت کا ہو طبقہ جنیدیہ میں ستر واں درجہ کشف و کرامت کا ہو طبقہ بصریہ میں تیسواں درجہ اور طریقہ ذو النون مصری میں پچیسواں درجہ کشف و کرامت کا ہو اور شاہ شجاع کرمانی کے نزدیک دسواں درجہ کشف و کرامت کا ہو اور خواجگان چشت کے نزدیک پانچواں درجہ کشف و کرامت کا ہو پس مرد وہی ہو کہ مرتبہ کشف و کرامت میں اپنی ذات کو ظاہر نکرے کہ سلوک کے کل درجات حاصل ہو جاویں کشف و کرامت کے اظہار سے بقیہ درجات سے محروم رہنا پڑیگا۔ اسکے بعد مجھسے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل سلوک نے یہ درجات اسواسطے رکھے ہیں کہ رہرو راہ سلوک کو آسانی ہووے اور وہ اپنے حالات و مقامات سے واقف ہو کر اسکی بیزادی میں کوشش کرے جب حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ یہ تمثیل بیان فرما چکے آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ امت محمدی میں ایسے ایسے مرد ہو گزرے ہیں اور موجود ہیں کہ ان درجات کو حاصل کرکے اور ہزار ہا درجات انہوں نے حاصل کئے اور ایک ذرہ اسرار دوست کا باہر نہیں نکالا اور مطلق اس امر کا خیال نہیں کیا کہ ہم کون ہیں اور کیا ہیں

پس اے فرید جب کوئی شخص ان مقامات سے گذر کر اور آگے کے مقامات حاصل کرتا ہے عالم تحیر میں چلا جاتا ہے اور اسکا فراق وصال سے بدل ہو جاتا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ یہ بیان اور فوائد ارشاد فرما کر عالم تحیر میں ہو گئے۔ دعاگو اپنے مقام آکر مشغول ہوا الحمد للہ علی ذالک ؂

مجلس چہارم روز دوشنبہ تاریخ پندرہویں ۱۵ ماہ ذی قعدہ ۵۸۴ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی درویشان اہل صفہ مثل مولانا علاؤالدین کرمانی۔ شیخ محمود موزہ دوز حاضر خدمت تھے گفتگو درباب تکبیر کہنے کے واقع ہوئی کہ درویش لوگ جو ہر گلی کوچہ میں تکبیر کہتے ہیں اسکی کیا اصل ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تو کہیں نہیں لکھا ہے کہ ہر گلی و کوچے میں تکبیر کہی جائے اور نہ یہ طریقہ نیک ہے البتہ واسطے شکرانہ نعمت کے تکبیر کہنا حدیث شریف میں آیا ہے کہ تکبیر کہنے سے نعمت مزید ہوتی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا تکبیر کے معانی حمد ہیں اور شکر نعمت میں حمد کرنی چاہیے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکدفعہ جب میں مجلس شیخ شہاب الدین عمر سہروردی میں حاضر تھا وہ بغداد میں رہتے تھے مجھے بارہا انکی صحبت میں جانیکا اتفاق ہوتا تھا فی الواقع بہت بڑے بزرگ نہایت زاہد و عابد تھے میں نے اپنی عمر میں باوجود اس سیر و سیاحت کے انکے برابر کوئی عابد زاہد نہیں دیکھا۔ الغرض ایک درویش انکی خدمت میں آیا اور سلام عرض کیا اور دست مبارک انکا پکڑتے ہی فوراً تسبیح و تکبیر میں مصروف ہو گیا حضرت کو اسکا یہ فعل ازحد گران گزرا فرمانے لگے کہ ایک مرتبہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گرد اصحاب بیٹھے ہوئے تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت میری امت سے چوتھائی بہشت پر ہوگی اور تین حصے دوسری امتوں کے ہونگے اسکے سنتے ہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کھڑے ہوئے اور فرمایا آؤ اسکے شکرانہ میں تکبیر کہیں کہ خدا تعالی اسپر نعمت مزید فرمائے حضرت صدیق رض کی زبان مبارک سے نکلتے ہی صحابہ رضی اللہ تعالی علیہم اجمعین کھڑے ہو گئے اور واسطے ازدیاد نعمت کے تکبیر کہی اسکے بعد پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی ہوئی کہ آپکی امت سے ایک ثلث بہشت

پر ہوگی اور وہ بہشت دیگر ملل ہونگے جونہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا حضرت امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور حضرت صدیق ؓ کی تقلید کی اصحاب رضوان نے حضرت فاروق رضہ کی متابعت کی اسکے بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بروز حشر بہشت بریں میں میری امت نصف ہوگی اور نصف دوسری ملتیں ہونگی حضرت امیر المومنین عثمان بن عفان رضہ کھڑے ہو گئے اور اپنے دونوں ماسبق یاروں کی تقلید کی دیگر صحابہ نے متابعت کی۔ اسکے بعد بمرتبۂ چہارم حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب تک میری امت داخل بہشت نہوگی دوسری امتیں داخل نہو سکینگی حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ فرمایا کہ اسکے شکرانہ میں بھی تکبیر کہنی چاہیے سب اصحاب نے تقلید کی۔ اسکے بعد حضرت شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح نے فرمایا کہ درویشوں نے جو چار تکبیریں بیان کی ہیں وہ یہی چار تکبیریں ہیں ہر وقت تکبیر کہنی چاہیے اسکے بعد گفتگو اس امر کی واقع ہوئی کہ اگر مرید نماز نفل پڑھتا ہو پیر آواز دیوے اور وہ نماز چھوڑ کر چلا آوے تو کیسا ہے حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاوہ نے ارشاد فرمایا کہ نماز نفل چھوڑ کر جواب دینا فاضلتر ہے اسکا ثواب بہت ہی نماز نفل کا ثواب اسقدر نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا حضرت خواجہ بزرگ ؒ نے آواز دی میں نے فوراً نماز چھوڑ دی اور جواب دیا فرمایا آؤ میں خدمت شریف میں حاضر ہوا ارشاد فرمایا کیا کرتے تھے میں نے عرض کیا نماز نفل میں مشغول تھا مخدوم نے آواز دی میں حاضر خدمت ہوا ارشاد فرمایا بہت خوب کیا اپنے پیر کا فرمان بجالانا نماز نفل سے افضل ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں حضرت خواجہ ناصر الدین ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ رحمۃً واسعۃً کی خدمت میں حاضر تھا اہل صفہ اور بزرگان چشت خدمت شریف میں حاضر تھے حکایت کرامت اولیاء اللہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ہو رہی تھی ایک طالب خدا نے آکر خدمت شریف میں واسطے بیعت کے عرض کی آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گیا اور دوبارہ عرض کیا

کہ میں اس غرض سے آیا ہوں کہ حضرت کے حلقہ بگوشوں میں داخل ہوں آپ اُسوقت نہایت خوش تھے ارشاد فرمایا اگر میرا حکم بجالاؤ گے پس مجھے تمہارے مرید کرنے میں عذر نہ ہوگا اُس نے عرض کی بندہ بیدرم ہوں فرمان والا بجالانے میں مجھے کیا انکار ہے حضرت ابو یوسف چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا تم کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھتے ہو بجائے اسکے لا الہ الا اللہ یوسف چشتی رسول اللہ پڑھو وہ شخص راسخ الاعتقاد تھا فوراً کہہ اٹھا یوسف چشتی رسول اللہ آپ نے اُسی ہاتھ دیا کہ بیعت کرے اُسنے بیعت کی آپنے نوازش از حد فرمائی اور خلعت خاص عطا فرمایا اس کے بعد فرمایا کہ میں خود ہی کمترین غلامان حضرت خواجہ کائنات ہوں میری یہ مجال کہاں کہ اُنکی برابری یا ہمسری کا دعویٰ کروں یہ صرف واسطے دیکھنے تیرے حسن اعتقاد کے تھا تجھے راسخ الاعتقاد پاکر مرید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص توبہ کرے اُسے لازم ہے کہ اُن شخصوں سے جنکی صحبت میں بیٹھنے سے وہ خراب ہوا تھا اجتناب کرے کبھی اسکے پاس ہو نہ نکلے ورنہ خوف ہے کہ شاید پھر پہلے حال میں مبتلا ہو جائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا خواجہ حمید الدین سہروردی بہت بڑے بزرگ تھے جب اُنہوں نے دست مبارک خواجہ معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ پر توبہ کی اور خانقاہ شریف میں رہنا اختیار کیا اُنکے پرانے یار غاروں نے آکر اُن سے چاہا کہ اُنکی صحبت نہ چھوڑیں اور پھر اُسی ذوق وشوق پر قائم ہوں۔ خواجہ حمید الدین نے اُنسے اغماض کیا اور کہا کہ میرے پاس سے چلے جاؤ زیادہ بکبک مت کرو۔ میں نے ازار بند کو اسقدر مستحکم و مضبوط باندھا ہے کہ بروز حشر حوران بہشت پر بھی نہ کھولوں گا خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ کھانا سامنے لایا گیا آپ کھانا کھانے میں مشغول ہوئے ہنگام اکل طعام شیخ نظام الدین ابو المؤید تشریف لائے اور سلام عرض کیا خواجہ ادام اللہ بقاؤہ نے جواب نہ دیا بلکہ التفات بھی نہ فرمایا یہ امر حضرت شیخ نظام الدین ابو المؤید پر نہایت گراں گزرا جب حضرت خواجہ تناول طعام سے فارغ ہوئے اور مجلس شریف میں تشریف لائے خواجہ نظام الدین ابو المؤید نے

سوال کیا کہ آپ کھانا کہا رہے تھے اسوقت میں خدمت شریف میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپنے جواب سلام نہ دیا اس کا کیا سبب ہے حضرت خواجہ ادام اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا میں طاعت میں مشغول تھا نہ تجھے کیونکر جواب دیتا کیونکہ درویش کھانا واسطے قوت عبادت کے کھاتے ہیں جب یہ نیت ہو وہ عین عبادت میں ہیں اور وقت طاعت جواب نہیں دیا جاتا پس لازم ہو کہ جب کوئی کھانا کھائے تو سلام نکرے بعد اکل طعام سلام کرے۔ امام الحرمین نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات جو آپ نے بیان کی از روئے عقل ہو یا نقل حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بیان میرا از روئے عقل ہی اسی عرصہ میں آپ عالم سکر میں ہو گئے مجلس برخاست ہوئی۔ دعاگو اپنے خرابہ میں آکر مشغول ہوا الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس پنجم روز پنجشنبہ تاریخ پنجم ماہ ذی الحجہ ۶۱۲ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی درویشان اہل صفہ مثل قاضی حمید الدین ناگوری مولانا علاؤ الدین کرمانی سید نور الدین مبارک و سید شرف الدین و مولانا علم الدین و مولانا شرف الدین ولوالی و شیخ ابو الحی و شیخ محمود موزہ دوز و مولانا فقیہ حداد کہ ہر ایک انکا اپنی مثل نہیں رکھتا تھا اور عرش سے فرش تک انکو یکساں نظر آتا تھا حاضر خدمت شریف تھے گفتگو در بارۂ حج اور مسافران خانۂ کعبہ ہو رہی تھی حضرت خواجہ قطب الاسلام ادم اللہ ظلہ نے ارشاد فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں کہ جب اپنی جگہ ہوتے ہیں کعبہ کو حکم ہوتا ہو کہ اسی جگہ جاوے کہ وہ بزرگ انکا طواف کریں حضرت خواجہ ادام اللہ تقواہ یہ فرما رہے تھے کہ حضرت خواجہ اور ہم سب اصحاب اہل صفہ کھڑے ہو کر عالم تحیر میں مشغول ہو گئے ہمیں اپنے وجود کی بالکل خبر نہ تھی میں بھی اس مجلس مبارک میں عالم ذوق شوق میں مشغول تھا اتنے میں خواجہ ادام اللہ ظلہ اور ہم نے تکبیریں بلند کیں جسطرح وقت طواف کعبہ میں تکبیریں بلند کرتے ہیں اس عالم ذوق و شوق میں ہر ایک کے بدن ہی خون جانے لگا جو قطرہ خون کا زمین پر گرتا تھا اس سے حروف

تکبیرات ظاہر ہوتے تھے اس حالت میں ہمیں ہوش ہوا خانۂ کعبہ کی زیارت کیموافق آداب خانۂ کعبہ بجالائے چار دفعہ اُسکے گرد پھرے ہاتف غیبی نے آواز دی کہ حج حضرت خواجہ بزرگ ودیگر اصحاب اہل صفہ قبول ہوا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کا دستور تہا کہ ہر سال اجمیر شریف سے خانۂ کعبہ کی زیارت کو جاتے تھے جب کار انکا کمالیت کو پہونچا حاضران کعبہ آپکی زیارت مکہ معظمہ میں کرتے حالانکہ آپ اپنی جگہ میں مشغول رہتے تھے آخر الامر معلوم ہوا کہ ہر رات حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ واسطے زیارت خانۂ کعبہ جاتے ہیں اور فجر ہونیسے پیشتر لوٹ آتے ہیں اور نماز صبح جماعت خانہ میں ادا فرماتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے مرشد علیہ الرحمۃ مجھسے بیان فرماتے تھے کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہٗ سنا آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ مودود چشتی قدس اللہ سرہ العزیز کو جب اشتیاق خانۂ کعبہ غالب ہوتا تہا خانۂ کعبہ کو فرشتے سرزمین چشت میں لے آتے تھے کہ خواجہ مودود چشتی زیارت سے مشرف ہوں۔ حضرت خواجہ اُسکی زیارت کرتے اور جو نماز بوقت زیارت آئی ہیں ادا فرماتے جب جمیع جہات زیارت سے فراغت پالیتے فرشتے خانۂ کعبہ کو اُسکے مقام پر پہونچا دیتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا حضرت خواجہ حذیفہ مرعشی قدس سرہ بہت بڑے بزرگ تھے ستر برس تک اُنہوں نے اپنے سجادہ سے قدم نہ اُٹھایا تہا حاضران کعبہ آپکو ایام حج میں خانۂ کعبہ میں پاتے اور واپس آنے پر کہتے کہ ہم نے زیارت حضرت خواجہ کی خانۂ کعبہ اور بیت المقدس میں کی ہے۔ اسکے بعد گفتگو درباره قرآن مجید وفرقان حمید واقع ہوئی۔ حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ شروع حال میں قرآن شریف مجھے حفظ نہوتا تہا بدین وجہ میری خاطر متردد رہتی تہی ایک شب خواب میں زیارت حضرت رسول مقبول صلعم سے مشرف ہوا بعد قدمبوسی عرض مدعا کی آپنے ارشاد فرمایا سر اوپر اُٹھاؤ میں نے حسب الحکم سر اوپر کیا۔ ارشاد ہوا سورہ یوسف کی مواظبت کرو۔ میں یہ خواب دیکھکر بیدار ہوا چند روز سورۂ یوسف کی مواظبت کی حق تعالی نے مجھے آخر عمر میں قرآن شریف روزی فرمایا اسکے بعد ارشاد فرمایا جو قرآن شریف حفظ کرنا چاہے اُسے لازم ہے کہ سورۂ یوسف کی خوب مواظبت

کرے انشاء اللہ تعالیٰ جلد قرآن شریف یاد ہو جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا میں نے زبانی حضرت خواجہ بزرگ علیہ الرحمہ کے سنا ہے وہ فرماتے ہیں کہ مجھسے میرے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ حضرت خواجہ ابو یوسف چشتی کو بھی قرآن شریف یاد نہ ہوتا تھا اس باعث نہایت متردد رہتے تھے ایک شب اپنے پیر و مرشد کو خواب میں دیکھا انہوں نے ارشاد فرمایا کسلیے اسقدر متردد ہوا گر قرآن شریف حفظ نہیں ہوتا ہر روز سو مرتبہ سورۂ اخلاص بہ نیت یاد کرنے قرآن شریف پڑھا کرو۔ حقتعالیٰ قرآن شریف حفظ کرادیگا۔ جب بیدار ہوئے حسب الحکم سورہ اخلاص کی مواظبت کی بفضل الٰہی چند روز میں قرآن شریف حفظ ہو گیا۔ اور آخر عمر میں پانچ ختم روزمرہ کرتے تھے اسکے بعد دوسری عبادات میں متوجہ ہوتے۔ ان فوائد بہیہ کے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام عالم تحیر میں مشغول ہو گئے مجلس برخاست ہوئی دعاگو اپنی جائے قیام پر آکر مشغول ہوا الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ششم۔ روز شنبہ بستم ماہ ذی الحجہ ۶۱۸ھ ہجری۔ تاریخ مذکور کو دولت قدمبوسی حاصل ہوئی عزیزان اہل صفہ اور درویشان صاحب نعمت موجود تھے۔ حوض شمسی کے بارہ میں گفتگو ہو رہی تھی حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقاؤہ نے ارشاد فرمایا کہ جب سلطان شمس الدین التمش نے حوض مذکور بنانا چاہا اُسکے لیے زمین تلاش کرنی شروع کی ہر روز ارکان دولت کو ہمراہ لیکر واسطے تلاش زمین کے جاتا جب اُس زمین پر جہاں اب حوض ہے پہونچا زمین مذکور از بس پسندیدۂ خاطر سلطان ہوئی ارکانِ دولت سے کہا کہ یہ زمین لائق حوض مجوزہ ہے۔ سب نے پسند کیا۔ یہ سلطان شمس الدین واصلان الٰہی سے ہی تھا جب اپنے مکان پر پہونچا وقت سونے کے سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ نزدیک زمین حوض مجوزہ ایک شخص میانہ قد دراز گیسو ایسا خوبصورت جسکی خوبصورتی بیان میں نہیں آسکتی مع چند نفر یاران و دوستان کھڑا ہوا ہے میں نے اُنکی طرف اور اُنہوں نے میری جانب دیکھا بمجرد دیکھنے کے ایک شخص اُنمیں کا میرے پاس آیا اور کہا آؤ تمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

کی زیارت کرادیں۔ میں اُسکے ساتھ گیا وہ نزدیک اسپ سوار کے پہنچ گئے اور کہا اے شمس یہ رسول خدا صلعم ہیں جو تمہیں عرض کرنا ہو عرض کرو میں اُنکے قدموں پر گر پڑا چونکہ خیال طیاری حوض کہ جان کو کاہش تھی اُسکے بارہ میں عرض کیا آپنے گھوڑے کو ایڑ دی وہ اُچھلا اُسکی ٹاپ کے پڑنیسے پانی نکل آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے شمس اسی جگہ حوض بناکر کہ اس لذت اور شیرینی کا پانی دنیا میں کسی جگہ نہیں ہو شمس والی دہلی یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور ارکان دولت سمیت سوار ہوکر موقع پر پہونچے دیکھا توفی الواقع نشان سم اور چشمہ پانی کا موجود ہی۔ شمس والی دہلی نے اکثر کو پانی پیا اور ارکانِ دولت نے بہی پیا سب نے اعتراف کیا کہ اس خوبی ولطافت کا پانی دنیا میں نہ ہوگا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ تمام لذت اور شیرینی اس پانی میں جو تم ملاحظہ کرتے ہو سب حضرت رسول مقبول کے قدوم مبارک کا صدقہ ہے اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس حوض کے قرب وجوار میں صدہا مردان خدا آسودہ ہیں اور نہ معلوم تا بقیامت کسقدر آسودہ ہوں گے۔ اِسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ برکاتہ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور شمس الدین التمش کے حالات بیان فرمانے لگے کہ وہ نہایت راسخ الاعتقاد مرید تھا۔ اکثر راتوں کو شب بیداری کرتا اور بہت کم سوتا۔ جب سو کر اٹھتا کو وہ پانی کا آپ بھر لیتا۔ نوکر چاکروں کو نہ اٹھاتا۔ کہتا کہ آرام سے سوئے ہوؤں کو کیوں تکلیف دوں۔ اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شمس والی دہلی اکثر راتوں کو بہ تبدیل لباس شہر میں گشت کرتے تھے تاکہ حال رعیت کا دریافت ہو غریب مسلمانوں کے گھر پر جاتے اور روپیہ پیسہ عطا کرتے۔ ہر ایک کا حال پوچھتے جب وہاں سے روانہ ہوتے مسجد اور غیر آباد جگہوں میں جاتے وہاں کے رہنے والوں کی خبر گیری کرتے اور ہزارہا معذرت درمیان لاتے اور کہتے اگر کوئی بات میرے سے ملاقی ہونیکی دریافت کرے اصلاً ذکر نکرنا۔ وقت صبح کے دربار روزمرہ کرتے اور ان تمام مسلمانوں کو جنسے رات کو ملاقات کی تھی اور وہ فاقہ سے تھے بلاتے نہایت دلداری کرتے اور حسب ضرورت ہر کسی کی امداد کرتے اور کہتے اگر کوئی

تمپر ظلم و تعدی کرے تو فوراً مجھے اطلاع دو کہ میں تخت معدلت پر بیٹھا ہوا ہوں جن امور کا تصفیہ کرنا ہے آج کر لو کل بروز حشر مجھے تمہارے معاملات سے برآنیکی قوت نہیں ہو۔ اسکے بعد حضرت خواجہ قطب الاسلام ادام اللہ بقارہ نے ارشاد فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کہتے کہ دعویٰ مظلوموں کا انکے ذمہ سے ساقط ہو جاوے اور اس بات کے کہنے کو جگہ ملے کہ میں نے تمہیں بلایا تہا اور تم نہ آئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب میرے قدموں میں آگر گر پڑے میں نے سر اُٹہا کر پوچھا اتنے حیران و پریشان کیوں ہو۔ عرض کیا کہ حضور نے از راہ پرورش یہ بادشاہت عطا فرمائی اب میری یہ آرزو ہے کہ روز حشر کی شرمندگی سے چھوٹ جاؤں جس طرح آپنے میرا دامن یہاں پکڑ رکہا ہے وہاں بہی پکڑے رہیں میں نے قبول کیا تب چھوڑا بہت خوش ہو کر چلے گئے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں سفر بدایوں میں تہا یہ شمس والی دہلی بہی وہیں تہے ایک روز میدان میں چوگان بازی کے لیے تشریف لے گئے ایک شخص ضعیف العمر نے آکر سوال کیا اُنہوں نے کچھ جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد ایک جوان شخص سائل ہوا اُسے مٹھی بھر روپے دیے۔ حاضرین کو تعجب ہوا اُنکے رفع تعجب کے لیے فرمایا کہ اے عزیزو! ہر شخص کو دینے والا خدا ہے میں کون ہوں جسکو دلاتا ہے دیتا ہوں۔ اسکے بعد قضیہ شیخ نجم الدین صغریٰ شیخ الاسلام دہلی اور شیخ جلال الدین تبریزی کا بیان فرمایا کہ شیخ الاسلام دہلی نے ذمہ شیخ جلال الدین تبریزی رح یہ تہمت لگائی تہی کہ امردونسے صحبت رکہتے ہیں۔ جب یہ قضیہ روبرو سلطان شمس الدین پیش ہوا اُنہوں نے تحقیقات کا حکم دیا اسپر محضر بنایا گیا اور مُہریں کرائی گئیں۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ شیخ جلال الدین تبریزی کو حاضر لاویں۔ میں بہی اُسوقت موجود تہا کہ شیخ جلال الدین بارگاہِ سلطانی میں تشریف لائے سلطان نے اُنسے حال پوچھا من وعن بیان فرمایا اور کہا کہ اس معاملہ میں ایک منصف مقرر ہونا چاہیے۔ شیخ الاسلام سے پوچھا گیا اُنہوں نے منظور کیا کہ جسکو شیخ جلال الدین منصف مقرر کریں مجھے منظور ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ میں نے بہاؤالدین زکریا کو منصف مقرر کیا

چونکہ شیخ بہاء الدین زکریا موجود وہلی نہ تھے ملتان تشریف رکھتے تھے بدیں وجہ شیخ الاسلام نے اعتراض کیا کہ وہ کب یہاں آسکیں گے اور کوئی منصف مقرر ہونا چاہیے شیخ جلال الدین تبریزی نے ارشاد فرمایا کہ کل وہ وقت پیش ہونے محضر کے یہاں تشریف لاوینگے۔ سب متعجب ہوئے الغرض دوسری روز پھر روبکاری ہوئی تمام ائمہ وہلی حاضر تھے۔ مقدمہ شروع ہوا۔ شیخ جلال الدین تبریزی بھی آئے اور صف نعال میں بیٹھے ہر کسی نے التماس کیا آپ اوپر اپنی جگہ پر بیٹھیں آپنے جواب دیا کہ یہ وقت دعوے کا ہے مقام میرا یہی ہے۔ بعد اس کے روبکاری شروع ہوئی ہر کسی نے اپنی رائے ظاہر کرنی شروع کی۔ تھوڑی دیر نہ گزری تھی کہ شور ہوا کہ خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانی تشریف لاتے ہیں سب متعجب ہوئے کہ انہیں کس نے خبر کی اور کب وہاں سے روانہ ہوئے کہ یہاں آئے۔ القصہ شیخ بہاء الدین زکریا مجلس میں تشریف لائے تمام عمائد نے تعظیم کی۔ آپنے جوتیاں شیخ جلال الدین تبریزی کی اُٹھائیں اور چومیں آنکھوں سے لگائیں سبکو بزرگی شیخ جلال الدین تبریزی کی معلوم ہوئی سب اپنے کردار سے نادم ہوئے سب کی آنکھیں کھلیں سب نے معذرت کی۔ شمس والی وہلی بھی نہایت عذر معذرت سے پیش آیا معافی کا طالب ہوا حضرت نے معاف فرمایا۔ بعدہ ہمراہ شیخ بہاؤالدین زکریا مجلس سے اُٹھکر چلے گئے رات کو دریائے جمن کے کنارے پر مقیم رہے اور صبح اپنے اپنے مقامات کو چلے گئے فقط۔

الحمد للہ کہ رسالہ فوائد السالکین باتمام رسید

ترجمہ راحت القلوب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم درویشان بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خاں بریاں ابن جناب فیضمآب سالک مسالک راہ طریقت رہرو راہ شریعت سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقرا والمساکین مولانا بالفضل واولانا بالکمال خاصہ خاصگان حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان صاحب حنفی چشتی نظامی فخری سلیمانی ادام اللہ ظلہ ساکن قصبہ جھجر از مضافات شہر شاہجہاں آباد عرف دہلی بخدمت حضرات ارباب دانش واصحاب بینش عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہو کتاب مستطاب راحت القلوب بعد کا جس میں حضرت شیخ شیوخ العالم قطب الاولیا فرد الاتقیا علامۃ الوری شیخ الاسلام والمسلمین فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ملفوظات بابرکات کا جس کو حضرت سلطان المشائخ برہان الحقائق سراج الاولیا تاج الاصفیا محبوب رب العالمین نظام الحق والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی نور اللہ مرقدہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہو اور یہ ترجمہ گنج چہارم ہے مجموعہ معدن الیواقیت والجواہر یعنی مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت قدس اسرارہم سے اللہ الحمد والمنۃ کہ یہ ترجمہ ایک باب اور دو فصل پر تمام ہوا۔ حسبنا اللہ ونعم الوکیل نعم المولیٰ ونعم النصیر باب چہارم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب منقسم بر دو فصل فصل اول بندے از احوال برکت اشتمال حضرت خواجہ حریق المحبت مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہٗ

فصل دوم ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب ناظرین کتاب سے امید ہے کہ اس ذرہ بیمقدار یعنی مترجم کتاب کو دعائے خیر سے فراموش نفرمائیں ؎ زناظرین رسائل دعا طمع دارم + ازانکہ خاطی ام و سربسر گنہگارم +

بندے از حال برکت اشتمال حریق المحبت برہان العاشقین حضرت خواجہ فرید الحق والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی قدس اللہ سرہ العزیز کا وتیمناً صورت تحریر یافت

نام نامی و اسم گرامی آپکا مسعود بن سلیمان ہے آپ قوم سے شیخ فاروقی یعنے خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد سے ہیں کہ سلسلہ نسبی آپکا سترہ واسطوں سے حضرت فاروق رض تک پہونچتا ہے حضرت کی والدہ ماجدہ کا نام بی بی قرسم خاتون بنت مولانا وجیہ الدین خجندی ہی کہ ایک اعظم نساء عارفات و کاملات سے گزری ہیں ذکر خیر انکا اکثر کتب سیر مین موجود ہی۔ لقب شریف آپکا فرید الدین گنجشکر اور حریق المحبت ہی کہ آتش عشق و محبت الٰہی نے آپکے وجود میں بجز اپنی ذات کے جلوہ کے اور کچھ باقی نچھوڑا تہا۔ فرید الدین لقب آپ کو عطا فرمودہ حضرت خواجہ فرید الدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مؤلف تذکرۃ الاولیا ہی۔ اور ایک روایت میں ہی کہ یہ لقب آپکو غیب سے حاصل ہوا تہا اور لقب گنجشکر سے ملقب ہونیکی تین وجہ کتب سیر میں مرقوم ہیں۔ اول یہ کہ ایک مرتبہ آپنے دہلی میں روزہ طے رکھا تھا۔ بعد وقت مقررہ افطار کیا۔ الا کوئی ایسی چیز دستیاب نہیں ہوئی جو باعث تسکین جوع ہوتی۔ لاچار بعد از نصف شب آپنے غایت گرسنگی سے ہاتھ زمین پر مارا چند سنگریزے ہاتھ میں آگئے آپ نے اُٹھا کر مونہہ میں ڈال لیا کہ وہ پتھر کے ٹکڑے آپکے مونہہ میں شکر ہوگئے جب یہ خبر آپ کے پیر روشنضمیر خواجہ قطب الاقطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی آپ نے ارشاد فرمایا کہ فرید گنجشکر ہے دوم یہ کہ ایکدفعہ آپ خدمت مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قدس سرہ العزیز میں حاضر ہونیکے واسطے جائے اقامت سے روانہ ہوئے۔ راہ میں کسی مقام تک کہانیکو کچھ نملا ایک روز

غایت ضعف وگرسنگی سے زمین پر گر پڑے جو خاک آپ کے موہنہ میں پہونچی وہ شکر ہوگئی۔ جب یہ خبر سمع مبارک حضرت خواجہ قطب الاقطاب رضؔ میں پہونچی آپ نے ارشاد فرمایا کہ فرید الدین گنجشکر ہی۔ سوئم یہ کہ ایک روز آپ بر سر راہ تشریف فرما تھے ایک بنجارہ سامنے سے گزرا جسکے عرابوں پر شکر لدی ہوئی تھی آپنے اُس سے دریافت کیا اِن بوروں میں کیا ہو اُسنے ازراہ تمسخر جواب دیا کہ نمک ہو آپ نے ارشاد فرمایا۔ خیر نمک ہوگا۔ وہ شکر اُسی وقت نمک ہوگئی۔ منزل پر پہونچکر جب اُسنے بار کشادہ کئے تو بجائے شکر کے نمک پایا۔ روتا ہوا خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ غلام سے یہ ہودگی واقع ہوئی جو شکر کو نمک تبلایا کہ انفاس نفیسۂ حضور سے نمک ہوگیا وہ شکر تھی آپنے فرمایا کہ اگر شکر تھی تو شکر ہو جاویگی آپکے اس فرمانے سے وہ نمک پھر مبدل بہ شکر ہوگیا۔ خانخانان بیرمخان مرحوم نے اس تلازمہ میں کیا خوب کہا ہو ؎ کان نمک وجہاں شکر شیخ بحر و بر + آن گنجشکر نمک کند واز نمک شکر + ولبعد وگر لمن قال فی توصیفہ ؎ کان نمک وگنجشکر شیخ فرید + گر گنجشکر کان نمک گرو پدید + درکان نمک گرو نظر گشت شکر + شیرین تر ازین کرامتے کس نہ شنید + ولادت باسعادت آپکی قصبہ کہوتی وال ہے جسے آجکل اسکو مشائخ کی چاولی کہتے ہیں درمیان پاک پٹن وبہاران شریف ضلع ملتان میں واقع ہوئی آپ نے قبل از ارادت سیر ربع مسکوں کی فرمائی اور ہر شہر و دیار کے اولیاء اللہ سے فیض صحبت پایا۔ چنانچہ یہ امر آپکے ملفوظات سے ظاہر ہے۔ جب دہلی پہونچے آوازۂ عظمت وجلال حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سنا۔ حاضر خدمت شیخ ہوکر مجلس اول ہی میں فرط عظمت وکشش شیخ سے مرید ہوے خواجہ حریق المحبت خود ہی اعتراف فرماتے ہیں کہ میں نے سیر ربع مسکون کی ہزارہا اولیاء خدا دیکھے اور اُنکی صحبت میں رہا۔ مگر جو عظمت وجلال میری نظر سے خواجہ قطب الدین بختیار کاکی قدس سرہ کا گزرا وہ کسی ایک میں نہ تھا۔ میں اُنکا مرید ہوا شیخ نے بعد تین روز کے دروازہ عطا وکرم کا مجھپر کہولدیا اور مالا مال کرکے فرمایا کہ اے فرید بعد کامل ہونے کے میرے پاس آئے۔ انتہیٰ

کلامہ اور یہ بھی منقول ہو کہ آپ تحصیل علم میں بمقام ملتان مصروف تھے اور ایک بزرگ صاحب درس (یعنی تعلیم دینے والے ہو کتاب نافع جو فقہ کی مشہور کتاب ہو پڑھتے ہتے اُن ہی ایام میں حضرت خواجہ شہید المحبت اوش سے ملتان تشریف لائے۔ جب آپ پر نظر پڑی کشف وقایع آئندہ سو حال آپ کا معلوم کیا اور نزدیک بلا کر فرمایا کہ ایصاحب کیا پڑہتے ہو آپ نے عرض کی نافع پڑہتا ہوں۔ اسپر حضرت نے فرمایا کہ نافع سے کچھ نفع پہونچنے کی زیادہ تر امید ہو؟ آپنے گذارش کی نافع سے خیر مگر مجھکو نگاہ کرم حضور سے فائدہ پہونچنے کی زیادہ تر امید ہی یہ کہکر قدوم مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت رضؓ میں گر پڑے۔ معتقد ہوئے اور تعلیم چھوڑ کر ہمراہی حضرت خواجہ شہید المحبت نور السر مرقدہ دہلی تشریف لائے اور رشتہ مریدان میں منسلک ہوئے خرقہ خلافت پایا وقت بیعت آپکی عمر پندرہ یا اٹہارہ سال کی تہی اور بعد بیعت اسی برس تک زندہ رہی جملہ عمر شریف آپکی پچانوے یا اٹھانوے سال کی ہوئی۔ آپکو فقر وفاقہ و ستر حال نہایت مرغوب ومحبوب تھا۔ جب کسی مقام پر تشریف لیجاتے وہاں کے باشندے انوار الٰہی کو جو آپکے رخ انور میں تاباں تھے دیکھکر فوراً خدمت میں حاضر ہوتے یہ امر آپکو ناگوار معلوم ہوتا تہا آپ اُنسے کنارہ کش ہو کر دوسری جگہ تشریف لیجاتے تھے جب وہاں بہی ایسا معاملہ پیش آتا تو کسی اور جگہ تشریف لیجاتے شدہ شدہ اجودھن پہونچے کہ باشندے وہاں کے منکر درویشاں نہایت بدمزاج اور سخت گیر تھے کسی نے آپکے پہونچنے پر التفات تک نہ کیا اور نہ خاطر ومدارات سے پیش آئے بلکہ برا بھلا کہنا شروع کیا جب آپنے یہ معاملہ دیکہا بہت خوش ہوکر اپنے نفس کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ "اے فرید یہی تیرے رہنے کی جگہ ہی" ساکنانِ اجودھن نے اپنی جبلی عادت کی وجہ سے آپ کو شہر میں رہنے بہی نہ دیا۔ پس آپ شہر کے باہر ایک گھنے دار کیر کے درخت کے سایہ میں مقیم ہوئے اور یاد خدا میں مشغول۔ اکثر وقت اپنا مسجد جامع میں بسر فرماتے تھے۔ وہین آپکی اولاد ہوئی فاقے پہ فاقے کھینچتے تھے اور شدت سے سختی ومحنت کی تکلیف اُٹھانی پڑتی تہی اور وہیں

نشو ونما پاتے تھے، چونکہ آپکی دلیل روشن اور برہان قوی تھی پوشیدہ طور پر رہنا نہ ملا شہرت آپ کی نزدیک و دور ہوئی اور ہر اطراف وجوانب سے مشائخ اور ائمہ دین آنے لگے اور بالآخر اس شہرت نے یہاں تک کثرت پکڑی کہ آمد ورفت وبود وباش صلحا سے اجودہن کا نام تبدیل ہو کر پاک پٹن ہوگیا۔ آپنے بمتابعت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم چار شادیاں کیں۔ پانچ فرزند نرینہ اور تین لڑکیاں آپسے باقی رہیں۔ پوتوں اور نواسوں کا کوئی شمار نہ تھا۔ آپکے ذکر اور خوارق عادات سو جملہ کتب سیر معمور ہیں اس مختصر میں بوجہ نہونے گنجایش کے تحریر نہ ہوسکے۔ طالبان کو کتب سیر کی جانب رجوع کرنی چاہیئے آپکی ادنی کرامت یہ ہی کہ آپنے دروازہ رحمت وبخشایش الٰہی کا ہر کس وناکس کے واسطے کھولدیا تھا کیسا ہی خاطی مذنب فاسق فاجر آپکی خدمت میں حاضر ہوتا آپ اسکو شرف بیعت سے مشرف فرماکر مقامات اعلیٰ پر پہونچا دیتے تھے آپکے خلفا کی تعداد پچاس ہزار تین سو بیالیس ہی مریدوں کا اندازہ اس تعداد خلفا سے کرلیا جائے واللہ اعلم کسقدر زیادہ ہونگے۔ وفات شریف آپکی عہد سلطان غیاث الدین بلبن انار اللہ برہانہ میں بروز سہ شنبہ پنجم ماہ محرم الحرام ۶۶۴ھ ہجری ہی ہوئی مزار مبارک آپکا پاک پٹن میں زیارتگاہ خاص وعام ہی رحمۃ اللہ علیہ۔

آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت القلوب

مجلس اوّل حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہٗ تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ چھ سو پچپن ہجری بروز چہار شنبہ مجھے سعادت قدمبوس حضرت سید العابدین سند العارفین کی حاصل ہوئی آپنے نہایت مہربانی اور شفقت فرمائی اور اسیوقت کلاہ جو زیب دہ فرق مبارک تھی مع خرقہ خاص ونعلین چوبیں براہ کرم مجھے لطف فرمائیں الحمد للہ علی ذٰلک اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی اور شخص کو دینے کا تھا مگر تمہاری نسبت میں تھے کہ مجھپر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہی جب وہ آوے اُسے عطا کرنا چاہیئے اسکے بعد میں نے چاہا کہ شرح اس اشتیاق کی جو برائے حصول قدمبوسی مجھے تھا عرض

کروں۔ حضور کی وہشت اسقدر مجھ پر غالب ہوئی کہ تمام عرضداشت بھول گیا چونکہ حضرت سید العابدین
ضمیر روشن رکھتے تھے میرے اس خطرہ پر مطلع ہوے اور ارشاد فرمایا کہ ہاں میرے ملنے کا
اشتیاق تم پر بہت غالب تھا اور یہ بھی واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ کل داخل دہشتہ یعنے ہر ایک
داخل ہونے والے پر دہشت مسلط ہوتی ہی۔ اسکے بعد میرے خیال میں گزرا کہ آیندہ جو کچھ زبان
فیض ترجمان سے کلمات قدسیہ مشحون اُنکو تحریر کرتا جاؤں۔ اس اندیشہ کا گزرنا تھا کہ آپ میری
جانب مخاطب ہوے اور فرمایا کہ زہے سعادت اُس مرید کی کہ جو کچھ اپنے پیر کی زبان سے سنے
لکھتا جاوی اور اسکو اپنا طریقہ رہبری بنالیوے اُسکو بالعوض ہر ایک حرف کے ثواب عبادت ہزار
سالہ ملیگا اور بعد مرنے کے جگہ اُسکی بہشت بریں ہوگی۔ اور یہ بیت بھی حسب حال اس دعاگو کے
ارشاد فرمائی ؎ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ + سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ
بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو ہر حال میں ایسا رہنا چاہیے کہ محبت اُسپر مستولی ہو کیونکہ کوئی لحظہ
اور لحظہ ایسا نہیں گزرتا کہ میرے دل میں یہ آواز نہ آتی ہو کہ زندہ دل وہ ہی جسمیں محبت خدا ہو۔ اسکے
بعد حکایت درویشی کے بارہ میں ہوئی کہ درویشی کل پردہ پوشی ہی اور خرقہ پہننا اُس شخص کو لازم ہی جو مسلمانوں
اور غیر قوموں کا بھی عیب چھپاوے اور کسیکے آگے مکاشفہ کی گفتگو نکرے اور جو کچھ مال دنیا وغیرہ کا اسکو پہونچے
راہ خدا میں خرچ کرے اور ایک کوڑی اسمیں سے بچاکر نرکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اصحاب طریقت اور مشائخ کبار
اپنے فوائد میں بیان فرماتے ہیں کہ زکوٰۃ تین قسم پر منقسم ہوتی ہے۔ زکوٰۃ شریعت۔ زکوٰۃ طریقت اور زکوٰۃ حقیقت
پس زکوٰۃ شریعت یہ ہی کہ جب دو سو درم شرعی ہوں پانچ درم اسمیں سے دیوے اور زکوٰۃ طریقت یہ ہے
کہ منجملہ دو سو درم کے پانچ درم اپنے واسطے رکھے اور ایکسو پچانوے راہ خدا میں دے اور زکوٰۃ شریعت
یہ ہی کہ ان دو سو درم میں سے ایک حبہ بھی اپنے واسطے نرکھے کیونکہ درویشی پردہ پوشی اور
اور از خود فراموشی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح
کی زیارت کی ہی اور اُنسے فیض صحبت کئی روز تک حاصل رہا ہی کوئی دن ایسا نہوتا تھا کہ اُنکی خانقاہ
میں دس بارہ ہزار سے کم فتوح آتی ہو اور وہ اُسکو اُسی روز راہ خدا میں خرچ نفرماتے

ہوں۔ ایک پیسہ شام تک باقی نہ رکھتے تھے فرماتے تھے کہ اگر میں باقی رکھوں مجھے درویش نہ کہینگے بلکہ مالدار کہینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی قناعت ہے اگر درویش کے پاس فتوح مطلق نہ پہونچے وہ یہ نہ کہے کہ مجھے کچھ نہیں ملا کیونکہ کتب سلوک میں مرقوم ہے کہ مالک بن دینار ایک بزرگ کی زیارت کو گئے اور اُنسے باتیں کرنے لگے کہ وقت کھانیکا آپہونچا اُس درویش کی لڑکیوں نے دو روٹیاں جَو کی جن میں نمک نہ تہا لاکر آگے ہر دو بزرگواروں کے رکہدیں۔ درویش نے کھانے کو کہا۔ مالک بن دینار نے چکھا نمک نہ پایا فرمانے لگے کہ نمک ہوتا تو بہتر تھا درویش کی لڑکیوں نے جب یہ بات سنی فوراً بقال کی دوکان میں لوٹا گروی رکھ نمک لے آئیں اور مالک بن دینار کے حوالہ کیا۔ مالک بن دینار اور اُس بزرگ شخص نے جنکی ملاقات کو گئے تھے وہ روٹیاں نمک سے کھائیں جب کھانے سے فراغت پائی۔ مالک بن دینار رح نے شکریہ جناب باری عز اسمہ کا ادا کیا اور کہا کہ قناعت یہ ہے کہ جو کی روٹیاں نمک سے کھائیں درویش کی لڑکیاں سن رہی تھیں فوراً جوابدہ ہوئیں کہ اگر آپکو قناعت حاصل ہوتی تو لوٹا ہمارا بقال کی دوکان میں گروی نہ رکھا جاتا۔ آج ستر برس ہوگئے ہیں کہ ہمنے اپنے نفس کو نمک سے محروم رکھا ہے ہمیں یہ خبر نہیں کہ نمک کس رنگ کا ہوتا ہے اور اے مالک تم حکایت کھانے کی کرتے ہو۔ اے مالک درویشی اور شئے ہے اور سخن درویشی اور شئے تم نہیں جانتے کہ درویشوں پر کیا کیا مصیبتیں گزرتی ہیں اور کس کس طرح وہ آزمائے جاتے ہیں۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ خرقہ ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج سے واپس آئے آپنے صحابہ رض کو طلب فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ مجھے فرمان الٰہی ہوا ہے کہ خرقہ درویشی اُس شخص کو دوں جو میرے سوال کا جواب شافی دے میں نہیں جانتا کہ جواب شافی مجھے کس سے حاصل ہوگا۔ اسکے بعد حضرت صدیق اکبر رض کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ اگر یہ خرقہ تمکو دیا جاوے تم اسکا حق کیا بجالاؤگے آپنے جواب دیا کہ صدق اختیار کروں گا اور بندگی مولا میں قصور نہو گا اور جو کچھ مال میرے پاس ہوگا یا آوے گا وہ اُس کے

راستہ میں ایثار کروں گا۔ بعد اسکے حضرت عمر فاروق رضؔ سے بھی یہی بات پوچھی اُنہوں نے جواب دیا کہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرمائیں میں اسکی عوض عدل اختیار کروں گا اور خدا کے بندوں کے درمیان انصاف کروں گا مظلوموں کی داد کو پہونچوں گا بعد اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان رضؔ سے بھی یہی سوال کیا آپ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ اگر یہ خرقہ آپ مجھے لطف فرما دیں گے میں حیا اختیار کروں گا اور جو کچھ کہ حق اس خرقہ کا ہے بجا لاؤں گا۔ سخاوت اختیار کرونگا۔ بعد اس کے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے دریافت کیا کہ اگر تم کو دیا جاوے تو کیا کرو گے آپ نے جواب دیا کہ اے سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم اگر یہ خرقہ آپ مجھے مرحمت فرمائیں تو میں بندگان خدا کی پردہ پوشی کروں گا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہی جواب باصواب تھا جو مرتضی علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا پس یہ خرقہ انکو دیا جاتا ہے۔ بعد اس کے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے ارشاد فرمایا کہ درویشی پردہ پوشی ہی درویش کو چاہیئے کہ یہ چار باتیں اختیار کرے اگر یہ چار باتیں اُسمیں نہ ہونگی اُسکو درویش نہ کہینگے اول آنکھوں کو بند کرے کہ عیب بندگان خدا نہ دیکھے۔ دوسرے کان بہرے کرے کہ ناشنیدنی باتیں نہ سنے تیسرے زبان گونگی کرے کہ سخن ناگفتی موں سے نہ نکلے چوتھے پاؤں کو لنگڑا رکھے کہ جب اُس کا نفس کسی ناجائز یا بغیر ضرورت کسی جگہ جانا چاہے وہاں نہ جاوے جب چاروں باتیں اسکو حاصل ہوں گی اُسے درویش کہینگے ورنہ مدعی دروغگو ہے بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ شیخ شہاب الدین عمر سہروردی چالیس برس آنکھوں پر پٹی باندھے رہے کسی نے اس کا سبب پوچھا آپ نے جواب دیا کہ پٹی اسواسطے باندھ رکھی ہے کہ عیب آدمیوں کا دکھلائی نہ دیوے اور اگر اتفاقیہ کہائی دیجائے اُسکو چھپاؤں کسی سے ذکر نہ کروں۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا۔ دیر تک سر مراقب رہے جب سر اُٹھایا میری طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا درویش کو ایسا ہونا چاہیئے کہ جو کچھ اُس کی خواہش ہو ویسا ہی ہو جاوے شیخ الاسلام یہ ذکر فرما رہے تھے کہ محمد شاہ نامی آپکے پیر بھائی خدمت شریف میں حاضر ہوئے آپ نے اُنکی خاطر کی اور بیٹھ جانیکو ارشاد فرمایا جب وہ حسب الارشاد

بیٹھ گئے الآثار تفکر چہرہ سے عیان تھے اُنکے بھائی پر حالت سکراتِ موت ونزع جان طاری تھے آپنے روشنضمیری سے اُن کا حال دریافت فرماکر اُنسے مخاطب ہوکر فرمایا۔ حال کیسا ہی؟ کچھ جائے اندیشہ نہیں جاؤ تمہارا بھائی اچھا ہوگیا۔ محمد شاہ بعد ادائے آداب اپنے گھر روانہ ہوئے جب گھر پہونچے دیکھا کہ فی الواقع بھائی کی بیماری جاتی رہی ہی اور وہ بالکل تندرست ہی کہ بیٹھا ہوا کہانا کہا رہا ہے مطلق آثار زحمت اُسپر نمایان نہیں ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اکثر خطبہ میں پڑھا کرتے تھے کہ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی چیز پہونچی ہو اور آپنے درمیان صبح اور قیلولہ کے خرچ نفرمائی ہو شام تک کوئی چیز آپ باقی نہ رکھتے تھے اُسیوقت مولانا بدرالدین اسحاق رضہ نے عرض کیا کہ اسراف کیا ہی اور اُسکی حد کہانتک ہی آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ بے نیت دین اور رضا اسکے واسطے نہ دین وہ اسراف ہی اور اگر تمام عالم کی اشیا براہِ خدا دیجاوین تو وہ اسراف نہیں حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بے بہا بیان فرما رہے تھے کہ نماز ظہر کی اذان ہوئی آپنے نماز ظہر ادا فرمائی اور بعدہ مشغول ہوبے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

مجلس دوم روز دوشنبہ تاریخ ۱۰ ماہ رجب ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ بدرالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور مولانا شرف الدین نبیسۂ قاضی حمید الدین ناگوری رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ درویش کے پاس خواہ مسکین خواہ تونگر آوے لازم ہے کہ اُسکو محروم نجانے دے جو کچھ موجود ہو اُسکو دینا چاہیے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص میرے پاس آتا ہی کچھ واسطے نذر کے لاتا ہے۔ اگر کوئی فقیر آوے اور کچھ نہ لاوے مجھپر قرض ہے کہ اُسے میں کچھ عطا کرون۔ اسکے بعد آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس صحابہ آتے تھے براے حصول علم واحکام شرع آپکے فیضان صحبت سے مقصود اُنکا اُنکو حاصل ہوتا تھا جب آپ سے مرخص ہوتے تو جو کچھ آپسے سنا تھا وہ اوروں کو سکہلاتے اور نصیحت وموعظت فرماتے

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام عمدۃ الابرار تاج الاولیا قطب الدین بختیار کاکی اوشی قدس سرہ کی رسم تھی کہ جس روز اُنکے لنگر خانہ میں کوئی شے خوردنی موجود نہ ہوتی آپ شیخ بدرالدین غزنوی خادم خانقاہ سے ارشاد فرماتے کہ اگر پانی موجود ہو تو اُسی کا دور چلاؤ کہ آجکا روز بھی بخشش اور عطا سے خالی نہ جاوے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب بغداد اور اسکے نواح میں میں سیاحت کرتا تھا اُسوقت مجھے اور خواجہ اجل شیرازی رح سے ملاقات ہوئی میں نے سلام کیا انہوں نے جواب دیکر مصافحہ کیا اور ایک تیز نظر سے مجھے دیکھکر کہا "بیا اے لنگر عالم کہ نیک آمدی" میں یہ سنکر بیٹھ گیا آپنے بہت لطف وکرم میرے حال پر مرعی فرمایا اور کئی روز مجھے مہمان رکھا۔ آپکی عادت دیکھی گئی کہ کسی آنیوالے کو خالی نجانے دیتے تھے۔ میرے سامنے کبھی ایسا نہوا کہ کوئی آنیوالا خالی گیا ہو اگر کچھ اور موجود نہ ہوتا آپ خستہ خرما جو ہمیشہ اپنے پاس موجود رکھتے تھے عطا فرماتے تھے مجھے بر وقت رخصت دعا دی کہ اللہ تعالی تمہارے رزق میں برکت کرے میں وہاں سے روانہ ہوا لوگوں کی زبانی معلوم ہوا کہ آپ صاحب نفس ہیں نفس آپ کا کبھی خالی نہیں جاتا ہے جیسا فرماتے ہیں ویسا ہی ہوتا ہی اور اس کا اثر اولاد میں بھی اُس کے باقی رہتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسی نواح میں ایک اور بزرگ سے ملاقات ہوئی بعد رسم معمولی اُنہوں نے مجھے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الارشاد بیٹھ گیا وہ بہت لاغر اندام تھے گوشت اُنکے بدن میں مطلقاً نہ تھا اور جس مقام پر وہ رہتے تھے وہ ایسے ویرانہ میں تھا کہ آدمی کے وہاں جانے کا کیا ذکر چرند و پرند تک نہ تھے یہ حال دیکھکر مجھے خیال گذرا کہ یہ بزرگ ایسے خرابہ میں کیوں رہتے ہیں اور صورت اُنکی معاش کی کیا ہے اس خیال کا میرے دل میں گذرنا تھا کہ وہ بزرگ میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید مجھے اس غار میں رہتے ہوئے چالیس برس گذرے ہیں خورش میرے سوائے خس و خاشاک کے اور کچھ نہیں میں نے جب یہ مکاشفہ اُن کا دیکھا سر اُن کے قدموں پر رکھا اور چند روز اُنکی صحبت میں رہا پھر وہاں سے جانب بخارا روانہ ہوا۔ وہاں شیخ سیف الدین باخرزی رح سے ملاقات ہوئی۔

بزرگ باعظمت وہیبت تھے جب اُنکی مجلس میں پہونچا سلام عرض کیا ارشاد فرمایا کہ بیٹھ
جاؤ میں بیٹھ گیا آپ ہر لحظہ میری جانب دیکھکر فرماتے تھے کہ یہ لڑکا صاحب خانقاہ ہونیوالا ہی
تھوڑی دیر کے بعد سیاہ کمل جو دوش مبارک پر پڑا ہوا تھا اُتار کر مجھے لطف فرمایا اور ارشاد فرمایا
کہ یہ گلیم اوڑھ لو۔ میں نے یہ امر مسعود سمجھکر اوڑھ لیا۔ چند روز آپکی خدمت میں رہا ایسا ایکدن
بھی نہ ہوتا تھا کہ ایک ہزار آدمی سے کم اُنکے دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوں اور آنیوالا اُن کی
خانقاہ سے محروم جاتا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہاں سے روانہ ہوکر ایک مسجد میں شب باش ہوا وہاں
استماع میں آیا کہ اس مسجد کے متصل ایک صومعہ ہی ایک بزرگ اہل دل اُسمیں رہتے ہیں میں علی الصباح
اُنکی خدمت میں پہونچا۔ شرف زیارت سے مشرف ہوا وہ بزرگ عالم تحیّر میں کھڑے
تھے چار رات دن کے بعد عالم صحو (ہشیاری) میں آئے۔ میں نے سلام کیا۔ بعد جواب
سلام ارشاد فرمایا کہ تمکو مجھسے رنج پہونچا ہے بیٹھ جاؤ۔ میں حسب الارشاد بیٹھ گیا اُنہوں نے
اپنا قصہ کہنا شروع کیا کہ میں خاندان شمس الدین سے ہوں تیس برس سے اس غار میں رہتا ہوں
اَے فرید اس تیس برس میں سوائے ہیبت اور حیرت کے مجھے کچھ اور حاصل نہیں ہوا۔ شاید
تم اس کے سبب سے واقف ہو۔ میں نے عرض کیا کہ مجھے اس کا باعث معلوم نہیں آپ ارشاد
فرمائیں۔ فرمانے لگے کہ یہ راہ راستبازوں کی ہے جس شخص نے اس راہ میں قدم راستی سے رکھا
وہ منزل مقصود کو پہونچا۔ وصال دوست اُسے حاصل ہوگا۔ اگر اس راہ میں بے رضائے دوست
کے قدم مارے گا جل جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز سے مجھے محبت الٰہی نصیب ہوئی
میرے اور حق تعالیٰ کے درمیان ستر ہزار پردے تھے فرمان ہوا آگے آؤ جب پہلا پردہ اُٹھا
مقربان درگاہ کو دیکھا کہ کھڑے ہوئے اپنی آنکھیں اوپر کئے ہوئے ہیں اور زبان حال سے
کہہ رہے ہیں کہ ہم تیرے دیدار کے مشتاق ہیں۔ بعدہ دوسرے حجاب سے گزرا وہاں بھی یہی حال
تھا جب حجاب خاص میں پہونچا آواز آئی کہ اے فلاں شخص اس حجاب سے وہ عبور کرسکتا ہی جو جملہ
موجودات دنیاوی کو ترک کرے بلکہ اپنی ذات سے بیگانہ ہوجاوے تاکہ مجھسے یگانہ ہو میں نے

عرض کی کہ میں سب سے بیگانہ ہوا ہوں۔ آواز آئی کہ اگر تو نے سب کو چھوڑ دیا تو مجھ سے یگانہ ہوا اسوقت میں نے نگاہ ڈالی اپنے تئیں اس صومعہ میں پایا پس الیفرید اس راہ میں سب سے بیگانہ ہونا چاہیے کہ حق تعالی سے یگانہ ہو۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ اثنا گفتگو میں وقت نماز شام کا آگیا میں نے اور انہوں نے باہم جماعت سے نماز پڑہی۔ جب نماز سے فارغ ہوئے دیکھا کہ غیب سے دو کاسۂ آش اور چار روٹیاں اُتریں اُنہوں نے مجھے کہانے کے واسطے ارشاد کیا میں نے وہ کہانا اُنکے ساتھ کہایا عجب مزے کا تہا کہ وہ حلاوت آج تک میں نے کسی اور طعام میں نہیں پائی۔ الغرض اس رات کو وہاں مقیم رہا۔ بعدہ روانہ ہوکر ملتان پہونچا۔ برادر محترم مولانا بہاؤالدین زکریا ملتانی سے ملاقات ہوا اُنہوں نے بعد مصافحہ کے دریافت کیا کہ تمنے اپنا کام کہاں تک پہونچایا ہے میں نے جواب دیا کہ میری کمالیت یہانتک پہونچی ہے کہ اگر میں اس کرسی کو جسپر آپ متمکن ہیں ہوا میں اُڑنے کا حکم دوں ہر آئینہ ہوا میں بلند ہو۔ یہ بات میرے موہنہ سے پوری نہ نکلی تھی کہ کرسی ہوا میں بلند ہوئی۔ حضرت بہاؤالدین زکریا نے ہاتھ اپنا کرسی پہ مارا اور فرمایا کہ رہ یہ سخن بطریق تمثیل تہا نہ بر سبیل حکم۔ بعدہ مجھے ارشاد فرمایا کہ تمنے اچھی دستگاہ بہم پہونچائی ہے وہاں سے مرخص ہوکر دہلی آیا چند روز سکونت اختیار کی ملازمت شیخ الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کی حاصل ہوئی جو عظمت اور نعمت میں نے انہیں مشاہدہ کیں کسی ایک میں اس سفر میں نہ دیکھی تھی میں اُنکا مرید ہوا۔ تیسرے روز آپنے دروازہ عطاو کرم کا مجھپر کھولدیا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اسے فرید تم اپنا کام پورا کرکے میرے پاس آئے جب آپنے یہ بیان فرمایا زور سے چیخ ماری اور بیہوش ہوگئے بعد تین روز کے ہوش میں آئے میری طرف مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ مردانِ خدا نے ایسی ایسی صعوبتیں اور کرب اُٹہائی ہیں تب کہیں مقامات علیا کو پہونچے ہیں یہ سعادت تمام بنی آدم میں مرکب ہے اور فیضان الہی سب کے واسطے یکسان ہے لیکن مرد ہونا چاہیے جو جدوجہد کرکے ایک مقام حاصل کرے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جس راستہ میں سفر دل سے کرو اور قدم صدق کا رکھو اور بغیر آنکھوں کے دیکھو ورنہ ہرگز مقام قرب کو نہ پہونچوگے

بعد اسکے ارشاد فرمائی رباعی۔ توراہ نرفتۂ ترا ننمودند ٭ ورنہ کہ زوایں درکہ بروئے کشودند ٭ جان ورہ دوست باز اگر میخواہی ٭ تو نیز چناں شوی کہ ایشان بودند ٭ آپ بار بار اسی رباعی کی تکرار کرتے تھے اور ہر مرتبہ بعد پڑھنے رباعی کے سر سجدہ میں رکھتے اور سر اٹھا کر پھر پڑھتے اور پھر سر بسجدہ ہوتے تا انیکہ وقت نماز ظہر کا آگیا۔ موذن نے اذان دی آپ اٹھکر نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔

مجلس سوم۔ روز چہارشنبہ ۲ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ برہان الدین غزنوی شیخ جمال الدین ہانسوی۔ مولانا ناصح الدین پسر قاضی حمیدالدین ناگوری اور مولانا شمس الدین برہان اور دیگر مشائخین عظام رضوان اللہ تعالی علیہم حاضر خدمت مبارک تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے حب الدنیا راس کل خطیئۃ یعنی محبت دنیا تمام خطاؤں کی جڑ ہی اور دوسری حدیث میں آیا ہی من ترک الدنیا ملک ومن اخذ الدنیا ہلک یعنی جسنے چھوڑ دیا دنیا کو وہ فرشتہ ہوا اور جسنے پکڑا دنیا کو ہلاک ہوا۔ اور حضرت سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی کہ دنیا اور دوستی دنیا سے بڑھکر کوئی حجاب درمیان بندہ اور حق تعالی کے نہیں ہی جسقدر دنیا میں زیادہ مشغولی ہوگی اُسیقدر حق سے دوری ہوگی اُسیوقت آپ نے ایک مثال متضمن اسی معنی کی بیان فرمائی کہ ایک آدمی سیدھا کھڑا ہی وہ سامنے دیکھتا ہی اور جب اُسنے مونھ پیچھے موڑ لیا تو اُسے آگے دیکھنے سے رہ گیا۔ آدمی کو چاہیے کہ کسی حال میں دنیا سے مشغول نہو ورنہ حق سے باز رہے گا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان فیض ترجمان شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت رض سے میں نے بذات خود سنا ہی اور وہ مرفوعاً اپنے اُستاد سے نقل فرماتے تھے کہ جسوقت آدمی صیقل محبت سے زنگ دنیا دی اپنے آئینہ دل سے پاک کرے اور ذکر حق سے موانست پکڑ لے کہ ہستی غیر کی اپنے درمیان سے اٹھا دیوے اُسوقت خدا تعالی سے یگانہ ہوگا اگر ایسا نکرے گا حاشا وکلا مطلق بہرہ ورنہ ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دل کے واسطے بھی حیات وممات ہی علاوہ حیات جسمی کے جسم سے

روح خارج ہونے پر دفن کردیتے ہیں دل اپنی زندگی اور موت علٰحدہ ہی رکھتا ہے جبکی نسبت اللہ تعالیٰ عزاسمہ قرآن شریف میں فرماتا ہے اَوَ مَن کَانَ مَیتاً یعنے بکثرت شغل دنیا فَاَحیَینٰہُ یعنی بذکر مولا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ دل ہرگاہ لذات شہوات ماکولات اور مشروبات میں مبتلا ہوتا ہے غفلت اُسپر اثر کرتی ہے اور ہوا اُسپر مستولی ہوتی ہے بجز ذکر حق تعالیٰ سبحانہ ہر طرح کے وسوسے آتے ہیں پس دل سیاہ ہوجاتا ہے اور دل کا سیاہ ہوجانا حکم دل کی موت کا رکھتا ہے کیونکہ جس زمین میں جھنڈا ور گھانس زیادہ ہوتی ہے وہ تخم قبول نہیں کرتی اُسے بنجر کہتے ہیں ایسا ہی دل کا حال ہے اور وہ دل جو یاد حق میں مشغول ہے اسپر دیو پری آسیب کسی طرح کی بلیات مستولی نہیں ہوسکتی ایسا دل زندہ ہے کہ کسی طرح کا تعلق دیناوی نہیں رکھتا اور ہوا اس سے جاتی رہتی ہے۔ یہ دل دل منور ہے اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب عمدہ میں حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ اصل اس راہ میں صلاحیت دل کی ہے اور صلاحیت دل اسوقت حاصل ہوتی ہے کہ اپنی ذات کو کل غل وغش دنیاوی سے اور حسد ونفاق سے پاک وصاف کرے۔ اعمال درویشی یہی ہیں اور جوہر درویشی بھی یہی ہے۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ وہ درویش جو اِس دنیائے دنی کی رفعت وجاہ کا خواستگار ہو اور اپنی ذات کو اسیر لطف مرومان کرنے کی خواہش کرے پس اُسکی نسبت جاننا چاہیے کہ وہ درویش نہیں ہے درویشوں کا بدنام کرنیوالا ہے اور مرتد طریقت ہے کیونکہ فقرا کو دنیا سے اعراض آیا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ہنگام قیام بغداد مجلس حضرت خواجہ اجل شیرازی رحمۃ اللہ علیہ میں سنا تھا آپ فرماتے تھے کہ کتاب عمدہ مصنفہ حضرت سید الطائفہ میں مرقوم ہے کہ درویش کو مطلق حرام ہے کہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرے امراء وسلاطین کے پاس آوے جاوے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بادشاہ عراق اسقدر سخت بیمار ہوا کہ صاحب فراش ہوگیا اور تین سال اس زحمت میں گرفتار رہا۔ آخرالامر اُس نے حضرت خواجہ سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کو طلب کیا کہ اُن کے ذریعہ سے استعانت

طلب کرے۔ الغرض خواجہ سہیل رح بادشاہ کے پاس حسب الطلب اُسکے گئے اور اپنا ہاتھ اُس کے جسم پر پھیرا حق تعالیٰ نے شفاءِ مطلق بادشاہ کو عنایت کی۔ حضرت عبداللہ سہیل تستری رح نے اس امر کے کفارہ کے لیئے سات برس تک خلق سے عزلت اختیار کی اور ارشاد فرماتے تھے کہ بزرگان دین اور مشایخ طریقت کا فرمودہ ہی کہ صحبۃ الاغنیاء للفقراء سم قاتل حاصل مرادیہ ہو کہ جہاں تک تم سے صحبت اغنیا اور ارباب دنیا سے بچا جاوے بچو۔ التفات مطلق نکرو کیونکہ محبت دنیا کی اُن کے دلوں میں استوار ہو رہی ہے ملنے والوں کو بھی نقصان پہونچاویگی۔ حضرات صوفیہ رضی اللہ عنہم فرماتے ہیں کہ ایک ذرہ کے برابر دوستی دنیا جس درویش کے دل میں ہوگی وہ مردود طریقت ہے اسکے بعد گفتگو دربارۂ ذکر ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر حق میں یہانتک مشغول ہونا چاہیے کہ ہر بن مو زبان ہو جاوے۔ چنانچہ میں نے کتاب اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہی کہ ایک مرتبہ خواجہ ابو سعید ابو الخیر قدس سرہٗ ذکر خداوندی میں تھے کہ ہر بال کی جڑ سے خون روانہ ہونے لگا۔ اہل خانہ نے کاسۂ چوبین اُنکی نشستگاہ کے نیچے رکھدیا کہ جو بہے وہ کاسہ میں جمع ہو جائے۔ آپکے جسم مبارک سے اسقدر خون رواں تھا کہ بہت تھوڑے عرصہ میں وہ کاسہ بھر گیا اور اہل خانہ نے وہ خون پی لیا۔ اسکے بعد میری طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ اصل اس راہ میں صلاحیت دل ہی اور یہ صلاحیت اُس شخص کو حاصل ہوتی ہی کہ لقمۂ حرام سے پرہیز کرے اور اہل دنیا سے مجتنب رہے اسکو گلیم اور صوف پہننا روا ہے ورنہ لباس زہاد پہننا نہ چاہیئے۔ اس کمبل کی قدر حضرت موسیٰ کلیم اللہ آدم صفی اللہ ابراہیم خلیل اللہ یا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانی ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے زبانی حضرت خواجہ قطب الملۃ والدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کے سُنا ہی کہ میں خدمت حضرت خواجہ مودود چشتی رح میں دس برس حاضر رہا ہوں میرے روبرو کبھی ایسا اتفاق نہیں ہوا کہ کسی بادشاہ یا امیر کی ملاقات کو گئے ہوں۔ البتہ واسطے ادائے نماز جمعہ کے صومعہ سے مسجد جامع میں تشریف لیجاتے تھے۔ حضرت خواجہ مودود کی زبانی میں نے سنا ہے کہ جب درویش کسی بادشاہ یا امیر کے دروازہ پہ جاوے اُس سے گلیم اور جملہ اسباب درویشی چھین لینا چاہیئے اول اُسکو منع کریں اگر باز نہ آوے پس وہ گلیم و خرقہ جو اوڑھے یا پہنے ہو آگ میں ڈال دینا چاہیے۔ کہ

جل جاویں کیونکہ دنیا اور اہل دنیا سے آمیزش کرنیوالا درویش نہیں ہے۔ مدعی دروغگو کاذب ہے اور فرماتے تھے کہ جب کسی اہل صفہ یا صاحب گلیم کو کوئی حاجت پیش آتی تھی وہ گلیم اور صوف پہنکر زنجیر گلے میں ڈالتے اور مناجات کرتے کہ الٰہی بہ برکت اس لباس درویشی کے حاجت رفع فرما۔ حق تعالیٰ انکی اُس مہم کو سرانجام کو پہونچا دیتا تھا۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ جو شخص جامہ پشمین پہنے اُس کو لازم نہیں ہے کہ لقمہ چرب و شیرین کھاوے اور جب لباس اہل سلوک کا پہنے بادشاہوں اور اہل دنیا سے ملے اگر یہ دو موخرالذکر امور کریگا وہ لباس اہل سلوک میں خیانت کرنے والا ہوگا اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ کسی شخص نے حضرت ذوالنون مصری رحمۃ سے عرض کی کہ ایک شخص آپکے مریدوں میں سے بادشاہ اور اہل دُوَل کے پاس آمد و رفت رکھتا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ اُس کو حاضر لاؤ وہ سامنے لایا گیا۔ آپنے دیکھتے ہی وہ گلیم اور لباس یعنی خرقہ درویشی اُتروالیا اور جلوا دیا اور ایک تیز نظر سے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ لباس انبیا اولیا اور عرفا کو ہر روز ناپاک آدمیوں میں لیجاکر جو خبیث کرتا ہے اور چاہتا ہے کہ اس لباس سے روبرو حضرت الٰہی کے آوے یہ بالکل ناممکن ہے اُس کے بعد حضرت مالک بن دینار رحمۃ کی حکایت بیان فرمائی کہ وہ تین کپڑے اوپر تلے پہنے تھے جب نماز کا وقت آتا وہ لباس جو سب سے اوپر تھا وہ جو سب سے نیچے تھا اُتار ڈالتے اور پیراہن درمیانی سے نماز ادا فرماتے اس کا سبب اُنسے دریافت کیا گیا جواباً ارشاد فرمایا کہ پیراہن اول یعنی اوپر والے پر نگاہ خلق پڑتی ہے اور پیراہن سوم یعنی سب سے نیچے کی پوشش سے بو حرص و غل و غش کی آتی ہے۔ لیکن پیراہن درمیانی ان باتوں سے فارغ ہے پس بہتر یہ ہے کہ اُس سے ہی نماز ادا کیجاوے۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ متقدمین نے ایسی ہی احتیاط کی ہے تو مقامات علیا کی تہ کو پہونچے ہیں۔ آپ یہ ارشاد فرما رہے تھے کہ وقت نماز پیشین آگیا۔ شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمدللہ علیٰ ذالک۔

مجلس چہارم روز سہ شنبہ ۲۷ رجب ۶۵۵ھ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ جمال الدین ہانسوی۔ شیخ نجیب الدین متوکل۔ شیخ بدرالدین غزنوی۔ شمس دبیر اور بہت سے بزرگ حاضر خدمت

تھے گفتگو شب معراج اور اسکی فضیلت کے بارہ مین ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا شب معراج نہایت باعظمت اور بابرکت شب تھی کیونکہ حضرت رسول اللہ صلعم کو اس رات عروج حاصل ہوا۔ جو شخص اس رات کو زندہ رکھے یعنی تمام رات جاگتا رہے ہر آئینہ وسیل اس بات کی ہے کہ اس کو بھی معراج روزی ہو یعنی سعادت معراج اور ثواب اُسکا اُس جاگنے والے کے نامۂ اعمال میں تحریر کیا جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں جانب بغداد مسافر تھا۔ جب بغداد میں پہونچا وہاں کی سیر کی اور مطلب اس سیر و سیاحت سے یہ تھا کہ کسی اہل اللہ کی زیارت نصیب ہو چنانچہ میں اپنا یہ ارادہ ہر کس وناکس کے آگے ظاہر کرتا اور اُنسے بزرگان دین کا سراغ پوچھتا۔ الغرض مجھے ایک بزرگ کا حال معلوم ہوا کہ کنارہ دریائے دجلہ کے مسکن گزین ہیں۔ مین اُن کی خدمت میں حاضر ہوا وہ نماز میں مصروف تھے۔ مجھے اس قدر انتظار کرنا پڑا کہ وہ نماز سے فارغ ہوے اُسوقت میں نے سلام کیا۔ وہ جواب سلام دیکر فرمانے لگے کہ بیٹھ جاؤ حسب الامر میں بیٹھ گیا۔ اُن کے چہرے سے ایک عظمت وہیبت ظاہر تھی اور مونہہ اُن کا مانند چودہویں رات کے چاند کے تاباں ودرخشاں تہا۔ الغرض وہ میری جانب مخاطب ہوے اور ارشاد فرمایا کہ کہاں سے آئے ہو مین نے کہا کہ اجودھن سے آتا ہوں ارشاد فرمایا کہ اگر بزرگوں کی زیارت کی غرض سے یہ سفر اختیار کیا ہے اللہ تعالی تمکو بھی بزرگی عنایت فرماوے گا۔ جب اُنھوں نے یہ فرمایا میں نے سر تسلیم خم کیا۔ اس کے بعد اُنھوں نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ اے مولانا فرید مجھے پچاس برس یا اس سے کچھ کم وبیش اس غار مین رہتے ہوے گذر گئے ہیں میں حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کی اولاد سے ہوں۔ جڑی بوٹی میری خورش ہے شب گذشتہ کہ ۲۷ رجب کی شب تھی میں شب بیدار تہا۔ اے فرید اگر تم آج کی رات کی حکایت سنو تو میں بیان کرون مین نے عرض کیا کہ بسر وچشم سنونگا۔ فرمانے لگے کہ عرصہ بیس سال سے شب زندہ دار ہوں لیکن شب گذشتہ اتفاقاً میری آنکھ مصلے پر لگ گئی کیا خواب دیکھتا ہوں کہ آسمان اول سے ستر ہزار فرشتے اُترے اور میری روح کو عالم بالا میں لیگئے۔ جب آسمان اول پر پہونچا فرشتون کو دیکھا کہ کھڑے ہوے یہ تسبیح پڑھ رہے ہیں۔ سُبْحَانَ ذِی الْمُلْکِ وَالْمَلَکُوْتِ۔

میں نے دریافت کیا یہ کب سے اسطور پر کھڑے ہیں آواز آئی جس روز سے مخلوق ہوے اُسی روز سے
اسی طرح کھڑے ہیں اور عبادت اُنکی یہی تسبیح ہو بعدہ اس آسمان سے آسمان دوم پر پہونچا اور عجائبات
قدرت الٰہی مشاہدہ کیئں کہ وصف اور حال اُنکا بیان نہیں ہوسکتا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے
کیا کیا اشیاء عجیبہ پیدا کی ہیں۔ القصہ زیر عرش پہونچا آواز آئی کہ وہیں ٹھیر او میں ٹھیرایا گیا۔ جملہ انبیاء و اولیا
اس جگہ حاضر تھے میں نے اپنے دادا جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو بھی دیکھا کہ متفکر سر نیچا کئے
ہوئے کھڑے ہیں۔ اُسوقت میرا نام لیکر پکارا گیا میں نے جواب میں لبیک عرض کی فرمان ہوا اچھے آئے
اور عبادت کا حق خوب بجالائے اب تمپر عنایت کی جاتی ہو۔ تمہارا مقام علیین ہوا۔ میں اس
امر کے سننے سے بہت خوش ہوا اور سر سجدہ میں رکھا۔ فرمان ہوا سر اُٹھاؤ۔ میں نے سر اُٹھایا اور عرض کی
اس سے بالاتر رتبہ کا خواستگار ہوں۔ حکم ہوا اے فلانے اس جگہ سے آگے نہ جاسکوگے معراج تمہاری اسیجگہ
تک ہو جب کام اپنا اس سے زیادہ کروگے اعلیٰ رتبہ کے مستحق ہوگے جب میں نے یہ آواز سنی واپس ہوا
اور نزدیک جد اپنے خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کے آیا اور پیروں میں گر پڑا اور دریافت کیا آپ
متفکر اور سر افگندہ کسواسطے تھے۔ ارشاد فرمایا کہ جب تجھے اس جگہ لائے میں متحیر ہوا کہ شاید اس سے
کوئی خلاف امر صادر ہوا ہو اور اُسوجہ سے لائے ہوں۔ کہ مجھے شرم دلائی جائے کہ یہ تمہارا
پوتا ہے جو تمہارے طریقہ کے خلاف تھا میں یہ سنکر بیدار ہوگیا اور اپنے تئیں اس مقام میں پایا
پس اے فرید جو طلب خدا کرتا ہے حق تعالیٰ بھی اُس کا طالب ہوتا ہو۔ آدمی کو لازم ہو ہر وقت اپنے
علو مرتبہ کی کوشش کرتا رہو جو شخص اس رات کو جاگیگا البتہ سعادت اس شب کی اُسکو حاصل
ہوگی یہ فرماکر خاموش ہو رہے میں بوجہ جلنے رات کے ٹھیر گیا اُنکا قاعدہ دیکھنے میں آیا کہ بعد نماز عشا
کے نماز معکوس پڑھتے ہیں اور صبح تک نماز معکوس میں رہتے ہیں میں علے الصباح وہانسے روانہ
ہوکر بغداد واپس آیا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اس شب کو سو رکعت نماز اس
ترکیب سے پڑھنی چاہیے کہ بعد سورۂ فاتحہ کے پانچ پانچ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھے جب فارغ ہو ستر دفعہ استغفا
پڑھے اور پھر سو مرتبہ درود شریف پڑھے۔ بعد اسکے سر بسجدہ ہوکر حاجت طلب کرے انشاءاللہ تعالیٰ حاجت

اُس کی پوری ہوگی، بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ معین الدین سنجری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ ۲۷ رجب کی شب شبِ رحمت ہے جو شخص اس شب کو زندہ رکھیگا اللہ تعالیٰ اُکی ذات سے امید ہو کہ بے بہرہ نرہیگا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلعم نے ارشاد فرمایا ہے کہ ۲۷ رجب کی شب کو ستر ہزار فرشتے اپنے سروں پر انوار الٰہی کے طبق رکھے ہوئے زمین پر اُترتے ہیں اور اُس گھر میں جاتے ہیں جسکے رہنے والے یادِ خدا میں بیدار ہوں حکم ہوتا ہو کہ ان نور کے طباقوں کو اُنکے سروں پر اُلٹ دو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ معلوم نہیں کیا سبب ہو کہ لوگ اس نعمتِ عظمیٰ سے بے بہرہ رہتے ہیں۔ یہ ذکر ہو رہا تھا کہ شیخ بدرالدین غزنوی مع چھ نفر درویشوں کے حاضر خدمت ہوئے اور حضرت شیخ الاسلام کے نزدیک بیٹھ گئے۔ گفتگو سماع کے بارہ میں ہوئی۔ ہر شخص اپنی اپنی سمجھ کے موافق بیان کرتا تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے شیخ جمال الدین ہانسوی رح کی طرف مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ سماع راحت دل ہو اور اہل محبت کو جنبش دینے والا ہے جو بحرِ محبت میں شناوری کرتے ہیں۔ اور اسیوقت یہ بھی بیان فرمایا کہ رسم عاشقوں کی یہ ہے کہ جب نام دوست کا سُنتے ہیں واسطے تعظیم کے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ بدرالدین غزنوی رحمۃ اللہ علیہ نے دریافت کیا کہ سماع میں جو بعض وقت بیہوشی ہو جاتی ہو اس کا کیا سبب ہو۔ آپنے زبان مبارک سے ارشاد فرمایا کہ یہ بیہوشی روزِ الست بربکم کے روزسے ہو کہ جب الست بربکم سنا تھا بیہوش ہوگئے تھے۔ پھر وہی بیہوشی اُنمیں اثر کر جاتی ہو۔ اس کے بعد شمس دبیر نے زمین خدمت چومکر عرض کی کہ جس روز الست بربکم کہا گیا تھا۔ جملہ ارواح یکجا تھیں یا متفرق آپنے ارشاد فرمایا سب یکجا تھیں۔ شمس دبیر نے دوبارہ عرض کیا کہ پھر یہ جہود و ترسا و مُغ وغیرہ کیونکر ہوگئے شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ امام محمد غزالی رح نے اپنی کتاب میں لکھا ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے ندا الست بربکم کی دی تمام ارواح چار صفوں میں ہوگئیں حصۂ اول پہلی صف والوں نے بلیٰ دل و زبان سے کہا اور سجدہ کیا۔ یہ ارواح انبیا اولیا صدیقوں اور شہیدوں کی تھیں۔ لیکن صف دوم نے

دل سے بلی کہا اور زبان سے نہ کہا۔ اور سجدہ کیا یہ ارواح ہنود کی تھیں کہ کافر پیدا ہوئیں اور بعد کو مسلمان ہو گئیں اور خاتمہ اسلام پر ہوا۔ اور صف سوم نے زبان سے بلی کہا اور دل سے نہ کہا اور سجدہ کیا وہ ارواح مسلمانوں کی تھیں وہ مسلمان پیدا ہوئیں اور بعدہٗ عیاذاً باللہ مرتد ہوئیں اور کافر داخل دوزخ ہوئیں اور صف چہارم نے بلی نہ دل سے کہا اور نہ زبان سے کہا اور نہ سجدہ کیا۔ وہ قوم کافر پیدا ہوئے اور کافر مرے جب شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے فرمانے لگے کہ اہل سماع اسی روز الست کی بیہوشی سے بیہوش ہو گئے تھے اب بھی بیہوش ہو جاتے ہیں۔ وہ بیہوشی ان میں مرکب ہے۔ جب دوست کا نام سنتے ہیں۔ حرکت و حیرت اور ذوق و بیہوشی۔ یہ چاروں چیزیں ان میں پیدا ہو جاتی ہیں اور سبب سبب معرفت سے ہے۔ یعنی جب تک معرفت حاصل نہیں ہوتی۔ یہ چاروں چیزیں حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور مقصود طاعت سے یہی ہے کہ معرفت الٰہی حاصل ہو۔ قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ جل شانہٗ ارشاد فرماتا ہے وما خلقت الجن والانس الا لیعبدون۔ امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں ترقیم فرمایا ہے کہ ترجمہ اس آیت کا یہ ہے کہ نہیں پیدا کیا میں نے جن و انس کو مگر واسطے طاعت کے۔ اور اہل سلوک کے نزدیک لیعبدون سے مراد لیعرفون ہے۔ مقصود اس سے شناخت دوست ہے۔ جب تک اس کو نہ پہچانو گے مزا طاعت میں نہ پاؤ گے۔ عشق مجازی ہی میں دیکھ لینا چاہیئے کہ جب ایک دوسرے پر عاشق ہو جاتا ہے وہ جب تک اپنی معشوق کو دیکھ نہیں لیتا عاشق نہیں ہوتا۔ اور جب تک اُسکے آشناؤں سے نہیں ملتا آشنا نہیں ہوتا۔ پس حقیقت و طریقت میں بھی یہی حکم ہے۔ یعنی جب تک معرفت ذات باری حاصل نہیں ہوتی۔ وہ اولیا ء سے نہیں ہو سکتا اور جب تک خود کو کسی اولیاء اللہ کے پلہ میں نہیں باندھتا ذوق طاعت اسکو حاصل ہونا محال ہے اس کے بعد شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کے تئیں مقصود الست بربکم سے یہی شناخت دوست ہے یعنی جب تک خدا کو نہ پہچانو گے ذوق طاعت نہ پاؤ گے۔ اسکے بعد محمد شہ نامی ایک قوال جو خدمت شیخ احد کرمانی کا قوال تھا مع اپنی چوکی کے۔ حاضر خدمت ہوا۔ اُسوقت شیخ جمال الدین ہانسوی اور شیخ بدرالدین غزنوی بھی حاضر تھے۔ آپ نے قوال کو حکم دیا کہ راگ شروع کرو۔ اُنہوں نے

اجازت پاکر راگ شروع کیا۔ شیخ الاسلام کو وجد ہوا، سات روز و شب حالت وجد میں رہے۔ جب وقت نماز ہوتا نماز ادا فرماتے بعدہ پھر وجد میں ہوجاتے بعد سات روز کے عالم وجد سے عالم صحو میں آئے وہ غزل جو محمد شہ اور اُسکے ہمراہی گا رہے تھے یہ تھی غزل ملامت کردن اندر ز عاشقی راست ملامت کے کند آنکس کہ بینا است + نہ ہر تر دامنے راعشق زیبد + نشانِ عاشقان از دور پیدا است نظامی تا توانی پارسا باش + کہ نور پارسائی شمع دلہا ست + بعد اس کے حکایت سلوک میں واقع ہوئی۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اہل سماع وہ طائفہ ہیں کہ جب سماع و تحیرّ میں مستغرق ہوتے ہیں اُسوقت ہزاروں تلوار یں اُن کے سر پر ماریں اُنہیں مطلق خبر نہیں ہوتی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ عارف جب عالم تحیرّ میں ہوتا ہے اُسکو اُسوقت کسی آنیوالے کی خبر نہیں ہوتی اگر اُسکے ہزار فرشتے داہنے کان میں داخل ہوکر بائیں کان میں سے نکلجائیں اُسے اُنکے آنے جانے کی مطلق خبر نہو گی بعد اسکے اُن چھ درویشوں نے جو آئے تھے عرض کی کہ ہم مسافر ہیں ہم چاہتے ہیں کہ اس جگہ سے آگے روانہ ہوں لیکن ہمارے پاس زادِ راہ نہیں ہے کچھ عنایت فرمایئے کہ ہم چلے جاویں آپ نے چند خستہ خرما جو آگے رکھے تھے اُٹھا کر اُنکو دیے اور رخصت فرمایا جب اُنھوں نے وہ خرمے ہاتھ میں لیے۔ ایک دوسرے کی جانب متوجہ ہوے اور چاہا کہ اُنکو پھینک دیویں کہ خستہ خرما کی ضرورت نہیں۔ پھینکتے وقت جو ہاتھ پر نظر ڈالی تو دیکھا کہ خرما زرِ خالص ہوگئے ہیں وہ سب یہ کرامت بینہ دیکھکر معتقد حضرت شیخ الاسلام کے ہوئے اور اپنے منزل مقصود کی جانب راہی ہوئے اس اثنا میں اذان نماز ظہر کی ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی ہر شخص اپنے مقام کو گیا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس پنجم۔ روز پنجشنبہ بتاریخ ۱۰ ارشعبان المعظم ۵۵۰ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی شیخ جمال الدین ہانسوی رح حضرت شیخ الاسلام کی خدمت میں حاضر تھے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ مرید جب ہونیکا کوئی شخص ارادہ کرے اُسکو لازم ہے اول غسل کرے اور شب بیدار ہو اور اس رات میں اپنی خیریت اور اپنے پیر برادروں کی عافیت بارگاہ عزاسمہ سے

سے طلب کرے اگر رات بھر نہ جاگ سکے تو بروز پنجشنبہ بوقت چاشت یا بروز دوشنبہ بوقت مذکور اپنی تمام عزیز و اقارب کو جمع کرے اور جو خویشان متصل نہوں تو صالح مسلمانوں کو جمع کرے اور سجادہ کے روبرو مستقبل قبلہ بیٹھے اور دو رکعت نماز استخارہ پڑھے اور پیر کو لازم ہی کہ اپنی تمام مریدوں کو اپنے روبرو بلاوے اور اپنے پاس بٹھلاوے اور آیات قوارع پڑھکر اُس مرید ہونے والے موںھ پر دم کرے اور غسل کے واسطے ارشاد فرماوے جب نہا کر آوے آیات قوارع دوبارہ پڑھکر اسکے موںھ پر دم کرے اور اسکو مستقبل قبلہ بٹھلا کر مقراض اپنے ہاتھ میں لے اور بوقت مقراض چلانے کے تین مرتبہ آواز بلند تکبیر کہے اور اسمیں اختلاف ہی نزدیک اہل سلوک کے بعضے کہتے ہیں کہ تکبیر اس نسبت سے کہی جاتی ہی کہ کہنے والا نفس امارہ اور نفس متمردہ کی جانب مخاطب ہو کر کہتا ہی کہ میں تمکو ساتھ حرب کے باہر لاؤں گا اور غزا کروں گا اور سنت غازیوں کی یہ ہے کہ بوقت محاربہ تکبیر کہتے ہیں تاکہ شیطان رجیم دور ہو اور کسیطرح کا وسوسہ نکرے جب تکبیروں سے فارغ ہوا کیس مرتبہ کلمہ توحید زبان سے پڑھواے اور اکیس مرتبہ استغفار بھی پڑھوانا چاہیے بعد اسکے مقراض مرید کے سر پر چلاوے اسطور سے کہ اول ایک بال اُسکی پیشانی کا پکڑے اور اُسوقت جانب باریتعالیٰ مخاطب ہو کر کہے کہ اے ملک اے بادشاہ یہ بندہ تیری بارگاہ سے بھاگا ہوا تھا اب پھر آیا ہی چاہتا ہے کہ تیری بندگی مانند بندگان کے کرے اور چاہتا ہے سواے تیرے جو اُسکے دل میں آوے اُسے باہر نکالے بعد اس کے ایک بال پیشانی کے داہنی جانب کا پکڑے اور ایک بائیں جانب کا پکڑے اور ایک درمیان سے پکڑے پھر تینوں کو بل دیکر ایک بال بنالیوے اور بعض مشائخ نے فرمایا ہے کہ صرف ایک ہی بال پکڑے مقابل کا۔ الاقول اصح یہ ہی جو پیشواے عارفان حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ نے فرمایا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے منقول ہی کہ مقراض سر پر چلانا چاہیے خواہ کسیطرح سے ہو قول حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا اصل ہی کیونکہ خلیفہ اہل صفہ وہی ہیں اور انہیں کے باب میں یہ حدیث ہی انا مدینۃ العلم و علیؓ بابھا بعد اسکے میں نے دریافت کیا کہ اصل مقراض چلانیکی کیا ہی اور یہ سنت کس سے جاری ہے تب آپنے ارشاد فرمایا کہ ابتدا اسکی حضرت ابراہیم علیہ

اسلام سے ہے اور بعض کے نزدیک ابتدا اسکی حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ہے کہ انھوں نے خلیل اللہ علیہ السلام کو تلقین کیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حبیب عجمی اور حسن بصری رضی اللہ عنہما یکجا بیٹھے تھے۔ ایک شخص آیا اور بیان کیا کہ میں مرید فلانے درویش کا ہوں آپ نے ارشاد فرمایا کہ اس سے نشان پوچھنا چاہیے اس سے سوال کیا کہ تیرے مرشد نے تجھے کیا تلقین کیا ہے۔ جواب دیا کچھ نہیں البتہ میرے سر پر مقراض چلائی تھی۔ ہر دو بزرگ یہ سنکر خاموش ہوگئے اور فرمایا ہُوَ مُفضِّلٌ وَضالٌّ اسی جگہ سے اشارہ ہے شیخ کو لازم ہے کہ مرید کا عارف ہو۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے مجلس کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ شیخ کو اسقدر قوت اور تفیح خاطر ہونا چاہیے کہ جب آنیوالا بہ نیت ارادت آوے وہ اپنی ایک نگاہ سے زنگ دنیاوی جو اسکے سینے میں ہو نکال ڈالے اور موافق آئینہ کے روشن کردے اگر اس سے یہ ممکن نہو تو پھر وہ مرید نکرے ورنہ دوسرے کو بھی گمراہ کرنے والا ہوگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص کسی صاحب سجادہ کے پاس بہ نیت ارادت آوے پس اسکو لازم ہے کہ اسکی حرکات وسکنات ونفوس ثلاثہ پر نظر کرے۔ اول یہ دیکھے کہ یہ مبتلائے نفس امارہ تو نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالےٰ عزاسمہ وجل جلالہ نے ارشاد فرمایا ہے وَمَآ اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ بعدہ نفس لوامہ پر نگاہ کرے کہ تحفہ مبتلائے نفس لوامہ ہے کما قال اللہ تعالےٰ وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَۃِ بعدہ اسکے نفس مطمئنہ پر نظر کرے کہ تحفہ مبتلائے نفس مطمئنہ ہے کما قال اللہ تعالےٰ یٰٓاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً۔ اسکے بعد دیکھے کہ مرید میں اوصاف سلیم ہیں یا نہیں اور تمام مذکورہ بالا باتوں کو خوب اچھی طرح دیکھ لیوے بعد اسکے ہاتھ واسطے بیعت کرنیکے دے اور شرف بیعت سے مشرف کرے اور موافق قاعدہ کے مقراض چلاوے اگر کوئی زمرہ مشائخ یا اہل سلوک سے مقراض چلانی نہ جانتا ہو اور نہ بال پکڑنے جانے وہ بیشک بادیہ گمراہی میں ہے مرید کا تو کیا ذکر۔ کیونکہ جب شیخ ہی راستہ نجانتا ہو وہ کیونکر مرید کو راستہ بتلا سکیگا ہر آئینہ دونو گمراہی میں ہونگے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہٗ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ حکایت بیان فرمائی جس روز بشر حافی تائب ہوکر رشتہ غلاماں خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ میں منسلک ہوئے

موافق قاعدہ کے مقراض انکے سر پر چلائی گئی اور خرقہ عطا فرمایا۔ یہ نعمت پاکر خواجہ بشر حافی اپنے مسکن پر آئے اور جب تک زندہ رہے پانوں میں جوتیاں نہ پہنیں۔ لوگوں نے اسکا سبب دریافت کیا جواب دیا کہ میری یہ مجال نہیں کہ اُس بادشاہِ بادشاہان کے بچھائے ہوئے فرش پر جوتیاں پہنکر چلوں دوسرا سبب یہ ہے کہ جس روز میں نے خدا تعالی سے آشتی کی اس روز ننگے پانو تھا اب مجھے شرم آتی ہے کہ بعد شرف حضوری کے جوتیاں پہنوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو مرید یا شیخ مذہب سنت وجماعت پر نہو اور حکایت اسکی موافق کتاب اللہ اور سنت رسول کے نہیں ہو　وہ ایک ٹھگ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا کیونکہ دھواں آتش کی نشانی ہے اور یہی وجہ ہے کہ اکثر مرید بادیہ ضلالت میں بھٹکتے پھرتے ہیں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہر ایک مومن کے دلمیں عظمت وکرامت الٰہی رکھی گئی ہے اور تقرب اہل اللہ حاصل کرنیکا مادہ اسمیں موجود ہے مگر افسوس کہ خلق دل کی اصلاح سے غافل ہے اسکی اصلاح نہیں کرتی لاچار وہ بادیہ ضلالت میں جا پڑتا ہے۔ اہل سلوک نے فرمایا ہے۔ قلب المومن عرش اللہ تعالے یعنی قلب مومن عرش خدا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ وہ درویش جسکے آگے ستر پردے حجاب کے ہوں اور وہ ذرہ روشنی اسکو حاصل نہو اور چلانے مقراض اور دینے خرقہ سے خبر نہ رکھتا ہو پس مثال اسکی مانند ایک ٹھگ اور راہزن کے ہے کہ خود گمراہ ہے اور مرید کو گمراہ کرتا ہے پس ضرور ہے کہ درویش صاحب حال ہو کہ قوت چلانے مقراض اور عطائے خرقہ رکھتا ہو اور طریقہ سلف اور مذہب سنت وجماعت پر قائم ہو　اگر وہ بیعت کرے تو درست ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شقیق بلخی رحمتہ اللہ علیہ دلیل العاشقین میں تحریر فرماتے ہیں کہ جسکو عزلت خلق سے عطا نہیں ہوئی تحقیق جانو کہ اللہ تعالے نے اسکو اپنے سے دور رکھا ہے کیونکہ اختلاط خلق خالی از خلل نہیں رونده وجوینده راه مولا کو چاہیے کہ کتب سلوک میں مرقوم ہے اور خواجہ بایزید بسطامی نے فرمایا ہے کہ بے حاجت گھر سے قدم باہر نہ نکالے اور مجمع اہل دنیا میں نہ بیٹھے۔ اگر مجلس علم میں حاضر ہو تو مضائقہ نہیں ہے اور بے ضرورت گفتگو نکرے کیونکہ ان باتوں کے کرنے سے روشن ضمیری جاتی رہتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب مرید کے سر پر مقراض چلاوے اسیوقت امر واسطے غسل کرنیکے کرے اور تھوڑی شیرنی اپنے ہاتھ سے

اسکے موہنہ میں ڈالے اور تیں مرتبہ کہے "الٰہی بندۂ خود در الطلب راہ خویش بروئے شیر میں گرداں" بعد اسکے حکم موافق اسکے حال کے کرے اگر شایاں خلوت ہو خلوت کا حکم دے اگر محل سکوت ہو سکوت کے واسطے ارشاد فرمائے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اسرار العارفین میں مرقوم ہے کہ خلوت کی مدت چالیس روز ہے اور نزدیک بعض اصفیا کے ستر روز اور نزدیک بعض کے ننانوے روز لیکن قول معتبر خواجہ عبداللہ سہل تستری رح صاحب اسرار العارفین کا ہے اور طبقہ جنیدیہ میں مدت خلوت کی بارہ سال ہے اور اہل بصرہ کے نزدیک آٹھ سال اصل یہ ہے خلوت کی مدت کا کچھ تعین نہیں مقصود از خلوت صرف بذریعہ ریاضت کے سیدھا کرنا نفس امارہ کا ہے کہ وقت خلوت و عزلت میں حبس ہوتا ہے کہ کار خراب نکرے اور سکوت سے مراد طبقات مشائخ میں مراقبہ ہے اور جب خلوت و عزلت میں بیٹھے ضرور ہے کہ شیخ اسکو اپنے ہاتھ سے پیراہن پہناوے تاکہ بہ برکت اس جامہ کے روشنی اسکو حاصل ہو اور خرقہ دینے سے یہی مراد ہے اور بعض مشائخ مثل خواجہ فضیل بن عیاض اور خواجہ حسن بصری رحمہما اللہ سے منقول ہے کہ ٹوپی اپنے مرید کو اڑھادے اور بعد اسکے تلقین ذکر کرے اور ذکر تین قسم پر منقسم ہے اول لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دوم سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ سوم یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اسطرح کرنا چاہیے کہ نو مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اور دسویں مرتبہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کو شامل کرے اور ذکر سبحان اللہ الیٰ آخرہ آٹھ مرتبہ کہے اگر یا حی یا قیوم کا ذکر کرے تیس مرتبہ کرے لیکن ہر ایک ذکر بلند آوازی سے کرے کہ پڑوس کے رہنے والے بھی سن لیں اور ارشاد فرمایا کہ طبقہ جنیدیہ والے اسکو بارہ مرتبے کرتے ہیں اور ہمارے مشائخ سے منقول ہے کہ ذکر اسوقت تک کرتا رہے کہ ہر بن مو سے آواز ذکر نکلنے لگے اسوقت یہ بھی فرمایا کہ حضرت یحیٰی علیہ السلام وقت ذکر کرنیکے بیہوش ہو جاتے تھے جنگل چلے جاتے اور وہاں غلبات شوق سے بآواز بلند ذکر فرماتے کہ اے منزہ از ہمگاں آپ ہی عزم کر کہ دل میرا تیرے فراق میں خون سے بھر گیا اگر تیرا ذکر میرا مونس نہوتا ہر آئینہ روح میری اس کالبد خاکی سے پرواز کر جاتی اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ناصر الدین ابی یوسف چشتی قدس

سرہ نے فرمایا کہ میں نے معراج الاسرار میں لکھا دیکھا ہے کہ حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ پیر مرید کے واسطے مثال ایک دایہ کے ہے کہ جبوقت بچہ بدخوئی پر آتا ہے وہ اسکو کسی اور امر میں مشغول کردیتی ہے وہ اس سے موانست پکڑتا ہے اور اپنی بدخوئی بھول جاتا ہے شیخ کو بھی موافق حال مرید کے حکم کرنا چاہئے کبھی موافق حال اسکے ذکر کرنیکا امر کرے اور کبھی قرآن شریف کی تلاوت کے واسطے فرماوے اور یہ نصیحت کرے کہ دنیا اور اہل دنیا سے پرہیز ضرور ہے کہ صحبت انکی درویش کے حق میں سم قاتل ہے۔ کوئی صحبت تونگروں کی صحبت سے بدتر نہیں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ قرون اور پیر دونوں کو اوپر بیان کی ہوئی باتیں بجالانا چاہئے اب یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ اگر کسی شخص کو مرشد کامل نہ ملے پس اسکو کیا کرنا چاہئے ایسے شخص کے مناسب حال یہ امر ہے کہ کتب اہل سلوک مطالعہ میں رکھے اور انکی متابعت کرے تاکہ مشابہ ارادت سے ہووے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ کو چاہئے کہ مرید کو وصیت کرے کہ صحبت ملوک و اہل دنیا سے مجتنب رہے اور طالب شہرت و ثروت کا نہو اور بے مطلب بات نہ کہے اور بے ضرورت صومعہ یا خانقاہ سے قدم باہر نہ نکالے کہ اصل اس راہ میں ترک علائق دنیاوی ہے کہ حضرت نبی صلعم نے فرمایا حب الدنیا راس کل خطیئۃ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صاحب سجادہ بے ضرورت اشد سجادہ سے نہ اٹھے کہ اصحاب طریقت اور دانشمندوں کا فرمودہ ہے کہ جو عالم طلب دنیا کریگا پس حلال وحرام کوں بیان کریگا اور جو صوفی سجادے سے غیر حاضر ہوگا کوچہ و بازار میں پھریگا تلقین کوں کریگا کیونکہ انکو دوسرا کام درپیش آرہا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شبلی کا فرمودہ ہے کہ علامت روندگان راہ الٰہی کی یہ ہے کہ وہ جسطرح سے ہوسکتا ہے شب جمعہ کو زندہ رکھتے ہیں اور اس شب کو ذکر یا تلاوت یا نماز میں گزارتے ہیں فاضل تر اس شب کی احیا میں یہ ہے کہ نماز پڑھتا رہے کہ نماز صفت معراج کی رکھتی ہے الصلوٰۃ معراج المومن مشہور ہے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ سلوک صرف اسطرح سے قائم رہ سکتا ہے کہ مبتدا اپنے تئیں دنیا اور صحبت اغنیا سے دور رکھے اور ہوائے نفس سے باز رہے اور صحبت صالحین کی اختیار کرے کہ حضرت رسول مقبول

صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے الصحبۃ الصالحین نور و رحمۃ للعالمین یعنی صحبت صالحوں کی ایک نور و رحمت واسطے اہل عالم کے ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما کر مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذلک ؛

مجلس ششم۔ تاریخ یازدہم ماہ مذکور ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو بے نمازوں کے بارہ میں ہو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ بے نماز البتہ اپنی طاعت مامورہ بجا نہیں لاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مجھے وقت مسافرت نواح غزنی میں ایک شب کسی مسجد میں شب باش ہونیکا اتفاق ہوا وہاں چند درویش رہتے تھے۔ ہر ایک انمیں سے حد سے زیادہ مشغول تھا۔ میں رات بھر انکی خدمت میں رہا جب صبح ہوئی وہاں سے روانہ ہو کر ایک حوض پر پہونچا۔ ایک بزرگ حد سے زیادہ مشغول حوض کے تشریف فرما تھے انسے ملاقات ہوئی۔ میں نے سلام عرض کیا اور سلام کر کے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ میں بیٹھ گیا۔ وہ بہت لاغر اور ضعیف الاندام زار و نزار تھے میں نے سبب دریافت کیا جواب دیا کہ مجھے عارضہ شکم ہے۔ الغرض میں دن بھر انکی خدمت میں رہا۔ جب رات ہوئی عارضہ انکا زیادہ ہوا۔ اِن صاحب کرامت کی عادت تھی کہ ہر شب ایکسو بیس رکعات نماز نفل ادا فرماتے تھے دو رکعت کے بعد انکو قضائے حاجت کی ضرورت ہوتی تھی۔ قضائے حاجت کے واسطے تشریف لیجاتے واپس آکر غسل کرتے اور دوگانہ ادا کرتے۔ پھر حاجت ہوتی جاتے اور غسل کر کے دوگانہ ادا فرماتے مختصر کہ اس شب انکو ساٹھ مرتبہ نہانا پڑا وہ ساٹھ مرتبے نہائے اور اپنا وظیفہ ادا کیا۔ آخر بار جب نہانے تشریف لیگئے میاں آپ ہی انتقال فرمایا۔ سبحان اللہ کیا مضبوط اور راسخ الاعتقاد تھے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور ارشاد فرمایا اللہ اللہ اپنے ارادہ پر کسقدر مستحکم تھے کہ دم واپسین بھی اپنے ارادہ سے نہ ٹلے اور جب تک وظیفہ پورا نکر لیا انتقال نفرمایا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص بیمار ہو اسکو جاننا چاہیے کہ یہ بیماری واسطے اسکے رحمت ہے کہ اسکو گناہوں سے پاک کرتی ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ جب میں بخارا میں بخدمت شیخ سیف الدین باخرزی حاضر تھا ایک شخص انکی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا حضرت میں مال رکھتا ہوں ؛

آج کئی برس سے اسمیں نقصان پاتا ہوں اور بعض وقت خود بھی بیمار ہو جاتا ہوں۔ اس سے نقصان ہوتا ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے بھائی جب کسی مسلمان کے مال میں نقصان دکھلائی دیوے جاننا چاہئے کوئی قصور دل میں پیدا ہوا تھا اسکی درستی کے واسطے یہ امر سرزد ہوا کہ اسکا ایمان درست ہو جاوے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ صحابہ اور تابعین کے آثار میں تحریر ہے کہ کل بروز قیامت آمنّا وصدقنا فقرا کو ایسا درجہ دیا جاویگا کہ امیر لوگ عرض کرینگے اور کہینگے کاشکے ہم دنیا میں رنجور رہتے ہوئے بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو چاہئے کہ ہمیشہ اپنے کام میں لگا رہے اور جب کوئی درد و محنت آوے خیال کرے کہ کہاں سے اور کیوں آئی۔ اسکا سبب اسکو معلوم ہو جاویگا کیونکہ آدمی طبیب نفس ہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت پڑھی ؎ اے بسا درد کاں ترا دار و ست —
اے بسا شیر کاں ترا آہو ست ؛ اسکے بعد گفتگو در بارہ درویشاں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہر حال میں درویشوں سے عقیدہ اچھا رکھنا چاہئے تاکہ انکی برکت سے یہ شخص بھی حمایت حق میں رہے بعد ارشاد فرمایا کہ شیر خاں والی ملتان و اوچ میرے حق میں عقیدہ اچھا نہ رکھتا تھا میں اکثر اسکی عدم توجہی سے یہ بیت زبان پر لاتا ؎ افسوس کہ از حال منت نیست خبر ؛ آنگہ خبرت شود افسوس خوری تھوڑے روز نگذرے تھے کہ کافر اسکے ملک پر چڑھ آئے اور ملک اسکا تاخت و تاراج کر ڈالا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس زمانہ میں یہ فقیر ملک سیوستان کی سیر و سیاحت میں مصروف تھا ان ایام میں شیخ اصدالدین کرمانی سے ملاقات ہوئی انھوں نے از راہ کرم مجھے بغل میں لیا اور فرمانے لگے کہ جو مشائخ کی تمنے خدمت کی ہے وہ تمہارے واسطے سعادت ہے اور میرے پاس آنا بھی تمہارے واسطے اچھا ہوا۔ الغرض میں انکے ہاں مقیم ہوا دس درویش اور بھی انکی مجلس میں حاضر تھے اور سب صاحب نعمت تھے گفتگو کرامت کے بارہ میں کر رہے تھے ایک انمیں سے کہہ اٹھا کہ اگر ہر ایک انمیں سے صاحب ولایت ہے اسکو لازم ہے کہ کرامت ظاہر کرے۔ شیخ احد کرمانی میر مجلس تھے سب کا اتفاق ہوا کہ اول کرامت کا اظہار حضرت کریں کہ اس مجلس میں پیش قدم درویشان ہیں شیخ احد کرمانی نے جب یہ سنا درویشوں کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے اعتقاد

نہیں رکھتا ہے اور بعض وقت مجھے تکلیف دیتا ہے عجب ہی آج میدان سے سلامت آئے آپ یہ کلام پورا نفرما چکے تھے کہ ایک شخص بھاگا ہوا آیا اور مجلس میں کہنے لگا کہ اسیوقت بادشاہ اس شہر کا چوگان کھیلتے ہوئے گھوڑے پر سے گر پڑا اور مر گیا۔ بعد اسکے وہ درویش میری طرف رجوع ہوئے اور کہنے لگے کہ اب آپ کرامت دکھلائیں۔ میں نے سر مراقبہ میں کیا۔ تھوڑی دیر مراقب رہا اور سر اٹھا کر ان سب سے کہا ہاں آنکھیں کھولو۔ درویشوں نے آنکھیں کھولکر دیکھا تو اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا۔ تھوڑی دیر وہاں رہے پھر جہاں تھے وہاں آگئے ان سب نے مشاہدہ اس کرامت کے اقرار کیا اور کہا درویش ایسا ہی ہونا چاہئے۔ جب میں کرامت دکھلا چکا میں نے اور شیخ احد الدین کرمانی نے انسے کہا کہ ہماری باری تو ہو چکی اب تم دکھلاؤ۔ انھوں نے بہت خوب کہکر سر خرقہ میں ڈالا اور غائب ہو گئے۔ خرقے انکے خالی پڑے رہے۔ درویش خرقوں میں نہ تھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام میری طرف متوجہ ہو کر فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین جو شخص خدا کی عبادت کرتا ہے اور اسکے حق خدمت میں تقصیر نہیں کرتا حق تعالےٰ بھی اسکی رضا کے موافق کام کرتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت سیاحت ملک بدخشان میری ملاقات شیخ عبد الواحد بنبیرہ ذو النون مصری رح سے ہوئی۔ وہ شہر کے باہر ایک غار میں رہتے تھے بدرجہ اتم زار و نزار ہو رہے تھے۔ ایک پاؤں انکا غار میں تھا اور دوسرا کاٹ کر باہر ڈال رکھا تھا۔ ایک ہی پاؤں پر عالم تحیر میں کھڑے تھے۔ میں انکے نزدیک گیا۔ سلام کیا۔ جواب دیکر انھوں نے مجھے بیٹھنے کے واسطے اجازت دی اور عالم تحیر میں ہو گئے۔ میں حسب الامر بیٹھ گیا وہ تین رات دن تک عالم صحو میں نہ آئے اور مجھ سے التفات نکیا۔ بعد تیسرے روز کے عالم صحو میں آئے اور ارشاد فرمایا کہ اے فرید میرے متصل مت آنا ورنہ جل جاؤ گے اور دور بھی نہ ہو کہ مہجور رہو گے۔ الا میرا حال سن لو کہ میں اس غار میں ستر برس سے ہوں اور خورش میری عالم غیب سے ہے۔ ایک وقت ایسا اتفاق ہوا کہ ایک عورت اس رستہ سے جاتی تھی میری نگاہ اسپر پڑی بمقتضائے بشریت میری طبیعت میں میل آیا۔ حجرہ سے باہر نکلنا چاہا کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے مدعی یہی عہد تھا کہ ہوا سے میرے دوسرے سے بھی آویزش کرے۔ چھری میرے کمر میں تھی۔ یہ آواز سنکر میں متنبہ ہوا اور فی الفور

پانو کو جو باہر نکل آیا تھا کاٹکر پھینک دیا۔ اس وقوعہ کو تقریباً تیس برس ہوچکے ہونگے کہ میں حیران ہوں کہ بروز قیامت جب اس امر سے سوال کرینگے کیا جواب دونگا۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ وہ شب میں نے وہیں گذاری وقت افطار کچھ دودھ اور خرمے کہ گنتی میں دس تھے ایک طباق میں لگے ہوئے اترے میں نے انکے آگے رکھے۔ فرمانے لگے کہ اے فرید ہر روز پانچ اترتے تھے آج زیادہ ہیں یہ تمہارا حق کے ہیں تم نوش فرماؤ میں نے آداب بجالا کر ان چھواروں کو کھالیا۔ تھوڑی دیر میں وہ بزرگ پھر مشغول ہوگئے اسوقت خلیفہ بدخشاں مع اپنے ارکان دولت کے حاضر آیا اور آداب کرکے کھڑا ہوا آپ نے اسکی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کیا حاجت ہے خلیفہ نے عرض کی کہ سیوستان کا حاکم مال خراج ادا نہیں کرتا میں اجازت چاہتا ہوں کہ اسپر فوج کشی کروں وہ بزرگ متبسم ہوئے۔ ایک لکڑی آگے پڑی تھی فوراً اسکو اٹھاکر جانب سیوستاں پھینکدی اور ارشاد فرمایا کہ والی سیوستان کو مارڈالا۔ خلیفہ نے جب یہ حال دیکھا اپنے مقام کو واپس آگیا۔ چند روز نہ گذرے ہونگے کہ وہاں کے باشندے بہت سا مال لائے اور بیان کیا کہ والی سیوستان دربار عام میں بیٹھا تھا ناگاہ دیوار شق ہوئی اور ایک شخص کا ہاتھ دیوار سے مع لکڑی ظاہر ہوا جسنے وہ لکڑی بادشاہ کے گردن میں ماری جس سے سر اسکا جدا ہوگیا اور یہ آواز آئی کہ شیخ عبدالواحد بدخشاں میں ہے۔ یہ اسکا ہاتھ تھا جسنے اسکو مارا۔ بعد اسکے شیخ الاسلام نے فرمایا کہ میں چند روز انکی خدمت میں رہا بعدہ حسب الاجازت روانہ ہوا۔ مجھے انسے بہت کچھ فیض پہنچا آپ یہ فرمارہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی۔ حضور نماز میں مصروف ہوئے اور مجلس برخاست ہوئی

الحمد للہ علی ذالک ۔

مجلس ہفتم۔ بتاریخ ۱۳ر ماہ مذکورہ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی کشف و کرامات حضرت خواجہ ابو الغیث مدنی اور شیخ سعد حموی کے بارہ میں ہوئی حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ ابوالغیث قدس سرہ ازحد بزرگ تھے۔ شیخ یوسف چشتی اور شیخ شہاب الدین عمر سہروردی اور شیخ فریدالدین عطار اور خواجہ ابی النور عثمان ہارونی قدس سرہم کے ہمعصر تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب بلائے مغل نازل ہوئی اور ملعون نے یمن کا محاصرہ کیا

شروع کیا والی یمن بیتاب ہو کر آپکی خدمت میں آیا اور بہت عرض معروض کی اسوقت آپ کے دست مبارک میں پتلی سی چھڑی تھی آپنے وہ خلیفہ کو عطا فرمائی اور ارشاد فرمایا جسوقت آفتاب غروب ہوا اور رات ہو جاوے لشکر مغل پر شبخون مارنا انشاء اللہ کام انجام کو پہونچیگا۔ خلیفہ بعد بجا آوری آداب روانہ ہوا اور بوقت مقررہ بموجب ارشاد حضرت کے عمل میں لایا۔ لکڑی کے پھینکتے ہی لشکر مغل میں ہزیمت واقع ہوئی ایک دوسرے پر گرتے پڑتے بھاگے۔ سواران یمن نے۔ انکا تعاقب کیا اور کشتوں کے پشتے لگا دیئے۔ ایک نفر قوم مغل سے زندہ واپس نہ آیا بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رح فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں اور شیخ جلال الدین تبریزی خدمت شیخ بہاء الدین زکریا میں بمقام ملتان موجود تھے اس وقت قباچہ والی ملک اوچ خدمت شیخ بہاء الدین میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ لشکر مغل نزدیک شہر پہونچگیا ہے جو ارشاد عالی ہو عمل میں لایا جاوے حضرت شہید المحبت قدس سرہ کے ہاتھ میں اسوقت ایک تیر چوبیں تھا آپنے وہ قباچہ کو عطا فرمایا اور حکم دیا کہ جانب لشکر مغل تیر تاپ کرے وہ ارشاد خواجہ ہوتے ہی عمل میں لایا۔ اسیوقت لشکر مغل میں ہزیمت پڑی۔ اور ایک نے دوسرے کو قتل کرنا شروع کیا ایک نفر بھی لشکر مغل سے باقی نہ بچا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانہ خواجہ ابو اللیث یمنی رحمۃ اللہ علیہ میں بملک یمن قحط عظیم ہوا۔ ایام بارش میں ایک بوند بھی آسمان سے نہ برسی۔ کنووں میں پانی بالکل نہیں رہا۔ زراعت خشک ہو گئی۔ جملہ بنی آدم و دواب سخت تکلیف میں مبتلا ہوئے۔ خلیفہ یمن اور جملہ باشندگان اس عذاب سے تنگ ہو کر بخدمت حضرت خواجہ ابو اللیث یمنی رح رجوع لائے کہ دعائے بارش باران مانگیں۔ کہ برکت دعا حضرت کے بندے اللہ اس آفت جانگاہ سے نجات بخشی۔ آپنے منظور فرمایا اور ارشاد کیا کہ بوقت صبح سب آدمی حاضر ہوں کہ شہر کے باہر چلکر نماز استسقا پڑھی جاوے۔ دوسرے روز حسب الارشاد شیخ ہر کہ ومہ حاضر بیاباں ہوئے اسوقت حضرت نے منبر پر چڑھکر حمد و ثنا جناب باری عز اسمہ بیان کی و درود حضرت رسول مقبول صلعم پر درود بھیجا اور پھر مونہہ جانب آسمان اٹھا کر کہا الٰہی کہ اگر میری عبادت تیری درگاہ بے نیاز

نیاز میں مقبول ہے پس باران رحمت نازل فرما- یہ بات پوری زبان مبارک حضرت سے نہ نکلی تھی کہ گھٹا بھاگی اور خلق اللہ بھیگتی ہوئی اپنے مکانوں کو گئی پانی پانچ روز تک برابر برستا رہا کہ ساکنین شہر نے اقرار کیا ایسی بارش ہمنے کبھی نہیں دیکھی تھی اسکے بعد حکایت انکی وفات کے بارہ میں ہے کہ حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال انکا قریب ہوا اور وہ صبح ہوئی جسکی شام کو آپ رحلت فرمادینگے آپنے نماز صبح ادا کی اور وقت اشراق تک موافق معمول کے مصلے پر متمکن رہے جب نماز اشراق سے فارغ خادم کو طلب فرماکر حکم دیا کہ غسال کو بلا لاوے- وہ حاضر آیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جامہ وسبوچہ آب تختہ وخوشبو بھی موجود کرو- اور مجھے دکھلاؤ- فرمان ہوتے ہی سب اشیا مہیا ہوگئیں اور سامنے شیخ کے لائی گئیں جب آپنے ملاحظہ فرمایا ارشاد فرمایا کہ اس مقام کو خالی کرو- یہ فرماکر سورہ یسین پڑھنی شروع کی اور جب والیہ ترجعون پر پہونچے رحلت فرمائی اسیوقت مکان سے آواز آئی کہ دوست دوست سے جا ملا یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے یہ بیت ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ اسکے بعد غلبات شوق میں یہ حکایت بیان فرمائی کہ جب عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پوری ہوئی اور وقت وصال آپہونچا آپ بازار میں مانند مستون کے پھر رہے تھے کہ ملک الموت علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اسنے سلام کیا آپنے جواب سلام دیکر ارشاد فرمایا کہ تم کون ہو- ملک الموت نے جواب دیا کہ میں ملک الموت ہوں آپنے انکے موںہہ پر اس زور سے طمانچہ مارا کہ وہ یہ کہتے ہوئے واپس تشریف لیگئے کہ میں اب دوبارہ نہ آونگا- جب ملک الموت اپنی جگہ پہونچے سربسجدہ ہوکر عرض کی کہ بار الہا تونے مجھے ایسے شخص پر بھیجا کہ اگر میں طمانچہ کھاکر اسکے سامنے سے نہ ہٹ جاتا گمان غالب تھا کہ مجھے مار ڈالتا- اس عرضداشت پر از جانب باری تعالیٰ خطاب ہوا کہ اے ملک الموت ہمنے تجھے اسواسطے اس پر بھیجا تھا کہ تمہیں معلوم ہوجاوے کہ ہمارے بندے ایسے بھی ہیں جنسے تجھے کچھ علاقہ نہیں ہے انکی جان میں خود ہی قبض کرتا ہوں اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ دوسرے روز حضرت موسیٰ علیہ السلام نماز پڑھکر بیت المقدس میں مستقبل قبلہ بیٹھے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور سلام کرکے ایک سیب بہشتی دیا جب آپنے اسکو سونگھا خوشبو سے دوست کے مشام جان معطر ہوئے

آپنے ایک نعرہ مارا اور جان جان آفرین کے سپرد کی یہ فرما کر حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ اسقدر روئے کہ آپکا گریہ تمام حاضرین مجلس میں اثر کر گیا۔ ایک آواز آہ و زاری کی مجلس سے نکلنی شروع ہوئی تھوڑی دیر میں شیخ الاسلام روتے روتے بیہوش ہو گئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے عاشقان چنان بہ ہند ۃ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ بہت سے مشائخ عظام مزار مبارک حضرت موسیٰ علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ والسلام پر حاضر تھے کہ مزار فائض الانوار سے آواز آئی رَبِّ اَرِنِیْ اَنْظُرْ اِلَیْکَ۔ حاضرین سے ایک بزرگ کہہ اٹھے کہ یہ کمالیت عشق ہے جب زندہ تھے اسی دھن میں تھے۔ اب بعد مردن بھی وہی حال ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سننے میں آیا ہے کہ بروز حشر حضرت موسیٰ علیہ السلام کنگرہ عرش پکڑ کے یہ فریاد کرینگے رب ارنی انظر الیک فی المشاغ فرشتے آپکو پکڑ لینگے کہ ایسا نہو کہ تمام اہل قیامت شور اشتیاق سے برہم ہو جاویں۔ اسکے بعد میری جانب مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین مرد کو لازم ہے کہ جس کام کو کرے مستحکم طور سے کرے ایسا نکرے کہ پھر اسکو چھوڑ دیوے جب عشق الٰہی کرے چاہئے کہ ہر وقت و ہر ساعت محبت و عشق دوست میں مستغرق ہو اور ہر لحظہ عشق اسکا مزید ہوتا چلے کہ شمار اسکا سلف صالحین میں ہو اسکے بعد غلبات شوق میں یہ مثنوی بار بار ارشاد فرمانے لگے ؎ در کوئے عاشقان چنان جان بدہند ۃ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک جوان واصلان حق میں سے تھا جب عمر اسکی تمام ہوئی ملک الموت نے اسکو شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا پتا اسکا نہ پایا مجبور اپنے مقام میں آکر سربسجدہ ہو عرض کی کہ الٰہی اس جوان کو میں نے شرق سے غرب تک ڈھونڈھا لا اسکا پتا نہ لگا اور نام اسکا تختۂ حیات سے پاک ہو گیا ارشاد باری ہوا کہ اس جوان کو فلان خرابہ میں تلاش کرد۔ ملک الموت اس خرابہ میں بھی تشریف لیگئے الا وہاں بھی کچھ پتہ نہ لگا لاچار پھر اپنے مقام پر واپس تشریف لائے اور عرض ثانی موافق عرض اول کے کی حکم ہوا کہ اے ملک الموت تم ہمارے دوستوں کی روح قبض نہیں کر سکتے ہو اور نہ انکو دیکھ سکتے ہو اور نہ اس جگہ کو پا سکتے ہو جہاں وہ دوست ہیں وہ لوگ میرے پاس ہیں میرے نام پر میرے ہوا کے ہو چکے ہیں جان اپنی دیدی اور مجھے خبر تک نہیں

ہوتی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور زور سے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب شیخ بہاء الدین زکریا ملتانی کے انتقال کا وقت قریب آیا۔ حضرت کے بڑے صاحبزادے مخدوم شیخ صدر الدین عارف حاضر خدمت تھے کہ ایک شخص نے آکر ایک کاغذ حوالہ کیا اور کہا کہ یہ فرمان الٰہی ہے اسے تم نہ کھولنا۔ اور دست مبارک حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا میں دینا کہ وہی اسکو کھولیں گے۔ شیخ صدر الدین نے عنوان نامہ پڑھا اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور اس شخص سے کہا کہ مجھے معلوم ہوا کہ تم ملک الموت ہو اور یہ فرمان طلب دوست ہے تم خود ہی جا کر کیوں نہیں دیتے۔ جواب دیا کہ مجھے حکم ہے کہ میں یہ فرمان تمہارے ہی ذریعہ سے خدمت شیخ میں پہونچاؤں۔ شیخ بہاء الدین اسوقت مشغولی میں تھے۔ جب فارغ ہوئے شیخ صدر الدین نے وہ نامہ حوالہ شیخ کیا۔ حضرت خواجہ بہاء الدین نے حکم دیا کہ سب لوگ یہاں سے ہٹ جاویں۔ جب سب لوگ ہٹ گئے آپنے سر سجدہ میں رکھا اور جان جان آفریں کے سپرد کی اسیوقت مکان کے اندر سے آواز آئی کہ دوست بدوست ملاقی ہوا یہ بیان فرما کر حضرت شیخ الاسلام نے نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے۔ روتے روتے بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے یہ مثنوی پڑھی ؎ در کوئے تو عاشقان چناں جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد حکایت نقل درحلت شیخ سعد الدین حمویہ رح کی بیان فرمائی کہ بزرگ کامل تھے جب حج کے واسطے تشریف لیگئے۔ بعد مراجعت بغداد میں آکر سکونت گزین ہوئے آپ کے آتے ہی شہرہ آپکی ولایت کا بغداد میں پڑ گیا ان ایام میں اکثر ساکنین بغداد کسی مرض میں مبتلا تھے آپنے آتے ہی صلائے عام دی کہ جو شخص بیمار و زخمی ہو میرے پاس آوے اس حکم کے سنتے ہی بیماروں کے گروہ کے گروہ حاضر خدمت ہونے لگے۔ آپنے ہاتھ اپنا پھیرنا شروع کیا۔ جسپر ہاتھ رکھتے تھے وہ اچھا ہو جاتا تھا۔ بیماری بالکل زائل ہو جاتی تھی۔ کچھ عرصہ کے بعد وہاں سے روانہ ہو کر غزنیں تشریف لائے یہاں بھی کتنے ہی معیوب اور سقیم آدمیوں کو آپکے لمس نامل سے فائدہ ہوا۔ بعد اسکے وہاں سے روانہ ہو کر اوچ میں مقیم ہوئے جب وقت وفات آپکا قریب

پہونچا اور جس روز کہ انتقال فرماوینگے وہ روز آگیا آپ اپنے تمام خادموں اور جلیسوں کو ہمراہ لیکر جنگل تشریف لیگئے اور مستقبل قبلہ بیٹھ کر سورۂ بقر پڑھی شروع کی بوقت اشراق وہ سورت ختم ہوئی آپنے پھر اس سورت کو پڑھنا شروع کیا۔ جب ختم ہوئی۔ سر سجدہ میں رکھکر انتقال فرمایا۔ ہاتف غیب نے اس مضمون کی آواز دی جو سب حاضرین نے سنی کہ بندہ نیک بخت اپنے دوست سے ملاقی ہوا یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے فرمائی سے درکوئے عاشقان چنان جان بدہند ؛ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ؛ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ سیف الدین باخرزی رح کا قاعدہ تھا کہ نماز شام پڑھ کر اسی جگہ لیٹ جاتے اور خادم بعد گزرنے ایک ثلث شب کے بیدار کرتا اسوقت آپ وضو کرتے مؤذن اذان نماز عشا کی دیتا پس نماز عشا با جماعت ادا فرماتے سب لوگ نماز عشا پڑھکر رخصت ہوجاتے اور آپ صبح تک یاد خدا میں بیدار رہتے اسی طریقہ پر آپ کی عمر تمام ہوئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ ان ہی ایام میں ایک روز ایک شخص نے خواب دیکھا کہ دروازۂ شہر بخارا سے ایک مشعل سوزان باہر نکلی اسنے یہ خواب روبرو ایک بزرگ کے بیان کیا اور طالب تعبیر ہوا انھوں نے جواب دیا کہ تعبیر اسکی یہ ہے کہ ایک بزرگ کاملین شہر سے انتقال کریگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ اسی روز شیخ سیف الدین باخرزی رح نے اپنے پیر کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اشتیاق تیرے ملاقی ہونیکا ہمکو بہت ہے تمہیں آنا چاہیے اس خواب کے دیکھنے سے آپکو معلوم ہوگیا کہ زمانہ میری وفات کا قریب ہے اس روز سے برابر مجلس وعظ میں ذکر فراق فرماتے تھے خلق اللہ حیران تھی کہ خیر باشد آپ ہمیشہ فراق و وداع کا ذکر کیوں فرماتے ہیں جب آپ وعظ اخیر بیان فرما چکے تب سب حاضرین مجلس کی طرف مخاطب ہوکر خاص طور سے ارشاد فرمایا کہ اے گروہ مومنین تحقیق جانو کہ میں نے اپنے پیر دستگیر کو خواب میں دیکھا کہ مجھے طلب فرماتے ہیں پس اب میں روانہ ہوتا ہوں اور تمکو وداع کرتا ہوں۔ یہ فرماکر آپ منبر پر سے اتر پڑے اور خانقاہ کو تشریف لیگئے۔ رفتہ رفتہ مختصر شب ہوئی اور تمام اصحاب حاضر خدمت تھے اور درد فراق

حضرت سے مانند مشغل کے چلتے تھے شب گزر کر صبح ہوئی۔ قریب ایک تہائی کے روز گذرا ہوگا اسوقت ایک شخص صوف پہنے ایک سیب ہاتھ میں لئے ہوئے آیا اور سلام کر کے زمین پر بیٹھ گیا اور وہ سیب آپکے ہاتھ میں دیا آپنے اسکو سونگھا اور جان جان آفرین کے سپرد کی۔ یہ بیان فرماکر شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ مثنوی زبانِ مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ درکوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے حضرت شیخ بدرالدین غزنوی اور مولانا بدرالدین اسحاق کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ تم اس مثنوی کی تکرار کرو انھوں نے حسب الارشاد بار بار پڑھنا شروع کیا۔ خدمت شیخ الاسلام پر حالت طاری ہوئی جو انھیں کے سزاوار تھی کہ بیان میں نہیں آسکتی۔ حضرت کو اسمیں کیفیت حاصل ہونے کی وجہ سے سب حاضرین مجلس پر ایک رقت ہوئی کہ حلاوت اور کیفیت اب تک باقی ہے یہ عالم تین رات دن رہا ہر دو اصحاب تین شبانہ روز برابر مثنوی مذکورہ پڑھتے رہے بعد تین روز کے حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ عالم صحو اور شکر میں آتے اور مجلس برخاست ہوئی ٭ الحمد للہ علی ذلک ٭

مجلس ہشتم تاریخ ۲۹ ماہ مذکور ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ کئی درویش خانقاہ شیخ بہاءالدین زکریا ملتانی سے آئے تھے گفتگو سلوک کے بارہ میں ہورہی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ درویشوں کا طریقہ تحمل ہے اور تحمل بھی اسقدر کہ جفا اس حد تک پہونچے کہ اگر کوئی شخص ننگی تلوار گردن پر رکھے یا مارے تو بھی اس سے راضی و خوش رہنا چاہئے اور اسکے واسطے بد دعا کرنا سزاوار نہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ ایک بڑھیا عورت زار و نالاں خدمت مبارک میں حاضر ہوئی حضرت اسکے نزدیک تشریف لیگئے اور آہستہ سے فرمایا کیف حالک یعنی تیرا حال کیسا ہے بڑھیا نے عرض کی اے بزرگوار آج عرصہ بیس سال سے میرا لڑکا مجھ سے جدا ہے۔ اسکا حال مجھے مطلق معلوم نہیں واللہ اعلم زندہ ہے یا مر گیا۔ حضرت شیخ الاسلام نے یہ سنکر مراقبہ کیا اور دیر تک مراقب رہے بعدہ سر اٹھا کر ارشاد فرمایا کہ تیرا لڑکا گھر آگیا ہے۔ بڑھیا اپنے گھر چلی گئی ہنوز اپنے گھر پہونچنے نپائی تھی کہ راستہ ہی میں لڑکا ملگیا۔ بڑھیا بہت خوش ہوئی اور

اور فرطِ خوشی سے گھر کے اندر لے گئی حال پوچھنا شروع کیا کہ اس عرصہ تک کہاں رہا جوان نے جواب دیا کہ اس جگہ سے پندرہ سو کوس دور تھا ایک میرا دل تجھ سے ملنے کے واسطے چاہا اور اس خیال سے کہ دیکھئے کب ملاقات نصیب ہو کنارہ دریا پر گھڑا ہوا رو رہا تھا کہ ایک پیر مرد نورانی چہرہ خرقہ پہنے ہوئے میرے متصل آئے اور دریافت کیا کہ رونے کا کیا باعث ہے میں نے اپنا حال عرض کیا فرمانے لگے کہ اگر میں تجھے گھر پہنچا دوں تو کیسی بات ہو۔ یہ بات مجھے بغایت دشوار معلوم ہوئی۔ ہنوز میں نے جواب نہیں دیا تھا کہ انہوں نے ارشاد فرمایا کہ اپنا ہاتھ مجھے پکڑاؤ اور اپنی آنکھیں بند کرو۔ میں نے ایسا ہی کیا۔ جب آنکھیں کھولیں تو مکان کے دروازے پر موجود تھا۔ عورت نے یہ ماجرا سنکر اپنے دل میں خیال کیا کہ وہ بزرگ شیخ الاسلام ہی تھے فوراً حضرت کی خدمت میں حاضر ہو کر قدموں میں گر پڑی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام نے زبانِ مبارک سے ارشاد فرمایا کہ اگر کوئی وظیفہ یا ورد متعبدوں سے فروگذاشت ہو جاتے وہ انکے حق میں موت سے بڑھکر ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ میں حضرت ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک صوفی نے حاضر خدمت ہو کر عرض کی کہ آجکی شب میں نے خواب میں دیکھا کہ کوئی کہنے والا کہتا ہے کہ موت تیری نزدیک ہے۔ حضرت نے اتنا بیان سنتے ہی فی الفور ارشاد فرمایا کہ کل کے روز نماز صبح تجھ سے قضا ہوئی تھی صوفی نے جب یہ سنا خیال کیا پس فی الواقع حال ایسا ہی تھا جیسا حضرت نے ارشاد فرمایا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تارک ورد کو ایسے خواب اسواسطے دکھلاتے ہیں کہ متنبہ ہو۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ قاضی رضی الدین رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ روز سورہ یٰس پڑھنے کا تھا جس روز کہ انتقال فرماوینگے اس روز صبح یہ وظیفہ انسے قضا ہو گیا آپ گھوڑے پر سوار چلے جاتے تھے اتفاقاً گھوڑا بھڑکا اور اسکا پانو ایک گڑھے میں جا پڑا آپ گھوڑے پر سے گر پڑے اور پیر ٹوٹ گیا کہ اسی روز آپ نے انتقال فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ صاحب ورد کو لازم ہے کہ روز وظیفہ پڑھے اگر دن میں نہ ہو سکے تو رات کو پڑھنا چاہیے۔ اور اگر رات کا

وظیفہ ہو اور وقت پر نہ پڑھ سکے تو دن کو پڑھنا لازم ہے۔ بہر حال وظیفہ ترک نکرے اگر وظیفہ ترک ہو جائے تو جاننا چاہیئے کہ یہ امر شومیِ بخت سے واقع ہوا اور یہ شومی بخت تمام ساکنان شہر پر موثر ہو گی اور ممکن ہے کہ اسکی وجہ سے اہلِ شہر کسی بلا میں مبتلا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک سیاح نے مجھ سے یہ حکایت بیان کی تھی کہ میں نے شہر دمشق کو اجاڑ پایا دریافت سے معلوم ہوا کہ وہاں کے بعض باشندوں نے وظیفہ ترک کیا تھا اور ایک سال تک برابر تارک ورد رہے ناگاہ لشکر مغل انکے شہر میں آیا اور شہر کو ویران اور تباہ و خراب کر دیا اور بہت سے مسلمانوں کو بلا وجہ شہید کیا اور ہزارہا غلام بنا کر لیگئے۔ یہ سب شومی انکے ترک ورد سے تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ بزرگ معین الدین حسن سنجری ثم اجمیری نور اللہ مرقدہ کی رسم تھی کہ آپ کے پڑوسیوں میں سے جسکا انتقال ہوتا آپ اسکے جنازے کے ہمراہ جاتے۔ نماز اور دفن کے بعد جب سب لوٹ آتے آپ تنہا اسکی قبر پر بیٹھے رہتے اور وہ وظائف اور ادعیات جو ایسے وقت میں پڑھنی آئی ہیں پڑھتے۔ بعد فراغت واپس تشریف لاتے۔ چنانچہ ہنگام قیام اجمیر ایک شخص نے جو آپکا ہمسایہ تھا انتقال کیا آپ حسب معمول اسکے جنازے کے ہمراہ گئے اور موافق قاعدہ مستمرہ بعد لوٹ جانے جمیع اشخاص ہمراہیان جنازہ کے آپ اس ہمسایہ کے قبر پر ٹھہر گئے خواجہ قطب الاقطاب فرماتے ہیں کہ میں بھی اسوقت انکے ہمراہ تھا میں نے دیکھا کہ رنگ آپ کا متغیر ہوا اور پھر اسیوقت اصلی رنگ پر آگیا اور آپ الحمد للہ فرماتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے کہ بیعت بھی عجب چیز ہے میں نے حضرت سے اس معاملہ میں تغیر لونِ مبارک کو دریافت کیا آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت اس مردہ کو قبر میں دفن کیا اور تمام لوگ چلے گئے صرف میں ہی بیٹھا رہا کیا دیکھتا ہوں کہ فرشتے عذاب کے آئے اور اسکو عذاب کرنا چاہا معاً اسیوقت حضرت خواجہ ابی النور عثمان ہرونی قدس سرہٗ بھی تشریف لائے اور ان فرشتوں سے کہا کہ یہ میرا مرید ہے اسے تعذیب مت کرو فرشتوں نے خدمت خواجہ میں عرض کی کہ بیشک یہ آپکا مرید ہے الا آپ سے خلاف تھا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ تم بیان کرتے ہو یہ سب سچ ہے مگر اس نے اپنی ذات کو اس فقیر کے ساتھ

وابستہ کیا تھا میں نہیں چاہتا کہ اسکو عذاب ہو۔ آپ یہ فرماتے تھے کہ فرمان الہی ان فرشتوں کے پاس آیا کہ اسکو عذاب میں گرفتار نکرو۔ ہمیں خاطر حضرت کی منظور ہے۔ یہ سنکر فرشتے واپس چلے گئے حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرماکر آنکھوں میں آنسو بھرلائے اور فرمانے لگے بیعت بھی عجب چیز ہے الاّمر دکو لازم ہے کہ ایک کا ہورہے بعدہٗ یہ مثنوی زبان فیض ترجمان سے ارشاد فرمائی ؎ گر نیک زیم مرا ازایشان گیرند دربد باشیم مرا بدایشان بخشند ٭ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام فرمانے لگے کہ اسوقت مجھے ایک حالت پیدا ہوئی ہے۔ اگر کوئی قوال حاضر ہو تو اس رباعی کو پڑھے اتفاقاً اس روز کوئی قوال حاضر نہ تھا۔ جب حضور کو یہ حال معلوم ہوا آپنے حضرت مولانا بدر الدین اسحاق کو طلب فرماکر ارشاد فرمایا کہ وہ مکتوب جو قاضی حمید الدین ناگوری نے لکھا تھا پڑھو۔ مولانا بدر الدین اسحاق نے تمام مکاتیب جو خدمت شیخ الاسلام میں اس سال آئے تھے اور ایک خریطہ میں یکجا جمع تھے اپنا ہاتھ واسطے نکالنے مکاتیب کے اس خریطہ میں ڈالا کہ تمام خطوط کو نکالکر اس میں تلاش کریں برکت حضرت شیخ الاسلام سے باوجودیکہ اُس خط کو آئے ایک عرصہ گذر گیا تھا سب سے پہلے وہی مکتوب ہاتھ میں آیا۔ حضرت بدر الدین اسحاق اس مکتوب کو لیکر خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے اور اس عریضہ کو پڑھنا شروع کیا لکھا تھا "کہ فقیر وحقیر ضعیف ونحیف محمد عطا کہ بندہ درویشان است واز سرو دیدہ خاک قدم ایشان" حضرت مولانا نے صرف اسیقدر پڑھا تھا کہ حضرت شیخ الاسلام کو اسیقدر عبارت کے استماع سے ایک حالت عجیب وغریب لاحق ہوئی کہ میری فہم میں بیان ہوسکا نہیں آسکتا۔ اس مکتوب میں ایک رباعی تھی مولانا بدر اسحاق نے یہ حالت دیکھکر اس رباعی کو پڑھنا شروع کیا رباعی آن عقل کجا کہ در کمال تو رسد ٭ آن روح کجا کہ در جلال تو رسد ٭ گیرم کہ تو پردہ برگرفتی زجمال ٭ آن دیدہ کجا کہ در جمال تو رسد ٭ اسکے بعد ذکر دربارہ مسافرت اور بیعت حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحہ کے واقع ہوا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ قطب الدین بختیار کاکی اور شیخ جلال الدین تبریزی ہردو بزرگواروں کی ملاقات ہوئی اور حکایات سیاحی درمیان میں آئی۔ میں بھی انکی خدمت میں حاضر تھا۔ شیخ جلال الدین تبریزی رحمۃ اللہ علیہ

سے نے ارشاد کیا کہ ایک دفعہ میں ملک قریش میں مسافر تھا۔ وہان بہت سے بزرگون کی زیارت سے مشرف ہوا اور انکی خدمت سے بہت نعمت حاصل ہوئی۔ القصہ ایک بزرگ کی ملازمت کا ذکر ہے کہ وہ ایک غار میں جو شہر سے متصل تھا رہتے تھے۔ جب میں انکے پاس پہونچا وہ نماز میں مصروف تھے۔ میں نے توقف کیا یہانتک کہ وہ نماز سے فارغ ہوئے اسوقت میں نے سلام کیا انھون نے جواب سلام میرا نام لیکر دیا۔ میں متحیر تھا کہ میرے نام سے انکو کیونکر اطلاع ہوئی۔ سب سے بیشتر میں نے بھی سوال کیا کہ آپکو میرے نام سے کیونکر اطلاع ہوئی بجواب اسکے انھون نے فرمایا علمنی العلیم الخبیر یعنی بتلایا مجکو جاننے والے خبردار نے۔ یعنی جو تجھے یہان لایا ہے اس نے مجھے تمہارے نام سے اطلاع دی ہے۔ میں یہ سنکر قدمون پر گر پڑا آپ نے مجھے اٹھا کر بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا میں حسب الامر بیٹھ گیا انھون نے اپنی حکایت بیان فرمانی شروع کی کہ تمہاری طرح سے میں بھی مسافرت کرتا تھا اصفہان میں ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ بزرگ بڑے صاحب کمال تھے۔ عمر انکی انکے سو پچاس سال سے زیادہ تجاوز کر گئی تھے۔ فرماتے تھے کہ میں خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا پڑوتا ہون۔ اہل شہر کو انسے بہت اعتقاد تھا۔ جب کسیکو کوئی حاجت پیش آتی۔ انکی خدمت میں رجوع کرتا۔ آپکی دعا فرمانے سے اسکی حاجت فوراً پوری ہوجاتی تھی۔ کبھی ایسا اتفاق نہوتا تھا کہ انکی دعا رد ہوگئی ہو۔ یہ فرماکر انھون نے ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک ہزار ستر اولیاء اللہ کی خدمت کی ہے۔ ہر ایک نے مجھ سے نصائح فرمائیں۔ آخری ملاقات میری شمس العارفین سے تھی اور آخرین نصیحت بھی انہیں کی نصیحت ہے حضرت شمس العارفین ارشاد فرماتے تھے کہ اے درویش اگر تجھکو واصل الی اللہ ہونا منظور ہے تیں دنیا سے بیزار ہو۔ امور دنیاوی میں متعلق رہنا ہی سر تمام خطاؤں اور گناہوں کا ہے جو دنیا سے بیزار ہوا وہی واصل بحق ہوا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ میں رات کو وہان مقیم رہا۔ وقت افطار دو روٹیان عالم غیب سے ہویدا ہوئیں۔ انھون نے ایک میرے سامنے رکھی اور مجھے کھانیکو ارشاد فرمایا۔ میں نے روٹی کھائی ازحد کیفیت معلوم ہوئی۔ جب میں کھانے سے فارغ ہوا۔ انھون نے مجھے ارشاد فرمایا کہ اس گوشہ میں جاکر ایک ثلث شب مشغول بہ نماز و مراقبہ رہو۔ میں نے تعمیل ارشاد کی تھوڑا ہی عرصہ گذرا

تھا کہ مراقبہ میں کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص سبز پوش آیا۔ اور اسکے متصل سات شیر آئے اور سلام کر کے اسکے مقابل بیٹھ گئے۔ مجھے دیکھنے اس امر تعجب انگیز سے ایک تحیّر ہوا کہ الٰہی تیرے ایسے بھی بندے ہیں کہ شیرون نے انسے انس اختیار کیا ہے۔ الغرض انھون نے کلام اللہ آغاز کیا اور آخر شب تک دس مرتبہ کلام اللہ ختم کیا اور پھر تلاوت میں مشغول ہوئے تا اینکہ صبح ہو گئی مین نے نماز صبح انکے ہمراہ ادا کی انھون نے مجھے سبز پوش بزرگ سے ملاقی کرایا اور ارشاد فرمایا کہ یہ بزرگ میرے بھائی خضر علیہ السلام ہیں۔ میں انسے بغلگیر ہوا اور انھون نے مجھپر بہت شفقت اور مرحمت فرمائی۔ بعدہٗ وہ بزرگ مع شیرون کے چلے گئے۔ شیخ جلال الدین تبریزی رح فرماتے ہیں کہ میں نے بوقت اشراق انسے اجازت روانگی طلب کی فرمانے لگے اے جلال جاتے ہو تو جاؤ الّا لازم ہے کہ ہمیشہ درویشون کی خدمت کرتے رہنا اور اپنی ذات کو انکے پلّے میں باندھنا اور بجاآوری احکام خداوندی میں ذرا سستی نکرنا ورنہ مقامات اعلیٰ سے رہ جاؤ گے یہاں سے تھوڑی دور پر چشمۂ آب ہے دو شیر اسکے محافظ ہیں کسیکو اس راہ سے گزرنے نہیں دیتے جانیوالے کو آزار پہونچاتے ہیں۔ جب تم اس مقام پر پہونچو میرا نام ان شیرون کے روبرو لینا وہ تمکو راستہ دینگے اور کچھ ضرر نہین پہونچا ئینگے۔ بسلامت گزر جاؤ گے حضرت شیخ جلال الدین تبریزی رح فرماتے ہیں کہ میں بعد ان وصایا کے روانہ ہوا۔ جب اس چشمہ پر پہونچا۔ دو شیر نعرہ زنان مجھپر حملہ آور ہوئے اور چاہتے تھے کہ مجھے پارہ پارہ کر ڈالین میں نے بلند آوازی سے کہا کہ فلانے بزرگ کی زیارت سے مشرف ہو کر اپنے گھر واپس جاتا ہون۔ جب انھون نے نام اس بزرگ کا سنا حملہ سے باز رہے۔ میرے پاس آکر میرے تلوون سے اپنی آنکھین ملتے تھے اور عاجزی کرتے تھے۔ میرے آگے روانہ ہونے پر واپس اپنے مقام پر گئے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جب شیخ جلال الدین تبریزی رح نے اپنی سیاحت کی حکایت تمام کی حضرت قطب الواصلین بختیار کاکی اوشی رح نے اپنی مسافرت کی حکایت آغاز کی کہ میں مبدء حال میں کسی شہر میں وارد ہوا جسکا نام مجھے یاد نہین۔ اُس شہر کے باہر ایک ویران مسجد تھی۔ اُسمین ایک بزرگ اقامت فرما

تھے اور اس مسجد میں ایک مینار تھا جسکو ہفت منارہ کہتے تھے اور اسکے متعلق یہ ایک روایت مشہور تھی کہ اگر باقاعدہ ساٹھ خاص دعائیں اس منار کے زیر سایہ مانگی جاویں وہ مقبول ہوتی ہیں ایک ان میں سے یہ تھی کہ دو رکعت نماز ادا کرے اور وہ دعا جو واسطے ملاقی ہونے حضرت خضر علیہ السلام کے آئی ہے مانگی جاوے۔ ضرور حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہو گی۔ حضرت شہید المحبت ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے عمل مذکورۂ بالا کرنیکا ارادہ کیا اور منارہ پر واسطے دعا پڑھنے کے چڑھا اور دعا ختم کرکے نیچے اترا اور تھوڑی دیر خضر علیہ السلام کی ملاقات کے انتظار میں مسجد کے اندر بیٹھا رہا۔ ایک فرد بشر مسجد میں نہ آیا میں ملاقات سے ناامید ہو کر مسجد سے باہر نکلا۔ زینۂ مسجد پر ایک شخص سے ملاقات ہوئی اُسنے دریافت کیا کہ تم بیوقت اس مسجد میں کس غرض سے آئے تھے میں نے جواب دیا کہ مجھے ملاقات حضرت خضر علیہ السلام کی آرزو تھی الاشرف قدمبوسی سے محروم رہا ناامید ہو کر اپنی جائے اقامت پر واپس جاتا ہوں۔ انھوں نے کہا کہ خضر کی ملاقات سے تمکو کیا حاصل ہوگا۔ وہ بھی تمہارے موافق سرگردان ہے شاید تم طالب دنیا ہو۔ جو خضر کی طلب کرتے ہو میں نے کہا خیر۔ میں طالب دنیا نہیں ہوں۔ بجواب اسکے انھوں نے کہا کہ اس شہر میں ایک بزرگ رہتے ہیں کہ بارہ مرتبہ خضر علیہ السلام انکی ملاقات کے واسطے انکے گھر گئے الا ملاقات میسر نہیں ہوئی میں اور وہ بزرگ اس امر میں بحث کر رہے تھے کہ ایک بزرگ نورانی چہرہ پاکیزہ رو۔ سفید کپڑے پہنے ہوئے آئے۔ وہ بزرگ بتعظیم تمام انکے استقبال کو گئے اور متصل پہونچکر قدموں میں گر پڑے میں اپنے مقام پر کھڑا دیکھتا رہا جب میرے متصل پہونچے اس شخص سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کہ اس درویش کو کچھ قرض دینا ہے یا طالب دنیا ہے انھوں نے جواب دیا کہ انکو نہ قرض دینا ہے اور نہ یہ طالب دنیا ہیں مگر آپکی ملاقات کی۔ آرزو رکھتے ہیں۔ ہم یہ باتیں کر رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ ہر طرف سے صوفی آنے شروع ہوئے۔ تھوڑے عرصہ میں ایک مجمع ہو گیا اقامت پڑھی گئی ایک شخص نے آگے بڑھکر نماز پڑھائی چونکہ ماہ رمضان تھا تراویح پڑھی گئی انھوں نے تراویح میں بارہ سیپارہ پڑھے۔ میرے دل میں بعد فراغت خیال آیا کہ اگر اور زیادہ پڑھے جاتے تو

بہتر ہوتا۔ نماز پڑھکر ہر شخص اپنے اپنے مقام کو چلا گیا۔ میں اس مسجد میں شب باش ہوا صبح تک وہان رہا۔ صبح تک کوئی متنفس نہ آیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئے۔ ہر شخص اپنی جائے اقامت پر واپس آگیا۔ الحمد للہ علیٰ ذلک ؏

مجلس نہم۔ بتاریخ پنجم ماہ رمضان المبارک ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک میں ہورہی تھی۔ حضرت شیخ الاسلام ادام اللہ تقواہ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کا مہینا عجب بابرکت مہینا ہے اس ماہ میں شیطان علیہ اللعنۃ کو لوہے کی زنجیرون سے جکڑ دیتے ہیں کہ جمیع مسلمان اسکے شر سے محفوظ رہیں اس ماہ میں درِ رحمت واسطے عام مسلمانون کے کشادہ کئے جاتے ہیں کہ جسکا جی چاہے اس باب رحمت میں داخل ہو اور اس ماہ کے فیض عام سے محروم نہ رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ میں ہر روز ایک ایک فرشتہ ہر یک مومن کے سر پر خوان رحمت لئے کھڑا رہتا ہے کہ جب وہ مسلمان روزہ افطار کرے وہ فرشتہ طبق رحمت اسکے سر پر نثار کردے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک عبادت کی جزا اور مکافات مقرر فرمائی ہے مگر روزہ کی کوئی جزا مقرر نہ فرمائی۔ بلکہ اسکے جزا کے بارہ میں فرمایا کہ الصوم لی و انا اجزی بہ یعنی روزہ میرے واسطے ہے۔ اور میں ہی اسکی جزا دونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ روزہ درمیان مولا اور بندہ کے ایک راز ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس ماہ کے حق عزوجل نے تین حصے مقرر فرمائے ہیں اور ہر ایک کا جدا گانہ نام رکھا ہے۔ اول عشرہ کا نام عشرۂ رحمت ہے کہ اسمیں رحمت عام نازل ہوتی ہے دوسرے عشرہ کا نام عشرۂ مغفرت ہے کہ اسمیں ہر روز ہر لحظہ لکھوکہا مسلمانون کی مغفرت اور رستگاری ہوتی ہے تیسرا عشرہ موسوم بہ آزادی از دوزخ ہے اس عشرہ میں ہر ایک مومن جو ذرہ کے برابر ایمان رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسکو اپنے فضل و کرم سے بخشدیتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو فرد بشر ماہ رمضان کے آنے سے خوش ہوتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو سال بھر کبھی رنجیدہ نفرماویگا

اور اسکے کسب میں برکت عطا فرمائیگا۔ اور جو شخص ماہ رمضان کے ختم ہونے سے دلگیر ہوا اللہ تعالیٰ اسکو سعادت دوجہانی نصیب فرماتا ہے۔ اور وہ کبھی غمناک نہو گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے روزے رکھنے سے ہزار سالہ عبادت کا ثواب ملتا ہے اور بیشمار بہ پایان اسکے نامۂ اعمال سے حک کیجاوینگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ رمضان المبارک کے آخر عشرے میں شب قدر ہوتی ہے بلکہ اصل تو یوں ہے کہ اس ماہ کے آخر عشرے کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ان راتوں میں یاد حق سے غافل نرہے کہ مبادا سعادت شب قدر سے محروم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا اس طائفہ صوفیہ میں ایسے ایسے مرد ہیں کہ انکو سال کی ہر ایک شب شب قدر ہے۔ کیونکہ نعمت اس شب کی تمام راتوں میں مرکب ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہمارے سلسلہ کے بزرگوں نے اس ماہ کی ہر شب کو ایک ایک قرآن تراویح کی بیس رکعتوں میں ختم کیا ہے اور فرمایا کہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ ہر شب تراویح میں دو ختم قرآن شریف فرماتے تھے اس حساب سے ساٹھ قرآن شریف تیس روز کی تراویح میں ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب میں ملک غزنی کی سیاحی میں مصروف تھا۔ کسی شہر کی مسجد میں امام حدادی کی شرف قدمبوسی سے رمضان شریف میں مشرف ہوا اور ایک عرصہ تک انکی خدمت میں رہا وہاں ایک اور بزرگ باعظمت وہیبت صاحب کمال شیخ عبداللہ محمد باخرزی رح نامی رہتے تھے امامت اس مسجد کی انسے متعلق تھی۔ وہ بزرگ ہر شب میں سارا ختم قرآن شریف کرتے تھے بلکہ چار سیپارہ اور زیادہ پڑھ جاتے تھے۔ یہ دعاگو انکے ساتھ رہا اور اس سعادت سے بھی بھرہ یاب ہوا انھوں نے مجھے نصیحت کی کہ راہ سلوک میں جفاکشی اور محنت بہت ضروری ہے جب تک مجاہدات کاملہ اور ریاضات شاقہ نکروگے مقامات اعلیٰ کو نہ پہونچوگے کیونکہ اہل صفہ کا فرمودہ ہے کہ اصل اس راہ میں مجاہدہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت بایزید بسطامی رح نے ستر برس اللہ تعالیٰ کی عبادت اس طور سے کی کہ ایک ایک دو دو برس تک نفس کو پانی سے محروم رکھا اور اسکی کوئی آرزو پوری نہ کی۔ تب انکی رسائی بارگاہ رب العالمین میں ہوئی۔ ہاتف نے آواز دی کہ ابھی انمیں آلایش دنیا باقی ہے پہلے اسے

اسے رفع کرین۔ تب حضوری حاصل ہو گی۔ حضرت بایزید رح نے عرض کی کہ الٰہی تو عالم الغیب ہے میری دانست میں میرے پاس کوئی شے دنیاوی نہیں ہے میں کس چیز کو دفع کرون حکم ہوا کہ اپنے کپڑون میں دیکھو جب بغور دیکھا سوائے ایک پوستین اور مٹی کے پیالے کے دوسری چیز نہ پائی آپ نے انکو پھینک دیا اسوقت رسائی ہوئی۔ جب حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما چکے ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ حضرت بایزید رح نے بہ سبب ایک پوستین اور مٹی کے پیالے کے بار نہ پایا افسوس ان آدمیون کے حال پر کہ انکے پیچھے اسقدر بکھیڑے لگے ہوئے ہیں وہ کیونکر بار پاوین گے اسکے بعد شیخ الاسلام نے سب کی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ یہ ماہ رمضان ہے میری خواہش ہے کہ اسمیں ہر روز تراویح میں ختم قرآن کیا جاوے تم میں سے کون کون اس امر کو پسند کرتے ہیں سب نے قبول کیا اور عرض کی کہ زہے سعادت اگر یہ دولت میسر ہووے اس روز سے شیخ الاسلام نے تراویح میں دو ختم قرآن کرنے شروع کئے بلکہ دس سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے اور چوتھائی شب باقی رہتی تھی۔ اس ماہ میں میں بھی (یعنی حضرت محبوب الٰہی رح) موجود تھا الحمد للہ علیٰ ذالک اسکے بعد گفتگو کشف و کرامت کے بارہ میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں خدمت شیخ جلال الدین اوچی رح میں حاضر تھا انکی خانقاہ میں چند نفر درویش قلندر روش لوہے کی سخین کمر میں باندھے ہوئے آئے اور سلام کرکے بیٹھ گئے اور کلام قلندرانہ بخت و درشت کرنے لگے آپنے انکے واسطے کھانا منگوایا۔ سب قسم کا کھانا تھا الا دہی اسمیں نہ تھا انھون نے آپکی ایذا دہی کی غرض سے دہی طلب کر کیا۔ وہی جماعت خانہ میں موجود نہ تھا حضرت شیخ جلال الدین رح نے دہی کی طلبی سنکر میرا سونھ دیکھا اور میں نے انکے رخ انور پر نظر کی فرمانے لگے کہ دہی تو دستیاب نہیں ہوتا کیا بندوبست کیا جاوے۔ میں نے عرض کی کہ انکو حکم دیجئے کہ اس موری پر جہانسے پانی آپکے مطبخ کا باہر نکلتا ہے جاوین اور دہی لے آوین شیخ نے مطابق میرے عرضداشت کے انکو حکم دیا۔ یہ بات انپر از بس گراں معلوم ہوئی اٹھکر بدررو پر گئے تو ان جاکر کیا دیکھتے ہیں کہ تمام بدررو دہی سے معمور ہے جہانتک انہیں منظور تھا اٹھاکر لائے

اور کھانا کھایا۔ بعدہ شیخ جلال الدین نے انکو اجازت روانگی دی۔ اسکے بعد حکایت شعر بر احوال
بزرگی حضرت شیخ جلال الدین اوچی رح بیان فرمائی کہ ایک مرتبہ کوئی شخص ساکن اوچ برائے حصول
سعادت حج زیارت مدینہ منورہ گیا تھا وہاں آپ سے ملاقی ہوا حالانکہ شیخ اپنے مکان پر موجود تھے
القصہ ایک عرصہ تک وہاں آپکے ساتھ رہا اور مناسک حج بھی آپکے ہمراہ بجالایا۔ جب کعبہ شریف
زاد اللہ شرفاً و تعظیماً سے واپس آیا اور اپنے گھر رہنے لگا حضرت کی خدمت میں آتا جاتا تھا ایک
روز بر سبیل تذکرہ حج کا ذکر درمیان آیا اسنے اپنا اور آپکا ماجرا جو ایام گذشتہ میں گذرا تھا بیان کرنا
چاہا۔ آپ روشن ضمیری سے اسکے ارادہ پر مطلع ہوگئے اور خفا ہوکر ارشاد فرمایا کہ خبردار مردان
خدا کا راز فاش نکرنا۔ یہ جسم جو اس کمبل کے نیچے ہے بخدا اگر ارادہ کرے پس ایک چشم زدن میں
میں کعبہ شریف جا پہونچے اور واپس چلا آوے اور اپنی جائے اقامت پر بھی موجود ہو۔ یہ ارشاد فرماکر
اس شخص سے کہا کہ اپنی آنکھیں بند کر اُسنے حسب الارشاد اپنی آنکھیں بند کیں ایک لحظہ کے بعد
آپنے آنکھیں کھولنے کو ارشاد فرمایا۔ جب اسنے آنکھیں کھولیں اپنے تئیں اور حضرت خواجہ کو کوہ
قاف میں متصل اس فرشتہ کے جو کوہ قاف پر موکل ہے پایا اور پھر اسی وقت اپنے آپکو اور
شیخ کو اسی جگہ موجود پایا جہاں یہ گفتگو ہو رہی تھی۔ اس شخص نے یہ کرامت دیکھکر اعتراف
کیا کہ بیشک ارشاد والا صحیح ہے۔ مردان خدا کو سوائے خدائے تعالےٰ عزاسمہ کے اور کوئی
نہیں جانتا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ شیخ جلال الدین اوچی اوچ میں نماز
کبھی نہ پڑھتے تھے۔ جب وقت نماز کا ہوتا آپ غائب ہوجاتے آخر معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ زاد اللہ
شرفاً و تعظیماً میں نماز پڑھتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرماتے تھے کہ ایک مرتاض و ریاضت
کش جوگی حاضر خدمت ہوا۔ زمین ادب چومی۔ ہیبت حضرت کی اسقدر اسپر مستولی ہوئی کہ
اسنے جو زمین چومنے کے واسطے سر جھکایا تھا پھر نہ اٹھا سکا۔ دیر تک ویسا ہی رہا۔ آپنے یہ حال
ملاحظہ فرماکر ارشاد فرمایا کہ سر اوپر اٹھاؤ اُسنے فوراً سر اُٹھایا اور ہاتھ باندھکر حضرت
شیخ الاسلام کے سامنے آکھڑا ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اے جوگی کہاں سے آتے ہو اور

جوگی پر حضرت شیخ الاسلام کی ہیبت اسقدر غالب ہوگئی تھی کہ باوجود حضرت شیخ الاسلام نے تین مرتبہ دریافت حال کیا الا اُسنے کچھ جواب ندیا۔ جب چوتھی مرتبہ آپنے دریافت فرمایا آہستہ سے جواب دیا کہ آپکی ہیبت مجھ پر اسقدر غالب ہوگئی ہے کہ میری زبان سے کلمہ باہر نہیں نکلتا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے مجھسے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ یہ جوگی کسی امر کا دعوی کرکے آیا تھا۔ جب میرے سامنے پہونچا مجھے خیال آیا کہ سر اس جوگی کا زمین سے مل جاوے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ یہ تم نے مشاہدہ کرلیا ہو۔ جب یہ جوگی اپنے ارادہ سے مستغفر ہوا تب مین نے سر اُٹھانیکا حکم دیا اگر یہ اپنے ارادہ سے باز نہ آتا تابقیات سر اس کا زمین سے پیوست رہتا اسکے بعد آپ اُس جوگی سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ تمنے اپنا کام کہانتک کمال کو پہونچایا ہو اُسنے جوابدیا کہ جوگیون کے ہان کمال یہ ہو کہ جب چاہیں ہوامیں اُڑجائیں یہ کہکر ہوا مین بلند ہوا۔ حضرت شیخ الاسلام نے بھی اپنی جوتیان ہوامیں روان کیں وہ جوگی کے سے زاوپر چلی گئیں اور اُسکے سر پہ لگنے لگین۔ جوگی چپ و راست بہت چھپتا پھرا مگر جوتیوں نے پیچھا نہ چھوڑا۔ الغرض اُسے مار مار کر روبرو شیخ الاسلام کے لاکھڑا کیا۔ جوگی معترف ہوا کہ جس شخص کی جوتیوں کا یہ مرتبہ ہو وہ خود کس درجہ میں ہوگا۔ یہ کہکر جوگی مشرف بہ اسلام ہوا اور بعد تھوڑے عرصہ کے یکے از واصلان الٰہی ہوگیا۔ بعد اسکے اُس جوگی نے حالات وکیفیت ماہ و روز بیان کرنے شروع کیے کہ دنیا میں جو انسان نیک و بد ہوتے ہیں اُس کا یہی سبب ہے کہ مرد مباشرت بلا دریافت اوقات سعد و نحس کے کرتے ہیں۔ اگر وہ وقت نیک ہوا اور اولاد نیک ہوتی ہو اور بوقت نحس مباشرت کرنیسے اولاد بدبخت ہوتی ہو۔ پس لازم ہو کہ آدمی اوقات نیک و بد جانین کہ اولاد صالح ہو۔ الغرض اُسنے اسکے متعلق تمام کیفیت اور حالات بیان کئے میں بغور سنتا رہا اور اُن سبکو ذہن کرکے شیخ الاسلام کی خدمت میں عرض کیا۔ آپنے متبسم ہوکر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین بہتر ہوا جو تمنے سیکھا مگر تمکو اس سے فائدہ نہین پہونچے گا۔ بعد اس کے چند نفر درویش صوف پوش جو بیت المقدس سے آئے تھے خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہوئے

آپ نے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ سب بیٹھ گئے اور شیخ الاسلام کی جانب نظر غور سے دیکھنا شروع کیا ہر بار غایر نظر سے شیخ الاسلام کو دیکھتے تھے اور حضرت اپنا سر مبارک نیچے فرما لیتے تھے جب اُن درویشوں کو یارا ئے ضبط نہ رہا بیساختہ کہہ اُٹھے کہ ہمنے آپکو بیت المقدس میں جھاڑو دیتے دیکھا ہے اور جب ہمنے آپ سے نام دریافت کیا تھا آپنے فرید اجودھنی بتلایا تھا یہ سنکر شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بیشک تم سچ کہتے ہو لیکن تمنے عہد کیا تھا کہ یہ بات ہم کسی سے نہ کہیں گے۔ اب وہ عہد فراموش کر گئے یہ سنکر وہ سب شرمندہ ہوے بعد اسکے شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا۔ کہ اے عزیزو اللہ تعالیٰ کے ایسے بندے ہیں کہ ہر جگہ موجود رہتے ہیں۔ خانہ کعبہ اور بیت المقدس میں بھی اور اور جہان رہتے ہیں وہاں بھی۔ یہ ارشاد فرما کر اُنسے فرمایا کہ آنکھیں بند کرو اُنہوں نے آنکھین بند کیں پھر فرمایا کہ آنکھین کھولو۔ اُنہوں نے آنکھیں کھولیں۔ جو شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا تھا معاینہ کیا۔ سب درویش نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے۔ جب ہوش آیا مشرف بہ بیعت حضرت شیخ الاسلام رح ہوے آپنے اُنہیں سیوستان میں رہنے کے واسطے ارشاد فرمایا اور ولایت سیوستان تفویض اُن بزرگوں کے کی۔ بعد اس کے آنیوالوں کی زبانی معلوم ہوا کہ حضرت شیخ الاسلام روزانہ ایک مرتبہ بیت المقدس جاتے ہیں اور وہاں سے بعد جاروب کشی واپس تشریف لاتے ہیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اپنی ریاضت اور مجاہدہ کی حکایت بیان فرمائی کہ میں بیس برس عالم تفکر میں کھڑا رہا۔ بالکل نہیں بیٹھا۔ میرے پانو سوج گئے تھے اور خون اُنسے بہتا تھا مجھے یاد نہیں کہ ان بیس سال میں مین نے کچھ کھایا ہو۔ شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ درویش شہاب الدین غزنوی کہ یاران اہلِ شیخ الاسلام سے تھے تشریف لائے آپنے اُنہیں بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ وہ حکم پاکر بیٹھ گئے شہاب والی لاہور نے اُنکو سو دینار شیخ الاسلام کو نذر دینے کے واسطے دیئے تھے۔ شہاب الدین نے پچاس نذر کئے اور پچاس آپ رکھے۔ چونکہ حضرت شیخ الاسلام روشنضمیر تھے۔ آپنے قبول فرما کر ارشاد فرمایا کہ شہاب الدین خوب تقسیم ہما و روا ر نصفا نصفی کی ہے درویشوں کو یہ بات لازم نہیں وہ شرمندہ ہوئے اور فوراً بقیہ دینار نکال کر حضرت

کی خدمت میں نذر گزرانیں۔ حضرت شیخ الاسلام نے وہ سو دینار اُنہیں عنایت فرمائے اور
ارشاد فرمایا کہ یہ بات اسواسطے کہی گئی کہ خیانت بڑا گناہ ہے خائن اگر کتنی ہی عبادت کرے
الا مقصود کو نہ پہونچیگا۔ اس کے بعد شیخ شہاب الدینؒ نے از سر نو بیعت کی کہ اُنکی ابتدائی بیعت میں
خلل آگیا تھا بعدہ تلقین اور ہدایت سے مقامات اعلیٰ کو پہونچا کر اپنا خلیفہ مقرر کیا الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس دہم۔ بتاریخ پنجم شوال المکرم سنہ ۶۵۵ ہجری سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ شیخ
جمال الدین ہانسوی۔ شیخ بدرالدین غزنوی۔ مولانا بدرالدین اسحاق اور بہت سے
اصفیائے عظام حاضر خدمت تھے۔ وہ جوگی بھی حاضر تھا۔ میں نے جوگی سے دریافت کیا کہ
طریقہ تمہارے جوگ کا کیا ہے اور اصل کام درمیان تمہارے کونسا ہے اس نے
جواب دیا کہ ہمارے مسلک میں نفس آدمی مین دو عالم ہوتے ہین ایک عالم علوی دوسرا
عالم سفلی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ فی الواقع
یہ سچ کہتا ہے۔ عالم سفلی مین نگہداشت پاکی اور پارسائی کی ہے۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام
آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ مجھکو اس کا یہ کہنا بہت اچھا معلوم ہوا۔ اس کے
بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص دعویٰ دوستی حق سبحانہ تعالیٰ کا کرے اُس کے دل میں محبت دنیاوی ہو
وہ کاذب ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح کتاب تاریخ میں تحریر
فرماتے ہیں کہ نزول رحمت الٰہی کے تین وقت ہیں۔ اوّل حالت سماع۔ دوم
وقت کہانا کھانے کے جبکہ کہانا بہ نیتِ قوت برائے طاعت الٰہی کھایا جاوے سوم
درویشوں کے اجتماع کے وقت جبکہ آپس مین بیٹھین اور ذکر و مکالمہ میں مشغول ہون
شیخ الاسلام قدس سرہ یہ فرمارہے تھے کہ چھ یا سات نفر درویش وارد ہوئے سب خورد سال
الا صاحب نعمت خاندان عالیہ چشتیہ کے مرید تھے۔ شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
نے انکی تعظیم کی اور اپنے پاس بٹھایا۔ انہوں نے خدمت شیخ الاسلام میں عرض کی کہ
ہم میں سے ہر ایک کو کچھ کہنا ہے اگر حضرت اپنے کسی خادم کو حکم دیں پس وہ ہمارا ماجرا

سے حضرت شیخ الاسلام نے منظور کیا۔ مجھے حکم دیا کہ تم جاؤ اور مولانا بدرالدین اسحاق کو اپنے ساتھ لو اور اُنکا ماجرا سنو۔ القصہ میں اور بدرالدین اسحاق اُنکا ماجرا سننے لگے اسقدر نرمی سے گفتگو کرتے تھے کہ مجھے اور بدرالدین اسحاق کو انکی حسن تقریر سے گریہ طاری ہو گیا۔ اور ہم دونوں نے اپنے دل میں یہ خیال کیا کیا عجب ہی کہ یہ فرشتے ہوں جنہیں اللہ تعالیٰ نے ہماری تعلیم کیواسطے بھیجا ہو کہ مکالمہ اس نہج سے کرنا چاہیے۔ جب ہم اُنکا ماجرا سن چکے اور خدمت شیخ الاسلام میں حاضر ہو کر اُنکا ماجرا عرض کیا حضرت شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ماجرا اسی طرح بیان کرنا چاہیے کہ ہنگام تقریر رگ گردن بھی جنبش نہ کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب ایک شخص کھانا بہ نیت قوت برائے طاعت کھاتا ہی یہ کھانا اُس کا کھانا نہیں ہی بلکہ عبادت ہی اس کے بعد گفتگو حضرت شیخ عبداللہ بن مسعودؓ کی تعریف میں واقع ہوئی کہ بڑے عالم تھے۔ حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن مسعودؓ کی شان میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ عبداللہ بن مسعودؓ خریطۂ عالم ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ میں مجلس حضرت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکیؒ میں حاضر تھا۔ رئیس نام میرا ایک شخص ہم خرقہ تھا۔ اُس نے خدمت حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں نے آج کی رات ایسا خواب دیکھا کہ ایک قبہ ہی اور حوالی قبہ میں خلق اللہ کا اژدحام ہے ایک شخص اُس قبہ کے اندر سے باہر آتا ہی اور پیغام خلائق لیکر پھر اندر جاتا ہے میں نے آدمیوں سے پوچھا کہ اس قبہ میں کون صاحب تشریف فرما ہیں اُنہوں نے جواب دیا کہ اس قبہ میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے ہیں اور یہ شخص جو آتے جاتے ہیں خواجہ عبداللہ بن مسعود رضہ ہیں میں اُنکے نزدیک گیا سلام عرض کیا اور ملتجی ہوا کہ مجھے زیارت حضرت رسالت پناہ صلعم سے مشرف ہونکی خواہش ہے۔ میرا یہ بیان سنکر حضرت خواجہ عبداللہ بن مسعود رضہ اندر تشریف لیگئے اور باہر آکر ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلعم ارشاد فرماتے ہیں کہ تجھے ابھی اہلیت ہماری زیارت کی نہیں ہوئی ہے لیکن میرا سلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی سے کہو اور اتنا اور کہنا کہ آپ ہر شب جو ہمیشہ تحفہ بھیجا

کرتے تھے وہ پہونچتا تھا مگر اب تین روز سے نہیں آیا مانع اس کا بخیر ہو۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے حالات مجاہدات حضرت خواجہ شہید المحبت رضی اللہ عنہ بیان فرمانے شروع کئے کہ بیس برس تک آپ رات کو مطلق نہ سوئے اور زمین سے پہلو نہ لگایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ درویشی میں خواب حرام ہے کیونکہ درویش کو خواب و قرار حرام ہے۔ حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے ہیں کہ شمس دبیر حاضر خدمت ہوئے اور قدمبوسی کے بعد کھڑے ہو کر عرض کیا کہ میں نے حضور کی مدح میں ایک قصیدہ کہا ہے اگر اجازت والا ہو۔ قصیدہ سنایا جائے۔ حضرت شیخ الاسلام نے اجازت عنایت فرمائی شمس دبیر نے کھڑے ہو کر سنانا شروع کیا۔ جب قصیدہ ختم ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ حضرت نے دوبارہ پڑھنے کے واسطے ارشاد فرمایا۔ وہ پڑھنے لگے۔ آپ سنتے جاتے تھے کسی شعر پر استحسان فرماتے اور کسی کسی شعر میں مناسب حال اصلاح بھی دیتے تھے۔ جب تمام قصیدہ سن چکے ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ عرض کرنا ہو کرو۔ شمس دبیر حضرت شیخ الاسلام کے قدموں میں گر پڑے اور عرض کی کہ میری صرف ایک بڑھیا ماں ہے جس کی پرورش سے میں قاصر ہوں کہ نہایت تنگی معاش رکھتا ہوں۔ شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اچھا شکرانہ لاؤ۔ الغرض شمس دبیر گھر جاکر چند چیتل لگانی لائے اور حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ کے روبرو رکھے آپ نے فاتحہ پڑھکر تقسیم کا حکم دیا۔ ہر کسیکو موافق قسمت کے کم و بیش پہونچے۔ چار مجھے بھی ملے تھے۔ برکت دعائے شیخ الاسلام سے شمس دبیر کو وسعت و فراخی حاصل ہوئی۔ چند روز میں وہ سلطان غیاث الدین بلبن (شہنشاہ دہلی) کے دبیر ہو گئے اور کام انکا بنگیا الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس یازدہم پنجم ماہ شوال ۶۵۵ھ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی والی اجودھن نے اپنے کارندوں کے ہاتھ دوگانوں کی معافی کی مثال اور دو سو روپیہ نقد بطور نذرانہ روانہ کئے تھے وہ حاضر لائے گئے اور نقدانہ مع مثال دیہات خدمت شیخ الاسلام میں پیش کیا گیا۔ آپ نے تبسم ہوکر فرمایا کہ میں نے آجتک کوئی شے مثل دیہات وغیرہ کسی سے قبول نہیں کی اور نہ یہ سنت ہمارے خواجگان کی ہے تم واپس لیجاکر کہدو کہ اسکے طالب بہت ہیں انہیں دینا چاہیئے اس کے بعد

حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ایک حکایت مناسب اسی معنی کی بیان فرمائی کہ سلطان ناصرالدین رح (جو سلطان غازی کہلاتے ہیں) کے زمانہ میں سلطان غیاث الدین بلبن (وزیر سلطان غازی رح) بروقت واپسی از ملتان بجانب دہلی میری ملاقات کیواسطے اجودھن میں آئے اور جب مجھ سے ملاقی ہوئے مثال چار گانو کی اور کسی قدر نقد میرے نذر کیا اور عرض کی کہ مثال چار گانو کی حضرت کے واسطے اور نذرانہ درویشوں کے لیے ہے۔ میں نے جواب دیا کہ آپ اس کو واپس لیجائیں طالب اس کے بہت ہیں انکو دینا چاہیے کہ ہمارے خواجگان رضہ کی یہ رسم نہیں ہے بعد اسکے شیخ الاسلام آنکھوں میں آنسوں بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اگر میں دیہات قبول کروں اور مال تمھے لوں پس مجھے درویش نہ کہینگے مالدار کہینگے۔ اور درویش دیہہ دار میر القب ہو جاوے گا پس کیوں یہ بات خلق اللہ سے کہلواؤں اس کے بعد یہ مونہہ درویشوں میں دکھلانے کے قابل نہ رہیگا۔ اور میں اُن کے درمیان کھڑا نہ ہوسکوں گا۔ حاشا وکلا مجھے یہ امر منظور نہیں اسکو واپس لیجاؤ اور دوسروں کو دو کہ طالب اسکے بہت ہیں: اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خدمت شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رح میں وزیر سلطان شمس الدین التمش انار اللہ برہانہ حاضر آیا اور مثال چھہ گانوں کی اور ایک طشت پُر از زر نذر کیا اور عرض کی کہ یہ سلطان شمس الدین کی جانب سے ہدیہ ہے حضرت شہیدالمحبت رضہ متبسم ہوئے اور فرمانے لگے کہ مجھے قبول کرنے میں عذر نہوتا اگر میرے خواجگان ماقبل کے بھی قبول فرمایا ہوتا جبکہ اُنھوں نے قبول نہیں کیا۔ میں کیونکر قبول کر سکتا ہوں اگر آج کے دن اُن کے طریقہ پر نہ چلا اور متابعت نہ کی توکل کے روز کسطرح سے اُنکے روبرو سرخرو ہوں گا اسکو واپس لیجاؤ کہ طالب اس کے بہت ہیں اطلاس کے واسطے ٹوپی سر سے اُتار کر نیچے رکھدیتے ہیں بعد اس کے گفتگو احادیث مشارق الانوار کے بارے میں ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ صاحب مشارق نے لکھا ہے نہایت صحت کے ساتھ لکھا ہے۔ سب احادیث مشارق الانوار کی صحیح ہیں۔ تیئس ہزار حدیثیں مشارق میں منقول ہیں۔ بعد اس کے مولانا رضی الدین صغانی رح کی حکایت بیان فرمائی کہ جب انہیں روایت حدیث میں مشکل درپیش ہوتی۔ اور

خلق کو نزاع وہ خدمت صاحب مشارق میں رجوع کرتے تھے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکروز
حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے وقت تنہا بیٹھے تھے سوائے عبداللہ بن عباس رضؓ کے
اور دوسرا شخص موجود نہ تھا آپ نے عبداللہ بن عباس رضؓ کا ہاتھ پکڑ کر اپنے برابر کھڑا کیا وہ ہٹکر اپنی جگہ
چلے گئے آنحضرت نے دوبارہ پھر ایسا ہی کیا۔ پھر وہ ہٹکر اپنی جگہ چلے گئے۔ حضرت رسول
مقبول صلعم نے دریافت کیا کہ برابر کیوں نہیں کھڑے رہتے۔ عبداللہ بن عباس رضؓ نے
عرض کیا کہ اس نحیف کی مجال نہیں جو حضور کے برابر کھڑا ہو۔ آپ کو انکی یہ حسن ادب کی بات
بہت اچھی معلوم ہوئی اُنکے حق میں دعا کی اَللّٰھُمَّ فَقِّہْهُ فِی الدِّیْنِ (یعنی بار خدایا اسکو دین میں فقیہ کر)
اس کے بعد گفتگو کشف و کرامت کے بارہ میں واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ کرامت کا اظہار
نہ کرنا چاہیے کہ یہ کام پست حوصلہ لوگوں کا ہے۔ مشائخ طبقات نے اس اظہار کو پسند نہیں کیا
اس سے نفس کو ایک طرح کا تکبر پیدا ہوتا ہے۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ خواجہ حسن نوری رح دریائے
دجلہ کے کنارہ پر تشریف لے گئے۔ ایک ماہی گیر نے دریا میں جال ڈال رکھا تھا آپ نے اپنے
دل میں خیال کیا کہ اگر مجھ میں کرامت ہوگی ضرور ایک مچھلی ڈھائی من وزنی بلا کم وبیش اس جال میں
آنی چاہیے چنانچہ ایسا ہی ہوا ماہی گیر نے جب جال کھینچا ڈھائی من کی مچھلی جال میں سے نکلی
جس وقت یہ خبر حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ کو پہونچی آپنے ارشاد فرمایا کہ کاش
اُس جال میں ایک سانپ پھنستا اور حسن نوری کو ڈستا اور وہ شہید وفات پاتے۔ اب
معلوم نہیں اُنکی عاقبت کیسی ہوگی۔ اس کے بعد شیخ سعدالدین حموی رح کی حکایت بیان فرمائی
کہ میرا اونکا بہت ساتھ رہا ہے فرماتے تھے کہ حسن نے کرامت ظاہر کی اُس نے ایک فرض
ترک کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ برادرم شیخ سعدالدین حموی رح فرماتے تھے کہ والی شہر مجھے
عقیدہ نہ رکھتا تھا ایک روز میرے مکان پر آیا اور اپنا حاجب اندر واسطے خبر لانے کے بھیجا کہ
صوفی سے کہو کہ باہر آوے ہم اُسے دیکھنا چاہتے ہیں۔ حاجب نے اندر آکر پیغام بادشاہ کا مجھسے کہا
میں نے اُسکی بات پر کچھ التفات نکیا اور نماز میں مصروف ہوا۔ حاجب نے باہر نکلکر ماجرائے

گزشتہ بادشاہ سے کہا۔ بادشاہ سواری سے اُتر کر اندر آیا مین نے اُسے آتا دیکھکر واسطے تعظیم کے اُٹھا معانقہ کیا اور دونوں ایک جگہ بیٹھے اسوقت میں نے خادم کو اشارہ کیا کہ ایک طباق میں سیب لگا کر لاوے جب سیب لائے گئے مین نے سیب کو پارہ کرکے خود کھانا اور بادشاہ کو دینا شروع کیا۔ اس طباق مین ایک سیب سب سے بڑا تھا اُسے دیکھکر بادشاہ کے دلمیں گزرا کہ اگر شیخ کو صفائی باطن حاصل ہوگی تو یہ سیب مجھے اُٹھا کر دینگے۔ بادشاہ کے دل میں اس خیال کا گذرنا تھا کہ میں نے وہی سیب اُٹھایا اور بادشاہ کی جانب مخاطب ہوکر یہ حکایت بیان کی کہ ایک مرتبہ سفر مصر میں میرا گذر کسی شہر میں ہوا اس شہر میں ایک جماعت دیکھی کہ ایک بقال نے ایک گدھے کی دونوں آنکھین کپڑے سے باندھین اور اس مجمع میں ایک شخص کے ہاتھ میں اپنی انگوٹھی اُتار کر دی اور اس گدھے کو اُن آدمیوں کے حلقے میں چھوڑ دیا۔ گدھا چشم بستہ اُس مجمع ہر کسی کو سونگھتا پھرتا تھا یہاں تک کہ اُس مرد کے پاس جسکے ہاتھ میں انگشتری تھی آیا اُسکو سونگھ کر کھڑا ہو گیا بقال نے یہ دیکھکر انگشتری اُس سے لے لی۔ بعد اس تقریر کے بادشاہ کی جانب مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر میں کشف و کرامت سے کوئی بات کرون تو اپنے تئین اُس گدھے کے برابر کرون اگر نکروں اور کرامت نہ دکھلاؤں تمہارے دل میں یہ خیال گزریگا کہ اس درویش کو صفائی باطنی نہیں ہے۔ یہ کہکر وہ سیب بادشاہ کو دیدیا یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور فرمانے لگے کہ مردان خدا نے اپنی ذات کو پوشیدہ رکھا ہے کسی شخص کے آگے ظاہر نہیں کیا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ بانگ نماز ہوئی۔ حضرت اُٹھکر نماز میں مصروف ہوئے دعا گو اپنے مقام پر واپس آئے الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس دوازدہم۔ تاریخ دہم ماہ شوال ۶۵۵ھ علی صاحبہا الف الف تحیہ والسلام سعادت قدمبوسی میسر ہوئی شیخ بدرالدین غزنوی اور بہت سے صوفیائے کرام حاضر خدمت تھے گفتگو امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضہ کے عدل کے بارے میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب تک امیرالمومنین عمر بن الخطاب رضہ ایمان نہ لائے تھے بانگ نماز کی غار مین دیجاتی تھی جس روز

امیر المومنین ایمان لائے تلوار ننگی ہاتھ کھینچکر کھڑے ہوگئے اور بلال رضہ سے کہا کہ منبر خانہ کعبہ پر چڑھکر اذان دو۔ ایساہی کیا گیا۔ جب اذان علانیہ ہوئی کافروں میں لرزہ پڑگیا کہ آج کیا سبب ہوا جو یاران محمد صلی اللہ علیہ وسلم علانیہ اذان دیتے ہیں اُس مجمع کفار سے ایک نے کہا کہ آج عمر بن الخطاب رضہ ایمان لائے ہیں۔ یہ سنتے ہی کمر جملہ کفار کی ٹوٹ گئی۔ آپسمیں کہنے لگے کہ آج ہمارے مذہب میں خلل پڑگیا کہ عمر رضہ نے دین محمدی قبول کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز عمر بن الخطاب رضہ دُرہ لیے جارہے تھے ایک دیہ والا راستہ میں کھڑا ہوا رو رہا تھا۔ آپ نے اُس سے دریافت کیا کیوں روتا ہے اُسنے جواب دیا کہ آپ اس امر کو روا رکھتے ہیں۔ کہ آپ کے عہد میں دیہ میرا گر پڑے اور زمین اُسے نگل جاوے۔ امیر المومنین رضہ کو یہ سُنکر ایک حالت پیدا ہوئی وہیں کھڑے ہوگئے اور دُرہ اُٹھا کر نعرہ مارا کہ اے زمین دیہ دیتی ہے یا نہیں ورنہ اس دُرہ سے عدل کروں ہنوز یہ کلمات آپکے دہن مبارک سے پورے نکلے بھی نہ تھے کہ زمین پھٹ گئی۔ اور دیہ اوپر نکل آیا۔ اُس دیہ والے نے سبوچہ اپنا پُر کیا اور چلا گیا۔ اس کے بعد حضرت امیر المومنین رضہ کی بزرگی کے بارہ میں حکایت بیان فرمائی کہ ایک روز آپ بیٹھے ہوئے اپنے خرقہ میں بخیہ کر رہے تھے پشت مبارک آپکی جانب آفتاب تھی۔ تمازت آفتاب سے پشت مبارک گرم ہوگئی۔ آپ نے نگاہ غضب سے آفتاب کی طرف دیکھا معاً فرشتوں کو حکم ہوا کہ نور آفتاب کا محو کریں کہ گستاخی سے حضرت عمر رضہ کے ساتھ پیش آیا۔ فرشتوں نے فی الفور تعمیل کی اور نور آفتاب سے لے لیا۔ جملہ جہان تاریک ہوگیا۔ حضرت رسول مقبول صلعم اُس زمانہ میں حیات تھے از حد غمناک ہوئے فرمانے لگے شاید قیامت قائم ہوئی جو نور آفتاب سے لیا گیا۔ یہی گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور بیان کیا کہ یا رسول اللہ قیامت قایم نہیں ہوئی نور آفتاب بوجہ گستاخی کرنے خدمت عمر بن الخطاب رضہ میں لیا گیا ہے کہ اُنکی پشت مبارک پر اسکی تیز شعاعیں پڑیں کہ وہ گرم ہوگئی اور اُنہوں نے نگاہ گرم سے جانب آفتاب دیکھا۔ حق تعالی نے حکم دیا کہ نور اُس کا لیا جاوے اور جب تک عمر رضہ معاف نہ فرماویں اُس کو واپس نہ ملے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ

وسلم نے یہ ماجرا سنکر حضرت عمر فاروق رضہ کو طلب فرمایا اور شفاعت کی حضرت عمر رضہ نے معاف فرمایا کہ اگرچہ مین نے غصہ سے آفتاب کو دیکھا تھا الا حضور کے حکم سے معاف کرتا ہون۔ فی الفور جہان روشن ہو گیا۔ اسیطرح انکی بزرگی کے بارہ مین ایک اور حکایت بیان فرمائی۔ کہ ایک مرتبہ آپ نے قیصر روم کے پاس ایلچی روانہ کیا کہ وہ مال نہ بھیجتا تھا ہمیشہ حیلہ و حوالہ اور عذر لاطائل پیش کرتا تھا اُس کو ان دنوں فقرا امیر المومنین رضہ سے خبر ہو گئی تھی اُسنے بھی دو ایلچی آپکی خدمت مین روانہ کئے کہ وہ آپکے حالات دیکھکر قیصر کے سامنے ان کا اظہار کرین۔ اگر لایق ہوں تو مال دیا جاوے ورنہ خیر۔ جب فرستادگان قیصر مدینہ شریف مین آئے اور امیر المومنین کے مکان پر گئے آپ وہان تشریف فرما نہ تھے لوگوں سے دریافت کیا کہ امیر المومنین کہاں تشریف فرما ہین۔ لوگون نے جواب دیا کہ خطیرہ مین تشریف رکھتے ہیں۔ آلغرض وہان گئے دیکھا کہ آپ خرقہ میں بخیہ کر رہے ہین ایلچیوں نے پہونچتے ہی سلام کیا۔ امیر المومنین نے اپنی روشنضمیری سے دریافت کیا کہ یہ فرستادگان قیصر روم ہین۔ پس اُنکی جانب مخاطب ہو کر فرمایا کہ مال لائے۔ انہوں نے عرض کیا نہیں قیصر مال نہیں دیتا آپکے سامنے درہ رکھا ہوا تھا اُٹھایا اور ارشاد فرمایا کہ ہمنے قیصر کو تخت سے گرا دیا۔ ایلچی حیرت زدہ ہو کر واپس گئے اثنار راہ میں انکو خبر پہونچی کہ قیصر تخت پر بیٹھا ہوا دربار کرتا تھا ناگاہ دیوار پھٹی اور ایک ہاتھ مع درہ نکلا جو قیصر کی گردن میں لگا جس سے اس کا سر جدا ہو کر گر پڑا۔ انہوں نے یہ کیفیت بمواجہہ خود معائنہ کی تھی مفصل پہونچکر بیان کی۔ بعد اسکے اسقدر مال آیا جسکا حساب نہین اور ہزارہا کفار معائنہ اس کرامت سے مسلمان ہوئے۔ الحمد للہ علی ذلک

مجلس سیزدہم بتاریخ بست و کیم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو دربارہ ترک دنیا ہو رہی تھی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ایک بزرگ پانی پر مصلا بچھائے نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فراغت پا چکے یہ دعا مانگی کہ بار خدایا خضر نے گناہ کیا ہے اُسے تو یہ نصیب فرما۔ اسی وقت خضر علیہ السلام بھی آئے اور کہا اے برادر مجھ سے کیا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی میں توبہ کروں اُنھوں نے کہا تو نے بیابان میں ایک درخت نصب کیا ہے جسکے سایہ میں بیٹھا ہے اور کہتا

ہی کہ واسطے خدا کے اُسے لگایا ہی۔ خضر علیہ السلام فی الحال مستغفر ہوئے اسکے بعد انہون نے فرمایا کہ اگر مجھکو تمام دنیا دیجاوے اور واسطے قبول کرنیکے حکم ہوا اور یہ بھی کہا جاوے کہ ہم اس کا حساب تجسے نہیں لینگے اور یہ بھی کہین کہ اگر قبول نکریگا پس تجھے دوزخ مین ڈالینگے پس مین دوزخ قبول کرونگا دوزخ کو دنیا پر ترجیح دون گا۔ خضر علیہ السلام نے اسکا سبب دریافت کیا آپنے جواب دیا کہ دنیا مبغوضہ خدا ہے اللہ عزوجل اُسکو دشمن رکھتا ہے مین اُسکی خاطر سے دوزخ قبول کرون گا مگر دنیا نہیں۔ اسکے بعد گفتگو درباره مشغولی حق ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو لازم ہے بہر حال یاد حق مین مشغول رہے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ایک حکایت بیان فرمائی کہ ایک شخص نے کسی درویش صاحب کمال سے درخواست کی کہ بوقت مشغولی حق میرے حق مین دعا فرمائیگا۔ آپنے جواب دیا کہ مجھے بڑا افسوس اس امر کا ہے کہ ایسے وقت میں تیری یاد آوے اور مین دعا کرون۔ اسکے بعد گفتگو درباره عقد کتاب ہوئی۔ کتاب مفصل آپکے روبرو رکھی ہوئی تھی آپنے اُسکے غوامض بیان فرمانے شروع کیے اسی درمیان مین فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی آدمیوں پر دو سنت ہین ایک ظاہری دوسری باطنی سنت ظاہری یہ ہے کہ اُسنے ہدایت کے واسطے پیغامبر علیہ السلام بھیجے۔ دوسری سنت باطنی عقل ہی کیونکہ اگر عالم کو عقل نہو علم سے اُسے کچھ فائدہ نہ پہنچیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے آثار تابعین مین لکھا دیکھا ہی کہ جب مہتر آدم علیہ السلام پر حضرت جبرئیل نازل ہوئے فرمان ہوا کہ علم و عقل بھی لیجاؤ وعلم ادم الاسماء کلها ثم عرضهم آپ علم و عقل دونوں حضرت کی خدمت مین لائے مہتر آدم متفکر ہوئے کہ انمین سے کسکو قبول کرون پس بعد بہت سے غور کے عقل آپنے قبول فرمائی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر سلیمان علیہ السلام کو اُنکے صحیفے مین فرمان ہوا تھا کہ جملہ عاقلون اور صالحون کو واجب ہے کہ چار ساعت سے غافل نرہین۔ اول ایک ساعت چاہیے کہ اسمین اپنے خدا و عز سے ملاقات کرین یعنی نماز پڑھین اور نماز کے آخر میں ساتھ دعا کے کہ ساعة فيها يناجي ربه اور دوسری ساعت وہ یہ ہی کہ ہر شخص اپنی حالت پر غور کرے اور دیکھے کہ مین کیا کر رہا ہون

کیا کھاتا ہوں کیا پیتا ہوں ۔ کیسے اعمال مجھ سے سرزد ہوتے ہیں اور ایک ساعت محاسبہ نفس کی ہونی چاہیئے کہ کھاوے پیوے اور سوئے ہے اور نفس کو اُس کی مراد کو پہونچا دے وساعۃ یجالس عند الاخوان یخبرون عن غوایتہ یعنی ایک ساعت یہ شخص اپنے بھائیوں کے پاس بیٹھے اور جو اُنکی بُرائیاں اسکی نظر میں آویں کسی شخص سے نہ کہے اور نزدیک مردانِ زشت خو ونا پسندیدہ کے نہ بیٹھے ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدرستی علم و عقل دونوں شریک ہیں کہ جدا نہیں ہو سکتے کیونکہ عقل کو بغیر علم کے چارہ نہیں پس فاضاترین مردمان وہ ہے جو اپنی ذات کو پہچانے وہی صاحب عقل ہے ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رح تحریر فرماتے ہیں کہ ہر چیز کی غایت ہے اور غایت عبادت کی عقل ہے ۔ اور عبادت بے علم کے رنج بیہودہ ہے ۔ اور علم بغیر از عقل دردِ سر ہے ۔ اور حجت روزِ قیامت بھی عقل ہوگی ۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت امام اعظم رح سے پوچھا کہ آپ جو آیت و حدیث سے ہزارہا مسئلہ استنباط فرماتے ہیں یہ کس قوت سے فرماتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا عقل سے اگر عقل نہ ہوتی تو ایک مسئلہ بھی استخراج نہیں کر سکتا تھا ۔ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ تمام وجوہات مندرجہ بالا سے معلوم ہوتا ہے کہ عقل شریف ترین جملہ اشیا ہے ۔ اگر عقل نہ ہوتی معرفت باری تعالیٰ کسی طرح ممکن نہ تھی اتنے میں اذان نماز کی ہوئی ۔ حضرت شیخ الاسلام نماز میں مصروف ہوئے خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے ۔

مجلس چہاردہم بتاریخ دوم ماہ ذی قعدہ ۵۵۰ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی ۔ گفتگو علم اور فضل کے بارہ میں ہو رہی تھی آپ نے ارشاد فرمایا کہ علم تمام عبادتوں سے افضل ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک اور اس کا فضل نماز روزہ حج وغیرہ سے زیادہ ہے بعد اس کے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ علم کی قدر و منزلت عالم ہی جانتے ہیں ۔ اور زہد کی قدرت زاہد اور علوم میں ایک ایسا علم ہے کہ عالم بھی اسکو نہیں جانتے اور کام ان دونوں سے باہر ہے ۔ مرد کو لازم ہے کہ ان دونوں امور سے گذر جاوے اور اپنے دل کو سب طرف سے قطع کر کے مشغول الی اللہ ہو

بعد اس کے ارشاد فرمایا کہ اگر آدمی درجہ علم کا جانیں تو تمام کاموں کو چھوڑ دیویں۔ اور علم میں مشغول ہوں کیونکہ
علم ایک ابر ہے باران رحمت کا جسنے اُسپر ہاتھ مارا تمام معاصی سے پاک ہوا۔ اُسیوقت ایک
حکایت بھی بیان فرمائی کہ علم مثال ایک چراغ کے ہے قندیل آبگینۂ پاک میں کہ تمام عالم علوی اور
سفلی اور عالم ملکوت اسمیں روشن ہے پس جو شخص علم میں مشغول ہے اُسے تاریکی سے کیا واسطہ کیونکہ وہ
روشنی علم میں ہے بعد اس کے اسی محل میں فرمایا کہ علما علم سے غافل ہیں دنیا کو اُنہوں نے اپنا قبلہ گاہ
بنایا ہے اور ساتھ غرور و انانی کے اپنے نفس کو مغرور کیا ہے۔ اس کے بعد شیخ الاسلام
قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور رو پڑے کہ اب قوت و برکت علم میں نہیں رہی
کیونکہ عمل اُسپر نہیں رہا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح علما میں لکھا ہے کہ فردائے قیامت آمنا و
صدقنا صلحا اور اہل علم کہ دنیا میں اہل دنیا سے مشغول ہیں اور علم پر کاربند نہیں فرمان الٰہی ہوگا کہ انکو
عرصات قیامت میں حاضر لاویں جب حاضر ہوں گے فرشتوں کو حکم دیا جائیگا کہ حلقہائے آتشین
اُنکی گردنوں میں ڈالکر دوزخ میں ڈالدیں۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے
ارشاد فرمایا کہ یہ عالموں کا وہ گروہ ہوگا کہ ظاہر میں خلق کو علم اور پارسائی کا حکم کرتے تھے اور خود علم پر کار
بند نہیں ہوتے تھے اور حیلہ و بہانہ سے اہل دنیا کو اپنے دام تزویر میں پھنساتے تھے اس کے
بعد ارشاد فرمایا کہ راحت الارواح میں قاضی حمید الدین ناگوری رح تحریر فرماتے ہیں کہ جب آدمی طریقہ
علم اختیار کرینگے اور اسپر کاربند ہوں گے حق سبحانہ و تعالیٰ انکو ایسی توفیق عطا فرماوے گا کہ حق کو باطل سے
جدا کریں گے اور نیک کو بد سے پہچانینگے اور حرام سے حلال کو علیحدہ کرینگے۔ اس کے بعد
ارشاد فرمایا کہ علم کی کئی قسمیں ہیں۔ عالم مطلق اس شخص کو کہا جاوے گا جو علم نبوی صلعم جانتا ہو اور
علم نبوی صلعم علم آسمانی ہے کہ وحی پروردگار عالم کی تھی کہ حضرت رسول مقبول صلعم پر نازل ہوئی تھی
اور آپ کے ذریعہ سے وہ باتیں ہمکو پہونچیں۔ اس کے بعد گفتگو دربارہ معرفت واقع ہوئی۔ آپ نے
ارشاد فرمایا کہ جب تک کسی شخص کو معرفت اپنی نہیں ہوتی وہ دوسروں کے پیچھے مبتلا پھرتا ہے
لیکن جب اسکو محبت حق سبحانہ تعالیٰ کی ہو جاتی ہے اُسکے بعد اگر اُسکے پاس فرشتے اور ہیجدہ ہزار

عالم آوے وہ اپنی کن انکھیوں سے بھی نہ دیکھیگا اسکے بعد مجھ مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اہل معرفت کا ایسا فریق ہو کہ اگر عرش علیٰ سے تحت الثریٰ تک کے جمیع فرشتے اور ملائک مقرب مثل جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام اسکی خدمت مین آوین وہ محبت باری تعالیٰ مین ایسا مستغرق ہوگا کہ انکو نہین پہچانیگا اور نہ انکے آنے سے اسکو خبر ہوگی۔ اگر اسکو یہ حال معلوم ہو جاوے تو جاننا چاہیئے کہ وہ مدعی ور وغگو ہے اُسے کچھ مشغولی نہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مین شیخ شہاب الدین سہروردی رح کی خدمت میں حاضر تھا وہ فرماتے تھے کہ جب اللہ چاہتا ہے کہ کیکو اپنی دوستی کی نعمت عطا فرماوے اپنے ذکر کا دروازہ اُسپر کھولدیتا ہی اور سرائے فردانیت مین داخل فرماتا ہے کہ وہ محل جلال و عظمت اُسکا ہے۔ پس وہ عارف ربّانی حفظ حق تعالیٰ سبحانہٗ میں رہتا ہے اسکے بعد اسی محل میں فرمایا کہ ایک روز مین خدمت شیخ الاسلام معین الدین چشتی رح مین حاضر تھا۔ وہ فرماتے تھی کہ اہل معرفت کو توکل اوقات ہے اور وہ علم علوی ہے شوق کی قسم سے اگر اسکو ایسے وقت جلاوین اُسے مطلق خبر نہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل معرفت کو دعوای اور گفتگو کرنی اوقت درست ہوگی کہ وہ اول اپنا ثمرہ معرفت خلق کو دکھلاوین۔ اور جو لوگ اُسکے پاس بطریق بحث آوین بروز اپنی کرامت کے انکو ملزم گردانین۔ اسکے بعد حکایت وصال شیخ جلال الدین تبریزی رح کی بیان فرمائی کہ آپ وقت انزہاق روح مسکراتے تھے اسوقت آپکے ایک مریدنے دریافت کیا کہ اسوقت یہ کیسا تبسم ہے آپنے جواب دیا کہ اہل معرفت کا ایسا ہی حال ہوتا ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عشق اور معرفت مین وہی کامل ہی جسکو کسی حال مین سوائے یاد باری تعالیٰ کے دوسرا خیال نہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رح کے سناہی فرماتے تھے کہ درخت معرفت کو فکر کا پانی دینا چاہیئے کہ خشک نہو اور درخت غفلت کو آب جہل دیں خشک ہو جاوین اور درخت توبہ کو آب ندامت دینا چاہیئے کہ پژمردہ نہ ہو اور درخت موت کو آب موافقت دینا چاہیے کہ پژمردہ ہو جاوے۔ اسکے بعد حکایت دربیان وصال مبارک حضرت خواجہ معین الدین حسن سنجری رح بیان فرمائی کہ جس روز آپکا وصال ہوگا اُس روز

تمام اولیاء اللہ رضی اللہ عنہم نے حضرت رسول مقبول صلعم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ دوست خدا تعالیٰ کا معین الدین حسن سنجری آنیوالا ہے آؤ اسکی پیشوائی کو چلیں۔ جب حضرت خواجہ معین الدین سنجری رح نے انتقال فرمایا انکی پیشانی پر یہ عبارت بخط نور لکھی ہوئی پائی گئی مات حبیب اللہ فی حب اللہ حضرت شیخ الاسلام بھی قصہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان نماز پیشین ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے دعاگو اور خلق اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس یازدہم۔ تاریخ بارھوین ماہ ذی قعدہ ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی مولانا بدرالدین غزنوی اور شیخ جمال الدین ہانسوی اور بہت سے بزرگ مجلس شریف میں حاضر تھے گفتگو دربارہ ترک دنیا ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز سے اللہ تعالیٰ نے دنیا کو پیدا کیا ہے اسی روز سے آجتک ایک مرتبہ بھی نظر رحمت سے نہیں دیکھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ہے کہ مومنوں کو دو چیزوں سے ڈرانا چاہیے۔ ایک درازی امل۔ دوم متابعت دنیا و ہوائے نفس کیونکہ ہوائے نفس بندہ کو اللہ تعالیٰ سے دور رکھتی ہے اور درازی امل فراموش کرنیوالی آخرت کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے ایک بزرگ سے بمقام غزنی سنا تھا کہ دنیا آدمی کی طرف پشت رکھتی ہے آخرت سو تھا اور زندگی مین یہ دونوں ساتھ ہیں پس لازم ہے کہ دنیا پر آخرت اختیار کیجاوے۔ پس آخرت کو ہمیشہ یاد رکھا جائے کہ آخرت ہی کام آویگی اور جو اختیار کروگے کل کے روز حسرت ہوگی وہان عمل نیک کرنا چاہوگے الا نکر سکوگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبداللہ سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ نے جب ترک دنیا کیا تمام اموال اسباب خلق خدا پر اشیار کیا مردمان خانہ اور دیگر لوگون نے انکو طعنے تشنے دینے شروع کئے کہ اپنے خرچ ضروری کے واسطے بھی کچھ نہ رکھا اسکا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ نگاہ رکھنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے اسرار العارفین میں لکھا دیکھا ہے کہ یحییٰ معاذ رازی رح فرماتے ہیں کہ جب حکمت آسمان سے اُتری اُسنے جانب قلوب نگاہ کی۔ حکمت نے جس دلکو ان چار چیزوں سے خالی پایا اسمین قرار پکڑا۔ اول وہ دل جسکے اندر حرص دنیا نہ تھی۔ دوسرے وہ دل جسکے اندر یہ اندیشہ تھا کہ کل کیا کرونگا۔ سوم

وہ دل جسکے اندر مومنون سے حسد و حقد کا ذرہ نہ تھا۔ چہارم وہ دل جسکے اندر دوستی شرف وجاہ کی نہ دیکھی اگر ان چاروں میں سے ایک خصلت بھی اُنکو معلوم ہوئی۔ اُس سنے فوراً اُس دل سے کنارہ کیا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں اور برادرم بہاؤالدین زکریا۔ ایک جگہ جمع تھے۔ گفتگو زہد کے بارہ میں ہوئی۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا کہ زہد فروشی تین چیزیں ہیں جس کے اندر یہ تین چیزیں نہیں ہیں وہ زاہد نہیں ہے۔ اوّل جاننا دنیا کا اور اُس سے ہاتھ اُٹھا لینا۔ دوم طاعت مولا کرنا اور آداب کی رعایت رکھنا۔ سوم آرزومندی آخرت کی کرنی اور اُسکو طلب کرنا۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فضیل بن عیاض رح فرماتے تھے کہ روز قیامت دنیا بن سنور کر عرصات قیامت میں پھریگی اور اپنی زینت اور نکوروئی کا حال بیان کریگی اور کہیگی یا الٰہ العالمین تو مجھکو سزاوار ایک بندے کا کر حضرت عزت کی بارگاہ سے جواب آویگا کہ اے دنیا نہ مین تجھے پسند کرتا ہون اور نہ اُن لوگوں کو دوست رکھتا ہوں جو تجھے دوست رکھتے ہیں پس دنیا بہاءً امنثوراً ہو جاویگی۔ اسکے بعد مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا مرد کو چاہیے کہ دنیا کو اختیار نکرے ورنہ کل اُسکے ساتھ دوزخ میں جانا ہوگا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جسقدر نذرانہ میرے پاس آتا ہے اگر میں جمع کرون تو ایک خزانہ جمع ہو جائے لیکن جو کچھ آتا ہے میں اسکو صرف کرتا ہوں۔ وہ اللہ کی راہ میں صرف ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا۔ کہ خواجہ مودود چشتی رح شرح اولیا میں تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تمام برائیوں کو ایک جگہ جمع کیا اور اسپر کنجی دنیا کی لگادی۔ بس جو شخص دانا ہے وہ گرد اُس خانہ اور اُس کنجی کے نہین بھٹکتا کیونکہ برے کام دنیا سے ہیں۔ تفسیر امام زاہد رح حضرت شیخ الاسلام کے سامنے رکھی ہوئی تھی اُسے دیکھکر ارشاد فرمایا کہ نجاء المخففون وھلاک المثقلون (یعنی رستگار ہوئے سبکبار اور ہلاک ہوے وہ لوگ جو گران بار تھے۔ اس کے بعد گفتگو باریتعالیٰ عزاسمہ کے ذکر کے بارہ میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ذکر اللہ تعالیٰ عزاسمہ کا تمام اشیاء سے زیادہ بزرگ ہے پس آدمیوں کے شایان حال نہیں کہ ایسی نعمت عظمیٰ سے محروم رہیں اور اپنی عمر اس ذکر میں صرف نکرین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ایسے بھی بندے ہیں کہ بمجرد اُس کا نام سُننے

سکے اپنا جان و مال فدا کرتے ہین چنانچہ آثار تابعین مین لکھا ہے کہ ایک درویش جنگل مین ساٹھ برس سے عالم تحیر مین کھڑے تھے ناگاہ غیب سے یا اللہ کی آواز آئی۔ اُنھون نے جب یہ نعرہ سنا بمجرد سننے کے زمین پر گر پڑے اور جان جان آفرین کے سپرد کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک جس وقت ذکر اللہ تعالیٰ سے غافل ہوتے ہین اُسوقت اُنھیں یہ خیال ہوتا ہے کہ ہم مر گئے اگر زندہ ہوتے ذکر مولا فوت نہوتا اسکے بعد ارشاد فرمایا بغداد میں ایک بزرگ تھے۔ ہر روز تین ہزار بار ذکر اللہ اُنکا وظیفہ تہا ایک روز یہ وظیفہ اُنسے فوت ہوگیا۔ عالم غیب سے آواز آئی کہ فلان ابن فلان مرگیا اہل شہر یہ آواز سنکر اُس زاہد کے مکان پر گئے۔ دیکھا تو زندہ تھے سب متعجب ہوے اور معذرت کی اُنکے معذرت کرنے سے وہ بزرگ متبسم ہوئے اور فرمانے لگے اس مین تمہارا کچھ قصور نہین۔ فی الواقع جسوقت وہ آواز دی گئی مین مردہ تہا۔ کیونکہ میرا وظیفہ مجھسے فوت ہوگیا تہا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ زبان پر ذکر مولا جاری رکھنا۔ نشان ایمان داری کا ہے اور بیزاری ہے نفاق سے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا حصار ہے شر و آفت سے اور یہی ذکر آتش دوزخ سے خلاص کرنیوالا ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح مشائخ مین مرقوم ہے کہ جب مسلمان ذکر اللہ تعالیٰ میں زبان کھولتے ہین۔ آسمان سے آواز آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تمپر رحمت کرے اور خدا تعالیٰ اپنے تمہارے گناہ بخشدیے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملک سیوستان میں میں نے ایک درویش کو دیکھا کہ کھڑے ہوے ذکر اللہ تعالیٰ عزاسمہ کررہے تھے۔ مین اُنکے پاس ٹھیرا ایک روز اُنکو ہوش ہوا مجھسے فرمانے لگے جسکو سعادت ابدی نصیب کرتے ہیں دروازہ ذکر کا اسپر کشادہ کرتے ہین وہ شخص سوتے جاگتے اُٹھتے بیٹھتے ذکر ہی رہتا ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ سوائے وقت قضائے حاجت کے اور سب وقت ذکر کرنا چاہیے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ تھے جسکو حدیث مین مشکل واقع ہوتی اُنکے پاس آتا وہ اُس مشکل کو رفع فرماتے تھے وہ پڑھے لکھے نہ تھے یہ عالم اُنکو ذکر کے سبب سے تہا۔ اسکے بعد گفتگو کنگھا کرنیکے درمیان مین واقع ہوئی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ڈاڑہی مین کنگہا کرنا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے اور یہی طریق دیگر پیغمبران علیہم السلام کا تہا جو شخص رات کو ڈاڑھی میں کنگھا کریگا

اللہ تعالیٰ اُسکو آفت فقر و تنگدستی سے پناہ مین رکھیگا اور ہر ایک بال کے بدلے ہزار بردون کے آزاد کرنیکا ثواب لطف فرمادیگا۔ اگر آدمی کنگھا کرنیکے ثواب جان لیوین کہ اس کا کسقدر زیادہ ثواب ہے پس دیگر عبادات کی طرف ملتفت نہون۔ اور اُسی عبادت میں مصروف رہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اپنے شخص کا کنگھا دوسرے شخص کو نکرنا چاہیئے کیونکہ اس سے جدائی واقع ہوتی ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ہو کہ آپکی حیات مین ایک شخص کے دو بچے توام پیدا ہوئے جو آپس مین جڑے ہوئے تھے۔ یہ خبر حضرت رسول اللہ صلعم کو پہونچائی گئی۔ اور عرض کیا گیا کہ اُنکے جدا کرنیکی تجویز فرمائی۔ آپ متفکر تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ ان دونون کے سرون مین ایک ہی کنگھا کرنا چاہیئے علاحدہ ہوجاوینگے ایسا ہی کیا گیا وہ دونو علاحدہ ہوگئے اسکے بعد گفتگو نماز جماعت کے بارہ مین ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے اس بارہ مین نہایت غلو فرمایا۔ فرمانے لگے کہ اگر دو آدمی بھی ہون تو جماعت کرلینی چاہیے اگرچہ دو آدمیوں سے جماعت نہیں ہوتی مگر ثواب جماعت ملتا ہو۔ جب دو آدمی نماز جماعت سے پڑھین پس برابر کھڑے ہوں۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے یہ حکایت بیان فرمائی کہ اطراف لاہور میں ایک بزرگ مجھہ سے ملاقی ہوے۔ صاحب عظمت و نعمت تھے مین نے جب اُنسے ملاقات کی یہ مجھسے مخاطب ہوکر فرمانے لگے کہ مجھے ذکر باریتعالیٰ کرتے وقت چھ باتین حاصل ہوتی ہیں۔ اوّل یہ کہ جب ذکر شروع کرتا ہون میرا دل حاضر ہوتا ہے اور اُس مقام تک عروج حاصل کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ساتھ چشم دل کے دیکھنے لگتا ہے۔ دوئم بوقت ذکر اللہ تعالیٰ مجھے معاصی سے دور رکھتا ہو دل میں خیالات دنیاوی نہین آتے اور جسکے دل سے وقت ذکر خیالات دُنیاوی دور نہوں یہ علامت اس امر کی ہو کہ اللہ تعالیٰ اسکو دور رکھتا ہے۔ سوئم ذکر باری تعالیٰ کرنے سے شرف دوستی اللہ تعالیٰ کا حاصل ہوتا ہے اور دوستی اُسکے دل میں مستحکم ہوتی ہے۔ چوتھے یہ کہ جب ذکر خدا تعالیٰ کا بہت کرے شرف دوستی حق تعالیٰ حاصل ہونے سے شر و آفت دیو و پری سے امن میں رہتا ہے پنجم خاتمہ ذاکر کا بخیر ہوگا۔ ششم خدا نے

تعالی گور مین اُسکا مونس ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی ذکر خدائے تعالی عزاسمہ نہیں ہے کہ اسمین سب سے بڑھکر پڑھنا کلام اللہ کا ہی کہ ثمرہ اسکا عام عبادتون سے فاضلتر ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی قطب الاسلام شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی رحمۃ اللہ علیہ کے سنا تہا فرماتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سورۂ ملک کا نام توریت مین ماثورہ ہے اور فارسی مین ماثورہ کا ترجمہ باز رکھنے والا عذاب گور سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص رات کو سورۂ یٰس پڑھے شب قدر کے برابر ثواب پاویگا۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ بغداد مین ایک بزرگ تھے راتدن اللہ اللہ کہتے تھے ایک روز ایسا اتفاق ہوا جو وقت وہ راہ مین جارہے تھے ایک لکڑی اُنکے سر پر گری جس سے اُنکا سر زخمی ہوگیا اور خون بہنے لگا ہر ایک قطرہ جو زمین پر گرتا تھا اُس سے نقش اللہ منقش ہوتا تھا پس یہ تحقیق جاننا چاہیئے کہ خیال ہی پھلتا پھولتا ہے جو شخص جس کلام مین مصروف ہوگا اُسکا خاتمہ بہی اُسی مین ہوگا۔ اور وہ اُسی خیال مین اُٹھیگا۔ اسکے بعد گفتگو دعا کے بارہ مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا یہ کہ فتاوائے کبریٰ مین لکھا ہے کہ ابی ہریرہ رض سے منقول ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے لیس شیئ اکبر عند اللہ من الدعاء یعنی کوئی شے اللہ تعالی کے نزدیک دعا سے زیادہ بڑی نہین ہی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ نے اپنے مرشد حضرت خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ سے روایت کی ہی کہ قوت القلوب میں تحریر ہے کہ ان اللہ یحب المسلمین فی الدعاء یعنے دوست رکھتا ہی اللہ تعالی اُن مسلمانون کو جو بہت دعا مانگتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ملتان مین یہ دعا گو اور خواجہ بہاؤ الدین ذکریا ایک جگہ بیٹھے تھے گفتگو دعا کے بارہ مین ہو رہی تھی ایک بزرگ صاحب نعمت بہی اُس جلسہ مین موجود تھے اُنہون نے ارشاد فرمایا جب آدمی تین باتون سے مجتنب ہوتا ہے اللہ تعالی اس سے تین چیزین اُٹھا لیتا ہی۔ اول جو شخص زکوٰۃ چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالی برکت اُسکے مال مین سے اُٹھا لیتا ہی دوم جو شخص ترک قربانی کرتا ہے اللہ تعالی عافیت اُس سے اُٹھا لیتا ہی۔ تیسرے جو نماز پڑھنی چھوڑ دیتا ہے اللہ تعالی اُس سے بوقت مرگ ایمان جدا کر دیتا ہے نعوذ باللہ منہا۔

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص بغداد مین شیر کے سامنے بغرض تلف ہونے اُسکے ڈالا گیا سات روز تک وہ شیر کے سامنے پڑا رہا۔ شیر نے اُسکو مضرت نہ پہونچائی سلامتی اُسکی اس دعا کے پڑھنے سے تھی وہ اسم اعظم یہ ہے۔ یَا دَائِمًا بِلَا فَنَاءٍ وَّیَا قَائِمًا بِلَا زَوَالٍ یَا بَشِیْرُ یَا قَدِیْرُ اسکے بعد شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ جو دفع اذیت دشمن چاہے وہ ہمیشہ اس دعا کو پڑھتا رہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ آنکھوں مین آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ ہر کسیکا دشمن نفس امارہ اور شیطان لعین ہے حضرت یہ فرما رہے تھے کہ اذان نماز ظہر کی ہوئی شیخ الاسلام نماز مین مصروف ہوے اور خلق اور دعاگو اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علی ذالک

مجلس شانزدہم بتاریخ دوم ماہ ذی الحج ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو فضیلت ماہ ذی الحج کے بارہ مین ہو رہی تہی آپنے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی نور اللہ مرقدہ مین بروایت ابوہریرہ رض منقول ہے کہ جو شخص اول ماہ بہ نیت ذی الحج دو رکعت نماز پڑھے۔ رکعت اول مین بعد فاتحہ آیات اول سورہ انعام یعنی از الحمد للہ الذی خلق السموات تا و یعلم ما تکسبون پڑھے اور رکعت دوم میں بعد سورہ فاتحہ قل یا ایہا الکافرون ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالی ثواب حج کرنے والون کا اُسکے نامہ اعمال مین ثبت فرماویگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا۔ ایک جوان بدرجہ غایت فاسق و فاجر تھا جب اُسنے انتقال کیا خلق کو اسکی طرف سے بہت تاسف تہا کہ حال اس جوان کا قبر کے اُس تنگ و تاریک گڑھے مین کیسا ہوگا۔ اسی اثنا مین ایک بزرگ نے اُس جوان کو خواب مین دیکھا پوچھا اللہ تعالی نے تیرے ساتھ کیا سلوک کیا اُسنے جواب دیا کہ جب لوگ مجھے دفن کرکے واپس چلے آئے فرشتگان عذاب ہاتھوں مین گرزہاے آتشین لیے آئے اور مجھے عذاب کرنا چاہتے تھے کہ فرمان اس ذات کی طرف سے جو ہمیشہ ہے اور کبھی نہین مریگا اور اُس قائم کی جانب سے جو کبھی فنا نہیں ہوگا آیا کہ ہاتھ عذاب کے اس بندے سے روکو کہ مین نے اسکو بخشدیا جگہ اسکی بہشت ہے کیونکہ وہ ایک حج کرنیوالوں سے ہے فرشتگان عذاب نے ہاتھ تعذیب کا میری جانب سے روک کر عرض کی کہ بار خدایا یہ جوان فاسق و فاجر و مرائی (ریاکار) تہا اس سے کونسی ایسی نیکی ہوئی جو تونے اس کو بخشدیا۔ فرمان الٰہی ہوا کہ

اے فرشتو حال ایسا ہی ہے جو تم کہتے ہو لیکن یہ جوان ماہ ذی الحج کی اول رات کو ہرسال دو رکعت نماز پڑھتا تھا مین نے اُسکو اس جہت سے بخشدیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہب بن منبہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہو کہ حق تعالیٰ عزاسمہ وجل جلالہ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تحفہ بھیجا کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے موسیٰ علیہ السلام ایام عشرہ ذی الحج کے دس روزہ آپکو اور آپکی امت کے واسطے بہتر ہین عبادت ہزار سالہ سے اور یہ کلمات نہایت بارفعت ہین پس آپ اپنی قوم کو فرماوین کہ ہرایک سنو سنو مرتبے پڑھے یہ ایسا ہو گا گویا اُس نے توریت کی بارہ ہزار مرتبہ تلاوت کی اور ان کلمات کے کہنے والون کے نامۂ اعمال مین دس ہزار نیکیاں لکھی جاوینگی اور اُسی قدر بدیان محو ہونگی اور ہزار فرشتے اسکے حق مین دعا کرینگے اور عمل اسکے تمام روئے زمین کے عمل کرنے والون سے افضل ہون گے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عوارف مین شیخ الاسلام شیخ شہاب الدین عمر سہروردی رح تحریر فرماتے ہین کہ بستان فقیہ ابواللیث سمرقندی رح مین لکھا ہے کہ یہ کلمات انجیل مین نازل ہوے ہیں۔ اسوقت ایک نابینا تھا۔ ببرکت پڑھنے ان کلمات کے بینا ہوگیا۔ اور بصارت اُسکی گئی ہوئی پھر عود کر آئی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر شخص کو لازم ہو کہ ان کلمات کی کمال تعظیم و خدمت کرے جو شخص اُنکی تعظیم مرعی رکھیگا۔ انشاء اللہ اس کا اثر دیکھیگا وہ کلمات یہ ہین لا الٰہ الا اللّٰہُ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہُ الملک ولہُ الحمد یحیی ویمیت وھو حیٌّ لا یموت بیدہِ الخیر وھو علٰے کل شیٍٔ قدیر

پہلے روز کلمات مندرجۂ بالا سو مرتبہ پڑھے اور دوسرے روز یہ کلمات سو مرتبہ کہے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ الٰھًا واحدًا احدًا احدًا فردًا وترًا ولم یتخذ صاحبۃً ولا ولدًا تیسرے روز سو مرتبہ کہے اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہٗ لا شریک لہٗ احدًا احدًا الصمد الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہٗ کفوًا احد چوتھے روز سو مرتبہ یہ کلمات کہے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۞ پانچوین روز سو مرتبہ یہ کہے

اللّٰہ و کفٰی سمع اللّٰہ لمن دعا لیس وراء اللّٰہ المنتہٰی سبحان لم یزل کریما و لا یزال رحیما

اسکے بعد حضرت شیخ الاسلامؒ نے ارشاد فرمایا کہ روز ششم پھر سرے سے شروع کرے اور وہی ترکیب پڑہنے کی ملحوظ رکھے۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص عشرہ ذی الحج مین کسی رات کو دو رکعت نماز قبل از وتر سونے سے پیشتر اسطرح پڑہے کہ رکعت اول میں بعد سورہ فاتحہ سورہ کوثر واخلاص ایک ایک بار اللہ تعالی اُس شخص کو اسقدر ثواب عطا فرماویگا کہ سواے اللہ تعالی کے اُسکو دوسرا حصر نہیں کر سکیگا اور اس نماز کا پڑہنے والا جبتک جگہ اپنی بہشت مین نہ دیکھ لیگا نہ مریگا اسکے بعد ایک حکایت ملائم اسی معنی کے ارشاد فرمائی کہ شیخ سعد الدین حموی رح کو بعد انکے وصال کے خواب مین دیکھا پوچھا کیف حالک انہوں نے جواب دیا کہ اللہ تعالی نے مجھکو بخشدیا ہر عبادت کا ثواب موافق اُسکے اندازہ کے ملا ان دو رکعتون کے بدلے اسقدر ثواب ملا کہ اُسکو سواے اللہ تعالی کے دوسرا نہین جانتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایام عشرہ ذی الحج مین جمعہ کی راتکو چھ رکعت نماز اس ترکیب سے پڑہین کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورہ اخلاص پندرہ پندرہ بار اور بعد ہر سلام کے دس مرتبہ درود شریف اور بعد اسکے یہ کلمات لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین کئی مرتبہ کہے اللہ تعالی اُسکو اسقدر ثواب عطا فرمایگا کہ اُسکی نہایت نہ ہوگی اور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرون کا ثواب ملیگا اور دوسرے برس تک کوئی گناہ اُسکے نامہ اعمال میں نہ لکھا جاویگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے ایک دوست جو نہایت صالح اور متقی تھے یہ نماز پڑھا کرتے تھے جب انکا وصال ہوا لوگوں نے خواب میں دیکھا دریافت کیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا انہوں نے جواب دیا کہ بخشدیا اور سبب میری بخشایش کا یہ نماز ہوئی اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رح مین لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورہ والضحیٰ ایام عشرہ ذی الحج مین پڑہیگا حضرت عزت جل جلالہ اُسکو بخشدیگا اور جو تمام عشرہ ذی الحج مین ہر روز سورہ والضحیٰ پڑہیگا اللہ تعالی آتش دوزخ سے اسکو نجات عطا فرمائیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد نقل (رحلت) شیخ الاسلام

معین الدین حسن سنجری رح کو خواب مین دیکھا منکر نکیر کا حال دریافت کیا کہ یہ وقوعہ شدنی آپ کے ساتھ کیونکر ہوا آپ نے ارشاد فرمایا کہ حق تعالی نے تمام مشکلات اپنے فضل وکرم سے آسان کین جب مجکو زیر عرش لے گئے مین نے سر زمین پر رکھا۔ آواز آئی۔ کہ سر اوپر اٹھاؤ۔ اتنا کس واسطے ڈرتے ہو۔ مین نے عرض کیا کہ الہی میں تیری شانِ جباری سے ڈرتا ہون فرمان ہوا کہ اے معین الدین جو شخص ہمارے کام مین ہے ہم اُس کے کام میں ہین۔ جو شخص ایام عشرہ ذی حج مین سورہٗ والفجر پڑہیگا اُسکو ڈر سے کچھ کام نہیں جاؤ ہم نے تمکو بخشدیا اور بیک از واصلان درگاہ کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہی کہ پڑہنا سورہٗ والفجر کا ایام عشرہٗ ذی الحج مین نہایت فائدہ مند ہی

اُس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روز ترویہ مین چھ رکعت نماز پڑھے اول رکعت مین بعد فاتحہ سورہٗ والعصر ایکبار اور رکعت دوم مین بعد سورہ فاتحہ سورہٗ لایلاف قریش ایکبار رکعت سوم میں بعد فاتحہ سورہ کافرون ایکبار رکعت چہارم مین بعد فاتحہ سورہ اذاجاء نصر اللہ ایکبار پڑہے اور باقی دو رکعتوں مین بعد فاتحہ سورہٗ اخلاص تین تین بار پڑہے اُس کا ثواب اسقدر ہے کہ اگر تمام مخلوق جمع ہو اور اس ثواب کا حصر کرنا چاہے الاحصر نکر سکے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عرفہ ذی حج مین دو رکعت نماز پڑہے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی سو بار پڑہے حق تعالی کاتبان ثواب کو حکم دیگا کہ اس شخص کے نامہٗ اعمال مین ثواب ایک حج مقبول شدہ کا لکھو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت مین جانب اجمیر مسافر تہا جب وہان پہونچا۔ روضۂ شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رحمۃ اللہ علیہ میں معتکف ہوا اور اس سعادت کو پایا۔ چنانچہ یہ نماز عرفہ والی حضرت خواجہ کے مزار متبرک پر پڑھی اور روضہ مخدوم جہانیان شیخ معین الدین حسن سنجری رح کے متصل بیٹھکر تلاوتِ قرآن شریف مین مشغول ہوا نہائی رات گذری ہوگی کہ مین پندرہ سیپارہ پڑہ چکا تھا بہ تحقیق یاد نہیں شاید سورہٗ مریم پڑہ رہا تہا اتفاق سے ایک حرف ترک ہوگیا۔ روضۂ مخدوم سے آواز آئی کہ اسس حرف کو پھر پڑہو۔ مین نے دوبارہ پڑہا آواز آئی کہ خوب پڑہتے ہو خلیفہ

تمہاری ہی موافق ہونا چاہیئے جب مین ختم قرآن شریف سے فارغ ہوا سر مایان مزار خواجہ مین رکھکر رونے لگا اور مناجات کی کہ الٰہی مجھے معلوم نہین کہ مین کس طائفہ سے ہون آیا از آمرزیدگان ہون یا از راندگان چون ہی یہ اندیشہ میرے دل میں گذرا روضۂ متبرکہ سے آواز آئی کہ اے مولانا فرید جس شخص نے یہ نماز جو تمنے آج یعنی بروز عرفہ عیدالضحیٰ پڑھی بتحقیق وہ بخشے ہوؤن مین سے ہے۔ مین دوبارہ تصدق مزار خواجہ ہوا اور خاطر میری جمع ہوئی۔ بعد اسکے ارشاد فرمایا کہ چند روز مین مین وہان سے روانہ ہوا پایان روضہ مبارک سے مجھے نعمت بجید وعد حاصل ہوئی کہ حصر مین نہین آسکتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص عرفہ کے روز درمیان ظہر وعصر کے چار رکعت اس ترکیب سے پڑھے کہ ہر رکعت مین بعد سورۂ فاتحہ سورۂ اخلاص پچاس بار اور بعد سلام کے سورہ اخلاص ایک ہزار مرتبہ پڑھے اسکو اسقدر ثواب عطا ہوگا کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے اس کو دوسرا نجان سکے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز عرفہ قبل از غروب آفتاب ان کلمات کو سو مرتبہ کہے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ اس کے پڑھنے والے کے حق میں اللہ تعالیٰ ارشاد کرتا ہے اور خوش ہوکر فرماتا ہے کہ اے میرے بندے مجھ سے سوال کر جو تو طلب کرے گا عطا کرون گا۔ اور ان کلمات مین ایک بڑی تاثیر یہ ہے کہ جو شخص بوقت سونے اور سوکر اُٹھنے کے ان کلمات کو پڑھیگا شر شیاطین سے امن مین رہیگا وہ کلمات یہ ہین بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا یَسُوْقُ الْخَیْرَ کُلَّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ کُلُّ نِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ بِیَدِ اللّٰہِ وَبِسْمِ اللّٰہِ مَاشَاءَ اللّٰہُ لَا یَصْرِفُ السُّوْٓءَ اِلَّا بِاللّٰہِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَمَاشَاءَ اللّٰہُ وَمَا کَانَ مِنْ نِّعْمَةٍ فَمِنَ اللّٰہِ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عید الضحیٰ مین بارہ رکعت آئی ہین انکے پڑھنے سے حج وعمرہ مین شرکت ہوتی ہے اور مال مین برکت وہ بارہ رکعت اسطور پڑھنی چاہیے۔ کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ سورہ مرسلات ایک ایک مرتبہ۔ اگر سورہ مرسلات یاد نہو تو سورہ والشمس پانچ پانچ بار اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد حضرت خواجہ عثمان ہرونی رح میں مین نے لکھا دیکھا ہے کہ آخر روز ماہ ذی الحجہ

کہ وہ آخر روز سال کا ہے اس دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ تمام سال اسکو اپنی حفظ و اماں میں رکھیگا۔ وہ دعا یہ ہے
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم اَللّٰھُمَّ مَا عَمِلْتُ مِنْ عَمَلٍ فِیْ ھٰذِہِ السَّنَۃِ مِمَّا نَھَیْتَنِیْ وَنَسِیْتُ وَلَمْ تَنْسَہٗ
وَعَلِمْتُ عَنِّیْ بِقُدْرَتِکَ عَلٰی عَفْوِیْ وَدَعَوْتَنِیْ اِلَی التَّوْبَۃِ بَعْدَ جُرْمِیْ عَلَیْکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ
اتوب الیک واستغفرک منہا یا غفور فاغفر لی ما عملت من عملٍ ترضاہ عنی ووعدتنی
علیہ التوبۃ فتقبلہ منی ولا تقطع رجائی یا عظیم الرجاء اللّٰھُمَّ ارزقنی خیر ھذہ السنۃ
وقنی فتنتہا برحمتک یا ارحم الراحمین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میرے محترم شیخ بہاؤ الدین زکریا
قدس سرہ العزیز فرماتے تھے کہ جو شخص دو رکعت نماز آخر ماہ ذی حج میں اس ترتیب سے کہ بعد
سورہ فاتحہ سو آیت قرآن شریف کی پڑھے اور بعد سلام کے سات مرتبہ اسی دعا کو پڑھے اللہ تعالیٰ
اُسکے تمام سال کے گناہ معاف فرماتا ہے۔ یہ فوائد بیان فرما کر شیخ الاسلام نماز میں مصروف
ہوئے۔ دعا گو اور خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آئے۔ الحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

مجلس ہفتدہم بتاریخ ہفتدہم ماہ ذی حج ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ گفتگو مذاہب
کے بارہ میں ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ اول مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رضی اللہ تعالیٰ کا
دوسرا امام شافعی کا تیسرا امام احمد حنبل کا چوتھا امام مالک رحمہم اللہ کا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
آدمی اگر ان چاروں میں سے ایک پر شک لاوے وہ مسلمان اہل سنت و جماعت سے نہو گا اور جاننا چاہیے
کہ مذہب امام اعظم رح کا حق ہے اور دیگر مذاہب ثلاثہ بھی حق ہیں۔ اول مذہب جو قرار دیا گیا وہ امام اعظم
کا تھا وہ افضل المتقین و افضل المتقدمین تھے رضی اللہ تعالیٰ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں مذہب اعظم رحمۃ اللہ
علیہ کا رکھتا ہوں۔ یہ مذہب صواب ہے الا احتمال خطا رکھتا ہے اور دیگر مذاہب بھی ایسے ہی ہیں المعصون
نے کہا ہے کہ ہر چہار مذہب سنت و جماعت ہیں اسکے مجتہدوں میں سے کسیکو ہوائے نفس سے
میل نہ تھا اور بدعت کے پاس بھی نہ تھے۔ انہوں نے بالکل متابعت کتاب خدا تعالیٰ اور حدیث
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ فتاوائے ظہریہ میں مرقوم ہے کہ جب آخر
بار حضرت امام اعظم رح نے حج کیا فرمانے لگے معلوم نہیں دوبارہ حج نصیب ہو یا نہو یہ کہکر مجاوران خانہ

کعبہ سے کہا دروازہ حرم کا کھولدو اور اجازت دو کہ ایک رات اللہ عزوجل کی عبادت حرم مین کرون اُنہون نے عرض کی کہ اے امام یہ تیرا ہی کام ہے یہ دولت کسیکو آپ سے پہلے نصیب نہین ہوئی اور سبب آپکو حاصل ہونیکا یہ ہے کہ آپنے علم پھیلایا اور مردمان زمان کی اقتدکی۔ یہ سنکر امام اندر تشریف لے گئے اور دو ستون کے درمیان پائے راست پر کھڑے ہوکر نصف قرآن شریف پڑہا۔ اور بعدہٗ داہنا پانوٗن اُٹھالیا بایان ٹیک کر بقیہ نصف ختم کیا جب فارغ ہوئے مناجات کی کہ بارالہٰا مجھسے کوئی عبادت بن نہ آئی اور نہ مین نے تجھے شناخت کیا جیساکہ حق شناخت کرنیکا تھا میرے تمام نقصانات اور زلّات بخشدے۔ آپ یہ فرمارہے تھے کہ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے ابی حنیفہ بحقیقت تم نے ذات باری کو پہچانا اور جیساکہ حق جاننے کا تھا جانا اللہ تعالیٰ نے تمکو بخشدیا اور فرماتا ہے کہ جو شخص تمہاری پیروی کریگا وہ بھی بخشدیا جاویگا۔ یہ روایت بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام نے فرمایا کہ مین حضرت کا پیرو ہون۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسمٰعیل بخاری رحہ سے مروی ہے کہ امام محمد حسن شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو اُنہون نے خواب مین دیکھا پوچھا کہ حضرت عزت نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ امام محمد نے فرمایا کہ مجھکو بخشدیا اور یہ فرمایا کہ اگر مجھکو تیرا معذّب کرنا منظور ہوتا پس مین تجھے دولت علم نہ دیتا۔ امام بخاری رحہ فرماتے ہین کہ مین نے اُنسے سوال کیا کہ امام ابویوسف رحہ کہان ہین اُنہون نے جواب دیا کہ درمیان میرے اور اُنکے فرق زمین و آسمان کا ہے۔ پھر امام بخاری رحہ نے پوچھا کہ امام اعظم رحہ کا حال کچھ تمکو معلوم ہے فرمانے لگے کہ وہ علیّین مین ہین۔ اسکے بعد حکایت فرق مذاہب کے بارہ مین واقع ہوئی کہ بہترین مذہب کونسا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ امام اعظم رحہ کے رتبہ کا ذکر کسی زبان سے ہوسکتا ہے اُنکے ایک شاگرد امام محمد رحہ تھے کہ امام شافعی رضہ اُنکے گھوڑے کی رکاب پکڑکر ہمراہ چلتے تھے پس اس سے دریافت کرلینا چاہیے کہ درمیان ان ہر دو مذاہب کے کسقدر فرق ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمیدالدین ناگوری رحہ اور شیخ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحہ اور شیخ جلال الدین تبریزی اور شیخ بدرالدین غزنوی قدس اسرارہم مسجد جامع دہلی میں چند روز معتکف رہے ہر ایک نے دو ختم قرآن شریف راتدن مین اپنے ذمہ لازمی کیے تھے۔ ایک شب سب نے

آپسمین صلاح کی کہ اگر ہو سکے آج کی شب ایک پاؤں پر کھڑے رہکر اللہ تعالی کی عبادت کرین اور دو رکعتوں مین تمام رات گذار دین آپنے یہ صلاح پسند کی جب رات ہوئی قاضی حمید الدین ناگوری رحنے سب کی اقتدا کی اور ایک پاؤں پر کھڑے ہوے اور ایک رکعت مین ایک قرآن شریف ختم کیا بلکہ چار سیپارہ اور زیادہ پڑہے اور رکعت دوم مین چھبیس سیپارہ ختم کی اور سلام پھیرا اسکے بعد کھڑے ہو کر ہاتھ دعا کے واسطے اُٹھائے اور دعا مانگی کہ ہم سے تیری عبادت جیسی کہ چاہیے تھی نہ ہو سکی پس ہمکو بخش اور تیری خدمت میں جو نقصان ہم سے ہوا ہے اسکو معاف فرما۔ جب دعا سے فارغ ہو گئے گوشۂ مسجد سے آواز آئی کہ تحقیق تینے ہماری عبادت مین کوتاہی نہیں کی ہم تم سے بہت خوش ہین ہمنے تمکو بخشدیا اور جو تمہارا مطلوب تہا عطا کیا۔ یہ سنکر سب بزرگ وہان سے متفرق اور جدا ہو گئے ہر ایک کسی جانب مسافر ہوا اسکے بعد گفتگو شجرۂ پیران کے بارہ مین واقع ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ہر مرید کو اپنا شجرہ جاننا چاہیے کہ کتنے واسطون سے حضرت الوہیت سے ملتا ہے بلکہ یہ امر مرید پر فرض ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر تجھسے دریافت کرین کہ تو کس مذہب مین ہے تو جواب دینا چاہیے کہ امام اعظم رح کے مذہب مین ہوں اور وہ امام حماد کے مذہب مین تھے اور وہ مذہب القمہ مین اور وہ مذہب امام ابراہیم نخعی میں اور وہ مذہب امام عبداللہ بن مسعود رح مین اور وہ مذہب ابی ہریرہ رض مین اور وہ مذہب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین اور آپ مذہب ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین اور آپ مذہب نوح علیہ السلام مین اور آپ مذہب آدم علیہ السلام مین اور آپ مذہب جبرئیل مین اور آپ مذہب میکائیل مین اور آپ مذہب عزرائیل مین اور آپ مذہب اسرافیل مین تھے۔ پھر اگر تجھسے سوال کرین کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کس مذہب مین تھے پس کہنا چاہیے کہ درمیان حضرت اسرافیل اور حضرت صمدیت جل جلالہ کے ایک خاص اسرار ہے کہ اُسکو کوئی نہین جانتا۔ اسکے بعد حکایت ادعیہ ماثورہ اور آیات قرآن شریف کے بارہ مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آدمی کو دعا اور آیات کلام اللہ ضرور پڑہنا چاہیئے اور ہمیشہ دعا مین مصروف رہے کہ اللہ تعالی کی امان مین رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نماز تہجد آنحضرت

صلعم پر فرض تھی اور ہمارے واسطے سنت ہے اور وہ آٹھ رکعتیں ہین جو کچھ قرآن شریف میں سے یاد ہو ان رکعات مین پڑھے کوئی خاص سورۃ مقرر نہین ہے لیکن اس امر میں کوشش کرنی چاہیئے کہ قراءت دراز ہو کہ حضرت رسول اللہ صلعم نے قرأت دراز پڑھی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ شیخ یحییٰ معین الدین رح نامی بہت باکمال تھے کہ وصف اظہار کمالات اُنکے سے زبان قاصر ہے ایکروز نماز تہجد اُنسے قضا ہو گئی اُسکی پاداش مین ورو زانو انکو پیدا ہوا جو ایک عرصہ تک رہا۔ انہون نے فکر کیا کہ اسکی کیا وجہ ہے ناگاہ الہام ہوا کہ سبب اس کا قضائے نماز تہجد یکروزہ ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری رح مین مرقوم ہے کہ جو شخص ہر روز سورۂ بقر کی دس آیتین اس ترکیب سے پڑھے کہ قبل آیۃ الکرسی کے چار آیتین اور بعدہ چار آیتین اور آخر سورہ سے دو آیتین اسکی برکت سے شیطان اُسکے گھر پر مسلط نہ ہو سکیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک درویش سے منقول ہے کہ کلمات لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ بھی یہی خواص رکھتے ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین ایک شخص آیا مین اُسوقت موجود تھا اُسنے عرض کی کہ مجھکو معاش مین نہایت سخت تنگی ہے۔ شیخ الاسلام نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ تم لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ پڑھا کرو یہ تنگی رفع ہو جاویگی۔ اُس شخص نے سر تسلیم خم کیا اور چلا گیا بعدہ معلوم ہوا کہ وہ چند روز مین امیر ہو گیا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص ان کلمات کو بہت دفعہ کہیگا اللہ تعالیٰ اُسکو آفت درویشی سے محفوظ رکھیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب تنبیہ مین مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی پیغمبر پر وحی بھیجی تھی کہ عجب ہے کہ عوام چار باتون سے غافل ہین اول تعجب ہے اُس گروہ سے جو غم مین گرفتار ہین اور لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَکَ اِنِّیْ کُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ نہین کہتے یہ دفع غم وفکر کے واسطے تریاق اکبر ہے اللہ تعالیٰ عزاسمہ فرماتا ہے فَاسْتَجَبْنَا لَہٗ وَنَجَّیْنٰہُ مِنَ الْغَمِّ وَکَذٰلِکَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ایوب علیہ السلام بلائے جسمانی مین مبتلا تھے چالیس برس اس بلا مین مبتلا رہے جب وقت شفا یابی آیا بارگاہ ایزدی مین مناجات

کی حکم ہوا لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین بہت پڑھا کرو حضرت نے کبھی روز اس آیت کی مداومت حسب فرمان باری تعالی کی اللہ تعالی نے اُن کو بلائے عظیم سے خلاص کیا۔ اسکے بعد ارشاد کیا کہ ایک جوان کو ہارون رشید نے گرفتار کیا اور یہ چاہتا تھا کہ ہلاک کرے وہ بندیخانے مین بند تھا۔ ایک بزرگ اسکے قریب سے گذرے جوان کو از حد غمگین دیکھا آپکو اس کے حال پر ترس آیا چلتے وقت یہ آیت اُسکو بتلا گئے اُسنے اُسی وقت سے اس آیت کو پڑھنا شروع کیا۔ چند روز مین خلاص ہوکر خدمت خاص پر مقرر ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا دوسری بات تنبیہ مین یہ بھی ہے کہ مجھے اُس گروہ سے تعجب ہے کہ وہ کسی شے سے ڈرتے ہین اور یہ نہین کہتے حسبی اللہ ونعم الوکیل کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فانقلبوا بنعمۃ من اللہ و فضل لم یمسسھم سوء اسکے بعد اسی محل مین فرمایا کہ ایک بادشاہ از حد ظالم تھا۔ با غرور اُسکے سر مین سما گئی تھی کہ دعوی خدائی کرتا تھا۔ خاک اس ناپاک کے مونہہ مین ہوجیو۔ اُسنے ایکروز اپنے دلمین یہ خیال کیا۔ کہ ایسا حیلہ کرنا چاہیے جس سے اس دعوے کو استحکام کی صورت ہو۔ یہ حال اُسنے وزیر سے بیان کیا وہ بڑا مکار تھا اُسنے مشورہ دیا کہ دو باتین ایسی ہین اگر آپ کر سکین۔ دعوی خدائی آپکا قائم ہو جاویگا۔ اول یہ کہ اس شہر میں دانشمند بہت ہین اُنکو حکم دیجئے کہ آپکی مملکت سے چلے جاوین جب وہ چلے جاوینگے کوئی اسلام کا تلقین کرنیوالا نہ رہیگا جو آپ کا دعوی ہوگا سب منظور کر لینگے بادشاہ نے یہ رائے اُسکی منظور کی اور جسقدر دانشمند اور واعظ تھے سبکو حکم دیا کہ فوراً چلے جاوین سب چلے گئے اور جو باقی رہے تھے بادشاہ نے انکو مروا ڈالا جب اُنمین سے کوئی باقی نہ رہا پھر وزیر سے پوچھا اب دوسری بات کہو اُسنے کہا کہ دوسری تجویز یہ ہے کہ کاتبان کتب مروا ڈالے جائین اور کتابین جلوا دی جاوین کیونکہ وہ علم تحریر کرتے ہین اور لوگ اُنسے فیض پاتے ہین بادشاہ نے ایسا ہی کیا۔ تب مسلمانان شہر ضلالت اور گمراہی مین مبتلا ہوئے بادشاہ علانیہ اپنے دین سے پھر گیا اور اپنے دعوے مین مصر ہوا۔ الغرض ایک بزرگ حضرت خواجہ حسن بصری نور اللہ مرقدہ کی اولاد سے تھے۔ وہ کلمات مذکور بہت پڑھتے تھے جب انکو واسطے حصول اجازت قتل بادشاہ کے

روبرو لائے بادشاہ فوراً تخت سے تلے اُتر آیا اور بہت ہی معذرت کی بعد کہا کہ انکو چھوڑ دو اور بعد دینے خلعت کے روانہ کیا۔ اس واقعہ کے بعد وزیر نے بادشاہ سے کیفیت اس ماجرے کی پوچھی بادشاہ نے ڈرتے ہوے کہا کہ جسوقت انکو میرے سامنے لائے مین نے بچشم خود دیکھا کہ اُنکے داہنی بائین سانپ اور بچھو تھے۔ موہنہ اُنکے اسقدر بڑے کہ زمین اور آسمان کا ایک لقمہ کرجائین آگ اُنکے موہنہ سے نکلتی تھی۔ مجھے دیکھتے ہی چاہا کہ نگل جائین مین نے عجز وزاری کی اور گڑگڑا کر کہا کہ مجھے ان حضرت سے کچھ پرخاش نہیں۔ میرے اس کہنے پر اُنہون نے مجھسے حرج کی اور مجھے نگلنے سے چھوڑ دیا وزیر نے اس کلام کے سننے کے بعد اُن صاحب کمال بزرگ سے جاکر پوچھا کہ آپ ایسی کونسی دعا پڑہتے تھے جو اُسوقت کام آئی اور وجہ آپکی خلاصی کی ہوئی آپ نے جواب دیا کہ مین یہ کلمات حسبی اللہ ونعم الوکیل بیشمار پڑہتا رہتا ہون جو شخص ان کلمات کو پڑہتا رہیگا اُسکو مطلق کوئی آزار نہ پہونچیگا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امر سوم جس سے تعجب ہی یہ ہی کہ جب کوئی شخص دشمنون سے ڈرتا ہو اور یہ کلمات نہین کہتا اُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ کیونکہ اللہ تعالی فرماتا ہے فَوَقٰهُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا بعد اس کے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت خواجہ حسن بصری رح حجاج بن یوسف کے سامنے جاتے اس آیت کو پڑہکر تشریف لیجاتے۔ حجاج قسمیہ بیان کرتا تہا کہ مین کبہی کسی شخص سے ایسا نہین ڈرا جیسا حضرت سے ڈرتا تھا جب آپکی شکل مجھے نظر آتی تھی لرزہ میرے اندام پر پڑجاتا تہا مین دیکھتا تھا کہ دو شیر آپکے ساتھ آتے تھے اور اور مجھپر حملہ کرنا چاہتے تھے آپ اُنکو روک تے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امر چہارم جس سے تعجب یہ ہی کہ آدمی بہشت کی آرزو کرتے ہیں اور اس دعا کو نہیں پڑہتے مَا شَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اللہ تعالی فرماتا ہے فَعَسٰی رَبِّیْٓ اَنْ یُّؤْتِیَنِ خَیْرًا مِّنْ جَنَّتِکَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آثار تابعین مین مرقوم ہے کہ ایک جوان فاسق وفاجر تھا ہمیشہ علی الدوام معصیت مین مبتلا رہتا۔ لیکن صبح اُٹھتے وقت اور سوتے وقت کلمات مذکورہ

بالا بہت کہتا تھا۔ بعد اسکے دوسرے کاروبار مین مصروف ہوتا ہے۔ القصہ جب وہ مرگیا بعد وفات اُسکو خواب مین دیکہا کہ بہشت برین مین خرامان ہے دیکہنے والون کو مشاہدہ اس امر سے تعجب ہوا دریافت کیا کہ یہ سعادت تجہکو کس سبب سے حاصل ہوئی۔ جوان نے جواب دیا کہ اگرچہ مین بد تھا لاکن سوتے سے اُٹہتے ہی اور سوتے وقت یہ کلمات ماشاء اللہ کان الخ بہت کہتا تھا۔ اسکے بعد گفتگو ہیبت قبر اور پرسش منکر ونکیر کے بارہ مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضہ سے عرض کی کہ مجہکو ہیبت قبر اور پرسش منکر ونکیر سے سخت کاہش رہتی ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ مین تجہکو ایسی چیز بتلاتا ہون اگر تو اُسکو عمل مین لائے یہ ہراس مبدل بطمانیت ہوجائے تجہے چاہیے کبہی ترک نکرے وہ عمل یہ ہے کہ جمعہ کی شب کو دو رکعت نماز اس ترکیب سے پڑہے کہ ہر رکعت مین بعد فاتحہ اخلاص پچاس مرتبہ پڑہے یہ عمل رفع ہیبت گور کے واسطے اکسیر ہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ اُس شخص نے اس نماز کی ہر شب جمعہ کو مواظبت کی شرح اولیا مین مرقوم ہے کہ بعد فوت اُسکو کسی بزرگ نے خواب مین دیکہا پوچہا اللہ تعالے نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا منکر ونکیر کے پنجے سے کیونکر چہوٹے۔ اُسنے جواب دیا کہ جب منکر ونکیر بشکل مہیب آئے اور مجہسے سوال کیا مین اُنکے جواب سے عاجز ہوا۔ چاہتے تھے کہ مجہے گرز ہائے آتشین سے معذب کرین ناگاہ فرمان باریتعالی پہونچا کہ اس شخص کو عذاب اور گرفتار تکلیف نکرو۔ مین نے بخشدیا ہے یہ سنکر اُنہون نے ہاتھ مجہسے علٰحدہ کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عبداللہ بن عباس رضہ سے کسی نے سوال کیا کہ هل عندك شئ يحفظ من ضغطة القبر یعنی آیا نزدیک آپکے کوئی ایسا عمل ہے جو ضغطہ قبر سے پناہ مین رکہے اُنہون نے جواب دیا کہ ہان میرے پاس ایسا عمل ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ جو شخص ضغطہ گور سے بچنا چاہے اُسکو لازم ہے کہ شب جمعہ کو دو رکعت نماز اس ترکیب سے پڑہے کہ ہر رکعت مین بعد سورہ فاتحہ اذا زلزلت الارض پندرہ پندرہ بار اگر سورہ زلزال یاد نہو پس قل ہو اللہ پندرہ پندرہ بار پڑہے انشاء اللہ امان حق مین رہیگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہنگام میری موجودگی بخدمت شیخ الاسلام

مین ایک مرد نے حضرت شہید المحبت رض سے ایسا ہی سوال کیا تھا آپنے بھی اسکو یہی عمل ارشاد فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ جو شخص یہ نماز پڑھیگا اُسکو پندرہ قرآن شریف ختم کرنیکا ثواب ملیگا اور وہ ضغطہ گور سے امن میں رہیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتاب روضہ مین تحریر ہے کہ جو شخص بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوۡلِ اللّٰہِ کہیگا اللہ تعالی اسکو عذاب گور سے نجات بخشے گا۔ اور تنگی وتاریکی قبر اُس سے چالیس برس تک اٹھالی جائیگی۔ اسکے بعد مولانا شیخ شہاب الدین قریشی مفتی شہر دہلی جو حاضر خدمت شیخ الاسلام تھے فرمانے لگے کہ مین نے ایک کتاب میں لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص ان چند سورتون یعنی سورۂ واقعہ مزمل والشمس۔ واللیل اور الم نشرح کو پڑھتا رہیگا اللہ تعالی اُسکو عذاب گور سے امن مین رکھیگا اور تنگی معاش اُسکی مبدل بہ فراخی ہوگی۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ ایک درویش نے جو خواجگان چشت رض کے خانوادہ مین منسلک تھا انتقال کیا جب اُسکو زمین کے سپرد کرکے لوگ واپس آئے۔ فرشتون نے آکر سوال معمولی کیا اُسنے جواب شافی دیا بعد اسکے اُس کی قبر مین روشنی اور فراخی پیدا ہوئی کہ دوری اُس کی پر نظر کام نکرتی تھی کسی نے اُنکو خواب مین دیکھا سوال کیا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا اُنہون نے جواب دیا مجکو بخشدیا اور اسقدر عنایتین میرے حال پر مبذول فرمائین جس کا حد وحساب نہین اور فرمان ہوا کہ یہ سب نعمت تجھکو اس سبب سے دی گئی ہے کہ تو ان قبل الذکر سورتون کی مواظبت رکھتا تھا۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ بہت احادیث مین مسطور ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص بعد ادائے نماز فریضہ فاتحہ ایک مرتبہ اور اخلاص تین مرتبہ اور تین مرتبہ درود اور بعد اسکے ایک مرتبہ یہ آیت وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ وَمَنۡ یَّتَوَکَّلۡ عَلَی اللّٰہِ فَہُوَ حَسۡبُہٗ اِنَّ اللّٰہَ بَالِغُ اَمۡرِہٖ قَدۡ جَعَلَ اللّٰہُ لِکُلِّ شَیۡءٍ قَدۡرًا پڑھکر آسمان کی جانب دم کرے اللہ تعالے اُسکو تین نعمتین عنایت فرمائے گا اول درازی عمر۔ دوم تونگری سوم برخورداری

عاقبت اور اُسکو بیحساب بہشت مین داخل فرماویگا انشاء اللہ تعالی حضرت شیخ الاسلام یہ فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز مین مصروف ہوے۔ خلق اپنے مقام واپس گئی الحمد للہ علی ذالک

مجلس ہیجدہم تاریخ بستم ماہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بوقت چاشت جماعت خانہ مین تشریف فرما تھے اور بہت سے بزرگ اور مسافر بھی حاصر خدمت تھے۔ اس دعاگو نے جمال انور کی زیارت سے مشرف ہوکر سر زمین پر رکھا۔ فرمان ہوا اُٹھاؤ۔ مین نے حسب الحکم سر بالا کیا۔ ارشاد فرمایا بہت خوب تشریف رکھیئے۔ یہ سنکر مین بیٹھ گیا حضرت شیخ الاسلام نے عام حاضرین کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا میں نے خدا سے چاہا ہی کہ جو کچھ نظام الدین طلب کرے وہ اُسے عطا ہو۔ اسکے بعد گفتگو درود شریف پڑھنے کے بارہ مین واقع ہوئی۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ مینے آثار اولیا مین لکھا دیکھا ہی کہ جو شخص ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلعم پر درود شریف بھیجتا ہی گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہی گویا اسی وقت اپنی ماکے پیٹ سے پیدا ہوا اور ایک لاکھ نیکیاں اسکے نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور نام اُس کا زمرۂ اولیا میں تحریر ہوتا ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ صحابہ تابعین اور طبقات مشائخ نے اپنی ذات پر کوئی وظیفہ لازم کر لیا ہی کہ وہ اسکو اوقات معینہ پر ادا کرتے ہین اگر دن میں نہو سکے تو رات کو پڑھتے ہین اور اگر رات کو اُنسے صلوٰۃ (درود) فوت ہو جاوے تو وہ اپنی ذات کو مردون میں شمار کرتے ہیں اور تعزیت میں بیٹھتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اگر ہم زندہ ہوتے صلوٰۃ حضرت خواجہ کائنات ہمسے فوت نہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یحییٰ معاذ رازی رح کا وظیفہ شب کو تین ہزار درود حضرت خواجہ کائنات پر بھیجنے کا تھا ایک شب اُنسے فوت ہو گیا جب صبح ہوئی۔ آپ ماتم میں بیٹھے خلق واسطے تعزیت کے آتی تھی اور وجہ اس حال کی دریافت کرتی۔ آپ فرماتے یہ ماتم اس وجہ سے ہی کہ مین ایک بڑی نعمت عظمیٰ سے محروم ہوا۔ حضرت یحییٰ معاذ رازی رح یہ حکایت بیان کر رہے تھے کہ ہاتف نے آواز دی کہ اے یحییٰ ہر روز تمکو درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا تھا۔ آجکے روز مین نے تمکو اور دنون سے سو درجہ زیادہ ثواب مرحمت کیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت شیخ الاسلام آنکھوں مین

آنسو بھر لائے اور رو پڑے اور یہ حکایت بیان فرمائی کہ خواجہ ثنائی علیہ الرحمۃ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکھا کہ آپ اپنا روے مبارک مجھ سے چھپاتے ہین خواجہ ثنائی دوڑے اور حضرت کے قدمون مین گر پڑے اور پاے مبارک کو بوسہ دیکر عرض کی کہ یا رسول اللہ میری جان آپ پر فدا ہو اس کا کیا سبب ہے، جو آپ اپنا روے مبارک اس نحیف سے موڑتے ہین حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے خواجہ ثنائی رہ کو اٹھایا، بغلگیر ہوے اور ارشاد فرمایا کہ اے خواجہ ثنائی تمنے اسقدر درود مجھپر بھیجا ہے کہ میں تم سے شرمندہ ہون کہ ساتھ کس چیز کے عذر کرون۔ یہ فرماکر حضرت شیخ الاسلام ہاے ہاے کرکے رو پڑے زور سے روتے تھے جب افاقہ ہوا فرمانے لگے کہ ایک وہ لوگ تھے کہ بسبب ہدیہ کثرت درود کے حضرت رسول مقبول صلعم اُنسے شرمندہ تھے پس ہزار رحمت اُنکی جان پر ہوجیو کہ اس درجہ کو پہونچے ہیں اور اسی طرحسے زندہ رہے اور اسیطرح انتقال کیا ہے اور اسی خیال مین اُٹھینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ یہودیون کا ایک گروہ کسی مقام پر بیٹھا تھا۔ ایک مسلمان درویش آیا اور اُنسے کچھ درخواست کی کہ اسی محل مین امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ تشریف لائے یہودیون نے از راہ تمسخر کہا شاہِ مردان تشریف لاتے ہین جا اور اُنسے مانگ درویش نے حضرت کو نہ دیکھا دوبارہ دریافت کیا کہان ہین انہون نے کہا وہ آتے ہین۔ الغرض وہ درویش حضرت کے پاس گیا سلام کرکے اپنے فقر وفاقہ کا حال بیان کیا۔ امیر المومنین کے پاس اُسوقت کچھ نہ تھا تفکر کیا کہ کیا دیا جاوے مگر آپنے بفراست معلوم کیا کہ یہودیون نے واسطے آزمایش کے بھیجا ہے۔ قصہ مختصر امیر المومنین رضؓ نے ہاتھ اُس درویش کا پکڑا اور دس مرتبے درود شریف پڑھکر اُسکے ہاتھ پر دم کیا اور کہا اب مٹھی بند کرکے اُنکے پاس جا اُسنے مٹھی بند کی اور اُن یہودیون کے پاس گیا اُنھون نے پھر بطریق تمسخر سوال کیا کہ تجھے کیا ملا۔ درویش نے جولیدیا کچھ نہین مگر آپنے دس مرتبہ درود شریف پڑھکر میرے ہاتھ پر دم کیا اور کہا مٹھی بند کرکے چلا جا۔ یہودیون نے یہ سنکر اور زیادہ ہنسی اڑائی الغرض اُس سے مٹھی کھولنے کی فرمایش کی۔ جب اُس درویش نے ہاتھ کھولا دس اشرفیان کف دست مین تھین۔ اس کرامت کو دیکھکر کئی ہزار یہودی اُسی روز

مسلمان ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ہارون رشید نور اللہ مرقدہ بیمار ہوے چھ ماہ سخت بیمار رہے
کہ ضعف اُنپر نہایت غالب ہوا اور قریب تھا کہ جان بدن سے نکل جاوے قضارا شیخ ابو بکر شبلی قدس سرہ
اُن کے دروازیکے سامنے سے گزرے۔ یہ خبر ہارون رشید کو معلوم ہوئی کہ امام ابو بکر شبلی محل کے
نیچے سے جارہے ہین ہارون رشید نے اپنے وزیر کو بھیجا اور بہت سی منت کی۔ وزیر امام ابو بکر شبلی کو
بلاکرے گیا۔ جب آپ ہارون رشید کے پاس پہونچے اُس سے ارشاد فرمایا کہ خاطر جمع رکھ تو اچھا ہو
یہ فرماکر درود شریف کئی مرتبہ پڑھا اور ہارون رشید کے مونھ پر دم کیا۔ ہارون رشید اُسیوقت اچھا
ہو گیا۔ اسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ آدمیکو لازم ہے کہ حضرت رسول
صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت درود شریف بھیجتا رہے اگر نہ بھیج سکے اور فرصت نہو تو ہرروز پانچ مرتبے
تو ضرور ہی بھیجے۔ درود شریف تمام درودون سے بہتر ہے اگر تمام رات عبادت کرین تو ایک وقت
درود شریف پڑھنے کے برابر ثواب نہ ملیگا۔ مگر درود مختلف مین ہر ایک کی فضیلت جدا ہے وہ پانچ
درود جنکا ابھی ذکر ہوا یہ ہین اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ صَلّٰی عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ مَنْ لَمْ
یُصَلِّ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا
یَنْبَغِی الصَّلٰوۃُ عَلَیْہِ وَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا بِالصَّلٰوۃِ عَلَیْہِ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ مولانا ے فقیہ ابو الحسن زندہ سیؒ اپنی کتاب روضہ مین دربارہ فضیلت
درود شریف دو حکایت تحریر فرماتے ہین فضیلت اول یہ کہ امام شافعی رح کو بعد اُنکی نقل کے خواب
مین دیکھا پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپکے ساتھ کیا سلوک کیا آپنے جواب دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے
فضل و کرم سے بخشدیا اور وجہ اسکی یہ ہوئی کہ مین پانچ درود ہرروز پڑھتا تھا۔ فضیلت دوم یہ ہی
کہ ایکروز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب مانند نجوم کے آپکے
گرد حلقہ زن تھے۔ حضرت ابو بکر رض آپکے داہنے طرف متمکن تھے۔ ایک جوان نے آکر سلام عرض کیا
خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بالاے حضرت ابو بکر صدیق رض سے بیٹھے حضرت ابو بکر صدیق
متامل ہوے اور دیگر اصحاب نے جانا کہ شاید یہ خضر علیہ السلام ہین ورنہ اصحاب مین سے کسی کا رتبہ

بالاتر حضرت صدیق رضہ سے بیٹھنے کا نہیں ہے۔ حضرت رضہ نے اس خطرہ پر واقف ہو کر ارشاد فرمایا کہ اس جوان نے اسقدر مجھپر درود بھیجا ہے جسکی انتہا نہیں حضرت صدیق اکبر رضہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ فرمایئے یہ جوان کھانے پینے اور کسی دوسرے کام میں بھی مشغول ہوتا ہے یا نہیں آپ نے ارشاد فرمایا کہ کھاتا پیتا اور تمام کام کرتا ہے لیکن ہر روز ایک درود مجھپر بھیجتا ہے اور یہ کبھی اُس نے ناغہ نہیں کیا اور وہ درود شریف یہ ہے جو اوپر بیان کیا گیا۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ بیان فرما رہے تھے کہ پانچ نفر درویش آئے اور زمین ادب چومکر بیٹھ گئے عرضداشت کی کہ ہم مسافر ہیں خانۂ کعبہ جانیکا ارادہ رکھتے ہیں الاخرچ پاس نہیں۔ شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے جب یہ حال سنا متفکر ہوئے اور مراقبہ کیا۔ جب سر اوپر اُٹھایا چند ٹھیکریاں آپ کے سامنے پڑی تھیں اُٹھاکر اُن درویشوں کو عطا فرمائیں درویشوں کو حیرت ہوئی کہ ان ٹھیکریوں کا کیا کریں۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے روشنضمیری سے اُنکا یہ خطرہ دریافت فرمایا اُنسے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ اُنکی جانب نگاہ کرو حیران مت ہو۔ اُنہوں نے جب بغور نظر کی ٹھیکریاں زر خالص ہو گئی تھیں مجھے شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ آپنے اُن ٹھیکریوں پر درود شریف پڑھکر دم کیا تھا۔ اسکے بعد گفتگو آیت الکرسی کے فضیلت میں واقع ہوئی۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز یہ آیت نازل ہوئی ستر ہزار فرشتے جو گرد آیت کرسی کے تھے ہمراہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نیچے اُترے تھے اور جسوقت یہ آیت نازل فرمائی حضرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو ساتھ اعزاز کے لیا آنکھوں اور سر پر رکھا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عزوجل فرماتا ہے کہ میرے بندوں میں سے جو اسکو پڑھیگا ہر حرف کے بدلے ثواب عبادت ہزار سالہ اُسکے نام لکھا جائیگا اور یہ ستر ہزار فرشتے جو اسکو گھیرے ہوئے ہیں اس آیت الکرسی کا ثواب اُس کے نام لکھتے رہیں گے
اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ فتاوائے ظہیریہ میں لکھا ہے کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص آیت الکرسی کو پڑھکر گھر سے باہر نکلے

حضرت عزت عم نوالہ ستر ہزار فرشتے اُسکے ہمراہ کرتا ہو جب تک کہ وہ پڑھنے والا پس گھر مین داخل ہوے اُسکے ہمراہ رہکر اُسکے واسطے آمرزش طلب کرتے ہین اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہی کہ جو شخص آیت الکرسی پڑھکر گھر سے باہر نکلے حضرت رسالت پناہ صلعم نے اُسکی شان میں فرمایا ہو کہ اللہ تعالی آفت درویشی کو اُس کے گھر سے دفع کرتا ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جامع الحکایات میں مرقوم ہو کہ بغداد میں ایک درویش تھا ایک روز اُسکے مکان مین دو چور آئے درویش گھر مین نہ تھا آیۃ الکرسی پڑھکر باہر نکلا تھا تھا۔ چور گھر میں داخل ہوتے ہی اندھے ہوگئے جب درویش واپس آیا تو حال معائنہ کرکے اُنسے دریافت کیا تم کون ہو اور کس لیے آئے تھے چورون نے جواب دیا کہ ہم چور ہین اور واسطے چوری کے آئے تھے کہ اندھے ہوگئے اگر آپ دعا کرین البتہ آپکی دعا سے اللہ تعالی ہماری آنکھون میں روشنی بخشیگا۔ اب ہم اس کام سے توبہ کرتے ہین اور دائرہ اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ صاحب خانہ نے تبسم کیا اور ارشاد فرمایا آنکھین کھولو انھوں نے آنکھیں کھولیں اللہ تعالی کے حکم سے سب بینا ہوگئے تھے۔ دونون نے معاً اس کرامت کے بعد توبہ کی اور مسلمان ہوے۔ الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس نوزدہم - تاریخ ۲ ماہ ذی الحج ۶۱۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو دعاؤن کے بارہ مین واقع ہورہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ امام محمد حسن شیبانی رحہ کی کتاب میں مرقوم ہو کہ حضرت امام جعفر صادق رضہ کو حضرت رسول مقبول صلعم سے پہونچا ہو کہ جس شخص کو غم ہو یا کوئی ایسی مہم درپیش ہو جسکی اصلاح اُسکی طاقت سے باہر ہو اسکو لازم ہی کہ صبح کی نماز پڑھکر سو مرتبہ یہ دعا پڑھے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ۔ فان لم تصبح فلک علی الدواء غم دور ہوگا اور مہم انشاء اللہ انجام کو پہونچیگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مین خدمت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی چشتی رحہ مین حاضر تھا آپ ارشاد فرماتے تھے کہ جس شخص کی معاش مین

لہ فان لم تصبح فلک علی الدوا یہ الفاظ دعا کے نہیں دعا تو یا صمد پر ختم ہوگئی اور ان الفاظ کے معنی یہ ہین کہ اگر اس دعا کے پڑھنے سے

تنگی ہو اُسے لازم ہی کہ اکثر اوقات یہ دعا پڑھتا رہے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا دَائِمَ الْعِزِّ وَالْمُلْکِ وَالْبَقَاءِ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْمَجْدِ وَالْفَضْلِ وَالْعَطَاءِ یَا وَدُوْدُ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِیْدِ یَا فَعَّالٌ لِّمَا یُرِیْدُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وقت درماندگی جو شخص ایک ہزار مرتبہ ان اسمار کو پڑہیگا اُسکے مہم بالقطع کفایت کو پہونچیگی اور وہ کلمات یہ ہین اقوی معین واھدی دلیل بحق اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر امام زاہد رح مین لکہا ہے کہ جسکی یہ خواہش ہو کہ اعمال اُسکے مقبول ہوں اُسے لازم ہی کہ پیوستہ یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ اور جب چاہے کہ تنگی دنیا و آخرت سے خلاصی ہو اور دوزخ سے چھٹکارا ملے یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اور جب چاہے کہ ہر حال مین صابر رہے اور قدم اُسکا تمام امور مین ثابت اور دشمنون پر فتح ہو اس آیت کو پڑھا کرے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَ ۝ اور جب چاہے کہ دل اس کا ساتھ ایمان کے امان مین رہے اور رحمت حق کی اسپر نثار رہے اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا وَھَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْکَ رَحْمَۃً اِنَّکَ اَنْتَ الْوَھَّابُ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور صحابہ آپکے گرداگرد جمع تھے حکایت انبیار پیشین علیہم السلام کی ہورہی تھی اتنے مین ایک صحابی نے زمین ادب چومکر گذارش کی کہ یا رسول اللہ ایمان سے کسطرح امن مین رہین اور وقت نزع ایمان تلف نہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ یہ رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ ھَدَیْتَنَا الخ واسطے سلامتی ایمان کے ازبس مفید ہے جو اسکی ملازمت کرے گا ایمان سے جاوے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اولیار خدا کے زمرہ مین شامل ہو اس آیت کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا اِنَّکَ جَامِعُ النَّاسِ لِیَوْمٍ لَّا رَیْبَ فِیْہِ ط اِنَّ اللّٰہَ لَا یُخْلِفُ الْمِیْعَادَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس آیت کی ملازمت کرے گا اللہ تعالیٰ اُس کو بروز حشر زمرۂ محبانِ خود مین محشور فرمائیگا ہم سب کو مناسب نہین کہ اپنے تئین اس

سخاوت سے محروم رکھیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کسیکو حاجت پیش آوے یا بردو بھاگ جاوے
یا یہ چاہے کہ فرزند شائستہ و نیکبخت اُسکو عطا ہو وہ اس آیت کی مواظبت کرے نہایت مجرب ہے
رَبِّ هَبْ لِيْ مِنْ لَّدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيْعُ الدُّعَآءِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر زکریا علیہ السلام
نے یہی آیت پڑہی تھی کہ اللہ تعالیٰ نے انکو یحییٰ سا فرزند نصیب فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام
قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام پر خوف باریتعالیٰ نہایت طاری تھا آغاز
جوانی مین خوف خدا سے اسقدر روئے کہ گوشت و پوست اُنکے رخسارون کا بہ گیا مہتر زکریا علیہ السلام
اور انکی بیوی یعنی والدہ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے اس حال کو دیکھکر محبت سے کہا کہ اے فرزند
تم ابھی لڑکے ہو اتنی ہیبت اور اسقدر خوف نہین چاہیے۔ آپنے فرمایا اے ماتو دیگ کے تلے
چولہے مین آگ جلاتی ہے جب تک کہ چھوٹی لکڑیان آگ کے اوپر نہین رکھتی آگ نہین سلگتی۔
پس ایسا ہی حال ہو بروز حشر بچون کو دوزخ مین بوڑہون سے آگے بھیجین گے۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ مین ملک سیوستان مین مسافر تھا وہان بہت سے اصفیا سے ملاقات ہوئی
چنانچہ ایک روز خدمت شیخ محمود سیوستانی مین حاضر تھا وہ ایک بزرگ صاحب نعمت و صاحب
ولایت تھے حکایت سلوک کے بارہ مین ہو رہی تھی۔ خانقاہ مبارک کے درویشون کو اسمین تذکرہ
تھا اتنے مین ایک درویش آیا اور آپکے روبرو بیٹھ گیا۔ حضرت نے روشنضمیری سے اُسکا حال ملاحظہ
فرماکر اُس سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ حاجتمند آئے ہو اُسنے عرض کی کہ فی الواقع یہی حال ہو آپنے ارشاد
فرمایا کہ اس آیت پر مواظبت کرو اللہ تعالیٰ فرزند شائستہ عطا فرماویگا اور وہ آیت رب ھب لی
من لدنک ذریۃ طیبۃ انک سمیع الدعا ہے سنکر وہ چلا گیا۔ مین نے بعد ایک مدت کے سنا کہ اللہ تعالیٰ
نے اُسکو برکت نفس شیخ سے فرزند صالح روزی فرمایا جو سجادہ نشین ہوا اور جسنے ستر حج پاپیادہ و پابرہنہ
کئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر کشاف مین لکھا ہی کہ جب کوئی شخص چاہے کہ نیک ہو جاوے
اور بروز حشر عذاب حشر سے امن مین رہو وہ یہ آیت پڑھا کرے رَبَّنَا اٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ
وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ۭ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اسکے بعد ایک حکایت ملایم اسے

معنی کے ارشاد فرمائی کہ بخارا میں ایک شخص فسق و فجور میں نہایت مشہور تھا جب مر گیا لوگوں نے خواب میں دیکھا کہ درمیان اولیار خدا کے کھڑا ہوا اُنکو دیکھنے اُس متوفی سے حیرت ہوئی۔ پوچھا تجھے یہ دولت کیونکر ملی جواب دیا کہ میں نے تفسیر کشاف میں لکھا دیکھا تھا کہ جو شخص آیہ ربنا آتنا ما وعدتنا الخ اکثر پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو نیک بندون کے ہمراہ رکھیگا میں اُسکو صدق دل سے پڑھا کرتا تھا۔ اللہ تعالیٰ جو اندک پذیر اور بسیار بخش ہے اُسنے میری اس اطاعت کو قبول فرما کر مجھے بخشدیا اور ہمراہ نیک مردوں کے رہنے کو ارشاد فرمایا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہٗ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہے کہ اسکو ظالموں کی صحبت سے نجات ہو وہ پیوستہ اس آیت کو پڑھے رَبَّنَا اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا پس اس پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ نعمت اپنے دوستوں کی روزی فرما دیگا اور دروازہ فتح اور نصرت کا اُسپر کشادہ فرما دیگا اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المؤمنین علی رض جنگ غول بیابانی میں درماندہ ہو گئے تھے اور سخت تکالیف میں مبتلا تھے آپنے عرضی متضمن بر بیحال حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ارسال کی اور تحریر کیا کہ جسقدر حیلہ ہائے جنگ تھے وہ سب میں کر چکا الا کسیطرح فتح حاصل نہین ہوئی جب یہ مکتوب خدمت انور و اقدس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم مین پہونچا۔ آپ از حد تنگدل ہوئے اور متفکر تھے کہ اسی اثنا میں حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور یہ آیت لائے ربنا اخرجنا من ہذہ القریۃ الخ اور بیان کیا کہ آیت ہذا کو آپ حضرت علی رض کو لکھ بھیجین وہ اُسکی مواظبت کرنے سے مظفر و منصور ہو جائینگے۔ آپنے آیت ہذا کو حضرت علی رض کو لکھ بھیجی اُنہون نے چند روز مواظبت کی اور تھوڑے ہی عرصے میں فتحیاب ہوئے اور اُس غول بیابانی کو زندہ گرفتار کر کے مدینہ منورہ میں تشریف لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تفسیر مولانا برہان الدین زاہد میں مسطور ہے کہ جب کوئی شخص چاہے کہ اللہ تعالیٰ کی برکت و رحمت اُسپر نازل ہو اور روزی اُسکی فراخ ہو جائے اور کسیکا محتاج نہو لازم ہے کہ وہ اس آیت کا ورد کرے رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَآئِدَةً مِّنَ السَّمَآءِ تَكُوْنُ لَنَا عِيْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا وَاٰيَةً مِّنْكَ وَارْزُقْنَا وَاَنْتَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ یہ آیت مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ میں تھی۔ اُن سب نے کفرانِ نعمت اختیار کی اللہ تعالیٰ نے جو مائدہ اسپر نازل ہوا تھا اُٹھالیا اور جو شکل اُنکی ہوئی سب کو معلوم ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہی کہ ساتھ ظالموں کے جمع نہو وے اور دنیا و آخرت میں اللہ تعالیٰ اُسپر رحمت کرے اسکو لازم ہی کہ اس آیت کو بہت پڑہا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص چاہی کہ زندگی ساتھ خیریت کے گذرے اور مونس اس کا اسلام ہو اُسکو لازم ہی کہ یہ آیت بہت پڑہے رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَیْنَا صَبْرًا وَّثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اکثر آدمی ظالموں کے پنجے مین گرفتار ہو جاتے ہین اُنکو لازم ہی کہ اس آیت کی مداوَمت کرین رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلْقَوْمِ الظَّالِمِیْنَ وَنَجِّنَا بِرَحْمَتِکَ مِنَ الْقَوْمِ الْکَافِرِیْنَ اور جب کوئی شخص یہ چاہے کہ اللہ تعالیٰ اُسکو باایمان لوگون میں اُٹھاوے اور زندگی میں سلف صالحین کے مراتب کو پہونچاوے اُسے لازم ہی کہ اس آیت کو بہت پڑہا کرے فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصَّالِحِیْنَ ۝ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حضرت یوسف اور حضرت یعقوب علیہما السلام بعد ایک مدت کے ملاقی ہوے مہتر یوسف علیہ السلام روز جدائی سے سجدہ مین آیت فاطر السموات والارض الخ پڑہتے تھے۔ جب بادشاہ ہوے اس آیت کا پڑہنا نہ چھوڑا سجدہ میں رو رو کر دعا مانگتے تھی کہ الٰہی تو نے مجھے بادشاہی لطف فرمائی مگر میری یہ خواہش نہ تھی یہ تیری خواہش تھی جو وقوع میں آئی میری خواہش یہ ہی کہ تو مجکو بروز حشر زمرۂ بادشاہاں میں نہ اُٹھائیو۔ مجھ بیچارہ مسکین و ضعیف کی یہ طاقت نہیں کہ میان بادشاہان و ملوک میرا حشر ہو۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی چاہے کہ شر دیو و پری سے امن میں رہی اور اولاد اُسکی بُت پرستی میں مبتلا نہو اس آیت کو بہت پڑہا کرے رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا الْبَلَدَ اٰمِنًا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ (بت) اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے ارشاد فرمایا کہ شان نزول اس آیت کی یہ ہی کہ ایک روز حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے اور اصحاب آپکے گرد حلقہ کئے ہوے بیٹھے تھے اور پندو

دنصیحت سن رہی تھے اسی اثنا میں ایک اعرابی آیا زمین ادب چومکر عرض کی کہ یا رسول اللہ مجکو ایسی دعا تلقین فرمایئے جو حرز از شر شیطان و دیو پری ہو اور نیز یہ کہ میری اولاد بت پرست نہو حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم متفکر ہوئے کہ ایسی کونسی جامع دعا تلقین کرون جو تمام امور پر موثر ہو۔ اُسیوقت مہتر جبریئل ع اسکو لیکر نازل ہوے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمان باریتعالی ہو کہ یہ آیت اس اعرابی کو سکھلائیے کہ یاد کرکے پڑھا کرے اللہ تعالی اُسکی برکت سے اُسکو اور اسکی اولاد کو شر بت پرستی و مکائد شیطانی و شر و آفت دیو پری سے اپنی حفظ و امان میں رکھیگا۔ بعد اس کے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جب کوئی شخص چاہے کہ کفار اسپر مستولی نہوں اس دعا کو بہت پڑھا کرے رَبَّنَا لَا تَجْعَلْنَا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا وَاغْفِرْ لَنَا رَبَّنَا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۔ جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز ان فوائد کو بیان فرما چکے میری طرف مخاطب ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ یہ سب ترغیب تمہارے کمالیت کے واسطے بیان کی کیونکہ پیر مرید کے حق میں بجائے مشاطہ کے ہے چاہئے کہ اسوقت تک مرید کو آلایش سے پاک نکرے اور جو کچھ شرائط طریقت ہیں وہ اسکو نہ بتلاوے اور ہر قسم کی ترغیب نکرے اُسے نہ چھوڑے ورنہ بیچارہ چاہ ضلالت سے باہر نہ آسکیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو دن میں ایکمرتبہ پڑھے اگر وہ اُس روز مریگا ہر آئینہ اہل بہشت سے ہوگا اور وہ دعا یہ ہے بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّي لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِي وَاَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَاَبُوءُ لَكَ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي فَاِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلَّا اَنْتَ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عباس رض سے منقول ہے فرماتے تھے کہ جب سے یہ دعا میں نے زبانی آنحضرت صلعم کے سنی تھی ہر نماز فریضہ کے پیچھے ایک مرتبہ پڑھتا ہوں کبھی قضا نہیں کی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وفات اُنکو خواب میں دیکھا پوچھا اللہ تعالے نے تمہاری

ساتھ کیا سلوک کیا جو ابدیاکرتے مجھے بخشدیا بہشت روزی کی برکت اس دعا کے جو رسول علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمائی تھی اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر چھ ہزار بلائیں روزانہ نازل فرماتا ہو جو شخص کہ نماز تسبیح اور دعا میں مشغول ہوتا ہو وہ بلا بزور دعا کے رد ہوجاتی ہو کیونکہ خبر میں آیا ہو کہ جب بلا آسمان سے اُترتی ہو اور وہ شخص دعا میں مصروف ہوتا ہے اُدھر سے دعا آسمان پر چڑھتی ہو اُدھر سے وہ بلا نیچے اُترتی ہو دعا بلا کو راہ میں سے واپس ہٹادیتی ہو۔ اگر دعا میں صدق اور اخلاص نہوا تو بلا دعا کو نیچے اتارتی ہے اور اُس آدمی پر اُتر کر اُسے ہلاک کردیتی ہو الامیں نے زبان مبارک حضرت شیخ الاسلام خواجہ شہید المحبت رضہ سے سنا ہو کہ آدمی کو چاہیے کہ ہر حال میں دعا کرنے سے خالی نرہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ الاسلام ابو طالب مکی نے کتاب قوت القلوب میں تحریر فرمایا ہو کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص اس دعا کو ہر دن میں ایک مرتبہ پڑھے اللہ تعالیٰ اُسے ہر بلا سے محفوظ رکھیگا وہ دعا یہ ہو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ عَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاَنْتَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ مَاشَآءَ اللّٰہُ کَانَ وَمَا لَمْ یَشَأْ لَمْ یَکُنْ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَعْلَمُ اَنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَّاَنَّ اللّٰہَ قَدْ اَحَاطَ بِکُلِّ شَیْءٍ عِلْمًا وَّاَحْصٰی کُلَّ شَیْءٍ عَدَدًا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ غَیْرِیْ وَمِنْ شَرِّ کُلِّ دَآبَّۃٍ اَنْتَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِھَا اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی امام شعبی رحمتہ نے اپنی کتاب کفایہ میں تحریر فرمایا ہو کہ بنی اسرائیل میں ایک زاہد بڑا عابد تھا۔ مرد معمر۔ اسکی ایک لونڈی تھی از بس شکیل وجمیل نو عمر وہ زاہد اس لونڈی کے خطرہ میں نہ آتا تھا لونڈی اُس سے منغص رہتی تھی، ہر آنے جانے والے کے روبرو زاہد کا گلہ کرتی اور تدبیر پوچھتی کہ پنجہ زاہد سے کس طرح خلاص ہوں۔ اتفاقاً ایک بڑھیا سے اسکی ملاقات ہوئی جو زاہد کے ہمسایہ میں تھی اس نے کہا سوا اسکے اور کوئی تدبیر نہیں کہ میں تجھکو تھوڑا سا زہر ہلاہل دوں اور تو اسکو پانی میں ملاکر زاہد کو دے اسکا کام تمام ہوجاوے۔ لونڈی نے زہر لیا اور لیکر پانی میں ملادیا اور بوقت افطار زاہد کو دیا

سادہ دل ستی لاعلمی سے بلاخوف وخطر پی لیا۔ زہر نے زاہد پر ذرا اثر نہیں کیا کنیزک اس بات کی منتظر تھی کہ کسوقت زاہد کا انتقال ہو۔ جب صبح ہوئی زاہد بھلا چنگا خلوت سے باہر نکلا۔ کنیزک کو دیکھتے ہی ضبط کی طاقت نرہی زاہد کے روبرو تمام داستان زہر خورانی بیان کی اور عرض کیا کہ آپ خواہ مجھے سزا دیں خواہ معاف فرمائیں میں نے آپ کو زہر دیا تھا معلوم نہیں کس وجہ سے اُس کا اثر نہوا زاہد نے متبسم ہو کر کہا کہ میں ہر روز ایک ایسی دعا پڑھتا ہوں کہ زہر تو کیا چیز ہی اگر ہزار ہا بلائیں مہلک بھی نازل ہوں پس برکت اس دعا کے مین امن میں رہوں گا۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ امام شعبیؒ نے تحریر فرمایا ہی کہ وہ زاہد یہ دعا پڑھتا تھا بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ شَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ كَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ الْمُعَافِيْ بِسْمِ اللّٰهِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ الْاَرْضِ وَالسَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اِسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اس کے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ شرائط دعا بہت ہیں اگر مین اُن سے ایک کا بھی ذکر کروں سخن دراز ہوگا۔ لیکن بعضی شرایط کا بیان ضروری ہی کہ آغاز دعا بنام پروردگار جل جلالہ وعم نوالہ کرنا چاہیئے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمودہ ہی کل امرٍ ذی بالٍ لم یبدأ باسم اللہ فھو ابتر لازم ہی کہ اول بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور بعد اسکے دعا مانگے کہ جلد مستجاب ہو۔ شرط دوم یہ ہی کہ اپنے اہل کو ایسے زیورات کے پہننے سے منع کرے جنمین آواز ہو مثل جھانجھن وغیرہ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَجِيْبُ دُعَاءَ قَوْمٍ يَرْضُوْنَ مِنْ نِسَاءِهِمْ بِلُبْسِ الْخَلْخَالِ مَعَ الصَّوْتِ تیسری شرط یہ ہے کہ آغاز دعا سے پیشتر کچھ صدقہ دیوے امام شافعی رحؒ سے مروی ہی کہ جس کسیکو کوئی حاجت ہو بادشاہ سے تو قبل از عرض حاجت نذر گزرانی ہوتی ہی اسیطرح جب کسی شخص کو دعا مانگنی ہو اللہ تعالیٰ سے پس قبل از دعا درویش کو صدقہ دے کہ وہ اُس کا وسیلہ ہو درویش دربان بارگاہ سبحان مین حضرت شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز میں مصروف ہوے خلق اور دعا گو اپنے اپنے مقام پر واپس گئے الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس بستم بتاریخ غرہ ماہِ محرم الحرام ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی جملہ خلق اجودھن کیا صغیر وکیا کبیر مشائخ ودرویش مسکین وامیر حضرت شیخ الاسلامؒ کی خدمت میں باریاب ہوکر دست مبارک کو بوسہ دیتے تھے اور حضور دست مبارک زیر مصلا لیجاکر تنکہ زر وجیتل جسقدر اُسکی قسمت کا ہوتا نکالکر عطا فرماتے تھے - پھر وہ آنیوالا چلا جاتا تھا - اسیطرح ہزارہا خلقت آرہی تھی لیکن ہر ایک آنیوالا کسیقدر شیرینی اپنے ہمراہ لاتا تھا اسوجہ سے شرینی کا ایک انبار لگا ہوا تھا آپ اُسمین سے بھی تقسیم فرماتے تھے درویشان خانقاہ کو بھی حصہ ملتا تھا اُس روز خدمت شیخ الاسلام کے عطیہ سے اجودھن کا ایک بچہ بھی محروم نرہا - اور حضرت شیخ الاسلام کی بھی رسم تھی کہ آپ ہر ماہ کا چاند دیکھکر ایسی ہی مجلس منعقد فرماتے تھے آجکے روز حضرت شیخ الاسلام نے دروازہ عطا وکرم کا کھول ہی رکھا تھا کہ اسی اثنا مین شیخ عبداللہ محمد بلخی کہ ایک واصلانِ حق سے تھے تشریف لائے اور آداب بجالاکر بیٹھ گئے - خدمت شیخ الاسلام نے مراقبہ کیا اور ذکر فرمانے لگے اسقدر ذکر فرمایا کہ بیہوش ہوکر گر پڑے ہم سب کو فکر ہوا اور خرقہ شیخ الاسلام خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رضؔ کالا کر شیخ الاسلام کے جسم اطہر پر ڈالا - الغرض بڑی دیر میں ہوش ہوا - حاضران مجلس قدوم مبارک میں گر پڑے آپنے شیخ عبداللہ محمد بلخی سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ برادرم شیخ بہاؤ الدین زکریا ملتانی رحنے اسی وقت انتقال فرمایا - اُن کے جنازے کی نماز پڑھنی لازم ہے - اُٹھیے نماز جنازہ پڑھیں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کے ارشاد فرماتے ہی جمیع حاضران مجلس کھڑے ہوگئے اور نماز جنازہ ادا کی جب نماز سے فارغ ہوئے آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز جنازہ غائبانہ پڑھنی درست ہے کیونکہ امیر المومنین حمزہؓ اور دیگر یار شہید ہوئے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکی نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی بلکہ ہر ایک یار کے واسطے علیحدہ علیحدہ نماز پڑھی اسکے بعد گفتگو دربارہ روز عاشورا ہوئی حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ بروز عاشورا دیگر ذکر اذکار واشغال دنیاوی میں مشغول نہونا چاہیے الا تلاوت قرآن مجید اور وہ دعائیں جو اُس روز کے واسطے پڑھنی آئی ہین ضرور پڑھے کیونکہ روز عاشورا مین دو وصف ہین ایک صفت قہری دوسری صفت رحمت - بہت سے مشائخ نے

سے اس روز عاشورہ میں تکلیف اختیار کی ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے نظام الدین تم جانتے ہو کہ بروز عاشورا خاندان نبوی صلعم پر کیا آفت گذری ہے آپکے جگر گوشہ کس طرح سے زار و نزار کرکے شہید کئے گئے ہیں اکثر اُنکے تشنگی سے شہید ہوے اور ظالموں نے ایک قطرہ پانی نہ دیا جب حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز کی زبان مبارک سے یہ کلمات نکلے۔ آپنے ایک آہ کھینچی اور نعرہ مارکر بیہوش ہوگئے جب ہوش میں آئے فرمانے لگے زہے سنگدلان زہی کافران زہے بے عاقبتان زہے بے سعادتان وبیہران جانتے تھے کہ یہ فرزند اس بادشاہ دنیا و آخرت کے ہیں اور باوجود اس جاننے کے زار زار مارتے تھے ہائے اسقدر اُنکو خیال نہ آیا کہ کل بروز حشر ہم کس مونہہ سے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو ہونگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ غرہ ماہ محرم کے واسطے یہ دعا آئی ہے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ اللّٰهُ الْفَرْدُ الْاَبَدُ الْقَدِيْمُ هٰذِهٖ سَنَةٌ جَدِيْدَةٌ اَسْئَلُكَ فِيْهِ الْعِصْمَةَ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ وَالْاَمَانَ مِنْ شَرِّ السُّلْطَانِ وَمِنْ شَرِّ كُلِّ ذِيْ شَرٍّ مِنَ الْبَلَايَا وَالْاٰفَاتِ فِيْ ذٰلِكَ وَنَسْئَلُكَ الْعَوْنَ وَالْعَدْلَ عَلٰى هٰذِهِ النَّفْسِ الْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاَمَّارَةِ بِالسُّوْءِ وَالْاِشْتِغَالَ بِمَا لَمْ يُقَرِّبْنِيْ اِلَيْكَ يَا بَرُّ يَا رَءُوْفُ يَا رَحِيْمُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجری نور اللہ مرقدہ میں نے لکھا دیکھا ہے کہ جو شخص اول شب ماہ محرم میں چھہ رکعت نماز اس ترتیب سے پڑھے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیۃ الکرسی ایکبار اور اخلاص پندرہ بار اللہ تعالی اُسکو بیحد ثواب عطا فرماویگا اور ایک روایت صحابہ میں صحیح طور سے آیا ہے کہ دو رکعت نماز پڑھے اول رکعت میں فاتحہ ایکبار اور سورہ انعام ایکبار اور دوسری رکعت میں بعد فاتحہ سورہ یسین ایکبار اللہ تعالی اسکو بہشت میں دو ہزار کوشک عطا فرماویگا ہر کوشک میں دو ہزار دروازے یاقوت کے ہونگے اور دروازہ میں ایک زبرجد کا ہوگا اور اسپر ایک خوبصورت حور بیٹھی ہوگی اور گذرانندہ اس نماز سے چھ ہزار بلائیں دور ہونگی اور چھ ہزار نیکیاں اُسکے نامۂ اعمال میں لکھے جاوینگے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ میں نے کفایۂ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا

دیکھا ہی کہ جو شخص ماہ محرم میں ہر روز سو مرتبہ ان کلمات کو کہیگا اللہ تعالی اُسکو آتش دوزخ سے نجات دیگا وہ کلمات یہ ہین بِسمِ اللّٰهِ الرَّحمٰنِ الرَّحِيمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ لَهُ المُلكُ وَ لَهُ الحَمدُ يُحيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ بِيَدِهِ الخَيرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيءٍ قَدِيرٌ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعطَيتَ وَلَا مُعطِيَ لِمَا مَنَعتَ وَلَا رَادَّ لِمَا قَضَيتَ وَلَا يَنفَعُ ذَا الجَدِّ مِنكَ الجَدُّ اس دعا کو پڑھکر ہاتھ پر دم کرے اور منہ پر دم کرے اور موہنہ پر مل لیوے گناہوں سے ایسا پاک ہوگا گویا اپنی ماں کے پیٹ سے ابھی پیدا ہوا ہی۔ شیخ الاسلام یہ فوائد بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز میں مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔

مجلس بست ویکم۔ بتاریخ نہم ماہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ شمس دبیر شیخ جمال الدین ہانسوی شیخ بدر الدین غزنوی اور بہت سے اصفیا حاضر خدمت مبارک تھے گفتگو برکت روز عاشورا کے بابت ہو رہی تھی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ایسا بزرگ روز ہی کہ اسکی فضیلت میں حدیث شریف سرور کائنات میں وارد ہو مَن صَامَ يَومَ عَاشُورَا فَكَاَنَّمَا صَامَ الدَّهرَ یعنی جسنے روز عاشورا کا روزہ رکھا گویا اُسنے تمام سال کے روزے رکھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوم عاشورا کو آہوان دشتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان کی دوستی کے سبب سے اپنے بچوں کو دودہ نہیں پلاتے تھے آدمیوں کے حال پر افسوس تعجب ہی کہ وہ روزہ کیوں نہیں رکھتے۔ آدمیوں کا اس روز روزہ نہ رکھنا موجب خواری ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغداد میں ایک بزرگ تھے کہتے ہیں کہ اُنہوں نے جب قصہ شہادت امیر المومنین حسن وحسین رضی اللہ عنہما کا سنا اپنے سر کو اسقدر زمین سے مارا کہ سر سے جوے خون رواں ہوئی اور تھوڑی دیر میں زمین پر گر کر مر گئے۔ کسی بزرگ نے اُسی روز انکو خواب مین دیکھا کہ امیر المومنین امام حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے روبرو کھڑے ہیں پوچھا کہ اللہ تعالی نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جواب دیا کہ مجکو بخشدیا اور دوستداران خاندان مصطفوی میں میرا نام لکھا اور حکم دیا گیا کہ خدمت امامین میں حاضر رہوں اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع اصحاب ایک جا متمکن تھے معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کو اپنے کندھے پر سوار

گئے ہوئے گزرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تبسم کیا کہ سبحان اللہ دوزخی بہشتی کے کندھے پر سوار ہے یہ ارشاد والا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے سنا دریافت کیا یا رسول اللہ فرمائیے پسر معاویہ رض کیونکہ دوزخی ہوگا۔ آپ نے فرمایا اے علی رض یہ یزید بدبخت وہ ہے جو میرے حسن رض و حسین رض اور انکی تمام اولاد کو شہید کرادیگا امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ اٹھے اور تلوار میان سے کھینچی اور چاہا کہ یزید پلید کو مارڈالیں آنحضرت صلعم مانع ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حکم باریتعالی کا ایسا ہی ہے مخالفت تقدیر کی نکرنی چاہیے حضرت علی کرم اللہ وجہہ بہ تعمیل حکم بیٹھ گئے اور رو پڑے اور دریافت کیا کہ یا رسول اللہ آپ اس روز انکے سر پر ہونگے آپ نے فرمایا خیر میں اس روز زندہ نہونگا دریافت کیا کہ آپکے یاران اعلیٰ میں سے کوئی زندہ ہوگا۔ حضرت نے فرمایا نہیں حضرت علی رض نے پھر پوچھا کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا اس روز زندہ ہونگی آپ نے فرمایا نہیں یہ سنکر حضرت علی کرم اللہ وجہہ رو پڑے اور کہنے لگے کہ یا رسول اللہ کون ماتم میرے غریبوں کا کریگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ ماتم انکا میرے امتی کرینگے۔ اسکے بعد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ زور پڑے اور شاہزادوں کو بغل میں لیکر نعرہ مارتے تھے کہ اے ہمارے غریبو ہم نہیں جانتے کہ حال تمہارا دشت کربلا میں کیا ہوگا اور وہ دن رات غیر کس طرح سے گزرینگے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ جس روز امیر المومنین حسین رض شہادت پاوینگے اس شب ایک بزرگ نے حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا کو خواب میں دیکھا کہ تمام انبیاء علیہم السلام کی ازواج مطہرات کے ہمراہ تشریف لائے ہیں اور دامن مبارک سے دشت کربلا میں جھاڑو دیتی ہیں اور جو آنسو آنکھوں سے رواں ہیں۔ انکو دامان مبارک سے پاک فرماتی ہیں انہوں نے پوچھا کہ اے خاتون جنت وائے شافع روز محشر یہ معاملہ کیا ہے جوابدیا کہ اس مقام پر کل میرا حسین رض شہید ہوگا اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جب ہم میں سے بروز واقعہ ہائلہ کربلا کوئی زندہ نرہیگا پس تعزیت اہل بیت کی کون کریگا۔ جوابدیا کہ یا رسول اللہ آپکے امتی آپکے فرزندوں کی تعزیت کرینگے اور روئینگے

ماتم برپا کریں گے اور آہو اپنے بچوں کو ان ایام میں دودھ نہ دیں گے اور ماتم حسینؓ ہر سال قایم
ہوتا رہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب عاشورہ میں چار رکعت نماز پڑھنی آئی ہے اوس کو ضرور
پڑھنا چاہیئے طریق اُسکا یہ ہے کہ ہر رکعت میں بعد فاتحہ آیت الکرسی تین بار اور سورۂ اخلاص
دس بار پڑھے اور جب نماز سے فارغ ہو سو مرتبے سورۂ اخلاص پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
اوراد شیخ الاسلام خواجہ ابی النور عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ میں مرقوم ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ سے
روایت ہے کہ بروز عاشورہ بعد برآمد ہونے آفتاب کے دو رکعت نماز پڑھے اور بعد فاتحہ جو قرآن
سے یاد ہو پڑھے بیحد و بے اندازہ ثواب پایئگا اور بعد اوسکے یہ دعا پڑھے بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
يَا اَوَّلَ الْاَوَّلِيْنَ يَا آخِرَ الْآخِرِيْنَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَ مَا خَلَقْتَ فِيْ مِثْلِ هٰذَا
الْيَوْمِ وَتَخْلُقُ آخِرَ مَا تَخْلُقُ فِيْ مِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ اَعْطِنِيْ فِيْهِ خَيْرًا مَا اَوْتَيْتَ
فِيْهِ اَنْبِيَاءَكَ وَاَصْفِيَاءَكَ مِنْ ثَوَابِ الْبَلَايَا وَاَسْهِمْ بِيْ مِثْلَ مَا اَعْطَيْتَ
فِيْهِ مِنَ الْكَرَامَةِ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اوراد شیخ الاسلام خواجہ
شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشیؒ میں مرقوم ہے کہ جو شخص عاشورہ کے روز چھ رکعت
نماز پڑھے اور ہر رکعت میں بعد فاتحہ سورۂ والشمس۔ انا انزلنا۔ اذا زلزلت الارض اخلاص
معوذتین علی الترتیب ایک ایک بار پڑھے۔ جب نماز سے فارغ ہو سر سجدہ میں رکھ کر
قل یا ایہا الکفرون پڑھے اور حاجت طلب کرے انشاء اللہ روا ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ اُسی کتاب میں مرقوم ہے کہ جو شخص بروز عاشورہ ستر مرتبہ کہے حَسْبِيَ اللّٰهُ وَنِعْمَ
الْوَكِيْلُ اللہ تعالی اُسکو بخش دیگا اور نام اُسکا زمرۂ مشائخ و اولیاء کبار میں تحریر کیا جاویگا
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص تھا جو پیشہ نباشی (کفن چوری) اکا کرتا تھا اور اُس نے دو ہزار
دو سو سے زیادہ آدمیوں کے کفن چرائے تھے جب وہ بدست حق پرست حضرت خواجہ
حسن بصریؒ تائب ہوا اُس سے مسلمانوں کا حال پوچھا گیا کہ جب تو نے کفن چرایا اُنکا حال
کیسا تھا اُس نے جواب دیا کہ اگر میں ہر ایک کا حال بیان کروں سخن بہت دراز ہوگا لیکن میں

چند آدمیونکا حال بیان کرتا ہون ایک شخص کی جب مین نے قبر کھولی صاحب قبر کو دیکھا کہ مونہہ اُسکا سیاہ ہو رہا ہے اور ہاتھ پانون مین زنجیر ہاے آتشین پڑی ہین زبان باہر نکلی ہوئی مونہہ سے پیپ جاری ہے اور پیٹ پھول گیا ہے اور اُسمین سے سڑی ہوئی بدبو آرہی ہے اگر ایک قطرہ اُس گندگی کا دنیا مین گر جاوے تمام اہل عالم کو اُس سے نفرت ہو۔ الغرض مین اُسکا یہ حال دیکھکر بھاگا اُسنے آواز دی کیون بھاگتا ہے میرا حال سنتا جا جسکے سبب سے اس بلا مین گرفتار ہون کہ باعث تنبیہ دیگران ہو رہا ہون مین یہ آواز سنکر واپس آیا دیکھا کہ فرشتون نے طوق و سلاسل مین جکڑ دیا ہے مین نے دریافت کیا تو کون ہے جواب دیا کہ مین مسلمان ہون اور مسلمان زادہ ہون۔ الا مین شراب پیتا تھا اور از حد زانی تھا مرتے دم تک فسق و فجور مین مبتلا رہا۔ یہانتک کہ حالت مستی مین بے توبہ مر گیا۔ اُسی وقت سے گرفتار عذاب ہون مین نے یہ حال دیکھکر ایک اور قبر کشادہ کی صاحب اُس قبر کا بھی گرفتار رنج و محن تھا۔ مونہہ سیاہ ہو رہا تھا۔ گرداگرد آگ دہک رہی تھی فرشتگان غضب آگے کھڑے تھے جب صاحب مزار نے مجھے دیکھا دیکھتے ہی فریاد کی کہ ایخواجہ مجھے تھوڑا پانی پلا کہ تشنگی سے عاجز آرہا ہون۔ جب اُسنے لجاجت کی مجھے رحم آیا اور چاہا کہ پانی دون ایک فرشتے نے ڈانٹ کر مجھسے کہا کہ خبردار اسکو پانی نہ دینا یہ تارک الصلوٰۃ تھا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ اسکو پانی نہ دیا جاے یہ سنکر مین نے اُس سے پوچھا کہ تو اپنا حال بتا اُسنے جواب دیا کہ مین مسلمان تھا الا کبھی بھولکر اللہ تعالیٰ کو سجدہ نہ کیا۔ مرتے دم سے اسوقت تک گرفتار اسی عذاب کا ہون اسکے بعد مین نے ایک اور قبر کشادہ کی اُسمین ایک جوان کو دیکھا نہایت حسین مین نے کبھی ایسا خوبصورت آدمی نہین دیکھا تھا اُسکی جاے نشست کے چارون طرف سبزی اُگی ہوئی تھی حوض بھرے ہوئے حوران بہشتی حاضر خدمت تھین۔ مین نے اُس جوان سے پوچھا کہ آپ اپنا حال بیان فرماوین۔ آپنے ایسے کیا عمل کئے تھے جسکے مبادلہ مین اسقدر مورد عنایات ہوئے اُسنے جواب دیا کہ ایخواجہ مین تیرے موافق کفن چور تھا لیکن بماہ محرم عاشورے کے روز ایک وعظ سے سنا تھا کہ جو شخص آجکے روز چھ رکعت نماز پڑھیگا اللہ تعالیٰ اُسکو بخشدیگا۔ مین نے اُسیوقت نماز پڑھی

اور اپنی ذات پر واجب گردانین کہ جب تک زندہ رہونگا انشاء اللہ تعالیٰ کبھی قضا نکرونگا چنانچہ ہمیشہ اس سعادت سے مشرف ہوتا رہا اور اسی سبب سے یہ درجہ عطا ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ جو شخص یہ چاہے کہ اُسکے مدعی راضی ہون پس وہ بروز عاشورا چار رکعت نماز خوشنودی خصمان پڑہے اللہ تعالیٰ اُنکے مطالبے اسکے ذمہ سے معاف کرا دیگا اور سوال منکر و نکیر و عذاب گور سے امان مین رکھیگا۔ حضرت شیخ الاسلام یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز مین مصروف ہوئے خلق اپنے اپنے مقام پر واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذالک +

مجلس بست و دوم تاریخ چہارم ماہِ صفر ۶۵۵ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ دعاگو چند روز سے قصبۂ ہانسی بخدمت یکے از یاران اعلیٰ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین بختیار کاکی اوشی گیا ہوا تھا جب واپس آیا اور دولت قدمبوسی میسر ہوئی مین نے سر زمین پر رکھا۔ فرمان ہوا بیٹھہ جاؤ بندہ حسب الارشاد بیٹھ گیا اور وہ مکتوب جو حضرت برہان الدین صوفی نے دیا تھا حضرت شیخ الاسلام کی خدمت مین پیش کیا آپ نے اُسے ملاحظہ فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تم دیر مین واپس آئے مین نے دوبارہ قدمبوس ہوکر عرض کیا کہ فی الواقع دیر ہوئی الا یہ تن خاکی وہان تھا اور دل یہان۔ حضرتِ مخدوم کی قدمبوسی کے واسطے پھڑک رہا تھا۔ حضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم سچ کہتے ہو تمکو اکثر یہان پہونچنے کا اشتیاق اسطور غالب ہوتا تھا کہ افسوس کرتے تھے کہ کاش میرے پر لگجاتے مین جو مین اُڑکر اجودھن پہونچون۔ اسکے بعد حاضرین مجلس کی جانب مخاطب ہوکر فرمایا کہ مرید اور فرزند ایساہی ہونا چاہیئے جیسے مولانا نظام الدین ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تمنے ایک خط ہانسی سے بھی لکھا تھا اُسمین تمام حال اور ذکر اشتیاق قدمبوسی درج تھا۔ اور ایک رباعی بھی تمنے لکھی تھی مجھے بہت پسند آئی اُسکو یاد کرلیا جسوقت تمہاری یاد آتی تھی اُس رباعی کو پڑہ لیتا تھا وہ رباعی ازحد بےنظیر ہے اگر یاد ہو تو پڑہو مین اُسکو سننا چاہتا ہون۔ مین نے بعد بجا آوری آداب کھڑے ہوکر وہ رباعی پڑہی رباعی زان روز کہ بندۂ تو دانند مرا + بر مردمک دیدہ نشانند مرا + لطف عامت عنایتے فرمودہ است + ورنہ کیم وچہ ام چہ خوانند مرا + جب

میں نے یہ اشعار پڑھے حضرت شیخ الاسلام پر ایک حالت طاری ہوئی۔ کھڑے ہو کر رقص فرمانے لگے کہ اسکی حد و نہایت نہ تھی۔ چاشت کے وقت سے دوپہر تک آپ حالت رقص میں تھے جب تسلی ہوئی مجھے بلایا اور خرقہ خاص عنایت ہوا اور اسی روز عصا اور کھڑاؤں و مصلا مرحمت ہوا۔ دعاگو آداب بجالایا، اور شکریہ عطائے مخدوم ادا کیا آپ مجھے بغلگیر ہو کے فرمانے لگے کہ مولانا نظام الدین اب وہ وقت قریب ہے کہ میں اور تم جدا ہوں۔ واللہ اعلم بعد اس روانگی کے میں تمہیں دیکھوں یا نہ دیکھوں آج ہی کے روز سے تمکو وداع ہے لیکن چند روز اور قیام کرو کہ میں تمکو پیٹ بھر کر دیکھ لوں کہ دیدار غنیمت ہے بعد اسکے شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ دیدار دوستان موافق غنیمت است ✤ چون یافتیم حیف بود گر رہا کنیم ✤ اسی اثنا میں چند مسافر جو ملتان سے آئے تھے قدمبوسی شیخ الاسلام سے مشرف ہوئے آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ وہ بیٹھ گئے۔ طعام موجود تھا انکو کہلایا گیا۔ اسکے بعد گفتگو دربارۂ ماہ صفر ختم اللہ بالخیر والظفر ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ماہ بہت بہایا کربت و صعوبت والا ہے جب یہ ماہ آتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تنگدل ہوتے اور اس کے ختم ہونے کی خوشی فرماتے یہ تغیر صرف اس ماہ کی گرانی کے سبب سے تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص مجھے بشارت دے خروج صفر کی میں اُسکو بشارت دخول جنت دیتا ہوں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ ہر سال دو لاکھ اسی ہزار بلائیں آسمان سے نازل فرماتا ہے منجملہ اسکے صرف اس ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں نازل ہوتی ہیں۔ جو شخص اس ماہ کو طاعت اور عبادت الٰہی میں گزاریگا اسپر ان بلاؤں کا اثر نہ ہوگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے ایک بزرگ کی زبانی سنا ہے کہ جو شخص چاہے کہ بلائے ماہ صفر سے امن میں رہے وہ اس ماہ میں اس دعا کو بہت پڑھا کرے، دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ھٰذَا الزَّمَانِ وَاَسْتَعِیْذُہٗ مِنْ شُرُوْرِ الْاَزْمَانِ اَعُوْذُ بِکَ بِجَلَالِ وَجْھِکَ وَکَمَالِ قُدْسِکَ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ مُفْسِدِ السَّنَۃِ وَتُنْجِیَنِیْ مِنْ شَرِّ مَا قَضَیْتَ فِیْھَا وَاَکْرِمْنِیْ

وَاخْتِمْهُ بِالسَّلَامَةِ وَالسَّعَادَةِ لِاَهْلِىْ وَاَوْلِيَائِىْ وَاَقْرِبَائِىْ وَجَمِيْعِ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول شب ماہ صفر میں واسطے عصمت جمیع مسلمانان چار رکعت نماز آئی ہے بعد عشا پڑہنی چاہیئے ترتیب اسکی یہ ہے کہ رکعت اول میں بعد سورۂ فاتحہ قل یاایہا الکفرون پندرہ دفعہ اور رکعت دوم میں بعد سورۂ فاتحہ اخلاص پندرہ دفعہ اور رکعت سوم میں بعد سورۂ فاتحہ قل اعوذ برب الفلق پندرہ دفعہ اور رکعت چہارم میں بعد سورہ فاتحہ قل اعوذ برب الناس پندرہ دفعہ پڑہے اور بعد سلام اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ سو مرتبہ کہے بعدہ ستر مرتبہ درود شریف پڑہے یہ نماز قبل از وتر پڑہنی چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ اسکو اس روز کی جمیع آفات و بلیات سے اپنے حفظ و امن میں رکہے گا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شرح شیخ الاسلام معین الدین حسن سنجریؒ میں لکہا ہے کہ تمام ماہ صفر میں ایک لاکھ بیس ہزار بلائیں آسمان سے نازل ہوتی ہیں اور سب ایام سے زیادہ روز آخری چہارشنبہ میں ان بلاؤں کا نزول ہوتا ہے پس روز آخری چہارشنبہ ماہ مذکور میں چار رکعت نماز نفل اس ترتیب سے پڑھنی چاہیئے کہ بعد فاتحہ سورۂ کوثر سترہ مرتبہ اور اخلاص پانچ بار ہر رکعت میں پڑہے اور بعد یہ دعا پڑہے اللہ تعالیٰ اسکو تمام بلاؤں سے جو اس روز نازل ہوتی ہیں امن میں رکہے گا اور دوسرے سال تک اسکو بلاؤں سے پناہ میں رکہے گا۔ اور وہ دعا یہ ہے۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ه يَا شَدِيْدَ الْقُوٰى وَشَدِيْدَ الْمِحَالِ يَا مُفَضِّلُ يَا مُكَرِّمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ ه اسکے بعد اسی محل میں ارشاد فرمایا کہ جو شخص بلا میں مبتلا ہوتا ہے اسے ماہ صفر میں ہوتا ہے چنانچہ نقل کی گئی ہے کہ حضرت آدمؑ نے بہشت بریں میں گیہوں کا دانہ اسی ماہ میں کہایا تہا کہ سبب انکے بہشت میں سے نکلنے کا ہوا آپ تین سو برس تک بوجہ اس زلت (لغزش) کے روتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کوئی جز انکے بدن میں باقی نہ رہا تھا گوشت پوست انکا ہیبت الٰہی سے گل گیا تہا۔ اسکے بعد انکو حکم توبہ کا ہوا آپنے توبہ کی وہ مقبول ہوئی۔ یہ واردات جو ان پر گزری بکل گرانی ماہ صفر کی وجہ سے تہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ہابیل و قابیل دو نوں بہائی ماہ صفر میں واسطے کھیلنے شکار کے گئے تہے حضرت آدمؑ نے انکو اس سے منع کیا تھا کہ ماہ صفر میں شکار

کھیلنے نہ جاوین اُنہون نے یہ قول حضرت کا یاد نہ رکھا یا پاس نہ کیا۔ الغرض جب جنگل مین پہونچے و درمیان
دونون بھائیون کے تکرار ہوئی قابیل نے تلوار نکالکر ہابیل کو مار ڈالا بعدہٗ اپنے اس کردار سے نادم ہوا جس وقت
یہ خبر حضرت آدم علیہ السلام کی خدمت مین پہونچی آپ از حد تنگدل ہوئے اسی اثنا مین مہتر جبرئیل علیہ السلام
تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ فرزندان ہابیل تمام مسلمان ہونگے اور قابیل کی اولاد جہود
ترسا و مشرک ہوگی کیونکہ اُسنے ماہ صفر مین اپنے بھائی کو مار ڈالا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح
علیہ السلام کی قوم اسی ماہ مین غرق ہوئی اور مہتر ابراہیم علیہ السلام اسی ماہ مین آگ مین ڈالے گئے
وہ روز اول صفر یا روز آخری چہار شنبہ کا تھا اور مہتر داؤد علیہ السلام جو بلا مین گرفتار ہوئے اسی ماہ صفر
مین ہوئے تھے اور یونس علیہ السلام کو اسی ماہ مین مچھلی نگل گئی تھی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس
سرہ العزیز آنکھون مین آنسو بھر لائے اور زور سے نعرہ مار کر رو پڑے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے
جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ جملہ انبیاءؑ پر بلائین نازل ہوئین۔ وہ اسی ماہ صفر مین ہوئی تھین
ماہ صفر از حد گران ہے اللہ تعالیٰ ہمکو تمکو سب کو اس ماہ کی گرانی سے پناہ مین رکھے۔ آپ یہ بیان فرما
رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت شیخ الاسلام نماز مین مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مجلس بست و سوم تاریخ بست و پنجم ماہ صفر سنہ ۶۵۶ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو در بارہ
مجاہدہ ہو رہی تھی۔ عزیزان اہل صفہ و سلوک مثل شیخ برہان الدین ہانسوی و شیخ بڈھن لاہوری و
شیخ جمال الدین ہانسوی حاضر خدمت شریف تھے اور چند نفر صوفی بھی جو خاندان چشت سے تھے
آئے تھے وہ بھی حضوری مجلس شریف سے مشرف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی
قدس سرہ العزیز نے ستر برس تک اللہ تعالیٰ کی اسطور سے عبادت کی کہ غایت مشغولی سے یہ نجانا کہ آج
کونسا روز ہے یا کونسا مہینا ہے۔ الغرض اُن سے ان مجاہدات کا حال پوچھا گیا بیان کیا کہ بیس برس
تک مین عالم حیرت و تفکر مین کھڑا رہا۔ اس عرصہ کا اُٹھنا بیٹھنا اور سونا مجھے یاد نہین۔ ہمیشہ کھڑے
رہنے کی وجہ سے میرے پیرون سے جو خون روان ہوئی تھی اور پشت پا پھٹ گئی تھین اسکے
بعد دو سال مین عالم صحو مین رہا۔ اس عرصہ مین ایک ساعت یا ایک لحظہ و لمحہ نفس کو پانی

یا کھانا پیٹ بھر نہ یا مہینے یا دو ہفتہ مین تولہ یا دو تولہ کھالیتا تھا۔ بعد اسکے جب کام مین کاہلی دیکھی ایک سال کامل پانی نہ دیا۔ اِسکے بعد نفس کو آرزو انار شیرین کی ہوئی مین اُسکو ہر روز وعدہ وعید پر ٹالتا رہا۔ یہانتک کہ ایک مدت کے بعد وہ پکار اُٹھا کہ یہ وعدہ خلافی کب تک۔ مین نے جواب دیا دوم قلبین نمک۔ باقی اگر مین اپنے حالات مجاہدات تمسے بیان کرون تم تاب سماع نہ لاسکوگے اور وہ معاملات و تنگیان جو مین نے اپنے نفس پر کی ہین اُسکے سننے سے تمپر ہیبت اور تعجب غالب ہوگا۔ الغرض جب ستر سال گذرے حجاب میرے درمیان سے اُٹھا لیا گیا آواز آئی کہ اندر آؤ مین گیا فرمان ہوا کہ جسقدر حق مجاہدہ تھا وہ تم بجالائے اور اُسمین بالکل تقصیر نہ کی پس ہمپر واجب ہوا کہ ہم تجھ پر تجلی کرین اس آواز کے آتے ہی خواجہ بایزید بسطامیؒ نے نعرہ مارا اور جان بحق ہوئے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا حال وفات خواجہ بایزید بسطامیؒ یہ تھا جو جو بیان کیا گیا۔ اسکے بعد فرمایا آرے (الحق) جو شخص مجاہدہ کرتا ہے اُسکو مشاہدہ بھی ہوتا ہے بعد اسکے یہ مثنوی بیان فرمائی ؎ در کوئی تو عاشقان چنان جان بدہند ٭ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ سے پوچھا گیا مجاہدہ کیا ہے اُنہوں نے جواب دیا کہ اپنے نفس کو زار زار رکھین یعنی کوئی خواہش اُسکی پوری نکرین پس جب طاعت کرے اُس سے راضی ہون اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابو یوسف چشتی قدس سرہ العزیز اپنے نفس سے کہا کرتے تھے کہ اے نفس اگر آجکی رات تو مجھ سے موافقت کرے تو دو رکعت نماز مین ختم قرآن شریف کرون ہر روز ایسا فرماتے تھے ایک روز اُنکے نفس نے موافقت نہ کی دو رکعت نماز کی اُنسے فوت ہوگئیں دوسرے روز بوقت مناجات اسکے پاداش مین یہ عہد کیا کہ بیس برس تک اسکو سیراب پانی نہ دونگا اور سبب اسکا یہ تھا کہ شب گذشتہ حضرت کے نفس نے خواہش آب کی تھی آپنے اُسکو سیراب ہو کر پانی پلایا تھا اور اُسے پینے دیا تھا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شاہ شجاع کرمانی قدس سرہ چالیس سال تک نہین سوئے تھے اتفاقاً ایک روز سو گئے حضرت عزت کو خواب مین دیکھا بعد اسکے ہمیشہ اپنے ساتھ بستر رکھتے تھے کہ یہ دولت و سعادت میسر ہو۔ ہاتف غیبی نے آواز دی کہ اے شاہ شجاع وہ ثمرہ چالیس سال نہ سونے کا تھا

اب پھر ولیاہی کروگے تو البتہ وہ دولت حاصل ہوگی۔ بعد اسکے حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ جب یہ قت نقل حضرت شاہ شجاع کرمانی پہنچا۔ اُس روز اُنہوں نے ایک ہزار رکعت نماز پڑہی اور مصلے ہی پر سو گئے۔ حضرت عزّت کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں کہ اے شاہ شجاع آتے ہو یا کچھہ دن اور دنیا میں رہو گے۔ عرض کی بار خدایا مجھے جگہ رہنے کی نرہی اب میں نہیں رہنا چاہتا۔ یہ خواب دیکھہ کر آپ بیدار ہوئے وضو کیا اور دو رکعت نماز پڑہی اور سر سجدہ میں رکھکر جاں بحق ہوئے۔ یہ ارشاد فرماکر حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز نے نعرہ مارا اور بیہوش ہوگئے۔ جب ہوش میں آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد کی سہ

در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ÷ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ÷

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت بایزید بسطامیؒ سے پوچھا کہ آپ اپنے مجاہدہ کی نسبت ایک حکایت بیان فرمایئے جواب دیا کہ مجھکو بتلانے میں دریغ نہیں الا تم تاب سماعت نہ لاسکوگے اُن معاملوں میں سے جو میں نے اپنے نفس کے ساتھ کئے ہیں ادنے یہ ہے کہ ایک رات میرے نفس نے مجاہدہ میں کاہلی کی وہ اسوجہ سے تہی کہ اُس روز میں نے دو خرما معمولی خوراک سے زیادہ کھائے تھے الغرض نفس میرے ساتھ موافق نہوا جب صبح ہوئی میں نے عہد کیا کہ اب خرما نہ کھاؤنگا۔ چنانچہ پندرہ برس تک نفس کو خرما نہ دیا اور وہ اسی آرزو میں رہا۔ بعد اسکے ایک روز نفس نے کہا کہ جو کچھہ تم کہوگے کروں گا مجھے کبھی عذر نہو گا اسوقت میں نے اسکو خرما دیئے۔ اس واقعہ کے بعد جو میں اُس سے کہتا تھا وہ کرتا تہا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ذوالنون مصریؒ سے کہا گیا کہ آپنے اپنا کام کہانتک کمالیت کو پہنچایا ہے انہوں نے جواب دیا کہ یہانتک پہنچا چکا ہوں کہ دو یا تین سال ہوگئے ہیں کہ نفس کو پانی نہیں دیتا ہوں اور دس برس ہوئے ہیں کہ اسکو سیر ہوکر پانی پینے نہیں دیا ہے اور ہر شب جب تک دو قرآن شریف ختم نہیں کرلیتا دوسرے کام میں مشغول نہیں ہوتا۔ اسکے بعد حکایت نقل (وفات) حضرت خواجہ ذوالنون مصریؒ کی بیان فرمائی کہ ایک روز حضرت خواجہ ذوالنون مصریؒ مع یاران بیٹھے ہوئے تھے حکایت دربارۂ موت اولیا ہو رہی تھی اسی اثنا میں

اور ایک شخص خوبرو حسین سبز جامہ پہنے ہوئے ہاتھ مین ایک سیب لیکر آیا زمین بوسی کے بعد بیٹھ گیا
گیا حضرت اُسکی جانب مخاطب ہوئے اور بار بار فرماتے تھے کہ خوش آمدی تھوڑی دیر تک ایسا
ہی حال رہا۔ بعد اُس شخص نے وہ سیب حضرت کے نذر کیا آپنے قبول فرمایا متبسم ہوئے اور اُس
جوان کو رخصت کیا۔ جب وہ چلا گیا۔ حضرت ذوالنون رح نے خلق کو رخصت کیا اور مستقبل قبلہ ہو کر
قران شریف پڑہنا شروع کیا جب پڑہ چکے اُس سیب کو سونگھا اور جان کو جان آفرین کے سپرد کیا
آپ کی تجہیز و تکفین کرکے جب جنازہ اُٹھاکر باہر لائے اور مسجد مین واسطے ادائے صلوٰۃ
جنازے کے رکھا جون ہی بانگ نماز ہوئی اور موذن نے اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ
اللّٰہِ کہا۔ خواجہ نے کفن سے ہاتھ نکالکر انگلی کھڑی کرلی۔ ہر چند خلق نے چاہا کہ انگلی بیٹھا دی جاوے
الّا یہ بات میسر نہوئی آواز آئی اے مسلمانون اُنگلی کہ ذوالنون نے بنام محمد الرسول اللہ اُٹھائی ہے
جب تک رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم ہی نہ پکڑ لینگے نہ بیٹھے گی۔ اِسکے بعد شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز
ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو
عاشقان چنان جان بدہند ✤ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ✤ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عبداللہ
سہیل تستری رحمۃ اللہ علیہ کا جب انتقال ہوا اور خلق اُنکے جنازہ کو باہر لائی ایک جماعت
یہودیون کی شہر مین از حد منکر بھی پابرہنہ پیدا ہوئی اور نزدیک جنازہ شیخ عبداللہ رحمۃ اللہ
علیہ کے اگر کہا کہ جنازہ نیچے اُتارو کہ ہم مسلمان ہون۔ جب جنازہ نیچے اُتارا ایک یہودی متصل
جنازہ حضرت آیا اور باواز بلند کہا کہ اگر آپ مجھے تلقین فرمادین بس مین مسلمان ہوتا ہون
اور میرے ساتھ ایک ہزار آدمی اور مسلمان ہونگے۔ وہ یہ بات پوری کہہ نہین چکا تھا کہ
خواجہ نے کفن سے ہاتھ باہر نکالا اور دونون آنکھین کھولکر کہا اَشْہَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
وَاَشْہَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ جب اُن لوگون نے یہ کرامت معاینہ کی تمام آئیو اسیے
مسلمان ہوگئے۔ اِسکے بعد لوگون نے پوچھا کہ تم نے ایسی کونسی دلیل دیکھی تھی جو گھر سے پابرہنہ
بھاگے آئے تھے۔ اُس یہودی نے جواب دیا کہ جب تم لوگ جنازہ نکالکر باہر لے چلے

مین نے ایک سخت آواز آسمان سے سنی اپنے مکان سے باہر نکلا کہ دریافت کرون کہ یہ آواز کیسی ہے جانب آسمان جو آنکھ اٹھا کر دیکھا مجھے بہت سے فرشتے آسمان سے طبقہائے نور ہاتھ مین لئے اترتے ہوئے نظر آئے وہ اُن طبقہائے نور کو حضرت خواجہ عبد اللہ کے جنازے پر نثار کرتے تھے ہم اس حال کو دیکھکر مسلمان ہوئے ہین کہ الحمد للہ دین محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین ایسے ایسے آدمی ہین جنکے واسطے ایسی نوازش ہے۔ اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز آنکھون مین آنسون بھر لائے اور یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی ؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ۔ کانجا ملک الموت نگنجد ہرگز ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایکمرتبہ شیخ علی مکی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب مین دیکھا کہ عرش سر پر اٹھائے لئے جا رہا ہون۔ جب صبح ہوئی فکر کیا کہ یہ خواب کسکے روبرو بیان کرون۔ پھر یہ خیال ہوا کہ بزرگ اس شہر مین سوائے حضرت خواجہ بایزید رض کے اور کوئی نہین ہے اُن سے اس خواب کی تعبیر پوچھنی چاہیئے۔ یہ خیال کرکے خواجہ بایزید رحمۃ اللہ علیہ کے مکان پر تشریف لے گئے وہان پہونچکر معلوم ہوا کہ آج شب مین شیخ نے انتقال فرمایا۔ یہ سنکر ایک نعرہ مارا اور بہزار خرابی بسبب کثرت ہجوم مکان کے اندر گئے اور جنازہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ کو کندھا دیا آپ نے آنکھین کھولین اور ارشاد فرمایا کہ اے علی تمہارے خواب کی یہی تعبیر ہے اور وہ عرش یہی جنازہ ہے اسکے بعد حضرت شیخ الاسلام نے ارشاد فرمایا کہ تیس برس تک دعاگو عالم مجاہدہ مین رہا۔ اس عرصے مین نہ دن کو جانتا کہ روز ہے اور نہ شب کو شب۔ متحیر کھڑا ہوا تھا کہ البتہ جب وقت نماز کا آتا نماز پڑھتا پھر عالم تحیر مین ہوجاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا جب ہوگا انتقال سے تھوڑی دیر پیشتر آپ مجلس شریف مین تشریف لائے۔ تندرست تھے البتہ دو روز سے آپکے جسم مبارک مین درد تھا۔ الغرض ایک آدمی آیا اور ایک پرچہ کاغذ کا آپکے ہاتھ مین دیا آپ نے اُس کاغذ کو ملاحظہ فرمایا اسمین اللہ تعالیٰ کا نام لکھا ہوا تھا آپ پر اُس کاغذ کو دیکھتے ہی ایک حالت طاری ہوئی اور اُسی حالت مین انتقال فرما گئے۔ تمام عالم مین

ندا دی گئی کہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا۔ الغرض جب غسل دیکر جنازہ باہر لائے کسی کی مجال نہ تھی کہ جنازہ اٹھائیں۔ سب متحیر کھڑے تھے ناگاہ آواز سخت آئی کہ تمام خلق ڈر کر ہٹ گئی۔ پھر جمع ہو کر نماز پڑھی اور چاہتے تھے کہ جنازہ اٹھائیں بفرمان خدائے عزوجل جنازہ ہوا مین معلق چلنے لگا اور خلق جنازہ کے پیچھے روان ہوئی اس خرقِ عادت کو دیکھکر بہت سے بیگانہ آئے اور مسلمان ہوئے۔ دفن کرنے کے بعد معلوم ہوا کہ فرشتے جنازہ کو اُٹھائے ہوئے تھے۔ حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز یہ حکایت بیان فرماکر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور رونے لگے اور ایک نعرہ مار کر بیہوش ہو گئے دیر تک بیہوشی رہی جب ہوش مین آئے یہ مثنوی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی۔

؎ در کوئے تو عاشقان چنان جان بدہند ✦ کانجا ملک الموت نہ گنجد ہرگز ✦ حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی۔ آپ نماز مین مصروف ہوئے خلق اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ✦

مجلس بست و چہارم تاریخ ۲ ربیع الاول سنہ ۶۵۶ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے اُس روز اس نحیف کو خلعت خاص عطا فرمایا۔ اُس دن بہت سے عزیزان اہل صفہ حاضر خدمت شریف تھے۔ آپ نے سب کی جانب مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا کہ مولانا نظام الدین کو ولایت ہند عطا کی گئی اور صاحب سجادہ کیے گئے مین نے جس وقت یہ ارشاد عالی سنا دوبارہ حضرت مخدوم کے قدموں مین گر پڑا آپنے از راہ نوازش مجھے یہ کہکر اُٹھایا کہ "سر اٹھا اے جہانگیر عالم"۔ یہ کہکر فی الفور دستار مبارک حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الدین اوشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو زینت دہ سر مبارک تھی اپنے دست شفقت سے میرے سر پر رکھدی اور عصا بھی مرحمت فرمایا۔ اور خرقۂ خواجگان چشت رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو سلسلہ بسلسلہ چلا آتا تھا اپنے دست مبارک سے اس نحیف کو پہنایا اور فرمایا کہ دوگانہ نماز شکرانہ ادا کرو جب مین نماز پڑھنے کے واسطے مستقبل قبلہ ہوا آپنے میرا ہاتھ پکڑا اور آسمان

کی جانب مونہہ کیا اور ارشاد کیا کہ جاؤ خدا کے سپرد کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہ سب میں اس وجہ سے دیتا ہوں کہ تم دم واپسین میرے پاس اجودہن میں موجود نہوگے اور یہ بھی واسطے تسلی اس فقیر کے ارشاد فرمایا کہ میں بھی وقت وصال اپنے مرشد کے دہلی میں موجود نہ تھا۔ ہانسی میں تھا اِسکے بعد شیخ بدرالدین اسحٰق سے ارشاد فرمایا کہ مثال خلافت لکھ کر انکو دو شیخ بدرالدین اسحاق نے حکم ہوتے ہی مثال تحریر کی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے اپنے دست مبارک سے مجھے عطا فرمائی اور بغلگیر ہوکر ارشاد فرمایا کہ جاؤ خدا کو سونپا اور تمکو واصل بحق کیا اسکے بعد ارشاد کیا کہ ہانسی میں شیخ جمال الدین قدس اللہ سرہ العزیز سے ملاقات کرتے جانا۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اچھا آج اور ٹھیرو کہ عرس حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ کل چلے جانا اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امام شعبی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے کفایہ میں بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے۔ دس روز اور واسطے معجزہ کے رکھا تھا کہ اندام مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بوئے خوش آتی تھی کہ تمام عطریات عالم کی خوشبو پر سبقت رکھتی تھی۔ بعد وفات بھی ایسی ہی خوشبو آتی رہی جیسے حالت زندگی میں آتی تھی ایک ذرہ بھی کمی نہ ہوتی تھی۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس معجزہ کو دیکھ کر کئی ہزار یہودی مسلمان ہوئے۔ اِن دس روز میں کھانا غربا کو بکثرت تقسیم کیا جاتا تھا۔ آپکے (صلے اللہ علیہ وسلم) نو حجرے تھے نو روز اُن کے ہاں سے دیا گیا۔ دسویں روز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اسقدر دیا کہ تمام خلق مدینہ نے سیر ہوکر کھایا۔ اُس روز آپ دفن کئے گئے۔ اسی وجہ سے مسلمان بارہویں ربیع الاول کو عرس کرتے ہیں اور اسی سبب سے آپکی وفات بارہویں ربیع الاول کو مشہور ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تحقیق ثابت ہوا ہے کہ تاریخ وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم دوم ماہ ربیع الاول ہے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بیماری لاحق ہوئی آپ تین روز مسجد میں تشریف نہ لائے تیسرے روز بلال رضی اللہ عنہ نے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے موذن تھے آکر در حجرہ پر آواز دی الصلوٰۃ یا رسول اللہ

آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) اٹھ کھڑے ہوئے اور بلال رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ابوبکر عمر عثمان وعلی رضی اللہ عنہم کو بلالاوین تاکہ مسجد چلون پس آپ چارون کے کندھے پر ہاتھ رکھکر تشریف لے گئے اور امامت کرنی چاہی الا کر سکے - ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پیش امام کیا - اصحاب رونے لگے اور آواز بلند ہوئی کہ جگر اُس سے پھٹتے تھے - المختصر نماز کے ادا کرنے کے بعد آپ حجرے کو لوٹ آئے اور اصحاب با دل پریشان واپس چلے گئے - مکان مین آپ ایک کالی کملی اوڑھ کر لیٹ گئے - تھوڑی دیر مین ایک اعرابی نے آکر در حجرہ پر دستک دی اُسکی دستک سے لرزہ دیوار مین پڑا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دروازہ پر تشریف لائین اور ارشاد فرمایا کہ اے اعرابی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سخت بیمار ہین یہ موقع اور محل ملاقات کا نہین ہے - تجھے تکلیف ہوئی لوٹ جا - ہر چند حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا معذرت فرماتی تھین الا وہ مطلق نہ سنتا تھا - چنانچہ جب یہ آواز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گوش مبارک مین پہونچی آپنے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو طلب فرماکر ارشاد کیا کہ اے جان پدر یہ آواز اعرابی کی نہین ہے یہہ آواز اُس شخص کی ہے کہ اگر دروازہ بند کرو تو دیوار مین سے نکل آوے یہ شخص فرزندونکو یتیم کرنیوالا ہے اور عورتونکو بیوہ کرنیوالا ہے اِسنے تیرے والد کی حرمت نگاہ رکھی جو اجازت طلب کرتا ہے اُسے اجازت دو کہ اندر آوے اور جس امر کا حکم ہوا ہے انجام دے - در و دیوار سے نعرے بلند ہوئے کہ ملک الموت آتا ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور زمین ادب چومی - آپنے ارشاد فرمایا بیٹھ جاؤ کیونکر آنا ہوا - اُنہون نے جواب دیا کہ مجھے آپ کی زیارت کا حکم ہوا ہے اِسلئے حاضر ہوا ہون - اور حکم تھا کہ بے ادب وار نہ جانا جب طلب فرمائین جائیو - اور نیز یہ عرض ہے کہ اگر آپ ارشاد فرمائین تو روح پر فتوح آپکی قبض کرون ورنہ واپس چلا جاؤن - حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ملک الموت ذرا صبر کرو اور تھوڑی دیر ٹھیرو - کہ بھائی جبرئیل علیہ السلام آتے ہین اسی اثنا مین حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے آپنے دریافت فرمایا کہ یا اخی جبرئیل علیہ السلام کیف حالک اُنہون

نے جواب دیا کہ یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم جملہ ملائک آسمان طبقہائے نور ہاتھ مین لئے ہوئے منتظر آنے روح پاک حضرت سرور کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کے کھڑے ہین اور دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہین اور ارواح انبیا علے نبینا وعلیہم السلام منتظر آپ کی تشریف آوری کی اور حوران بہشتی آپ کے دیدار کی مشتاق ہین۔ رضوان (داروغہ بہشت) نے بہشت کو سنوار رکھا ہے تاکہ آپ تشریف لاوین آپ نے ارشاد فرمایا کہ اے اخی جبرئیل علیہ السلام مین تم سے یہ دریافت نہین کرتا مین یہ پوچھتا ہون کہ میرے بعد حال میری امت کا کیسا ہوگا۔ جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ بھی فرمان حق تعالی ہے کہ آپ اپنے امتی میرے سپرد فرما دیجئے۔ فردائے قیامت آپ کے سپرد کر دئے جاوین گے۔ اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ مقصود میرا یہ ہی تھا۔ اسکے بعد حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ملک الموت علیہ السلام سے ارشاد فرمایا کہ آؤ اور اپنا کام (جسکے واسطے تم آئے ہو) شروع کرو۔ جون ہی کہ ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ آپ کے پاؤن مین لگایا آپ نے فرمایا کہ پاؤن پارہ پارہ ہونے لگا۔ حضرت ملک الموت علیہ السلام نے اپنا ہاتھ اندر ڈالکر روح مبارک کو قبض کرنا شروع کیا۔ اُس وقت ایک پیالہ سرد پانی کا بھرا ہوا آپ کے روبرو رکھا تھا۔ حضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر بار دست مبارک اُس پانی مین تر کرکے سینہ مبارک پر پھیرتے جاتے تھے اور فرماتے تھے اللھم ھون علینا سکرات الموت یعنے بارخدا الٰہی جان کندن آسان فرما۔ جس وقت حلق تک روح قبض ہوئی آپ ہونٹھ مبارک ہلاتے تھے۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ مین نے کان لگایا کہ سنون آپ کیا فرما رہے ہین۔ مین نے سنا کہ آپ یہ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد (علیہ افضل الصلوۃ والسلام) بر ہتیانش رحم فرما۔ اور ایک روایت مین یون آیا ہے کہ آپ فرماتے تھے کہ الٰہی بحرمت جان دادن محمد رحمت

کنی برامستیان من – آخر لفظ آپ کے یہی تھے - جس وقت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز اس حکایت کو بیان فرما چکے حاضرین مجلس مبارک نے ایک آہ کھینچی اور حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز نے ایک نعرہ مارا اور زار زار رونے لگے - حتیٰ کہ بیہوش ہو گئے - جس وقت ہوش مین آئے مجھ سے مخاطب ہو کر ارشاد فرمایا جسکے واسطے جملہ عالم پیدا ہوا اور یہ مملکت اُس کی دوستی کی وجہ سے آشکارا ہوئی جب اُس کو ہی اِس عالم سے اُٹھا لیا - پس مین اور تو کون ہین جو دم زندگی کا مارین - ہمکو چاہیئے کہ اپنے تئین چلنے والون مین شمار کرین اور غفلت کا پردہ درمیان سے اُٹھا دین - ہر وقت زاد و راحلہ کی تدبیر مین لگے رہین کہ فردائے قیامت کو شرمندگی حاصل نہ ہو - جب حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز یہ بیان فرما چکے شمس دبیر نے اُٹھکر عرض کی کہ مجھ کو ایک مثنوی کلام خواجہ نظامی رحمۃ اللہ علیہ متضمن اسی معنی کی یاد آئی ہے اگر ارشاد عالی ہو سناؤن آپ نے اجازت بخشی - شمس دبیر نے مثنوی پڑھنی شروع کی - حضرت شیخ الاسلام قدس اللہ سرہ العزیز پر استماع اُس مثنوی سے ایسا اثر ہوا کہ ایک پہر بیہوش رہے وہ عجیب با راحت وقت تھا - آپ نے شمس دبیر کو پیرہن خاص عنایت فرمایا اور بعدہ تلاوت قرآن شریف مین مصروف ہوئے - آئیندگان اجودھن سے ایسا سُنا گیا کہ اسکے بعد ارتحال کے وقت تک آپ کسی سے مشغول نہین ہوئے سوائے مشغولی حق کے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب نظم کہ شمس دبیر نے پڑھی تھی یہ ہے

مثنوی

جہان چیست بگذر ز نیرنگ او	رہائی بچنگ آر از چنگ او
مقیمے نہ بینی درین باغ کس	تماشا کند ہر یکے یک نفس
درین چار سو ہیچ ہنگامہ نیست	کہ کیسہ بر مرد خودکامہ نیست
درو ہر دم از نوبرے میرسد	یکے میرود دیگرے میرسد

جہان گرچہ آرام گاہے خوش است ... شتابندہ را نعل در آتش است
دو در دارد این باغ آراستہ ... در و بند زین ہر دو برخاستہ
در از در باغ بنگر تمام ... ز دیگر در بے باغ بیرون خرام
اگر زیرکی با گلش خو مگیر ... کہ باشد از و ماندنش ناگزیر
درین دم کہ داری بشادی بسیج ... کہ آئندہ و رفتہ ہیچ است ہیچ
یکے را در آرد بہ ہنگامہ تیز ... وگر را ز ہنگامہ گوید کہ خیز

نظامی شبک بار یاران شدند
تو ماندی بہ غم غمگساران شدند

تمام ہوئے فوائد سلوک جو زبان فیض ترجمان حضرت حریق المحبت شیخ الشیوخ العالم حضرت فرید الحق والشرع والملۃ والدین مسعود گنجشکر اجودھنی نور اللہ مرقدہ سے تھے وہ اس مجموعہ میں لکھے گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؎

تمام شد

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

الحمد للہ والمنۃ کہ دریں ایام نیک فرجام ترجمہ ملفوظ حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقہ
قطب الحقیقہ حضرت نظام الحق والدین محبوب الٰہی قدس اللہ سرہ جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو المسمیٰ بہ

راحت المحبین

مترجمہ اضعف العباد خاکپائے درویشاں غلام احمد خاں بریاں حنفی چشتی سلیمانی ساکن
قصبہ جھجھر از مضافات دہلی حسب فرمائش مترجم بعد صحت مزید و نظر ثانی مترجم ۱۳۲۱ھ

در مطبع مسلم پریس دہلی باہتمام غلام احمد خان طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد خادم خادمان درویشان بلکہ تراب نعال اقدام ایشان غلام احمد خان بریان ابن جناب فیضماب سراج السالکین شمس العارفین تاج الصالحین محب الفقراء والمساکین فخر المتاخرین خاصہ خاصگان مولانا بالفضل و اولانا بالکمال حضرت مولانا مولوی غلام محمد خان حنفی چشتی سلیمانی متوطن قصبۂ جھجر از مضافات شہر شاہجہان آباد عرف دہلی عرض پرداز ہے کہ یہ رسالہ ترجمہ ہے کتاب مستطاب راحت المحبین کا جسمین حضرت سلطان المشائخ بدر الطریقت قطب الحقیقت سلطان العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی رضی اللہ تعالی عنہ کے ملفوظات بابرکات کو حضرت طوطی ہند ملک الشعرا امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ نے بطریق مجالس جمع فرمایا ہے۔ للہ الحمد والمنۃ کہ یہ جوہر پنجم از جواہر خمسہ یعنی مجموعۂ ملفوظات خواجگان چشت اہل بہشت رضوان اللہ تعالی عنہم اجمعین ایک باب اور دو فصل مین تقسیم ہو کر اتمام کو پہونچا۔ الحمد للہ علی ذلک +

باب پنجم ترجمہ ملفوظات راحت المحبین از ملک الشعرا طوطی ہند امیر خسرو دہلوی رحمۃ اللہ علیہ منقسم بر دو فصل +

فصل اول مختصر حال حضرت سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین اولیا قدس سرہ العزیز از جانب بندہ غلام احمد مترجم +

فصل دوم ترجمہ ملفوظات راحت المحبین جمع کردہ طوطی ہند امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ +

باب پنجم - فصل اول

نبذے از احوال برکت اشتمال حضرت سلطان المشائخ والاولیا فخر العاشقین محبوب رب العالمین نظام الحق والشرع والدین محمد بن احمد بدایونی بخاری ثم الدہلوی نور اللہ مرقدہٗ تبرکاً وتیمناً صورت تحریر یافت

واضح ضمیر منیر وابستگان سلسلہ علیہ چشتیہ بہشتیہ نہ ہو کہ نام نامی واسم گرامی صاحب ملفوظ ہذا موسوم بہ راحت المحبین کا سلطان المشائخ محبوب الٰہی نظام الدین محمد بن احمد رضی اللہ عنہ ہے آپ از سادات حسینی ہیں کہ سلسلہ نسب آپکا اٹھارہ ۱۸ واسطون سے حضرت امام الارض فی السماء سلطان الشہدا حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ عنہ تک پہونچتا ہے کہ اسم مبارک والد ماجد حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز کا سید خواجہ احمد بن سید خواجہ علی الحسینی البخاری بن سید عبداللہ بن سید حسن بن سید میر علی بن سید میر احمد بن سید میر ابی عبداللہ بن سید میر علی ابن جعفر بن سید جعفر بن سید علی الامام بن سید علی الہادی النقی بن سید امام محمد ن الجواد بن امام الشہدا حضرت امام علی موسی الرضا بن امام موسیٰ الکاظم الغیظ بن الامام الہمام حضرت جعفر ن الصادق بن الامام محمد ن الباقر بن الامام علی حضرت امام زین العابدین بن الامام فی الارض والسماء سلطان الشہدا حضرت امام حسین الشہید فی الکربلا رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین اور جد مادری بھی حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ کے نیز از سادات حسینی ہین کہ سلسلہ نسب از جانب مادر آپ کا سلسلہ نسب پدری حضور سے بعد چار واسطون کے جا ملتا ہے کہ نام مبارک آپکی والدہ ماجدہ کا بی بی زلیخا بنت سید خواجہ عرب الحسینی البخاری بن سید محمد بن سید حسن رحمہم اللہ۔ حضرت سید حسن نور اللہ مرقدہٗ جد مادری و پدری آپکے ہین۔ حضرت سلطان المشائخ قدس سرہٗ خلیفہ اعظم حضرت خواجہ حریق المحبت فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے ہین۔ کتب سیر مین مرقوم ہے کہ آپکے دادا خواجہ علی بخاری اور آپکے نانا خواجہ عرب رضی اللہ عنہما بخارا سے وارد ہندوستان ہوکر بعد مدت مدید تک لاہور مین مسکن گزین رہے۔ بعدہ شہر بدایون مین جو اُس زمانہ مین قبۃ الاسلام

یہاں تشریف لائے اور سکونت اختیار کی خواجہ علی بخاری رضی اللہ عنہ کے ایک فرزند موسوم بہ خواجہ احمدؒ تھے اور حضرت خواجہ عربؒ کے دو فرزند اور ایک دختر رابعہ عصری بی بی زلیخا رضی اللہ عنہما تھیں جبکہ ہر دو حضرات وطن مالوفہ سے بمعیت عازم ہند ہوئے اور بعد ازیں لاہور میں بھی ساتھ ہی ساتھ اقامت گزیں رہے اور بداؤں بھی ساتھ ہی آئے پس واسطے مزید استحکام اخوت رشتہ مناکحت خواجہ احمد و بی بی زلیخا رضی اللہ عنہما باندھا کہ ان دونوں نیکبختوں سے ساعت سعید و آوان حمید میں حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے۔ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی کیا خوب فرماتے ہیں ؎ آفریں از خدائے بر پدرے ۔ کہ از وماند ایں چنیں پسرے ۔ و لہ در لمن قال ؎ پدرے کہ آنچناں خلف است ۔ مادرے را کہ ایں چنیں پسر است ۔ آفتابش بر آستین قبا است ۔ ماہتابش بر آستان درست ۔ ابھی آپ خورد سال ہی تھے کہ حضرت کے والد کو سفر آخرت پیش آیا اور سرزمین بداؤں میں مدفون ہوئے رحمۃ اللہ علیہ آپکی والدہ ماجدہ رابعہ عصری بی بی زلیخا رحمۃ اللہ علیہا بعد انتقال خواجہ احمد نور اللہ مرقدہ کے متکفل آپکی پرورش و تربیت کی ہوئیں جسوقت عمر شریف چار سال چار ماہ چار روز کی ہوئی آپکی والدہ ماجدہ نے مکتب میں برائے تعلیم قرآن مجید و فرقان حمید بھیجا آپنے تھوڑے ہی عرصہ میں قرآن شریف پڑھا اور دیگر کتب متداولہ کی تحصیل سے فارغ ہوئے اُن ہی ایام میں کہ عمر شریف آپکی بارہ برس کی تھی اور آپ کتب لغت پڑھتے تھے ایک شخص جس کا نام ابوبکر قوال تھا ملتان سے آپکے اُستاد کی خدمت میں حاضر ہوا اور اپنا حال بیان کرنا شروع کیا کہ میں نے شیخ بہاؤالدین زکریا ملتانی رحمۃ اللہ علیہ کی مجلس میں راگ گایا اور یہ اشعار پڑھے ؎ فقد لسعت حیۃ الھوی کبدی (یعنی ہر آئینہ ڈسا ہے مار عشق نے میرے جگر کو) مصرعہ دوم اسکو اُسوقت یاد نہ آیا آپنے یاد دلایا وہ یہ حال دیکھکر آپکی جانب مخاطب ہوا۔ بعدہ ابوبکر مذکور نے حالات سفر اپنے بیان کرنے شروع کیے۔ اور خانقاہ شیخ بہاؤالدین زکریا اور انکے درویشوں کے مجاہدہ کے بارے میں بیان کیا کہ خانقاہ شیخ موصوف میں ہر شخص ذاکر ہے حتی کہ لونڈیاں جو آٹا گوندھتی ہیں ہنگام مشت زنی ذکر و فکر سے فارغ و خالی نہیں رہتی ہیں ایک عرصہ تک وہاں رہا۔ بعدہ روانہ ہوا۔ پاک پٹن میں آیا

اور وہاں زیارت شیخ شیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ سے مشرف ہوا آپ اسقدر باعظمت و ہیبت ہیں کہ حال شریف آپکا اور روشان خانقاہ کا میں بیان نہیں کر سکتا۔ ذات حضرت شیخ شیوخ العالم کی ایک عجیب دریائے فیض ہے کہ آنیوالا کیسا ہی بدبخت ہو خانقاہ مبارک سے محروم نہیں جاتا حضرت سلطان المشائخ رحمۃ اللہ علیہ کو بمجرد سننے ان کلمات کے عشق غائبانہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کا ہوا اور محبت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت محبوب الٰہی قدس سرہ کے دل پر مستولی ہوئی کہ ہر حالت میں موافق شیوہ محب ذکر خیر حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرماتے تھے اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے اپنی اوقات مبارک ذکر خیر شیخ شیوخ العالم قدس سرہ سے معمور رکھتے بدایوں سے بعد فراغت تحصیل برائے حصول علم دہلی تشریف لائے۔ اور شمس الملک کی خدمت میں جو صدر ولایت دہلی تھے حاضر رہکر مقامات حریری کے چالیس مقام پڑھے اور علم حدیث کی سند حاصل کی۔ بعدہ بشوق ارادت شیخ فرید الحق والدین رضی اللہ تعو عنہ اجودھن تشریف لیگئے اسوقت عمر مبارک آپ کی بیس سال کی تھی ::

نسخہ راحت القلوب جسمیں حضرت سلطان المشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملفوظات اپنے پیر کے جمع فرمائے ہیں خود ہی تحریر فرماتے ہیں کہ بتاریخ ۱۰ ماہ رجب المرجب ۶۵۵ھ ہجری دعا گو بمقام اجودھن حاضر خدمت شیخ شیوخ العالم ہوکر شرف بیعت حضور سے مشرف ہوا۔ آپنے نوازش بیحد فرمائی اور خرقہ و نعلین چوبین (کھڑاؤں) مرحمت کیں۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ میرا ارادہ ولایت ہند کسی دوسرے شخص کو تفویض کرنیکا تھا مگر تم راستہ میں تھے کہ مجھ پر الہام ربانی ہوا کہ یہ نظام الدین کا حق ہے۔ جب وہ حاضر ہو اُسے عنایت کرنا چاہیے۔ میں یہ سنکر قدمبوس ہوا اور اشتیاق ملازمت کا بیان کرنا چاہتا جو مجھے واسطے حضوری کے تھا۔ الا زبان نے یاری نہ دی اور دہشت شیخ الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کی غالب آئی۔ آپنے روشن ضمیری سے واسطے رفع ہیبت کے فرمایا کہ جائے دہشت و مقام خوف نہیں ہے لکلِ داخلٍ دہشۃ واسطے ہر داخل ہونے والے کے دہشت ہے اور نیز زبان مبارک سے ارشاد فرمایا ؎ اے آتش فراقت دلہا کباب کردہ ۔ سیلاب اشتیاقت جانہا خراب کردہ ::

اخبار الاخیار میں شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ جس روز حضرت سلطان المشائخ رہ شرف بیعت حضرت شیخ الشیوخ العالم سے مشرف ہوئے آپنے خدمت مرشد میں عرض کی کہ اگر حکم صادر ہو میں ترک تعلیم کر کے اوراد و نوافل میں مصروف ہوں حضرت شیخ الاسلام قدس سرہ نے ارشاد فرمایا کہ مین کسیکو تعلیم و تعلم سے منع نہیں کرتا یہ بھی کرو اور وہ بھی کرو۔ غالب اپنے مغلوب کو آپ ترک کرا دیگا۔ درویش کو کسیقدر علم ضرور ہونا چاہیئے۔ فرمان شیخ ہونے پر آپ خانقاہ میں مصروف بیاد کرد گار ہوئے اور طریقہ مجاہدہ و ریاضت کا اختیار کیا۔ جیسا کہ ملفوظ مبارک راحت القلوب سے ظاہر ہے آپ آٹھ ماہ خدمت شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز میں حاضر رہے کہ شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نے کمالیت آپکی ملاحظہ کی اور خرقہ خلافت سے ممتاز فرما کر دہلی روانہ کیا۔ آپ دہلی تشریف لائے اور دہلی سے تین مرتبہ زمانۂ حیات حضرت شیخ الاسلام رضی اللہ تعالی عنہ میں برائے حصول زیارت جسمانی اجودھن تشریف لے گئے۔ مگر وقت رحلت حضرت شیخ شیوخ العالم رحمۃ اللہ علیہ اجودھن میں تشریف فرما نہ تھے۔ منقول ہے کہ اوائل حال میں آپکو اسقدر تنگی معاش تھی کہ باوجود اتنی ارزانی کے کہ ایک پیسہ میں دو آدمی دونوں وقت بخوبی شکم سیر ہوتے تھے۔ آپ کو کبھی کبھی روز تک زحمت فاقہ کشی کی کھینچنی پڑتی تھی۔ سیر الاولیا میں سید محمد مبارک المعروف بخواجہ امیر خورد رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے زبانی شیخ نصیر الدین محمود رضی اللہ عنہ کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ مجھ سے خود حضرت سلطان المشائخ قدس سرہ العزیز نے ارشاد فرمایا کہ ان دنوں جب یہ دعاگو دہلی میں متصل دروازہ مندہ رہتا تھا دو دو تین تین روز گذر جاتے تھے کہ مجھے اور میرے متعلقان کو بالکل بوے طعام ہی نہ پہونچتی تھی۔ میری والدہ کی عادت تھی کہ جس روز گھر میں غلہ نہوتا مجھ سے فرماتیں کہ "بابا نظام الدین امروز ما مہمان خدا ایم" مجھے سننے ان الفاظ سے ایسی خوشی پیدا ہوتی کہ میں اسکو بیان نہیں کر سکتا اور فرط شوق و انبساط سے بالکل پرواے طعام نہ رہتی اتفاقاً ایک شخص بطریق نذرانہ ایک روپیہ کا غلہ والدہ کو دے گیا اسوجہ سے کبھی روز متواتر کھانا نصیب ہوا میں تنگ آگیا۔ اپنے دل میں کہتا تھا کہ وہ کونسا روز ہوگا کہ والدہ فرمائینگی

کہ ما مہمان خدائیم“ آخرش وہ غلہ ختم ہوگیا اور والدہ نے مجھ سے بروقت افطار کہا کہ بابا نظام الدین ما امروز مہمان خدائیم۔ مجھپر سنتے ہی ان الفاظ کے ایک حالت طاری ہوئی جو بہت باراحت تھی کہ اُسکی صفت بیان نہیں ہوسکتی اور صاحب سیر الاولیا تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد سید مبارک محمد کرمانی رحمۃ اللہ علیہ سے سنا ہے کہ وقت تشریف آوری حضرت سلطان المشایخ بمقام غیاث پور خانقاہ مبارک میں دسترخوان بھرایا جاتا تھا کہ ساکنان خانقاہ کو عدم موجودگی علوفہ معلوم ہوجاوے۔

خود حضرت سلطان المشایخ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جسوقت سلطان معزالدین کیقباد (شاہ دہلی) نے شہر نو جسکا نام کیلوکھڑی تھا اب بھی ایک گانو اسی نام سے اس شہر کی جگہہ آباد ہے متصل غیاث پور[1] آباد کیا خلق کا مجھ پر ہجوم ہوا اور آمد و رفت امرا و ملوک کی بکثرت ہوئی میرے دل میں آیا کہ اس جگہہ سے چلا جانا مناسب ہے۔ اسی اندیشہ میں تھا کہ اُسی روز عصر کے وقت ایک جوان صاحب جمال بنہایت نحیف البدن آیا اور مجھے دیکھتے ہی یہ مثنوی زبان پر لایا ؎ آنروز کہ مہ شدی نمیدانستی ٭ کانگشت نمائے عالمی خواہی شد ٭ امروز کہ زلف دل خلقے بربود ٭ در گوشہ نشست نمیدارد سود ٭ اسکے بعد یہ بات کہی کہ آدمی کو اول مشہور ہونا چاہیئے اور جسوقت مشہور ہوا پھر اُسکو گمنام ہونیکا خیال نکرنا چاہیئے ورنہ فردائے قیامت حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے روبرو شرمندہ ہونا ہوگا۔ اسکے بعد کہا کہ کسقدر پست ہمتی اور کم حوصلگی کی بات ہے کہ خلق سے گوشہ گیر ہو کر حق سے مشغول ہوں بلکہ مردوں کا یہ کام ہے کہ باوجود کثرت آمد و رفت خلایق حق سے مشغول رہیں جب وہ خاموش ہوا کہ کسیقدر طعام موجود اُنکے روبرو رکھا الا اُنہوں نے نہیں کھایا۔ میں نے اُسی وقت نیت کی کہ یہیں رہوں گا۔ جسوقت میں نے یہ نیت کی اُنہوں نے ہاتھ کھانے میں ڈالا اور کسیقدر تناول فرمایا اور پانی پیا اور چلے گئے۔ بعد اس واقعہ کے میں نے اُن کو کبھی نہیں دیکھا۔ جب حضرت محبوب الٰہی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیت اقامت درست فرمائی اللہ تعالیٰ نے اُن کو قبول تام عنایت فرمایا خاص و عام بجانب حضرت کے رجوع لائے اور دروازے فتوح کے حضرت پر مفتوح ہوئے کہ ایک عالم نے اُس سے فائدہ اُٹھایا ٭

[1] جہاں اُنکا مزار ہے اس جگہ کا نام پہلے غیاث پور تھا اب انکے مزار کے باعث آبادی موجودہ کا نام درگاہ نظام الدین ہے ۱۲

حضرت باوجود اس شوکت وعظمت کے ریاضات اور مجاہدات میں رہتے تھے۔ کہتے ہیں کہ آخر عمر میں جب سن شریف اسّی برس سے تجاوز کر گیا تھا آپنے بدرجہ غایت مجاہدہ اختیار کیا۔ ہر روز روزہ رکھتے اور وقت افطار بہت ہی تھوڑا کھاتے۔ سحری اکثر تناول نفرماتے تھے حتیٰ کہ اہل خانقاہ نے عرض کی کہ مخدوم وقت افطار بہت کم کھانا کھاتے ہیں بعدہ سحری بھی تناول نہیں فرماتے اس سبب سے آپکی قوت بہت کم ہو جاویگی۔ آپ یہ سنکر رو پڑے اور فرمانے لگے کہ بہت سے درویش اور مساکین مساجد اور دوکانوں کے گوشوں میں بھوکے پیاسے فاقہ زدہ پڑے ہوئے ہیں اُنکا یہ حال ہوا اور میں شکم سیر ہوں۔ اس حالت کی یادآوری سے کھانا میرے حلق کے نیچے نہیں اُترتا ایسی ہی باتیں فرماکر زار زار رونے لگے۔ گریہ موقوف نہونے پر لوگ دسترخوان سامنے سے بڑھا لیتے۔ اور خود حضرت سے منقول ہے کہ میں ایک مرتبہ ہنگام سفر ایک روز تنہا کشتی میں ہمراہ شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ کے سوار تہا۔ شیخ نے مجھہ سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ دہلی میں مجاہدہ اختیار کرنا بیکار رہنا اچھا نہیں ہے روزہ ہمیشہ رکھنا۔ روزہ نصف راہ دین ہے اور دیگر اعمال نصف راہ دیگر۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نظام الدین میں نے تیرے واسطے خدا سے چاہا ہے کہ جو کچھہ تو طلب کرے اللہ تعالیٰ جلّ شانہ اپنے کرم سے تجھے عطا فرمائے۔ منقول ہے کہ آپ رات کو حجرۂ خاص کا دروازہ اندر سے بند فرما لیتے تھے اور تمام شب راز و نیاز میں مصروف رہتے صبح کے وقت دروازہ کھولتے۔ بوجہ شب بیداری چشمہائے مبارک سرخ رہتی تھیں جسکی نظر آپکے جمال مبارک پر پڑتی وہ تصور کرتا کہ ایک مست وطافح (مخمور) ہیں۔ امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اسی ضمن میں کیا خوب فرماتے ہیں ؎

تو شبانہ می نمائی بہر کہ بودی امشب ✤ کہ ہنوز چشم مستت اثر خمار دارد ✤

نقل ہے کہ پروانہ رہائی کسی شخص کا (کرام) گم ہو گیا تھا اُسے بہت تشویش تھی۔ خدمت شریف میں برائے طلب دعائے خیر حاضر ہوا آپ کا وقت خوش تھا آپ نے فرمایا کہ "حلوا بر وحِ پاک حضرت گنجشکر بدہ۔ وہ حسن اعتقادی سے ۲ روپیہ لیکر حلواگر کی دوکان کو گیا اور حلوا مول لیا۔ حلوا بنانے والے نے حسب قاعدہ کاغذ میں لپیٹ کر شے مطلوب دی۔ اُس نے کاغذ کو دیکھا وہی پروانہ رستگاری تھا۔

منقول ہے کہ آپنے رحلت سے چالیس روز پیشتر کہانا بالکل چھوڑ دیا تھا۔ اور وقت غلبہ بیماری کی جب آپ بیہوش ہو جاتے اور پھر ہوش میں آتے یہی ارشاد فرماتے کہ میں نے نماز پڑھ لی ہے یا نہیں اگر کہا جاتا کہ آپ ادا فرما چکے ہیں ارشاد فرماتے کہ ایک مرتبہ اور پڑھ لوں پس مکرر سہ کرر نماز ادا فرماتے اور اکثر ارشاد فرماتے کہ میروم میروم میروم۔ جسوقت حضرت کا وقت قریب آیا آپنے اقبال خادم اسیوقت خانقاہ کو طلب فرمایا اور اُس سے ارشاد کیا کہ خانقاہ میں کسی چیز کو نہ رکھو کہ بروز حشر مجھ سے حساب لیا جائیگا اقبال خادم اسیوقت گیا اور تمام اسباب لٹا دیا الا لنگر میں کسی قدر غلہ جو علوفہ درویشان برائے چند روز تھا باقی رکھا۔ اس حال کے دریافت ہونے سے آپ ناراض ہوئے اور فرمانے لگے کہ غلہ کسواسطے رکھ چھوڑا ہے ابھی تقسیم ہو اور انبار خانہ میں جاروب پھیرو۔ اقبال نے حسب الحکم اُسیوقت انبار خانے کشادہ کئے درویش و فقرا ایک ساعت میں جمع ہوئے اور تمام غلہ لوٹ کر چلے گئے انبار خانوں میں جھاڑو دی گئی ایک صاع بھی غلہ باقی نہ رہا اسکے بعد خادمان خانقاہ اور متوسلان حضرت نے خدمت گرامی میں حاضر ہو کر عرض کی کہ الحمد للہ تعالیٰ نے حضور کی عمر اس شان و شوکت سے گذاری کہ بادشاہان عصر کو آپکی عظمت دیکھکر رشک و حسد ہوتا آپکے سامنے ہم لوگوں سے ملتجی ہونے کی ضرورت نہ تھی۔ بعد مخدوم کے ہمارا کیا حال ہوگا آپنے ارشاد فرمایا کہ اگر تم لوگ میرے طریقہ پر بیٹھے رہوگے میری خانقاہ میں تمکو اسقدر پہونچیگا کہ تمہاری حاجات کے واسطے کافی و وافی ہوگا۔

قصہ مختصر ذکر حالات و خوارق عادات حضرت سلطان المشائخ نور اللہ مرقدہ کے اسقدر ہیں کہ اس مختصر میں درج نہیں ہو سکتے اگر ایک شمہ اسکا بیان ہو یہ فصل بجائے خود ضخیم کتاب ہو جائیگی طالب صادق کو چاہئیے کہ رجوع بطرف کتب سیر و تاریخ کرے۔ سیر الاولیا حضرت کے حالات و ارشادات میں جامع و مستند کتاب ہے۔ اس نیاز مند داعی الخیر غلام احمد مترجم مجموعہ ملفوظات خواجگان چشت رضی اللہ عنہم کا ارادہ ہے (ارادہ للہ الغالب) کہ ترجمہ ان فوائد بے بہا سے فارغ ہو کر سعادت ترجمہ کتاب مذکور حاصل کرے انشاء اللہ تعالیٰ۔ وفات شریف آپکی بعد طلوع آفتاب بروز چہارشنبہ ہجدہم ربیع الثانی ۷۲۵ھ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم میں ہوئی۔ مزار

مبارک آپکا مرجع حاجات خلایق زیارتگاہ خاص و عام دہلی سے تین کوس بسمت دکھن ہے زیارد
بتبرک بہ۔ کسی نے یہ قطعہ تاریخ آپکی وفات کا خوب موزون کیا ہے اللہ اُسکو اجر عظیم عطا فرمائے ۵
نظام دو عالم شہ ما و طین ٭ سراج دو عالم شدہ بالیقین ٭ چو تاریخ فوتش بجستم زغیب ٭ ندا داد
ہاتف شہنشاہ دین ٭ رحمۃ اللہ علیہ ورحمۃ واسعۃ +

فصل دوم آغاز ترجمہ کتاب مستطاب راحت المحبین

مجلس اول روز دوشنبہ بستم ماہ رجب المرجب ۶۸۹ھ ہجری نبوی صلے اللہ علیہ وسلم دربارہ آفرینش بہتر آدم علیہ السلام واقع ہوئی بندہ گنہگار امیدوار رحمت پروردگار خسرو لاچین کہ یکے از بندگان و حلقہ بگوشان حضرت سلطان المشائخ ہے یاوری بخت سے دولت قدمبوسی حاصل ہوئی عزیزان اہل صفہ حاضر مت تھے بندہ واسطے عرض کرنیکے دست بستہ کھڑا ہوا تھا آپنے مجھے کھڑا ہوا دیکھکر ازراہ مکرمت فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اور جو کچھ کہنا ہو عرض کرو مینے قدمبوسی کی آپنے ازراہ نوازش مجھے اُٹھایا اور بار دیگر ارشاد فرمایا کہ تمکو اجازت ہے جو عرض کرنا ہو کرو مینے التماس کیا کہ اس نحیف نے قبل ازین جسقدر انفاس نفیسہ زبان مبارک سے سنے تھے اُنکو قلمبند کیا کہ ایک کتاب مرتب ہو گئی بندہ نے اُسکا نام افضل الفوائد رکھا ہے کتاب مذکور شرف ملاحظہ حضور سے مشرف ہو چکی ہے۔ اب مین طالب اجازت ہون کہ جو ترغیب زبان مبارک حضرت مخدوم سے سنون اُسے سلک تحریر مین طالب اجازت ہون کہ حضور آیندہ ذکر حضرات انبیاء عظام علیہم السلام فرماوین کمال ذرہ نوازی ہوگی۔ بندہ کی عرضداشت ختم ہوتے ہی آپنے مسکرا کر ارشاد فرمایا کہ بہت خوب مینے تمہارے آنے سے پیشتر ہی یہ حکایت آغاز کی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا اے درویش عزیز سُن کہ جسوقت حق تبارک و تعالیٰ نے خزانہ بلا پیدا کیا صرف واسطے انبیا اور اولیا کے پیدا کیا۔ فرشتون نے جب اس خزانہ بلا کو دیکھا ہیبت سے پگہل گئے اور سر سجدہ مین رکھکر عرض کی کہ یہ خزانہ کن لوگون کے واسطے ہے فرمان الٰہی ہوا کہ یہ حضور دوستو

تم اس نعمت سے فارغ ہو یہ نعمت ہمنے اپنے خلیفہ کے نصیب کی ہے جسے ہم زمین مین پیدا کرینگے
یہ بلا حضرت آدم اور اُنکی اولاد کے واسطے ہے جو میرے محب مین اُن پر اس بلا کو نازل
کر کے اُنکا امتحان کرونگا اور جو شخص دعوی محبت کریگا اُسپر یہ بلا بالخصوص نازل کیجاویگی وہ اسکے
ایسے خواہشمند ہونگے کہ مین بلا نازل نکرونگا اور وہ ہزار آرزو و خواہش کرینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ اے درویش یہ طائفہ جو عشق دوست مین مستغرق ہے شب و روز بلا کی آرزومندی مین گذارتا
ہے کیونکہ جو بلا دوست کی جانب سے ہے وہ بلا نہین بلکہ ایک نعمت ہے کہ از جانب دوست ہدیۃً
نیکو بختی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عاشق صادق ہر روز صبح اٹھکر یہ دعا مانگتا تھا کہ یا الٰہی
رزق میرا سوا بلا کے دوسری شئے نکر کہ بہترین خورش میری یہی تیری بلا ہے کسی نے اُنسے دریافت
کیا کہ تم یہ بات کیسی کہتے ہو اُنہون نے جواب دیا کہ یہ بیان میرا نہایت صحیح ہے کیونکہ امتحان
دوست کا بلا ہوتا ہے اگر مین اسکی خواہش نکرون ہر آئینہ درمیان سلوک ثابت قدم نہونگا
حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ رباعی ارشاد
فرمائی ۔ رباعی ہر جا کہ بلائے تست بر جانم باد ٭ چون درد رضائے تست بر جانم باد ٭ گر بر سر
عاشقان بلاہا باشد ٭ آن جملہ بلائے تست بر جانم باد ٭ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر
آدم علیہ السلام پیدا ہوئے اور روح اُنکے قالب مین ڈالی گئی آپنے اُٹھنا چاہا اُسیوقت چھینک
آئی آپنے الحمد للہ کہا مہتر جبرئیل علیہ السلام کھڑے تھے آپکے جواب مین یرحمک اللہ کہا اُسیوقت
فرشتون پر فرمان جاری ہوا کہ اے ملائکہ تم کہتے تھے کہ یہ قوم فساد کریگی اور ناحق خون بہا دیگی
اب دیکھا اُسنے اٹھتے ہی حالانکہ پورا کھڑا ابھی نہین ہوا تھا میری حمد و ثنا مین رطب اللسان ہوا
چنانچہ اس قصہ کا ذکر اللہ تعالیٰ قرآن شریف مین فرمایا ہے وَیَسْفِکُ الدِّمَآءَ وَنَحْنُ
نُسَبِّحُ بِحَمْدِکَ وَنُقَدِّسُ لَکَ اُسوقت فرشتون نے سر سجدہ مین رکھا اور موافق اس قول باری
تعالیٰ کے عرض کی قَالُوْا سُبْحٰنَکَ لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا اِنَّکَ اَنْتَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ ٭ یعنی
تو جانتا ہے اور ہم کچھ نہین جانتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب آپکے جسم مین روح داخل ہوئی

مہتر جبرئیل و میکائیل و اسرافیل علیہم السلام کو حکم ہوا کہ بہشت مین جاکر حلہ بہشتی لاؤ اور حضرت آدم علیہ السلام کو پہناؤ حضرت جبرئیل حلہ بہشتی لائے اور میکائیل براق اور اسرافیل نے تاج حاضر کیا اور حسب فرمان اللہ تعالیٰ عز اسمہ حضرت آدم علیہ السلام کو پہنا دیا گیا حکم ہوا کہ براق پر سوار کرا کے بہشت مین لیجاوین اور تخت مرصع پر بٹھاوین جسوقت حضرت آدم تخت پر بیٹھے جملہ ملکوت کو حکم ہوا کہ حضرت آدم کو سجدہ کرین کقولہ تعالیٰ وَاِذْ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ؕ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ پس جملہ فرشتون نے سجدہ کیا الا ابلیس نے سجدہ نہ کیا سو وہ راندۂ درگاہ ہوا تمام فرشتون نے یہ دیکھکر باواز بلند کہا۔ لعنت ابلیس پر یہ بیان فرماکر خواجہ دام اللہ تقواہ انکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا اے درویش ابلیس بیک لعنت مردود ہوا اس زمانہ مین بہت سے ایسے مسلمان ہین کہ افعال قبیحہ کے مرتکب ہوتے ہین اور ہر روز ہزار ہا مرتبہ لعنت پروردگار اُنپر نازل ہوتی ہے انکو لعنت سے مطلق خبر نہین — محض غافل ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم نے جنۃ الماویٰ مین مقام کیا اور تمام ملکوت سکنائے زمین و زمان نے اُنکا یہ اعزاز و اکرام و احترام دیکھا سب اُنکی جانب رجوع لائے بعد اسکے فرشتون کو حکم ہوا کہ آدم علیہ السلام سے سبق پڑھا کرین کیونکہ انکو آپکے برابر علم نہ تھا بعد اس کرامت کے حضرت آدمؑ کو اختیار دیا گیا کہ آپ سب نعمتین بہشت کی کھاوین الا دانہ گندم تناول نفرماوین مگر خواہش حق اسمین تھی کہ انکو دنیا مین اُتارا جائے اور آتش عشق و ولولہ محبت گندم اُنکے دل مین ڈالی گئی کہ بسبب قضا ایک دانہ گندم کھایا فوراً تاج کرامت سر سے گر گیا اور حلہ بدن سے الگ ہوگیا اور آپ برہنہ سر اور جسم عریان ہو گئے درخت سے آواز آئی کقولہ تعالیٰ۔ فَاَكَلَا مِنْهَا فَبَدَتْ لَهُمَا سَوْاٰتُهُمَا وَطَفِقَا يَخْصِفٰنِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَّرَقِ الْجَنَّةِ ؗ وَعَصٰٓى اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰى ۝ یعنی اے عاصی بہشت سے باہر چلا جا کہ یہ جگہ تیرے رہنے کی نہین ہے آدمؑ ہر درخت کے متصل جاکر اس بعد اعانت چاہتے تھے کہ ستر عورت کے واسطے کچھ ورق حاصل کرین درخت سے آواز آتی تھی کہ تم عاصی ہو ہم عاصی کے روادار نہین۔ چنانچہ جب آپ نے درخت انجیر کے متصل

جا کر اُس سے اعانت چاہی اُس نے ستر پوشی کے واسطے کچھ پتے دیے - اللہ تعالیٰ نے اُس سے دریافت کیا کہ تو نے کیون پتے دیے درخت انجیر نے عرض کی کہ یا الٰہی مین نے اُسکی عزت ابتدائی دیکھی تھی اور مجکو تیرے فضل سے یہ بھروسا ہے کہ آخر مین تو پھر اُسکی عزت ویسی ہی کر دیگا اس سبب سے مین نے پتے دینے مین دریغ نہین کیا پس فرمان الٰہی ہوا کہ اے درخت انجیر مین نے تجھ کو میان خلق عزیز کیا - کتب تفاسیر مین یہ ہے کہ آدم علیہ السلام بہشت سے کوہ سراندیپ (جو اب لنکا یا جزیرہ سیلون کے نام سے مشہور ہے) کی سرزمین مین اُترے اور مقام کیا تین برس تک اُس زلّت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے چنانچہ گوشت پوست اُنکے رخسارون کا بہ گیا تھا اور چڑیون نے آکر اُنکے رخسارون مین گھونسلے بنا لئے تھے اُنکو بھی خبر نہ تھی آپکے آنسوون سے زمین تر ہو گئی اور گھاس اُگ کر اسقدر بلند ہو گئی تھی کہ وجود مبارک اُسمین پوشیدہ ہو گیا تھا حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرما کر چشم پُر آب ہو گئے کہ آرے آغاز صبح اربعین صباحًا اِسی مقام سے ہے جب آنکھ کھولی نظر جمال عشق پر پڑی آخر اُسی شعلہ نے اثر کیا شارستان بہشت سے پاؤن اُٹھا کر مونہہ طرف دنیا خرابہ کے کیا کیونکہ سبق عشق کی تکرار بہشت مین نہین ہو سکتی تھی مگر خرابہ دنیا مین کہ قول ان اشد البلاء فی الاولیاء و اشد منہا فی الانبیاء درست آوے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ ارے عاشقون نے بلا کو ساتھ آرزو و خواہش کے زاری سے چاہا ہے تب واصلان حق سے ہوئے ہین المحبۃ فی المحبین اسکے بعد ارشاد فرمایا اول شخص جسنے دنیا مین سب سے پیشتر بلائے عشق قبول کی وہ آدم صفی علیہ السلام تھے خمیر آدم علیہ السلام کا خاک بہشت سے تھا اگر خاک بہشت خصوصیت آدم علیہ السلام کی سرشت مین ہوتی انکی اولاد کو کبھی عشق نہوتا جبکہ اول عشق نمو انکو ہوا اثر اُنکا اُنکی اولاد مین باقی رہا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو وجود عشق الٰہی اولیا مین ہے وہ سب حضرت کے طفیل سے ہے یہ بیان فرما کر آپ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور یہ رباعی ارشاد فرمائی رباعی از بہر رخ تو مبتلا می باشم ٭ واندر غم عشق تو بلا می باشم ٭ در یاد جمال تو خیال

مشغولم * گز خود خبرے نیست کجامی باشم * اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کو ایک عرصہ عجز وزاری کرتے گزرا فرمان الٰہی ہوا کہ روز ہاے ایام بیض رکھو کہ توبہ تمہاری قبول ہو آپ نے روزے رکھنے شروع کئے تو توبہ حضرت آدم کی بعد تین سو برس کے مقبول ہوئی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش ایک مدت کے بعد آدم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ آپ بہشت مین بھی رہے اور اس دنیا مین آئے ایک عرصہ گزرا آپکو کبھی اپنی مراد بھی حاصل ہوئی صفی اللہ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہان جب مین تین سو برس بلا مین مبتلا تھا اسوقت مجھے میری مراد حاصل تھی ہر الم ورنج جو اسوقت مجھ پر ہوتا تھا باعث کشایش ایک پیرز (دراز) تھا حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما رہے تھے کہ چھ نفر درویش خانقاہ مین آئے اور حاضر خدمت ہوے مگر سلام جو سنت الاسلام ہے نہ کیا اور نہ تعظیم وغیرہ کی بلکہ صحن جماعت خانہ مین کھڑے ہو کر رقص کرنے لگے تہوڑی دیر مین بیٹھ گئے اُن درویشون کے زبان مین لگام نہ تھی جو چاہتے تھے خواہ اچھی بات ہو یا بُری بکتے تھے خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اپنے اُس خُلق محمدی سے جو حضرت کو حاصل تھا اُنکے کہنے سُننے کی پروانہ کی بلکہ مجھ سے اور مولانا فخر الدین زرادی سے اور میرے لڑکون سے کہا کہ طعام ماحضر لاکر ان درویشون کے سامنے رکھو- بعد کھانا کھانیکے اور جو اُنکو مطلوب ہو گا عطا کیا جاویگا- ہم لوگ حسب فرمان مخدوم کھانا لیکر اُنکے پاس گئے اُنہون نے طعام ہمارے ہاتھ سے لیکر پھینک دیا اور سخت سست کہنے لگے- ہم حیران تھے کہ اگر حضرت یہ حال دریافت کرینگے کیا کہینگے- الغرض ہمارے عرض کرنے سے پیشتر یہ حال حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر کو معلوم ہوا حضرت کسیقدر کھانا لیکر اُنکے سامنے آئے اور چند خادم بھی کہانا لئے حضرت کے ساتھ تھے آپ نے درویشونکو سلام کیا اُنہون نے رو نہ کیا (یعنے جواب سلام نہ دیا) اور نہ التفات کیا خواجہ ذکر اللہ بالخیر کھانا لئے ہوئے معذرت کرتے تھے اور وہ اپنی بیہودہ سرائی مین مشغول تھے اس ہنگامہ مین تہوڑی دیر گذری- یکایک خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے اُن سے کہا کہ اے درویشون اس کھانے کو کیون نہین کھاتے کیا یہ کھانا اس کہانے سے بھی گذرا ہوا ہے جو تم نے قرن مین کہایا تھا- یہ اُس طعام سے صد ہزار بار بہتر ہے- درویش

اس بات کے سنتے ہی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر کے قدمون مین گر پڑے اور اٹھکر ایک پانون سے
کھڑے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ تکلیف نفرمائین بیٹھ جائین ہم کھانا کھاتے ہین ہم نے صرف آپکو
مرد پایا ہے- اس واقعہ کے بعد حضرت خواجہ ادام اللہ بقاوہ تشریف لیگئے بندہ اور مولانا فخرالدین
زرادی رح ان درویشون کو کھانا کھلانے لگے جب وہ کھانا سے فارغ ہوئے ہم نے سوال کیا
کہ آپ ہمکو وہ ماجرا بتلائین جو باعث انفعال آپکا ہوا درویشون نے کہا کہ وہ معاملہ اسطرح سے
ہے کہ ہم بجانب قرن مسافر تھے ایک مقام ایسے مین پہونچے جہان آبادی کا نشان نہ تھا- ہم لوگ
اُس وادی مین بسبب نہ ملنے خورش کے بہت حیران ہوئے تین روز تک مطلق بوئے طعام
نہ پہونچی- جب جان سے تنگ آئے اور اُس مقام پر پہونچے جہان خواجہ اویس قرنی نے اپنے
بتیس ۳۲ دانت توڑکر زمین مین دفن کئے ہین- قصہ مختصر ہمنے زیارت کی اور فارغ ہوکر آگے روانہ ہوے
راستہ مین مرا ہوا اونٹ پڑا تھا کہ گوشت اُسکا سڑا اور چمڑا اُسکا الگ ہوا صرف ہڈیان باقی ہین ازبسکہ
ہمکو بھوک کی ازحد تکلیف تھی کیونکہ کئی روز کھائے ہوئے ہوگئے تھے آپسمین صلاح کرکے کسیقدر گوشت
اُس مرے ہوئے اونٹ کا کاٹکر چقماق سے آگ جلاکر کباب کرکے کھایا- یہ ایک راز تھا کسیکو ہمارے اس حال
سے خبر نہ تھی آج خواجہ نظام الدین نے اس سرکا مکاشفہ کیا حضرت کا یہ کشف دیکھکر ہمین اقرار ہوا کہ درویشی
یہی ہے جو خواجہ نظام الدین کو حاصل ہے اِسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی
شیخ الاسلام فریدالدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے کہ ایکمرتبہ مین بغداد جاتا تھا مسجد کہف
مین شیخ احدالدین کرمانی رح اور کئی اصفیائے زمانہ سے ملاقات ہوئی اُنکی مجلس مین یہ ذکر تھا
کہ اسکی وجہ کیا ہے کہ بنی آدم کی صورتین اور اُنکے اطوار ایک دوسرے سے مختلف ہین اتنے مین کہ
حضرت شیخ احدالدین کرمانی رح نے ارشاد فرمایا کہ مین نے کتاب الآثار ابنیا رمین لکھا دیکھا ہے
کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ راوی حدیث نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچھا کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ نے آدم صفی اللہ علیہ السلام کو کن عناصر سے پیدا کیا کہ اُنکے
فرزندون کی صورتین اور طبائع مختلف ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا کہ اے عبداللہ

عباس حق سبحانہ و تعالی نے آدم علیہ السلام کے موںہہ کو زمین کعبہ سے اور سر کو خاک بیت المقدس سے اور پوست کو خاک بہشت سے اور ٹہوڑی کو خاک کوثر سے اور ہونٹون اور آنکھہ کو خاک دنیا سے اور دونون پیرون کو خاک زمین ہند سے اور اُنکے اعصاب کو خاک جمع الجزائر سے پیدا کیا پس اے عبد اللہ عباس اگر اللہ تعالی آدم علیہ السلام کو ایک ہی جگہہ کی مٹی سے پیدا کرتا انکی اولاد ایک ہی صورت ہوتی اور ایک دوسرے سے تشخص نہ کیا جاتا اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت آدم دنیا میں کوہ سراندیپ پر اُتارے گئے آپنے کوہ سراندیپ پر کر غم بہشت سے رونا شروع کیا اور اسقدر روئے کہ اثر اُنکے گریہ کا پہاڑ اور پتھرون پر بھی ہوا کہ وہ بھی آپکا رونا دیکھکر رونے لگے پس اللہ تعالے نے واسطے تسکین آدم کے ایک مکان یاقوت سرخ کا بہشت سے پردہ دنیا مین اُتارا اور وہ اُس جگہہ نصب کیا جہان آج خانہ کعبہ ہے جسوقت وہ نصب ہو چکا اللہ تعالی نے حضرت آدم کو اُسکی زیارت کا حکم دیا اور فرشتون کو حکم دیا گیا کہ جب وہ حج کو آوین مناسک حج کی تعلیم دو حضرت آدم نے حج کیا اور ہر سال ایک مرتبہ واسطے حج کے جاتے تھے اب اُس مکان کو آسمان چہارم پر مقابل خانہ کعبہ کے رکھا ہے اور ستر ہزار فرشتے ہر روز اُسکے گرد طواف کرتے ہین اور تا روز قیامت اسیطرح کرتے رہینگے۔ اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت کسی کا کام کمالیت کو پہونچتا ہے جس جگہہ کہ خزانہ بلا ہے اُسپر ذاہمر ذکر تے ہین واسطے اثبات فقر اُسکیلئے کہ طاقت اٹھانے ہماری بلاؤ لگا رکھتا ہے یا نہین اگر درویش صاحب کمال ہے تمام بلاؤ نکا طعمہ کر جاتا ہے بلکہ فریاد ہل من مزید کرتا ہے اِسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی حضرت خواجہ فرید الدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ سفر بخارا مین ایک بزرگ سے ملاقی ہوا وہ غار مین مصروف عبادت تھے از حد بزرگ صاحب دل صاحب نعمت و صاحب نفس تھے اُنکی بہت بڑی ہیبت و عظمت تھی۔ العرض جب مجھے اُنکی قدمبوسی حاصل ہوئی مجھے بیٹھنے کے واسطے ارشاد فرمایا مین حسب الاجازت بیٹھ گیا۔ ایک نور اُنکے روئے مبارک سے ساطع تھا۔ مجھ سے مخاطب ہوکر فرمانے لگے اے فرید ساٹھ برس سے مین اس غار مین بیٹھا ہوا ہون ہر روز طرح طرح کی بلائین مجھ پر نازل ہوتی ہین اور مین اُن سب کا طعمہ کرتا ہون علیکہ ۔

بلکہ جس روز مجھ پر بلا نازل نہین ہوتی ہین بہزار خواہش آرزو طلب کرتا ہوں کیونکہ بلا کسوٹی محب کے ہے اور محب بلاؤن پر صبر کرنے سے پہچانا جاتا ہے اسی وجہ سے محب بصد خواہش اُسے چاہتے ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا اے فرید یہ راہ رستان ہے جسنے اس راستہ مین سچائی سے قدم رکھا اور دعویٰ محبت کیا ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر بلائین اُسپر نازل کی ہین پس صادق چاہیئے کہ صبر کرے جسوقت حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر اس حکایت کو تمام فرما چکے ہائے ہائے کرکے رونے لگے اور یہ رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی رباعی درعشق ہمہ درد وجفاہا باشد + واندر رہ عشق بلاہا باشد + ہر دم اوست کہ در رہ عشق کہ او + پیوستہ بعشق در جفاہا باشد + اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا کہ اللہ تعالےٰ اولیا اللہ کے ساتھ دنیا مین کیا معاملہ کرتا ہے آپنے ارشاد فرمایا یفعل اللہ باولیائہٖ فی الدار الدنیا ما یفعل اللہ باعدائہٖ فی الدار العقبےٰ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے دوستون کے ساتھ دنیا مین وہ معاملہ کرتا ہے جو آپ نے اعدا کے ساتھ دار آخرت مین کریگا یعنے اس دار فانی مین اولیا اللہ رنج ومحن مین گرفتار ہوتا ہین اور بلائین اُنپر نازل کی جاتی ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شبلیؒ کی آرزو تھی کہ شیطان کو دیکھین ایک شب شیطان خواب مین دکھلائی دیا آپکو اس سے خوف معلوم ہوا شیطان نے کہا مت ڈرو مین ابلیس ہون شیخ شبلی نے اُس سے کئی سوال کئے۔ منجملہ اُسکے پوچھا کہ تجھے کسی وقت اولیا خدا پر دسترس ہوتی ہے یا نہین ابلیس علیہ اللعنۃ نے جواب دیا کہ ہان ایک وقت سماع مجھے دسترس حاصل ہوتی ہے کہ جب وہ غیر حق کے واسطے سماع سنتے مین دل اُنکے بیہوش وغافل ہوجاتے ہین اُسوقت مجھے دسترس حاصل ہوتی ہے۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ رنجیدہ کرنا مومن کے دل کا رنجیدہ کرنا اللہ تعالےٰ کا ہے۔ اے درویش مومن وہ ہے کہ اگر وہ مشرق مین ہو اور مغرب مین ایک مسلمان بھائی کو تکلیف پہونچے اُسکے اُسے رنج کا فکر وخیال ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے مہتر خضر علیہ السلام سے پوچھا کہ مسلمان کا رنجیدہ کرنا کیسا ہے آپنے جواب دیا کہ اُسکا رنجیدہ کرنا اللہ تعالےٰ کا رنجیدہ کرنا ہے مینے حضرت رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے کہ جس نے مومن کو دکھہ پہنچایا اُس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اُس نے حق سبحانہ تعالیٰ کو ایذا دی اور دوسرا حکم اُس کا یہ ہے کہ مومن کا آزار دینے والا خانہ کعبہ کے انہدام میں اعانت کرتا ہے۔ اسکے بعد گفتگو سعایت یعنی بدگوئی کرنیکے بارے میں واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ تمام کاموں سے بدتر غمازی کرنا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز یوسف علیہ السلام کو انکے بھائیوں نے کنوے میں ڈالا اور ایک بھیڑیئے کو پکڑ کے حضرت یعقوب علیہ السلام کی خدمت میں لیگئے کہ اِس نے یوسف کو ہلاک کیا ہے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس بھیڑیئے سے پوچھا کیا تو نے میرے یوسف کو ہلاک کیا ہے۔ اُس نے جواب دیا کہ خیر (یعنی نہیں) آپ نے دوبارہ اُس سے دریافت فرمایا کہ آیا یہ جانتا ہے کہ یوسف کہاں ہے؟ اُس نے جواب دیا اے حضرت مجھے معلوم نہیں۔ اگرچہ میں جانور ہوں لگر عیب جوئی و عیب گوئی نہیں کرتا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک فرقہ گنہگاروں کا دیکھا کہ اُنکی زبانوں میں سوراخ کر دیئے گئے ہیں اور رگیں اُنکی لٹک رہی ہیں۔ آپ نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت فرمایا کہ یہ کون لوگ ہیں۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ یہ لوگ غماز تھے۔ اسکے بعد آپ نے ارشاد فرمایا کہ کعبہ میں ایک پتھر ہے اُسکو حجر اسود کہتے ہیں منقول ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکو بوسہ دیا ہے اور لب مبارک آپکے اُس پتھر سے لگے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے حالت اسلام میں روئے مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک مرتبہ دیکھا اس کے ستر برس کے گناہ معاف کیئے جاتے ہیں اور بعد نقل آنحضرت حجر اسود کی زیارت کا بھی یہی ثواب ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا۔ ایک عزیز نے ابلیس علیہ اللعنۃ سے پوچھا کہ سبب پھٹکار تیرے کا کیا ہوا۔ اُس نے جواب دیا کہ جس روز اللہ تعالیٰ نے دوزخ کو پیدا کیا میں اور ستر ہزار فرشتے اُسے دیکھنے گئے۔ دوزخ میں کئی منبر تھے۔ ایک منبر سب سے زیادہ بلند تھا میں نے مالک یعنی داروغہ دوزخ سے دریافت کیا کہ یہ منبر کس کے واسطے ہے۔ اُس نے جواب دیا نام تو مجھے معلوم نہیں الّا یہ منبر ایک فرشتہ کا ہے اور وہ راندۂ درگاہ حق تو ہوگا۔ یہ سنتے ہی اُس منبر پر چڑھا اور بیٹھ گیا اور یہ خیال کیا کہ یہ

منبر میرے واسطے ہی یہی سبب میری بھٹکار کا تہا کہ رحمت حق سے نا اُمید ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ایوب علیہ السلام نے دُعا مانگی تہی کہ یا الٰہی مجھے بارہ ہزار زبانین دے کہ ہر زبان سے تیرا ذکر کرون۔ اللہ تعالیٰ نے دُعا اُنکی قبول کی اور بلاء کرمان (کیڑون) مین مبتلا کیا۔ حضرت ایوب علیہ السلام کے جسم مین بارہ ہزار کیڑے تھے۔ اور سب تسبیح حق مین مشغول ہوئے۔ اسکے بعد خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکہون مین آنسو بہر لائے اور فرمانے لگے کہ انبیا و اولیا نے بلائین ساتھ آرزو کے چاہی ہین۔ اُسوقت اُنہین قرب باری تعالیٰ کا حاصل ہوا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر زکریا علیہ السلام نے مناجات مین کہا کہ یا الٰہی ہرگز کوئی شخص عبادت کے ذریعہ سے تیری بارگاہ مین نہین پہنچ سکتا تاوقتیکہ تو بلائین اُس پر نازل نکرے پس بلا حضرت زکریا علیہ السلام پر نازل ہوئی۔ اور وہ ارہ ہزار دانتون کا تہا اُنکے سر پر رکہا گیا۔ اور اُنہون نے صبر کیا تب منزل گاہ آخرت تک پہنچے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ خلیل اللہ علیہ السلام نے جناب باری مین عرض کی کہ بار الٰہا مہمان طعام بہت ہین۔ مگر مہمان طالب جان نہین۔ فرمان ہوا۔ کہ اے ابراہیم جب تک ہم تجھکو بلا کی کسوٹی سے آزما نہ لین گے اُسوقت تک تجھے محب نہ جانینگے۔ پس اے درویش اس راہ مین کل جفا و بلا سے مرد چاہئے کہ بلا و جفاء دوست مین ثابت قدم رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک دفعہ ایک عارف نے بلاؤن کی سختی سے تنگ آکر عرض کی الٰہی مجھہ مین زیادہ طاقت نہین فوراً فرمان ہوا۔ اگر اس نعمت کی طاقت نہین۔ ہاتھ اس طریقہ سے اُٹھا کہ یہ بلائین دوسرے کو دی جائین۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرماکر آنکہون مین آنسو بہر لاے اور فرمانے لگے کہ مین نے ایک درویش کی زبانی یہ شعر کسقدر اچھا سُنا ہے ؎ داری سرِ ما وگرنہ دور از بر ما ✤ ما دوست کشیم تو نداری سرِ ما ✤ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کسی زمانہ مین ایک اعرابی معہ چار خورد سال اطفال کے جو بدن سے ننگے اور اسقدر بھوکے تھے کہ پیٹ اُنکا بسبب شدت بہوک کے پیٹھ سے جا لگا تھا۔ اپنی جہولی پتہرون سے بھر کر نزدیک خانہ کعبہ کے آیا اور غصہ سے جانب خانہ کعبہ مخاطب ہوکر کہنے لگا۔ کہ مجھے اور میرے بچون کو کہانا ملے۔ ورنہ اِن پتہرون سے خانہ کعبہ کو

خراب کرتا ہوں وہ یہ کہہ رہا تھا کہ ایک ہاتھ بام خانہ کعبہ سے ظاہر ہوا کہ ایک ہزار دینار کا توڑا اس ہاتھ میں تھا آگے اس اعرابی کے ڈالا اعرابی نے کہا کہ اسکو میں کیا کروں مجھے دو روٹیاں مطلوب ہیں اسیوقت دو روٹیاں پیدا ہوئیں جو اعرابی نے بخوشی کھائیں اور اپنے لڑکوں کو بھی دیں۔ جسوقت وہ کھانا کھانے سے فارغ ہوا عوام الناس نے اُس سے سوال کیا کہ یہ کیا بیوقوفی کی کہ توڑا اشرفیوں کا رد کیا اور دو روٹیوں پر قناعت کی۔ اعرابی نے جواب دیا کہ مقصود میرا زر نہ تھا مقصود صرف نمک تہا کہ روٹی کہا کے حق نمک بجالاؤں حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ حکایت بیان فرما کر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ نمک کا بہت بڑا حق ہے آدمی کو لازم ہے کہ حق نمک نگاہ رکھے۔ اِسکے بعد گفتگو پردہ پوشی کے بارہ میں واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ عہد مہتر شیث علیہ السلام میں ایک شخص کا گدہا گم ہوگیا تھا اُسنے بعد تجسس بسیار حضرت شیث علیہ السلام کی خدمتمیں عرضکی آپنے ازراہ کرم سات شبانہ روز اُسکے حقمیں دعا کی الا گدہا نہ ملا ساتویں روز جبرئیل علیہ السلام حضرت شیث کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ میں پردہ پوش ہوں کسی کا پردہ فاش نہیں کرتا آپ دعا سے ہاتھ اُٹھائیں کہ یہ دعا قبول نہ ہوگی۔ اُسوقت حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکہوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ درویش کو پردہ پوشی کرنی چاہیئے کہ سلوک میں پردہ پوشی تمام عبادات سے افضل ہے اور پردہ پوشی کے یہ معنے ہیں کہ عیب دیکھکر چھپاوے کسی سے اُسکا ذکر نہ کرے۔ یہ صفت اللہ تعالےٰ کی ہے درویش کو متصف باوصاف اللہ ہونا چاہیئے۔ اِسکے بعد گفتگو چاند گرہن اور سورج گرہن کے بارہ میں واقع ہوئی کہ خسوف اور کسوف کا کیا سبب ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج زیر قبۂ فلک دو آدمیوں کو دیکھا کہ گلا امت کا کر رہے تھے کہ الٰہی ہم اُنکے گناہ سے عاجز آگئے ہیں تیرے حکم کے منتظر ہیں اگر تو حکم دے ہم اُنکو ہلاک کریں اُسوقت اُنکو فرمان پہونچا کہ ہم تم دونوں سے زیادہ دیکھنے اور جاننے والے ہیں اُنکا کوئی ہمسے گناہ پوشیدہ نہیں تمہیں اس امر سے کچھ واسطہ نہیں میں اُمرزگار ہوں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُس جگہ موجود تھے۔ جسوقت آپنے یہ فرمان سنا غصہ سے گیسو

کے اور چوٹی آفتاب کی پکڑی اور بنظر عتاب کے اُنکو دیکھا فوراً چہرہ آفتاب و ماہتاب کا سیاہ ہوگیا
مالک و داروغہ دوزخ) اُس جگہ موجود تھے آپنے آفتاب و ماہتاب کو اُنکے حوالہ کیا اور ارشاد
فرمایا کہ انکو گرد آسمان کے پھراو۔ اس دنیا مین یہی رسم ہے کہ جو شخص چغلخوری و عیب جوئی کرتا
ہے موتہہ اُسکا سیاہ کرتے ہین۔ اور کوچہ و بازار مین پھراتے ہین الغرض جسوقت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم معراج سے واپس تشریف لائے تھے آفتاب و ماہتاب دوڑکر آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے قدوم مین گرے اور عرض کی کہ یارسول اللہ آپ اپنے خلق عظیم سے ہمارے حق
مین دعا فرماوین کہ نور بازگشتہ ہمارا واپس ہو ہم اپنے ارادہ سے مستغفر ہین آئندہ کبھی شکایت
زبان پر نہ لائینگے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ازروے ترحم اُنکے حق مین دعا کی نور باز رفتہ اونکا
واپس ملا۔ الا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری وفات کے بعد ہر سال اسی طرح سے ایک یا دو مرتبہ
تہوڑے عرصہ کے واسطے نور تمہارا لیا جاویگا اور چہرہ تمہارا سیاہ ہوگا۔ اُنہوں نے رو کر عرض
کی کہ یارسول اللہ جب آپ موجود نہ ہونگے ہمارے حق مین کون دعا کریگا۔ کہ قصور ہمارا معاف
ہو۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ میری امت تمہارے حق مین دعا کریگی اُنکے بالاخانہ ہونگے جسوقت
کسوف و خسوف ہوگا وہ بالاخانوں پہ چڑہینگے اور تکبیر درود بھیجینگے اور استغفار کرینگے اُسوقت
تمکو نور واپس ملے گا۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ مین نے ایک حدیث
اس مضمون کی دیکھی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جس شخص نے ایک مرتبہ
تکبیر درود بھیجا تمام عمر کے گناہ اُسکے معاف کئے جاتے ہین اور اُسکو بروز محشر پل صراط سے
گزرنے کو ایک نور دیا جاویگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت آدم کو پیدا کیا۔ آنحضرت
کا نور آنکی پشت مبارک مین رکھا۔ اور فرشتونکو حکم دیا نماز با قدا آدم صفی اللہ علیہ السلام پڑہو
اسی جگہ سے مفسر دلیل پکڑتے ہین کہ اصل مین سجدہ آدم کو نتھا مگر نور محمدی کو تھا الغرض آدم
علیہ السلام نے مناجات کی کہ یا آلہی وہ نور مجھے دکھلاوے نور پشت سے پیشانی آدم علیہ السلام مین
منتقل کردیا گیا بہشت کی حورین اُس نور کو دیکھتے ہی بے اختیار ہوگئین اور شب و روز حضرت آدم کی خدمت

مین دست بستہ حاضر رہتی تھین۔ اسکے بعد حضرت آدمؑ نے دعا مانگی کہ یا الٰہی اس نور کو ایسی جگہہ منتقل فرما کہ آٹھ پہر مین اُسے دیکھتا رہوں۔ وہ نور پیشانی سے انگشت شہادت حضرت آدم علیہ السلام مین منتقل کیا گیا۔ ایک مدت تک انگشت سبحہ آدم علیہ السلام مین رہا۔ ایک روز حضرت آدمؑ سوتے تھے وہ نور غائب ہوا۔ جسوقت آدم علیہ السلام بیدار ہوئے نور نظر نہ آیا۔ دیوانہ و بیقرار ہوکے سرگردان بہشت مین ڈھونڈھتے پھرتے تھے۔ جب نزدیک درخت گندم کے پہنچے ایک پرتوا اس نور کا درخت گندم مین نظر آیا۔ آپنے دیکھکر اُس دانہ کو کھا لیا آواز آئی کہ اپنے مقصود کو پہنچے۔ اب دنیا مین جاؤ کہ وہ مطلوب تمہارا اُسی جگہہ پیدا ہوگا۔ پس آدم علیہ السلام دنیا مین آئے۔ مفسرون کا قصہ نزول آدمؑ از بہشت برین مین ایک روایت یہ بھی ہے واللہ اعلم بالصواب۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر خاموش ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس دوم۔ روز چہارشنبہ ۲۷ رجب المرجب ۶۸۹ھ۔ دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا فخر الدین زرادی۔ مولانا برہان الدین غریب رحمہ اللہ علیہما۔ و دیگر اصفیاء حاضر خدمت تھے۔ ذکر خیر مہتر نوح علیہ السلام کا ہورہا تھا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر نوح علیہ السلام نے عمر ہزار سال کی پائی۔ اور ساڑھے نو سو برس (۹۵۰) پیغمبری کی اس عرصہ مین ستر آدمی انکی قوم سے ایمان لائے۔ یہ حکایت کتب قصص مین مرقوم ہے۔ ایک روز آپکی قوم نے ہنگام وعظ فرمائی اسقدر اینٹ اور پتھر مارے کہ پنڈلی آپکی تمام خون سے آلودہ ہوگئی شدت درد کی تاب نہ لاکر آپ مقام وعظ سے روان ہوئے اور مکان مین پہنچکر دعا کی کہ بار خدایا مجھے سخت تکلیف ہے۔ اُسی وقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہٗ فرماتا ہے کہ مین نے دنیا مین تنگی۔ سختی اور بلائین واسطے انبیاء و اولیا کے پیدا کی ہین اگر طاقت صبر کی نہین رسالت کی چادر اُتار دو کہ ہم کسی اور کو عطا کرین۔ جو ہمارے ہر بلا یعنی رنج و بلا کا متحمل ہو سکے۔ حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرماتے ہوئے۔ آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے جب یہ ارشاد سُنا دم نہ مارا۔ اسکے بعد جو جو تکالیف اور رنج اُنکو پہنچے اُنپر صبر کیا بلکہ نزول بلا سے خوش ہوکر ہل من مزید کہتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت نوحؑ

کی رسم تہی کہ ہر روز رات کو ایک ہزار رکعت نماز نفل ادا فرماتے تہے اور قریب صبح سر سجدہ مین رکھکر زاری کرتے اور عاجزانہ کہتے۔ الٰہی مین نے ایسی طاعت نہیں کی جو تیرے لایق ہو اور ایسا سجدہ بجا نہ لایا جو تیرے لایق ہو۔ مجھے معلوم نہین کل بروز قیامت میرا کیا حال ہو گا جسوقت اس مناجات سے فارغ ہوتے ذکر کرتے کہ ہر بُن مُو سے آپکے خون روان ہوتا۔ اور ہر ایک قطرہ سے جو زمین مین گرتا نقش تسبیح پیدا ہوتا۔ آپ رات بہر عبادت کرتے تہے اور دن بہر ہدایت قوم مین مشغول رہتے۔ اسی نہج پر آپکی عمر تمام ہوئی۔ ذرہ اپنے قاعدہ سے انحراف نہ کیا۔ اسکے بعد ایک شخص نے سوال کیا کہ دریاؤن کی پیدایش کا سبب ارشاد ہو۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اصل پیدایش دریا کی طوفان نوح علیہ السلام سے ہے اور قصہ اسکا اس طرح سے ہے۔ کہ جسوقت غضب الٰہی قوم نوح پر نازل ہوا اور سب غرق ہوئے قولہ تعالیٰ فَفَتَحْنَا اَبْوَابَ السَّمَآءِ بِمَآءٍ مُّنْهَمِرٍ وَّفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا فَالْتَقَى الْمَآءُ عَلٰۤى اَمْرٍ قَدْ قُدِرَ۔ پس زمین سے پہلے چشمے جاری ہوئے جیسا کہ اس نص آیت سے ظاہر ہے وَفَجَّرْنَا الْاَرْضَ عُیُوْنًا اور وہ اس طرح تہا کہ زمین اور پہاڑ پانی سے غرق ہو گئے تھے۔ پانی زمین اور پہاڑون پر دوڑتا تہا اور وجہ اسکی یہ تہی کہ گزند آسمان کا زمین کو نہ پہنچے اور زمین سلامت رہے۔ چالیس روز پانی برستا رہا اگر تمام زمین پانی سے ڈھکی ہوئی نہ ہوتی ہر آئینہ قطرات باران سے زمین پاش پاش ہو جاتی اور لایق تخم ریزی نہ رہتی۔ پانی پہاڑون سے اوپر تک پہیل گیا تھا۔ پہاڑ اور زمین مطلق نظر نہ آتے تہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ پانی پہاڑون سے چالیس ہاتھ اونچا نکل گیا تہا۔ الغرض جب چالیس روز مدت طوفان ختم ہو چکی حق سبحانہ تعالیٰ نے آسمان کو حکم دیا کہ اپنا پانی پہیر لے کقولہ تعالیٰ یٰۤاَرْضُ ابْلَعِیْ مَآءَكِ وَیٰسَمَآءُ اَقْلِعِیْ وَغِیْضَ الْمَآءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ وَاسْتَوَتْ عَلَى الْجُوْدِیِّ وَقِیْلَ بُعْدًا لِّلْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ہ پس زمین نے اپنا پانی پی لیا الا وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوا پی نہ سکی کیونکہ وہ پانی کھاری تہا کہ خشم باری تعالیٰ سے کھاری ہو گیا تہا۔ جہان وہ پانی ٹہیرا وہ سمندر کہلائے گئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وجہ طوفان نوح یہ تہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے یہ دعا مانگی رَبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِیْ یعنی

اے باریتعالی قوم میری نافرمان ہوئی وَاتَّبَعُوا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهُ وَوَلَدُهُ اِلَّا خَسَارًا ۲ ۵ اور وہ متابعت اُن لوگون کی کرتے ہین جنکے پاس مال بہت ہے اُنکے لڑکون سے بھی صلاح کی امید نہین وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۱۹ اور نہ زیادہ ہوگی ظالمون سے مگر گمراہی ــ وہ کافر گمراہ ہوئے ہین اور میرے سمجھانے سے باز نہین آتے ـ مفسرون نے اس آیت کی تفسیر مین لکھا ہے کہ جب اللہ تعالےٰ نے طوفان بھیجنا چاہا حضرت نوح علیہ السلام کو اس امر کی اطلاع دی کہ ہین طوفان نازل کرنیوالا ہون اور تمام گمراہ طوفان مین غرق کئے جائینگے آپ اپنے واسطے کشتی تیار کرین حضرت نے عرض کی یا الہی مجھے کشتی بنانی نہین آتی حق تعالےٰ کا فرمان ہوا کہ جبرئیل اُنکو کشتی بنانی سکھادینگے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ پیشتر ایک لاکھ چوبیس ہزار تختے مہیا کرین اور اُنہین سے ہر تختہ پر نام ایک ایک پیغمبر کا تحریر کرین نوح علیہ السلام نے کہا مجھے نام جملہ پیغمبران معلوم نہین اُسیوقت حکم ربانی آیا کہ لکڑی چیرنا آپکے ذمہ اور نام ثبت کرنا ہمارے ذمہ ہے حضرت نوح علیہ السلام نے لکڑی چیرنے شروع کی جب تختے جدا کئے پہلے تختے مین نام آدم صفی اللہ اور دوسرے مین شیث تیسرے مین نوح چوتھے مین ادریس علیہم السلام تحریر پایا اسی طرح ہر تختہ مین نام ایک پیغامبر کا تحریر تھا آخر مین تختہ مین نام پاک صاحب لولاک حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم تحریر تھا جب حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ نام دیکھا بیساختہ پکار اُٹھے الاٰن تمت سفینتک یعنے اب آپکی کشتی تمام ہوئی اے نوح محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم پیغمبران ہین اور چراغ جملہ انبیا و اولیا وہی ہین اسکے بعد ایک لاکھ چوبیس ہزار کیلین آسمان سے نازل ہوئین جنکے پھول پر نام ایک ایک پیغمبر کا لکھا ہوا تھا اور ایک روایت مین اسطرح آیا ہے کہ بعد نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی چار تختے کورے رہے اُنمین کچھ تحریر نہ تھا حضرت نوح علیہ السلام نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ اے جبرئیل محمد رسول اللہ آخرین پیغمبران ہین ان تختون پر کسکا نام لکھا جاوے کیونکہ حکم تحریر اسمار پیغمبران ہے اور آپکے بعد کوئی پیغامبر نہوگا اسیوقت وحی ہوئی کہ اے نوح محمد رسول اللہ کے چار یار ہین بغیر تحریر اُنکے اسمار کے کشتی کامل نہ ہوگی ــ

آپ نے دریافت کیا۔ یا الٰہی انکے نام کیا ہین۔ فرمان ہوا۔ کہ ابو بکر صدیق۔ عمر فاروق۔ عثمان غنی اور علی رضی اللہ عنہم انکے نام ہین۔ بقیہ ہر چہار تختہ میں سے ایک ایک پر نام ایک ایک اصحابی کا تحریر کرو۔ کہ یہ محتشم دنیا و آخرت ہین۔ اگر انکا نام نہوگا کشتی تمہاری کبھی ساحل مقصود کو نہ پہنچے گی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت طوفان قریب آیا حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا آپ تابوت تیار کرین حضرت آدم علیہ السلام جو درمیان صفا و مروہ دفن ہین اُس تابوت میں رکھے جائینگے۔ قصہ مختصر حضرت نوح علیہ السلام نے تابوت تیار کیا اور نعش مبارک حضرت آدم علیہ السلام زمین سے نکال کر اُس تابوت مین رکھی اور وہ تابوت کشتی میں رکھا گیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی کامل ہو گئی اور تابوت حضرت آدم علیہ السلام اور تمام چیزین جو مخلوق مین ہین انکا ایک ایک جوڑا کشتی مین رکھا گیا طوفان شروع ہوا۔ زمین نے پانی اگلا اور آسمان سے پانی برسنا شروع ہوا۔ اسقدر پانی برسا کہ زمین سے چھتیس ۳۶ ارش پانی بلند ہوا۔ تمام گمراہ ڈوب گئے۔ اور بعض روایات مین ہے کہ پانی تین روز اپنی حالت مین قائم رہا۔ بعد اسکے کم ہونا شروع ہوا۔ جمیع آدمی غرق ہوئے الّا وہ لوگ غرق ہونے سے بچ گئے جنکے حق مین نوح علیہ السلام نے دُعا کی تھی جس طرح قرآن شریف مین خبر ہے۔ رَبِّ اغْفِرْ لِي وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا۔ (یعنی اے پروردگار بخش مجھے اور میرے ماں باپ کو اور اُن لوگونکو جو میرے دین میں آئے ہین یعنی کشتی مین ہین اور یہی دعا تھی جس نے قوم کو ہلاک کرایا کیونکہ وہ کل گمراہ تھے اور ایمان نہ لاتے تھے اور یہی دُعا ہے جو امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور جملہ مومنین و مومنات اُمت انبیاء پیشین علیہم السلام کو بروز قیامت آتش دوزخ سے رستگار کرائیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب تفاسیر مین مرقوم ہے کہ جب روئے زمین پر پانی پھیل گیا اور کوئی جگہہ امن کی نہ رہی۔ ابلیس علیہ اللعنۃ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی مین چڑھ آیا۔ آپ نے اُسے نکالنا چاہا۔ فرمان ربی پہنچا کہ ابلیس کو نہ نکالو۔ ہم نے انقراض عالم تک اُس کو مہلت زندگی دی ہے۔ اگرچہ حضرت نوح علیہ السلام اس بات سے واقف تھے۔ الّا امر انکا از روئے شفقت بر خلق تھا کہ یہ دشمن دین غرق ہو جائے مگر خواہش الٰہی اسکے خلاف تھی وہ ہلاک نہوا۔

اور کشتی مین امن سے رہا- اسکے بعد گفتگو درباره ابو طالب عم نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم ہوئی کسی نے
عرض کیا کہ مین نے سنا ہے کہ ابو طالب فردائے قیامت کو دوزخ مین ہونگے آپنے فرمایا ہان دوزخ
مین ہونگے کیونکہ شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ ایک مرتبہ میری ملاقات حضرت
خضر علیہ السلام سے ہوئی مین نے کئی غرائب سوال اُن سے کئے منجملہ اُسکے یہ بھی ایک تھا مین نے خضر
علیہ السلام سے پوچھا کہ اے خضر مین نے سنا ہے کہ فردائے قیامت کو ابو طالب دوزخ مین ہونگے
بہشت مین ہونگے اُنہون نے جواب دیا ہان بہشت مین ہونگے- کیونکہ مین نے زبانی آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ ابو طالب فردائے قیامت کو بہشت مین جائینگے- خواجہ
شقیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ مین نے مکرر دریافت کیا کہ اسکی کوئی وجہ اور دلیل بھی فرمائیے
حضرت خضر علیہ السلام فرماتے ہین کہ اسکی دلیل ہی کہ جب وہ انتقال ہوا وہ حالت کفر مین تھے
ابلیس اُنکے انتقال سے غمناک ہوا اُسکی قوم نے دریافت کیا سبب غمناکی کیا ہے اُسنے جواب
دیا کہ اگرچہ آج دنیا سے وہ بے ایمان گئے مگر کل ایمان لاکر بہشت مین داخل ہونگے کیونکہ مین نے
زبانی رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ ابو طالب ایمان لاکر بہشت مین جائینگے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دلیل دوم یہ ہے کہ حضرت عیسے علیہ السلام آخر زمانہ مین دنیا مین اُترینگے اور
معجزۂ احیاء اموات سے ایک مردہ زندہ کرینگے وہ ابو طالب ہونگے کہ تلقین حضرت عیسے علیہ
السلام سے مسلمان ہونگے اور کلمہ پڑھینگے کہ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ
اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پس دولت ایمان سے مشرف ہوکر داخل دار النعیم ہونگے
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ نوازشہائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے بارہ مین بیشمار ہین حق تعالے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے اُنکو زندہ از دست عیسے علیہ السلام کریگا تاکہ وہ
ایمان لاوین اور داخل بہشت ہوون- اسکے بعد گفتگو درباره قیامت واقع ہوئی حضرت خواجہ
ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ کسیکو معلوم نہین قیامت کب آویگی لیکن ایک روایت مین وارد
ہے کہ ایک دفعہ حضرت خضر علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ قیامت کب آویگی اُنہون نے اشارہ پانچ

انگلیان اٹھاکر کیا جب اُن سے اُسکا حال پوچھا اُنہون نے کچھ نہین بتلایا واللہ اعلم کیا اشارہ ہے اسکا بہید معلوم نہین ہوا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دربارۂ قیام قیامت سوال کیا گیا آپنے ارشاد فرمایا کہ میری عمر مین پانچ سال باقی ہین میرے وصال کی تاریخ سے قیامت ہی سمجھو کیونکہ شب معراج مجھے معلوم ہوا کہ یا محمدؐ مرنے والے ہین کی طرف سے قیامت اسی روز قایم ہوتی ہے جس روز اُسکا انتقال ہوا اور انتقال میرا سخت ترین امور ہے کہ وحی منقطع ہوگی علم آسمانی بند ہوجائیگا۔ "الموت قیام القیامۃ" پس اے یار وہی موت قیامت ہے اور یہ کہ قیامت کبریٰ کس روز اور کب قایم ہوگی اسکا علم کسیکو نہین ہے لیکن مجھے شب معراج معلوم ہوا کہ یا محمدؐ تو دنیا مین پندرہ سو برس نرہیگا اسکے بعد اسکے کسی شخص نے دریافت کیا کہ جب آدمی نماز مین مصروف ہوتا ہے اُسکو تمام اگلی پچھلی بھولی ہوی باتین یاد آتی ہین اسکا سبب کیا ہے آپنے ارشاد فرمایا کہ مینے حدیث شریف کی کتب مین دیکھا ہے کہ الصلوٰۃ نورٌ یعنے نماز روشنائی ہے وقت نماز کوئی شئے پنہان نہین رہ سکتی پس آدمی جب نماز پڑہتے ہین اُنکو تمام بھولی ہوئی باتین یاد آتی ہین روشنائی نماز سب کو درک کرتی ہے۔ تفاوت حال سبب روشنائی نماز سے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ شفیق بلخی رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا الصلوٰۃ نورٌ کے معانی بیان فرمائیے آپنے ارشاد فرمایا کہ نماز روشنی ہے کہ شرق سے غرب تک نور اُسکا چمکتا ہے اسکی روشنی مین کوئی شئی پوشیدہ نہین رہتی منقول ہے کہ ایک بزرگ فرماتے تھے کہ جسوقت مین نماز مین مصروف ہوتا ہون آسمان مین حجاب عظمت اور زمین مین تحت الثریٰ تک کی اشیاء میری نماز کی روشنی مین ظاہر ہوکر مجھے دکھلائی دیتی ہین اسکے بعد گفتگو ماہ رجب اور نماز خواجہ اویس قرنی رح کے بارہ مین ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص ماہ رجب کی تیرہوین چودہوین اور پندرہوین تاریخون مین صائم رہے ہین اسکے لئے بہشت کا ذمہ دار ہون اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ۲۷ رجب کو نماز خواجہ اویس قرنی رح پڑہنی چاہیئے اسکی بارہ ۱۲ رکعتین تین سلام مین چہار رکعت اول کیواسطے قرأت معین نہین۔ جو قرآن شریف سے یاد ہو پڑہے اور بعد فراغ کے سجدہ مین

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْمَلِکُ الْحَقُّ الْمُبِیْنُ ہ کہے مگر درمیان کی چار رکعتوں میں بعد سورۂ فاتحہ اذا جاء نصر اللّٰہ ایک ایک مرتبہ پڑھے اور بعد فراغ ستر مرتبہ اقوی معین واھدی دلیل بحق ایاک نعبد وایاک نستعین ہ پڑھے اور چار رکعت آخرین بعد سورۂ فاتحہ تین تین مرتبہ سورہ اخلاص ہر رکعت مین پڑھے اور بعد فراغت ستر مرتبہ سورہ الم نشرح بالتسمیہ پڑھے اور ہاتھ سینہ پر رکھکر دعا مانگے۔ انشاء اللہ بقرون باجابت ہوگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی شیخ الاسلام فریدالدین مسعود گنجشکر رض کے سُنا ہے فرماتے تھے کہ جو شخص روزہ رکھکر ستائیسوین ماہ رجب مین صلوٰۃ اُویس قرنی پڑھیگا۔ اللہ تعالیٰ اوسکی دُعا قبول فرمائیگا۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روایت مین آیا ہے کہ اسی تاریخ مین جب نماز ظہر پڑھ چکے چار رکعت نماز نفل پڑھے۔ ہر رکعت مین فاتحہ ایکبار قل اعوذ برب الناس اور قل اعوذ برب الفلق ایکبار اور سورہ انا انزلنا تین مرتبہ اور سورہ اخلاص پچاس بار پڑھے اور بعد سلام وقت عصر تک مستقبل قبلہ بیٹھا رہے اور دعا مانگے اسکی خاصیت مثال اکسیر ہے وہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ جو اسوقت مانگی جائے۔ آسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز کے سنا ہے فرماتے تھے کہ ریاحین مین مسطور ہے کہ جو شخص ۲۷ ماہ رجب مین بارہ رکعت نماز ایک سلام سے پڑھیگا اور ہاس مین جو قرآن سے یاد ہو وہ پڑھے اور بعد سلام سو مرتبہ کلمہ تمجید اور سو مرتبہ استغفار اور سو مرتبہ درود شریف پڑھے بعدہ سجدہ مین جاکر جو اللہ تعالیٰ سے طلب کریگا۔ ہر آئینہ اللہ تعالیٰ عطا فرمائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اولیاء اللہ نے اس رات کو ہمیشہ خالصۃً لِلّٰہ زندہ رکھا ہے۔ یہ رات شب معراج آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ اس شب مین جاگنے سے بہت برکات حاصل ہوتی ہین۔ تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ اس رات کو غنیمت جانکر مصروف بیاد کردگار رہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک واصل الی اللہ ہمیشہ اس رات مین جاگتے تھے کہ سعادت اس شب کی میسر ہو۔ آخر کار ایک شب انکی نخل امید مین پھل لگا۔ یعنی جب وقت نعمت آیا وہ جاگ رہے تھے ناگاہ دیکھا کہ دریائے آسمان و زمین کشادہ کئے گئے ہین اور حجاب عظمت سے تحت الثریٰ تک کے تمام راز کھول دئیے گئے ہین اور جو کچھ کہ عالم موجودات مین ہے وہ کھولدیا گیا ہے یہ سب اُس واصل

کی نگاہ سے گزرے وہ یہ دیکھتے ہی کھڑے ہوگئے اور عرض کی الٰہی میں نے یہ نعمت ملاحظہ کی اب مجھے منظور نہیں کہ بعد معائنہ اس نعمت کے اشیائے دنیا دی دیکھوں وہ یہ کہنے پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے اُنکی دعا قبول فرمائی اور اُنکا انتقال ہوگیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا ارے جب کام آدمی کا کمالیت کو پہنچ جاتا ہے اُسے جگہہ رہنے کی نہیں ملتی کہ دنیا میں اُسے چھوڑیں یہ فرماکر آپ آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بیت چون جان محبان زجہان برگیرند + آنجا ملک الموت کجا باید جائے + اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے دوست جب متحیر عالم تحیر میں ہوتے ہیں اُنکو دنیا و ما فیہا سے مطلق خبر نہیں ہوتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک عارف تلاوت کلام اللہ فرمارہے تھے سورۂ نوح کی اس آیت میں فکر کی مَا لَکُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰہِ وَقَارًا سوچنے لگے کہ اس آیت میں حکم ہوتا ہے کہ جو کچھ تمہیں پہنچا ہے تم اُس کو نہیں جانتے۔ ایک شخص خدا تعالیٰ کو جانتا ہے۔ پس کیوں اس سے نہیں ڈرتا کیونکہ دیکھا جاتا ہے ہیبت حق تعالیٰ سے بہت کم دل ڈرتے ہیں وَقَدْ خَلَقَکُمْ اَطْوَارًا اور پیدا کیا میں نے تمہارے تئیں ایک حال سے دوسرے حال میں لکھو آب گندہ سے پیدا کیا اول وہ تمہاری پشت میں نطفہ تھا۔ بعد اُسکے رحم میں آکر علقہ ہوا بعدہ علقہ سے مضغہ بنا پھر اُسمیں ہڈی پیدا کی اور پھر گوشت و پوست رگ و پے اور خون پیدا ہوا اَلَمْ تَرَوْا کَیْفَ خَلَقَ اللّٰہُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا کیا نہیں دیکھتے ہو کسطرح پیدا کیا ہے اللہ نے سات آسمانوں کو تلے اوپر وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِیْهِنَّ نُوْرًا اور چاند کو آسمان میں متجلّی کیا کہ اُس میں نور پیدا کرکے شب کی تاریکی مبدل بروشنی کی وَجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا اور آفتاب کو تمہارے واسطے بطور چراغ کے بنایا کہ اُسکی روشنی میں کام کرو وَاللّٰہُ اَنْۢبَتَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا اور خدا عز وجل تمہارے واسطے اُگاتا ہے زمین میں سے نبات ثُمَّ یُعِیْدُکُمْ فِیْهَا پھر بہیجائیگا تمکو بیچ اُسکے یعنی زیر زمین وَیُخْرِجُکُمْ اِخْرَاجًا اور نکالیگا تمکو نکالنی کر یعنی بروز حشر تمکو زمین میں سے واسطے ادائے حساب نکالیگا۔ اُس صوفی نے یہانتک سورہ نوح پڑھی اور اُسکے معانی خیال کئے جب یہ آیت پڑھی ایک نعرہ مارکر زمین پر گر پڑا چنانچہ ایک شبانہ روز بیہوش رہا جب ہوش آیا تحیر ہوا کہتے ہیں کہ تا وقتیکہ وہ درویش عالم تحیر میں رہا کبھی عالم صحو

اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب فات اُس درویش کا آیا اُس نے سر سجدہ مین رکھا اور اُسی حال مین انتقال کر گیا۔ آپ یہ بیان فرما کر رونے لگے کہ آپکے گریہ کا اثر تمام حاضرین پر کیا اور یہ بیت زبان مبارک سے ارشاد فرمائی بیت چون جان محبان زجہان برگیرند + آنجا ملک الموت کجا یابد جائے + اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جسکو اپنا دالہ و حیران بناتے ہین اُسکو چشم بینا عنایت فرماتے ہین کہ وہ تمام عجائب وغرائب زمین و آسمان ومافیہا دیکھتا ہے اس سے اُسکی محبت زیادہ ہوتی ہے اور مرتبہ عشق اُسکو حاصل ہوتا ہے پھر وہ قرار نہین پکڑتا۔ عالم سکر مین ہوجاتا ہے۔ حضرت یہ بیان فرما رہے تھے کہ عالم سکر آپ پر طاری ہوا اٹھ کھڑے ہوے اور دیر تک متحیرانہ کھڑے رہے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔

مجلس سوم روز پنجشنبہ دوم شعبان المعظم سنہ مذکور۔ گفتگو در ذکر مہتر ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام ہو رہی تھی۔ دولت قدمبوسی حاصل ہوئی۔ اُسوقت مجلس شریف مین مولانا برہان الدین غریب اور مولانا شمس الدین یحیٰے اور دیگر اصفیائے عظام حاضر تھے۔ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بہت نعمتین عطا فرمائی ہین کہ دنیا مین بہت کم آدمیون کو یہ بات نصیب ہوئی ہے اوّل یہ کہ مجھے امت حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین پیدا کیا ہے۔ دوسرے یہ کہ مین ملت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام مین ہون تیسرے یہ کہ مین تابع مذہب امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ کا ہون چوتھے یہ کہ مجھے مسلمان پیدا کیا اور اس کلمہ پاک کا صدق دل سے کہنے والا بنایا۔ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کو اس دنیا مین پیدا کیا انکے والد نے خوف نمرود مردود سے آپکو ایک غار مین پھینکدیا اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے اُنہین وہان پرورش کیا یعنے آپکے انگوٹھے سے جوئے شیر جاری کی کہ اُس سے آپکا طعمہ ہو۔ چنانچہ ابراہیم علیہ السلام اُس غار مین چودہ برس تک رہے ایک روز حضرت ابراہیم علیہ السلام ہنگام شب غار سے باہر نکلے ماہ کو درخشان (چاند) پایا آپنے اس خیال سے کہ پیدا کرنیوالا جہان کا یہی ہے اُسے سجدہ کرنا چاہا اس تہیہ مین تھے کہ وہ

غروب ہوگیا آپنے خیال کیا کہ اپنی حالت پر برقرار نرہنے والا خدائی کے قابل اور سزاوار نہین اُسکو ڈھونڈھنا چاہیئے جسنے اسکو پیدا کیا ہے اسی حال مین شب گزری دن نکلا۔ آفتاب برآمد ہوا آپنے اُسکی نسبت بھی سوچا کہ یہی آفرینندہ ہے مگر پھر چاند کا خیال کیا کہ وہ بھی ایسا ہی روشن اور چمکدار تھا الا قایم نرہا شاید یہ بھی ویسا ہی ہو۔ دوپہر کے بعد آفتاب کو زوال شروع ہوا اور بوقت شام زرد ہوکر غروب ہوگیا آپکو اُسکی جانب سے بھی بدظنی ہوئی اور اس امر کی تلاش ہوئے کہ معبود حقیقی کو دریافت کرین غار سے نکلکر اپنے باپ آذر کے گھر آئے یہ آذر بت تراش تھے ایسے اچھے بت بناتے تھے کہ اُس زمانے مین انکا ثانی نہ تھا۔ آذر بت بناکر حضرت ابراہیم کو دیتے کہ آپ اُنھین بازار مین بیچ لاوین آپ انکی گردنون مین رسیان باندہکر بازار مین لیجاتے اور پھر قیمت اُسکی اپنے والد کو دیتے یہ خبر نمرود کو پہونچی کہ آذر بت تراش کا لڑکا ابراہیم نام ہمارے بتون کی توقیر مین رخنہ اندازی کرتا ہے اور اُنکے گلے مین رسی باندہکر بازار مین فروخت کے لئے لاتا ہے کچھ عظمت وشان کا خیال نہین کرتا اسکی یہ ہے کہ میرے ملک مین خلل پڑیگا کہ اُسکا نام سنتے ہی میرے بدن مین لرزہ ہوتا ہے اسکا زندہ رہنا اچھا نہین۔ الغرض قصص مین مذکور ہے کہ ایکدفعہ بروز عید جبکہ آذر نے بتخانہ نمرود کو آراستہ کیا کہ نمرود اُس روز واسطے زیارت کے آنیوالا تھا البتہ اُسکے آنے مین کچھ دیر تھی کہ آذر کو گھر کا کوئی کام یاد آیا حضرت ابراہیم سے یہ کہکر کہ بادشاہ کے آنے تک تم بیٹھے رہو اور خوب محافظت کرو مین بھی تھوڑی دیر مین آتا ہون چلا گیا۔ ابراہیم علیہ السلام دربتخانہ بیٹھے تھے یکایک غیرت پیغمبری نے جوش کیا۔ تبر لیکر بتون کے روبرو گئے۔ اُنکے آگے طرح طرح کے کھانے چنے ہوئے تھے آپنے اُن سے مخاطب ہوکر کہا۔ یہ گرم گرم کھانے کسواسطے نہین کھاتے۔ کیا تمہین کھاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ جب اُنھون نے کچھ جواب ندیا آپ نے تبر سے اُنکی شکلین بگاڑین۔ ہر ایک بت کو سقیم الاعضا کردیا اُنکے درمیان ایک بت بہت بڑا تھا اُسے بھی کئی ضربین لگائین اور وہ تبر اُسکے کندھے پر رکھدیا اور آپ باہر آگئے اور چوکسی کرنے لگے۔ تھوڑی دیر مین آذر آئے اور بتخانہ مین جاکر دیکھا تو انکا حال خراب پایا باہر نکلے اور ابراہیم

علیہ السلام سے پوچھا کہ ابراہیم کو کس نے خوار کیا - آپنے جواب دیا مجھے اندر کا حال معلوم نہیں - البتہ باہر سے
مین نے دیکھا ہے کہ یہ بڑا بت کھڑا ہوا تبر سے تمام بتون کے سر توڑ ڈالے اور پھر اپنے مقام مین
آکر بیٹھ گیا - آذر نے کہا کہ چلنا پھرنا کام جاندارونکا ہے - ان میں جان نہین یہ کیونکر چل پھر سکتے
ہین - آپنے جواب دیا کہ جب یہ کسی مصرف کے نہیں چلا پھرا تک ان سے جاتا یہ شفاعت کیا خاک
کرینگے - ایسی چیز سزاوار پرستش کے نہین ہے - آذر یہ سنتے ہی متنبہ ہوئے اور خیال کیا کہ یہ پیغمبر ہیں
جن کا حال صحیفونمیں مسطور ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا - کہ اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے پاس مہتر جبرئیل علیہ السلام کو بھیجا اور حکم دیا کہ نمرود کے پاس جاکر اُسے تلقین
کرو کہ اللہ تعالیٰ واحد پر ایمان لائے - حضرت ابراہیم اس حکم کے ہوتے ہی نمرود کے پاس تشریف لے گئے
اور رسالت اپنی ظاہر کی - آپکا روئے مبارک دیکھتے ہی بیدینوں کے اجسام مین لرزہ پڑا - نمرود
سے کہنے لگے کہ اے نمرود فتنہ قائم ہوا - ہماری دولت اور عظمت کو اس مرد سے خلل پہنچے گا -
اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام کی جماعت کو تقویت ہوئی اور اظہار نبوت
علانیہ کیا گیا - نمرود مردود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بلاکر کہا کہ اگر آپ کوئی معجزہ براے اثبات
رسالت دکھاوین پھر البتہ ہم دین حق اختیار کرلینگے - آپنے جواب دیا کہ جو معجزہ تم طلب کروگے
میں باذن حق دکھاسکتا ہوں - کافروں نے آپس مین صلاح اور بعد صلاح کے کہا کہ آپ مردہ
زندہ کردین اگر مردہ زندہ ہوگیا - ہم آپ کی نبوت کے قایل ہوکر دین حق اختیار کرلینگے - آپنے
منظور کیا اور مشرکون سے کہا کہ بیجان چیز لاؤ - اُنھون نے چار مرغ مار کر ایک جگہہ کوفتہ کئے
کہ گوشت ایک دوسرے کا آپسمین مل گیا - کچھہ امتیاز علیحدگی باقی نہ رہا - القصہ اُن چاروں مرغ
کے گوشت کو ملا جلا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لائے اور عرض کی کہ آپ ان چارون کو
زندہ کرین مہتر ابراہیم علیہ السلام نے دعا مانگی - فرمان باری تعالیٰ ہوا - کچھہ مضائقہ نہیں ہم اُن کافرون
کی خواہش تیرے ہاتھ سے پوری کرائینگے - آپ اس فرمان کو سنتے ہی خوش ہوئے اور اُن مشرکین
سے مخاطب ہوکر کہا کہ تم انکو آمیختہ کرلائے یہ خوب کیا اور اب اگر چاہو ان کے گوشت کو جابجا ڈال

سکتے ہو۔ کافرون نے یہ سنتے ہی چار حصے اُس گوشت کے کئے اور اُنکے متصل چار پہاڑ یا ان
تہین وہ چار حصے گوشت پہاڑیون پر ڈال آئے حضرت ابراہیم نے اُن مرغون کو طلب کیا کہ
باذن حق چارون مرغ زندہ ہوکر دوڑتے ہوئے آپکے پاس آئے۔ کافر یہ معجزہ دیکھکر حیرت زدہ ہوئے
جو اُنمین عقلمند تھے ایمان لائے الا نمرود مردود نے اپنی بیدینی و لایعقلی و شقاوت سے اس
معجزہ کو سحر بتلایا آپ برابر ہدایت نمرود مین مصروف رہتے تھے کہ نمرود تنگ آگیا تھا۔ نمرود نے اپنے
اعیان دولت سے صلاح کی کہ ایسی تجویز نکالی جاوے جس سے حضرت ابراہیم کا خرخشہ جاتا رہے
ان مردودون نے صلاح دی کہ آپ ایک آتشخانہ بناوین اور آگ دہکا کر حضرت ابراہیم علیہ السلام
کو اُس جلتی ہوئی آگ مین ڈالین کہ جلکر راکھ ہو جاوین اور یہ قضیہ مٹے۔ روایت ہے کہ نمرود
نے اُنکے اس کہنے پر عمل کیا اور ایک آتشکدہ بنایا جسمین ہزارون من لکڑی ڈالی گئی کہ طپش
اُسکی اسقدر تھی کہ ساٹھ کوس تک گرمی پہونچتی تھی۔ جانور ہوا مین نہ اُڑ سکتے تھے اگر اُڑتے
سوختہ ہو جاتے۔ الغرض جب وہ آگ بہمہ وجوہ کامل ہوگئی تب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو
بلاکر تبلیغ کی اور اُنکو باز نہ آتے دیکھکر اُس آتش افروختہ مین ڈالا۔ تمام آسمان اور زمین کے فرشتے
اِس تماشے کو دیکھنے آئے اور حضرت کے آگ مین پڑتے ہی کہنے لگے۔ زہے عاشق صادق ابھی
حضرت راہ مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور عرض کی کہ آپ کو
اگر طلب امداد ہو فرمائیے کہ مین اپنے پر سے اس آگ کو ٹھنڈا کردون آپنے جواب دیا کہ مجھے تجھ سے
طلب نصر و عون (مدد) نہین ہے جسنے مجھے اس آگ مین ڈالا ہے وہ آپ میری حمایت کریگا
حضرت جبرئیل علیہ السلام نے یہ سنتے ہی سر بسجدہ ہوکر درگاہ خداوندی مین عرض کی کہ الٰہی
جو صدق اور محبت مین نے حضرت ابراہیمؑ مین دیکھی وہ آج تک کسی مین نظر نہ آئی۔ الغرض جب
حضرت ابراہیمؑ یہ بات حضرت جبرئیلؑ سے کہی اُسیوقت اُس آتش افروختہ کو فرمان ہوا یَا نَارُ
كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلٰٓى اِبْرَاهِيْمَ ٥ (یعنے اے آگ سرد اور سلامتی والی ہوجا ابراہیم کے
حق مین) اِس فرمان کے پہونچتے ہی کل آتش مبدل بباغ ہوگئی۔ فرد۔ آن نوے باغ و گلستان تازہ شد

ہمہ جا از بوے گل جان تازہ شد۔ قصہ مختصر اُس آتش مین جو باغ ہو گئی تھی۔ ایک تخت پیدا ہوا حضرت ابراہیمؑ نے اُس تخت پر جلوس فرمایا۔ دختر نمرود بھی اپنے محل کے اوپر اُس تماشے کو دیکھنے چڑہی تھی۔ اللہ تعالیٰ کو اُسپر فضل کرنا منظور تھا تمام پردہاے ظاہری اُسکی نگاہ سے اُٹھ گئے اور اصل معاملہ اُسنے دیکھا کہ آتش گلزار ہو گئی ہے اور حضرت ابراہیم بہزاران جاہ وجلال ایک تخت پر تمکن ہین وہ فوراً ایمان لائی اور صدق دل سے مسلمان ہوئی۔ اسقدر بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھوں مین آنسو بھر لاے اور ارشاد فرمایا کہ اگر خطاب سلامتی کا نہوتا ہر آئینہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو سردی سے نقصان پہونچتا اور شدت سردی سے انتقال فرماتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُس آگ کے بجھہ جانے کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام باہر نکلے اور سب مشرکین نے اُنکو صحیح وسلامت پایا ازحد خجل ہوئے اور نمرود نے بلاکر کہا اے ابراہیم تم علم سحر مین کامل ہو کہ ہلاکت سے اپنی جان بچالیتے ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت گمراہی نمرود کی کمال کو پہونچی اور وہ باوجود نصیحت بسیار ایمان نہ لایا۔ حق تعالیٰ نے اُسکو اور اُسکی قوم کو بلاے پشہ مین مبتلا کیا وہ سب ہلاک ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم فریدالحق والدین قدس سرہ سنا ہے کہ جس روز لشکر نمرود مردود کی ہلاکی کے واسطے لشکر پشہ نامزد ہوا ایک پشہ ایک آدمی کی ہلاکی کے لئے تقسیم ہوا تھا کہ وہ پشہ اُس شخص کے ماہین ابرو ڈنک مارتا اور وہ شخص اُسکے زہر سے مرجاتا تھا۔ اے درویش مقصود اس سے دکھلانا تھا کہ پشہ جیسی کم مقدار چیز انسان کی ہلاکت کو کافی ہے اور انسان محض لاچار ہے اگر ایک ذرہ قہر باریتعالیٰ کا ہو اس دنیا ومافیہا کی ہلاکت کو کافی ہے۔ شرق سے غرب تک زیروزبر ہو سکتا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قصص انبیا مین مرقوم ہے کہ جس پشہ نے نمرود کو ہلاک کیا وہ لنگڑا تھا۔ اور ایک پیر اُسکا ٹوٹا ہوا تھا جسوقت لشکر پشہ براے ہلاکت قوم نمرود نامزد ہوا۔ اس لنگڑے پشہ نے التجا کی الٰہی مین ضعیف ہون لنگڑا ہون۔ ایک پیر میرا ٹوٹا ہوا ہے۔ مجھہ سے کیا کام بن آویگا تو ہی فضل اپنے سے میری معذوری کا خیال کرکے مجھے معاف فرماویگا۔ حکم الٰہی ہوا کہ اے پشہ فکر نکر۔ ہمنے تیری یہ عجز اور

زاری قبول کی اور قوت ہلاکت اُس مردود کی تجھے عنایت کی تو ہی اسکو ہلاک کریگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایدرویش ستانا کسی چیز کا مطلق اچھا نہین ہے جو دوسرے کو بیکل کریگا آپ بھی کل نہین پاویگا۔ نمرود نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ایذا دی جیسا اُسکا بدلہ پایا ظاہر ہے جو بویگا وہی کاٹیگا اگر گیہوں بو ویگا گیہوں کاٹیگا کشت کا زندہ کی ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد ہلاکت نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم تیاری خانہ کعبہ ہوا۔ آپنے عمارت خانہ کعبہ تیار کی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ابراہیم علیہ السلام کو فرمان ہوا کہ جو شئے آپکے نزدیک سب سے زیادہ عزیز ہو آپ اُسے راہ حق مین قربان کرین اُسی رات خواب مین بھی دیکھا کہ ایک کہنے والا کہتا ہے کہ اے ابراہیم دوست ترین از جملہ اشیاء اسماعیل علیہ السلام ہے اسے اللہ کی راہ مین قربان کرو جب آپ خواب سے بیدار ہوے تجدید وضو کی اور اسماعیل علیہ السلام کا ہاتھ پکڑ کر خانہ کعبہ مین لیگئے اور اُنکو ذبح کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام دُنبہ بہشتی لے آئے اور عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہمنے قربانی اسمعیل علیہ السلام قبول کی۔ دعوی محبت مین تمکو صادق پایا اب بجائے اسماعیل کے اس گوسفند بہشتی کی قربانی کیجئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اول صاحبزادے آپکے مہتر اسحاق علیہ السلام ہین جب وہ متولد ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام نہایت شاد ہوئے شکر خدائے عزوجل ادا کیا اسی اثنا مین جبرئیل تشریف لائے اور سلام پروردگار عالم پہونچایا اور کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہی کہ اس لڑکے سے ستر ہزار پیغمبر پیدا ہونگے۔ اور یہ لڑکا خود پیغمبر مرسل ہوگا اور ہمنے تجھکو صاحب ملت کیا کقولہ تعالیٰ مِلَّةَ اَبِيكُمْ اِبْرَاهِيمَ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام نے یہ سنا فوراً اپنی جگہ سے اُٹھے تجدید وضو کی اور دوگانہ نماز شکرانہ ادا فرمائی۔ الغرض بعد مہتر اسحاق علیہ السلام مہتر اسمعیل متولد ہوے مہتر اسحاق علیہ السلام بی بی سارہ اور مہتر اسماعیل علیہ السلام بی بی ہاجرہ سے تولد ہوے تھے جسوقت تولد فرزند کی خبر آپکو پہونچی بنہایت شاد ہوے اور شکر باری تعالیٰ فرما رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا یا ابراہیم آپکے اس فرزند سے ایک بھی پیغمبر تولد نہوگا۔ البتہ یہ خود پیغامبر مرسل ہین اس کلام سے حضرت ابراہیم

از حد دل تنگ ہوئے کہ ایک فرزند سے اسقدر پیغمبر متولد ہونگے اور اُنسے ایک بھی نہین تہوڑی دیر مین حضرت جبرئیل بار دوم نازل ہوئے اور کہا فرمان حق ہے کہ تم اسقدر دل تنگ کیون ہوتے ہو مین ذریت اسمعیل علیہ السلام سے اُس پیغمبر کو پیدا کرونگا جسکے باعث زمین و آسمان پیدا ہوئے ہین اور وہ پیغمبر آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم ہین جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یہ مژدہ جانفزا سنا ہزار رکعت نماز شکرانہ ادا فرمائی - اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش دنیا مین کوئی شخص خالی از سعادت نہین - ہر شخص مین سعادت شامل ہے خواہ دینی ہو یا دنیاوی - البتہ بڑے خوش نصیب وہ لوگ ہین جنمین یہ دونون سعادتین مرکب ہون - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب خطاب خلیل کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیا گیا حضرت جبرئیل علیہ السلام واسطے امتحان کے آئے اور بام خانہ کعبہ پر کھڑے ہوکر ایک مرتبہ اللہ کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام وہان موجود تھے اس نام پاک کے سنتے ہی ایک نعرہ مار کر گر پڑے اور بیہوش ہوگئے جب تہوڑی دیر مین ہوش آیا چارون طرف دیکھا کہ اس لفظ کا کہنے والا نظر آوے کوئی نظر نہ آیا - جب نگاہ بالائے بام خانہ کعبہ پڑی ایک شخص کو دیکھا کہ وہ کھڑا ہوا ذاکر ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام اُسکے نزدیک گئے اور کہا اے خدا کے دوست ایک مرتبہ وہ نام پاک پھر لے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ مین بے شکرانہ لئے وہ نام اب نہین لیتا - آپنے فوراً اُس سے کہا کہ مین اپنا تمام مال فدا اس نام کے کرتا ہون - اُنہون نے ایک مرتبہ اللہ کہا - آپ مدہوش ہوئے جب ہوش آیا پھر فرمایش کی جبرئیل علیہ السلام نے کہا اب کیا دوگے - حضرت نے کہا اب جان فدا اس نام کے کرتا ہون حضرت جبرئیل یہ بات سنتے ہی اپنے مقام کو واپس گئے اور وہان پہونچکر سر بسجدہ ہوکر عرض کی کہ الٰہی فی الواقع ابراہیم صادق اور محب ہے مین نے جسقدر خیال کیا تھا اس سے صد چندان اُنکو زیادہ پایا - اسکے بعد گفتگو دربارہ مُہر نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی - آپنے ارشاد فرمایا کہ مُہر نبوت کا دیکھنے والا آتش دوزخ مین نجائیگا کیونکہ زیارت مُہر نبوت سے آتش دوزخ حرام ہو جاتی ہے - چنانچہ مروی ہے کہ ابوجہل نے

حیلہ برائے زیارت مہر نبوت کیا یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے طالب کشتی ہوا آپنے قبول فرمایا اور کپڑے اُتار کر جانا چاہتے تھے کہ فرمان پہونچا یا محمد کپڑے پہنے ہوئے کشتی کو جائیے کہ وہ بوجہ نہ دیکھنے مُہر نبوت کے دوزخ مین جاوے۔ اگر مُہر نبوت دیکھہ لیگا آتش دوزخ اپر حرام ہو جائیگی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعد وصال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مُہر نبوت آپکے جسم اطہر سے اٹھالی گئی تھی۔ آپکے نہلانے والون سے منقول ہے کہ اُنہون نے وقت غسل شریف مُہر نبوت نہین دیکھی۔ بعد وصال حضرت جبرئیل علیہ السلام آکر لیگئے اور اُس سے دروازہ ہائے آسمان پر مہر کی گئی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے سنا ہے کہ ہر سال شب برات کو حضرت جبرئیل علیہ السلام مع ہزارہا ملائکہ مقربین بام خانہ کعبہ پر آکر طلب آمرزش برائے امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کرتے ہین۔ آپ یہ فوائد بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی۔ حضرت ہتیہ نماز مین مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس چہارم۔ بتاریخ ہفتم ماہ مذکور روز پنجشنبہ سعادت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو مہتر ادریس و مہتر اسحاق علیہما السلام کے بارہ مین ہو رہی تھی۔ مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین غریب اور مولانا فخر الدین زرادی و عزیزان دیگر رحمہم اللہ علیہم حاضر مجلس شریف تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ عز اسمہ نے مہتر ادریس علیہ السلام کو دولت علم سے اسقدر مالا مال فرمایا تہا کہ آپکے برابر عالم اور دوسرے پیغمبر نہین ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر ادریس علیہ السلام علم رمل مین بھی کامل اکمل تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اُسوقت کے تمام طالبعلم حضرت ادریسؑ کی خدمتمین برائے حصول علم حاضر ہوتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے ایک روایت مین دیکھا ہی کہ موجد علم رمل کے مہتر ادریسؑ ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ کتب قصص مین مرقوم ہی کہ اللہ تعالےٰ نے چار پیغمبرون کو عمر ابد عطا فرمائی ہی اول ادریسؑ او بہشت مین زندہ موجود ہین دوم عیسےٰ اور وہ آسمان چہارم مین زندہ موجود ہین سوم مہتر خضرؑ کہ اُنکو عمر ابد عطا فرماکر تری مین رکہا ہی چہارم مہتر الیاسؑ کہ وہ خشکی مین ہیری گمراہان کرتے ہین ان چارون اولو العزم پیغمبرونکو اللہ تعالیٰ نے

عمر ابد عطا فرمائی ہے یہ ہر چہار انقراض عالم تک زندہ موجود رہینگے اور بوقت خاتمہ عالم انتقال فرمائینگے۔ آپنے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ادریس کو بہشت مین لیگئے اور ان سے کہا گیا کہ آپ یہین رہین یہین مقام آپکا ہے آپ بفراغ خاطر عبادت الٰہی کیجیے آپ بہشت مین رہتے تھے ایک روز تمام مکانات انہین دکھلائے گئے آپنے ہر ایک قصر کے متعلق پوچھا یہ کسکے ملک مین ہین اللہ تعالےٰ نے انکو بتلایا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متصل پہونچے ایک عالی شان قصر معاینہ کیا کہ اسکے متصل چار بڑے بڑے محل اور بھی تھے۔ آراستگی مین کل بہشت کے مکانون سے ہزار حصہ زیادہ آراستہ آپنے دریافت کیا کہ یہ محل کسکے واسطے ہین جواب آیا یہ محل حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے اور بقیہ چار محل انکے چارون یارون کے ہین۔ پس مہتر ادریس علیہ السلام نے دعا مانگی کہ الٰہی کاشکے مین یکے از امتیان محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہوتا خوب ہوتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب مہتر اسحاق علیہ السلام بی بی سارہ سے متولد ہوئے اُس شب تمام بتخانون کے بت سرنگون ہوئے اور اُن بتون سے آواز آتی تھی کہ لا الٰہ الا اللہ اسحاق نبی اللہ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب مہتر اسحاق علیہ السلام جوان ہوگئے اور روائے پیغمبری انکو عطا ہوئی پیوستہ شب و روز عبادت الٰہی مین مصروف رہتے تھے کسیوقت خوف و ہیبت الٰہی سے غافل نہوتے تھے ہر وقت انکے جسم مطہر مین خوف الٰہی سے لرزہ رہا کرتا تھا۔ رات بھر عبادت الٰہی مین مصروف رہتے اور صبح سے تا شام دعوت حق کرتے۔
راوی نے روایت کی ہے کہ کل عمر حضرت کی اسی طریقہ پر تمام ہوئی اور یہ معجزہ انکا کسقدر عظیم الشان ہے کہ ستر ہزار پیغامبر انکی اولاد مین ہوئے۔ آپ صاحب ملت بنی اسرائیل ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر اسحاق علیہ السلام سے ایک روز وظیفہ انکا فوت ہوگیا۔ آپکو نہایت خوف و رنج ہوا ستر برس تک اس سبب سے روتے رہے کہ تمام گوشت و پوست انکے رخسارون کا بہ گیا تھا ان ستر برس مین آپنے اسقدر دراز سجدہ کیئے کہ ایک سجدہ ایک سال یا اس سے کچھ کم و بیش ہوتا تھا ایک روز کسی نے انسے دریافت کیا کہ اے اسحاق جسقدر تم روتے ہو اسقدر اور کوئی بھی روتا ہی ہوگا آپنے جواب دیا کہ اے مسلمان بھائی یہ سب گریہ شرمندگی یوم قیامت کی وجہ سے ہے جسروز

مجھے زندہ کرینگے مبادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے روبرو لیجا کر کہین کہ یہ آپکا فرزند ہی - اس سے وظیفہ قضا ہوا تھا مین شرم سے مونہہ دکھلا سکونگا - حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اولیا و انبیا پر ایک تقصیر کی وجہ سے بھی عتاب ہوگا حسنات الابرار سیات المقربین اسی جگہ سے ہے یہی وجہ ہے کہ اُنہون نے اپنی تقصیر کی اسقدر عذر خواہی کی ہی کہ اور ایک تقصیر ہونے سے کئی سال تک اُسکی یاداشت مین اپنے نفس کو تکلیف پہونچائی ہے اور برسون روتے رہے ہین کہ اس سبب سے اللہ تعالی اُنکا گناہ معاف فرمائے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ انسان کو ہر حال مین درمیان خوف و رجا کے رہنا چاہیئے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ بعد فراغت نماز و اوراد وقت فجر حکایت انبیا علیہم السلام بیان فرماتے تھے اور ارشاد فرماتے تھے کہ بیان حالات انبیا و اولیا کفارہ گناہان ہے جو شخص انبیا علیہم السلام و اولیاے کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا ذکر کرتا ہے اور اُنکے طریقہ پر چلتا ہے اللہ تعالی آتش دوزخ اسکے جسم پر حرام فرماتا ہے اور وہ شخص بروز قیامت زمرہ انبیا و اولیا مین مبعوث ہوگا اور اُنکے ساتھ بہشت مین جائیگا حضرت خواجہ ادام اللہ برکاتہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ تہیۂ نماز مین مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علی ذلک ؎

مجلس پنجم - بتاریخ ہفتم ماہ رمضان المبارک سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو فضیلت ماہ رمضان المبارک و قصہ یعقوب و یوسف علیہما السلام و فوائد دیگر مین ہو رہی تھی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر صحن جماعت خانہ مین تشریف فرما تھے - اس نیازمند نے پہونچتے ہی قدمبوسی کی آپنے سر قدمون سے اُٹھا کر نوازش فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ "نیکو آمدی اے افضل الشعرا" مین دوبارہ شکریہ عنایت مخدوم کا بجا لایا آپنے بیٹھنے کو ارشاد فرمایا اُس روز مجلس شریف مین مولانا شمس الدین یحیی مولانا فخرالدین زرادی مولانا شہاب الدین مذکر اور بہت سے اصفیاے اہل صفہ رحمہم اللہ علیہم حاضر خدمت تھے - آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک عجب بابرکت مہینا ہے یہ ماہ کلی رحمت و برکت سے مملو ہے - حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سال مین جسقدر خیر و برکت نازل ہوتی ہے اتنی ماہ رمضان مین ہر روز نازل ہوتی ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کی رسم تھی کہ ماہ رمضان المبارک کے آتے ہی تمام کام چھوڑ کر خلق سے عزلت اختیار فرماتے آپ ارشاد فرماتے تھے کہ ماہ رمضان رحمت و غنیمت ہے اور اسکی مثال اسطرح ہے - کہ جب ایک فتحیاب لشکر اُس سرزمین پر پہونچتا ہے جہان وہ لشکر جو فرار ہوا مقیم تھا اور اپنے چارون طرف مال غنیمت پڑا ہوا دیکھتا ہے اسیطرح ماہ رمضان المبارک مین ہر چہار طرف سعادت و غنیمت ہی بکھری ہوئی ہی آدمیونکو چاہیے کہ جو کچھ اُنسے ہو سکے اس ماہ مین ریاضات و مجاہدات کرین کہ ثواب بے اندازہ انکو حاصل ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ فرید الحق والدین قدس سرہ کی عادت تھی کہ بعد تراویح آپ دو رکعت نماز مین آپ ختم قرآن شریف فرماتے تھے اور اُسی وضو سے نماز فجر ادا فرماتے بیس سال تک حضرت نے یہی ورد رکھا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس وقت روزہ دار روزہ افطار کرتے ہین فرمان ہوتا ہے کہ مین نے انکو مع اہل بیت کے آتش دوزخ سے خلاصی دی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے بارہ فرزند تھے یوسف علیہ السلام سب سے چھوٹے تھے حضرت یعقوب سب سے زیادہ حضرت یوسف کو محبوب رکھتے تھے کبھی اپنے پاس سے جدا نکرتے تھے اور وقت وعظ حضرت یوسف کو سامنے بٹھا کر وعظ فرماتے تھے بڑے بھائیون کو اس امر سے رنج پہونچا - آپسمین صلاح کی کہ کوئی حیلہ پیدا کر کے یوسف علیہ السلام کو یعقوب علیہ السلام سے جدا کرا دین پھر یعقوب علیہ السلام خالص ہمارے واسطے ہو جائینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شب مہتر یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا کہ آفتاب و ماہتاب مع تمام ستارگان مجھے سجدہ کرتے ہین - آپ یہ خواب دیکھکر بیدار ہوئے اور یہ خواب اپنے والد سے کہا آپنے ارشاد فرمایا اے جان پدر یہ خواب اپنے بھائیون کے آگے نہ کہنا ورنہ نتیجہ اچھا نہوگا کقولہ تعالےٰ اِذْ قَالَ یُوْسُفُ لِاَبِیْہِ یٰاَبَتِ اِنِّیْ رَاَیْتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوْکَبًا وَّ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ رَاَیْتُھُمْ لِیْ سٰجِدِیْنَ ۝ قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقْصُصْ رُءْیَاکَ عَلٰٓی اِخْوَتِکَ فَیَکِیْدُوْا لَکَ کَیْدًا ؕ اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے یوسف شیطان دشمن قدیم کمینگاہ مین ہے - اگر تونے اس خواب کو ظاہر کیا اپنے تئین معرض ہلاکت مین ڈالیگا - چونکہ حضرت

یوسف علیہ السلام طفل خورد سال تھے خواب اپنے دل مین پوشیدہ نرکھہ سکے بہائیون سے اظہار
خواب کیا - یہودا جو سب سے بڑا تھا اُسنے جواب دیا کہ ہر آئینہ یہ بادشاہ ہوگا اور وہ اس خواب کو
سنکر اور زیادہ محبت رکہنے لگینگے - القصہ اُس روز سب جمع ہوکر یعقوب علیہ السلام کے پاس
آئے اور عرض کی کہ ہم شکار کو جاتے ہین یوسف کو بھی ہمارے ساتھ بہیجد یجئے کہ اسکی طبیعت
کُند نہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے انکار کیا آلا اُنکا الحاح زیادہ دیکھکر اجازت دی اور
اُن سے کہا کہ محافظت یوسف کی بہت اچھی طرح کرنا ایسا نہو کہ بھیڑیا کھاجائے اور تم شکار مین مصروف
رہو - انہین خاصا بہانہ ہاتھ لگا - یہ بیان فرماتے ہی خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر
لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ جب وقت نزول بلا آتا ہے عقل زائل ہوجاتی ہے اچھی بات بھجائی
نہین دیتی اللہ تعالےٰ یاد نہین آتا اگر حق یاد آوے ہر آئینہ بلا نازل نہو - اگر مہتر یعقوب علیہ
السلام یوسف علیہ السلام کو سپرد حق تعالیٰ فرماتے ہر آئینہ رنج و محن اُنکو بالکل نہ دیکھنا پڑتا لیکن
اُنہون نے لڑکون کے سپرد کیا اسوجہ سے بلائے فراق مین مبتلا ہوئے الغرض وہ شکار کہیلنے
گئے اور بر وقت واپسی یوسف علیہ السلام کو کوئین مین ڈال آئے - مہتر جبرئیل علیہ السلام
کو اسوقت فرمان ہوا کہ اے جبرئیل برادران یوسف نے اُسکو کنوے مین ڈالا ہے جلد جا کہ
گرنے سے اُسکو ایذا نہ پہونچے کہ کنوے مین اُسکو وحشت ہو کہ وہ تنہا اور لڑکا ہے - القصہ
جبرئیل علیہ السلام ایک چشم زدن مین پہونچے اور یوسف علیہ السلام کو گود مین سنبھالکر ایک
اچھی جگہ اُتارا اور خرقہ لاکر پہنایا اصل خرقہ اُسی جگہ سے ہے وقت عشا برادران یوسف حضرت
یعقوب علیہما السلام کے پاس آئے زاری کرتے تھے روتے ہوئے کہا کہ یوسف کو بہیڑیا لیگیا
ہر چند ہمنے بچہا کیا الا نہ پایا حضرت یعقوب علیہ السلام یہ سنتے ہی نعرہ مار کر بیہوش ہوگئے
جب ہوش آیا کہنے لگے کہ ع خود کردہ خویش اچہ کردہ با جو شخص مخلوق کا بہروسا کریگا اور خالق
سے غافل ہوگا اُسے یہی پہل ملیگا - اگر وقت رخصت مین یوسف ؑ کو سپرد حق کرتا - البتہ وہ
مجھسے جدا نہوتا یہ کہکر کہڑے ہوگئے اور کہنے لگے رضینا بقضاء اللہ تعالےٰ یعنے مین راضی ہون

ساتھ قضائے خدا تعالی کے الغرض مہتر یعقوب علیہ السلام فراق یوسف علیہ السلام مین اسقدر روئے کہ انکھین انکی جاتی رہین گھر کا نام بیت الاحزان رکھا تھا۔ چالیس برس تک یہی حالت رہا کہ آپ نے روز کو روز نجانا اور نہ شب کو شب۔ فراق یوسف علیہ السلام مین رات دن رونے سے کام تھا حضرت حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کرکے رو پڑے اور یہ رباعی زبان مبارک سے ارشاد فرمائی رباعی یعقوب چہل سال زہجران بگریست ✤ نابینا شد ز درد چندان بگریست ✤ سوز دل او کسے چہ داند کہ چہ بود ✤ او داند و آنکس کہ زہجران بگریست اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر یعقوب علیہ السلام کو بھوک لگتی حضرت یوسف علیہ السلام کا نام لیتے کہ پیٹ بھر جاتا سات روز تک احتیاج طعام نہوتی۔ ایک روز حضرت جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یہ طعنہ دیا کہ اے یعقوب اگر تم یوسف کے پیدا کرنے والے ہوتے ہر آئینہ انکی دوستی مین مشغول رہتے۔ دیگر خلق کا کیا حال ہوتا۔ آپنے فرمایا کہ اے بھائی جبرئیل یہ طعنہ روز اول دینا چاہیئے تھا اب جبکہ دل دوستی و محبت سے بھر گیا۔ لاحاصل ہے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اے یعقوبؑ دوستی یوسف کی کم کرو اب اس سے کیا فائدہ ہے یہ فرما کر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی مشائخ رضی اللہ عنہم سنا ہے کہ اہل سلوک کا مقولہ ہے کہ درویش جسوقت محبت حق کا دعوی کرکے بغیر اسکے سے مشغول ہوتا ہے اس پر صد ہزارہا بلائین نازل کی جاتی ہین چنانچہ مہتر یعقوب علیہ السلام نے دعوئے محبت کیا تھا۔ بعدہ محبت یوسف نے اُنکے دل مین جگہ پکڑی۔ اسی سبب سے بلائے فراق اُنپر نازل ہوئی کہ چالیس سال تک فراق یوسف مین روتے رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وے ملے ہوئے ایک عرصہ گذرا فرمان حق ہوا کہ اگر آئندہ نام یوسف زبان پر لاؤگے نام تمہارا جریدہ پیغامبران سے خارج کیا جایگا اے درویش سوائے حضرت یعقوبؑ کے اور کسیکی مجال نہ تھی کہ اس فرمودہ کو بجا لاتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت یوسف کو اُنکے بھائی قعر چاہ مین ڈالکر چلے گئے تھوڑی دیر مین سوداگرونکا ایک طائفہ وہانسے گذرا کوئی آدمی اُس گروہ مین پیاسے تھے کنوئے پر پانی

اُنکالکر پینے کے واسطے آئے ڈول اندر ڈالا یوسف علیہ السلام نے ڈول پکڑ لیا وہ اس امر سے ناواقف
تھے۔ ڈول کے کھینچنے مین وقت کی وجہ دریافت کرنیکو کنوے مین نظر کی آپ پر نظر پڑی غور آیا باہر نکالا
اور دریافت کیا آپ کون ہین حضرت جوابدیا کہ بنی آدم ہون میرا قصہ طول ہے شعر۔ فی قصتی
طول۔ وانت ملول ؛ راوی نے روایت کی ہے کہ یوسف علیہ السلام کے نکلتے ہی آوازہ اُنکے
حسن کا ملک کنعان مین ہوا۔ آپکے بھائیون نے یہ قصہ سنکر خیال کیا کہ شاید یوسف کنوے مین سے
نکلا۔ سب جمع ہوکر کاروان مین آئے اور اہل کاروان سے کہا کہ یہ ہمارا غلام ہے۔ آپسے سوداگرون نے
دریافت کیا کیا تم اُنکے غلام ہو۔ آپنے فرمایا۔ ہان مین انکا غلام ہون۔ سوداگرون نے کہا اگر تم
بیچتے ہو ہم خریدار ہین۔ انکا یہی ارادہ تھا۔ سوداگرون نے کہا کہ قیمت کہو۔ اُنھون نے جواب دیا
جو تم عنایت کرو منظور ہے۔ سوداگرون نے صلاح کر کے کہا ہمارے نزدیک اُنکی قیمت سترہ کھوٹے
روپے ہین۔ اُنھون نے غنیمت جانکر وہی طلب کیئے۔ یوسف علیہ السلام رو پڑے اور اپنے دل مین
کہا سبحان اللہ یہی میری قیمت ہے۔ جبکہ کلمہ ناامیدی آپکی زبان سے نکلا فرمان حق ہوا کہ اے
یوسف جبکہ تو نے اپنے کو کمتر جانا دیکھہ اب ہم تیری قیمت تجھے دکھاتے ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکا
سبب یہ تھا کہ ایک روز یوسف علیہ السلام نے آئینہ لیکر اپنا مونہہ دیکھا اور کہا تھا۔ سبحان اللہ
زہے آفریدہ جسنے مجھے پیدا کیا اگر مجھے بازار مین لیجائین ہر آئینہ میری قیمت بہت ہو کہ کوئی شخص
ادا نکر سکے۔ پس اے درویش چونکہ یوسف علیہ السلام نے خود بینی کی تھی یہی سبب تھا کہ اُنکی قیمت سترہ
کھوٹے روپیہ مقرر ہوئے۔ پس جو شخص اپنی ذات کو یہ سمجھتا ہے کہ من ہم چیزے ہستم۔ اُسکا بھی
حال ہوتا ہے جو یوسف کا ہوا اور جو اپنی ذات کو ناچیز جانتا ہے اُسکی قیمت سوائے حق کے دوسرا نہین
جان سکتا منقول ہے کہ سوداگر یوسف علیہ السلام کو خرید کر روانہ ہوئے۔ مصر مین پہونچکر بر سر بازار کھڑا
کیا مصر کے سوداگر جمع ہوئے ہر شخص قیمت بڑھاتا تھا۔ چنانچہ یہ خبر عزیز مصر کو پہونچی وہ اپنے تمام اعیان
دولت سمیت واسطے خریداری کے بازار مین آیا اور کہا شعر بازار حسن جملہ خوبان شکستہ زر بیت
کز تو ہیچ خریدار مگر زدہ ڈھیر سا خزانہ حوالہ کر کے یوسف علیہ السلام کو خریدا۔ جب یوسف علیہ السلام نے

دیکھا کہ روپیوں کے توڑے بیشمار میری قیمت ادا ہوئے افسوس کیا کہ اگر آجکے روز میرے بھائی موجود ہوتے میری قیمت دیکھتے جون ہی کہ یہ بات آپنے خیال کی اُسی وقت فرمان ہوا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا اے یوسف قیمت تیری وہی ہے جو بھائیون کے روبرو ہوئی تھی اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب اُنپر اس سبب سے تھا کہ خود بینی نہ پیدا ہو اور غرور دلمین نہ سماجاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے وہ آدمی جو واصل الی اللہ ہوا اسکو ایسی صورت مین یہی خطاب ہوگا جو یوسف علیہ السلام کو ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے فراق یعقوب علیہ السلام کو وصال یوسف علیہ السلام سے بدلنا چاہا انکے بھائیون کی معرفت خبر بھیجی حضرت یعقوب علیہ السلام روان ہوکر مصر تشریف لائے حضرت یوسف علیہ السلام نے پیشوائی کی افواج اور ملوک صف بصف سوار ہوئے حضرت یعقوب علیہ السلام ایک ٹیلہ پر کھڑے تھے۔ ہر فوج و گروہ کو دیکھکر ارشاد فرماتے کہ میرا یوسف شاید انہین ہو۔ فوجون کے نکلنے کے بعد یوسف علیہ السلام کی سواری آئی۔ آپنے حضرت یعقوب علیہ السلام کو دیکھتے ہی گھوڑے سے اُترنا چاہا اور اُترے کہ یعقوب علیہ السلام کی بھی نگاہ پڑی غایت شوق سے دوڑ کر یوسف علیہ السلام سے لپٹ گئے اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور یوسف علیہ السلام سے کہا کہ اے یوسف تمنے گھوڑے سے اُترنے مین دیر کی اور بہت جلدی نہ اُترے اسوجہ سے تمہاری اولاد مین کوئی پیغمبر نہوگا۔ الغرض جب مہتر یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام کو بغل مین لیا نہایت نحیف پایا کہ ایک مشت استخوان تھے متعجبانہ دریافت کیا مین سمجھتا تھا کہ تم اس ناز و نعمت مین خوش و خورم اور موٹے ہوگے مگر کیا وجہ ہے کہ نتیجہ برعکس ظہور مین آیا۔ آپنے جواب دیا کہ قبلہ من آپکا فرمانا صحیح و بجا ہے مگر جسوقت مین کھانے مین ہاتھ ڈالتا تھا۔ جبرئیل علیہ السلام آکر مجھے متنبہ کرتے تھے کہ اے یوسف تیرے فراق مین تمہارے باپنے نقش آب بھی نہین دیکھا تمکو بھی لازم نہین کہ کھانا کھاؤ۔ پس اے مخدوم وہ تمام مجھے زہر معلوم ہوتا تھا اور آجتک میرا وہی حال تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و خوبی کے بیس حصے مقرر کیے منجملہ اُنکے انیس یوسف علیہ

السلام کو عطا فرمائے اور ایک حصہ جملہ خلق کو عنایت فرمایا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یوسف علیہ السلام کا رنگ اسقدر شفاف تھا کہ تمام کھانا پینا اور اسکا رنگ حلق سے نیچے اترتے ہوئے نمودار ہوتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک وقت زمانہ یوسف علیہ السلام مین بملک مصر قحط عظیم ہوا اور بارہ برس تک رہا کہ خلق شدت گرسنگی و تشنگی سے عاجز آئی اور ہلاک ہونی شروع ہوئی۔ مہتر یوسف علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر مناجات کی فوراً حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ اے یوسف فرمان حق ہے کہ خلق ہلاک ہو گی اور مر جائیگی۔ تمکو لازم ہے کہ بالائے قصر کھڑے ہو اور تمام خلق کو بلا کر برقع مونہہ پر سے اُٹھاو کہ خلق تمہارا مونہہ دیکھکر آفت گرسنگی سے نجات پاوے۔ قصہ مختصر ایسا ہی کیا گیا۔ جوق جوق آدمی آتے تھے اور آپکا روے انور دیکھکر سیر ہو کر واپس جاتے تھے۔ اُنکو سات روز تک خواہش خورش آب و طعام نرہتی تھی آپکا مونہہ دیکھنے سے ایک صورت استغراق مین رہتے تھے۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اہل سلوک نے اس باب مین ایک قول عارفانہ کہا ہے کہ خلق کو یوسف علیہ السلام کے مونہہ دیکھنے سے ایک ہفتہ سیری رہتی تھی کل بروز قیامت حق تعالی جل شانہ اپنے فضل و کرم سے جمیع مسلمانون کو داخل بہشت کر کے اُنپر اپنی تجلی کریگا اور دولت دیدار سے مشرف فرماویگا کیا عجب ہے کہ ایک مرتبہ کے دیکھنے سے ستر ہزار برس تک بے ہوش رہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت یعقوب یوسف علیہما السلام کو نہلاتے آپکے گرداگرد پردے کھڑے کرتے کہ کسیکی نظر نہ لگے اور اُسوقت کہ یوسف علیہ السلام سوداگرون کے ہاتھ فروخت ہوئے اور چشمہ آب پر پہونچے۔ سوداگرون نے کہا کہ ہان جا کر نہا آو۔ مہتر یوسف علیہ السلام پانی مین قدم رکھتے ہوئے روپڑے اور کہنے لگے سبحان اللہ میرے باپ یعقوب علیہ السلام میری اسقدر حفاظت کرتے تھے کہ جب مجھے نہلانے لگتے پردے کھڑے کرتے اور آجکے روز میرا تن عریان تمام جانوران آبی وغیرہ دیکھینگے جونہی آپنے یہ خیال کیا مہتر جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ نور کی قناتین لیجا کر یوسف کے اس پاس نصب کر دو کہ جانوران آبی اُنکے جسم کو نہ دیکھین۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما کر

آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمانے لگے کہ ہر صاحب عزت کو آخر مین خواری نصیب ہوتی ہے اور ہر خوار کو عزت دی جاتی ہے الا وہ لوگ جنکو اللہ کے نام لینے کی وجہ سے عزت ہے ہمیشہ عزیز رہتے ہین - آپ یہ فرما کر حجرہ مین تشریف لیگئے - مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس ششم - بتاریخ بستم ماہ مذکور روز پنجشنبہ - گفتگو مہتر اسمٰعیل علیہ السلام کے بارہ مین ہو رہی تھی دولت قدمبوسی حاصل ہوئی - مجلس مبارک مین مولانائے شمس الدین یحییٰ و مولانائے برہان الدین غریب و عزیزان دیگر حاضر خدمت شریف تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر ابراہیم علیہ السلام نے دوگانہ نماز شکرانہ بنائے خانہ کعبہ مع اپنے فرزند اسمٰعیل علیہ السلام ادا کی جبرئیل علیہ السلام نازل ہوے اور کہا اے ابراہیم خلیل اللہ تمہارا یہ لڑکا پیغامبر مرسل ہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر از حد شاد ہوئے اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ اے اخی جبرئیل اس لڑکے کی اولاد سے کسقدر پیغامبر ہونگے آپ نے کہا خیر (یعنے نہین) اسکی نسل سے کوئی پیغامبر نہوگا حضرت ابراہیم علیہ السلام یہ سنکر دلتنگ ہوئے کہ ایک لڑکے کی نسل سے ستر ہزار انبیا ہونگے اور ایک کی نسل سے ایک بھی نہوگا - اسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ اے ابراہیم فرمان حق ہے کہ مین اسماعیل کی اولاد مین سے ایک ایسا پیغامبر پیدا کرونگا کہ وہ ستر ہزار کے نعم البدل سے بہتر ہے وہ نبی آخر الزمان ہونگے - زمین و آسمان وما فیہا صرف اُسکی وجہ سے مین نے پیدا کئے ہین اے ابراہیم اگر مین اُسکو پیدا نکرتا ہر آئینہ زمین و آسمان و ہیجدہ ہزار عالم کو بھی پیدا نکرتا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسروز مہتر ابراہیم علیہ السلام نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تجویز کی اور آپکو قربان گاہ مین لیگئے بغیر ہاتھ پانو باندھے قربان کرنا چاہتے تھے کہ مہتر اسمٰعیل علیہ السلام نے فرمایا کہ اے پدر آپ میرے ہاتھ اور پانون باندھ دین کیونکہ خوف ہے کہ مبادا بوقت ذبح مین شدت تکلیف سے ہاتھ پانون مارون اور وہ موجب بیفرمانی ہو اور مجھے و نیز آپکو درمیان انبیا علیہم السلام شرمندہ ہونا پڑے اور روز قیامت کہا جاے کہ یہ محب صادق نہ تھا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت حضرت زکریا علیہ السلام کے سر مبارک

پر ارادہ رکھا اور پڑھنا شروع کیا آپنے شدت درد سے چلاچلا کر آوازاً ئی کہ اے زکریا اگر آہ اپنے سینہ سے نکالی نام تمہارا جریدۂ پیغامبران سے خارج کر دیا جاویگا۔ اسکے بعد گفتگو دربارہ دعا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جب مہتر آدم علیہ السلام نے دعا آمرزش گناہ مانگی یہ فرمان ہوا کہ اے آدم جبتک تم محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجوگے دعا تمہاری قبول نہوگی جب حضرت آدم علیہ السلام نے درود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر پڑھ کر دعا مانگی قبول ہوئی کقولہ تعالےٰ فَتَلَقّٰٓی اٰدَمُ مِنْ رَّبِّہٖ کَلِمٰتٍ فَتَابَ عَلَیْہِ حضرات مفسرین نے اسکی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ وہ کلمات یہ تھے۔ اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ پس اے درویش جب دعا موافق شرائط دعا کے مانگی جاوے البتہ قبول ہوتی ہے چنانچہ حدیث شریف مشہور ہے اور کلام اللہ میں ان الفاظ سے مسطور اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ اِنَّ الَّذِیْنَ یَسْتَکْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِیْ سَیَدْخُلُوْنَ جَھَنَّمَ دَاخِرِیْنَ وَاللہُ وَلِیُّ الْاِجَابَۃِ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک شخص شیخ ہرات کے مریدوں میں سے سفر میں گیا اور سات برس کے بعد پھر حاضر خدمت شیخ ہوا انہوں نے دریافت کیا کہ اس سفر میں تمنے کس کس اولیا اللہ کی زیارت کی مرید نے جواب دیا کہ میں قطب العالم کی زیارت سے مشرف ہوا ہوں شیخ ہرات نے دریافت کیا کہ تمنے اُن سے یہ بھی دریافت کیا کہ مرد کامل کون ہے اور نیم مرد کون۔ مرید نے کہا البتہ میں سوال کیا تھا اور اُنہوں نے جواب دیا کہ مرد کامل وہ ہے کہ جو محنت کرکے ایک شئے حاصل کرے اور اپنے بھائی کے سامنے لاکر رکھے اور وہ دونوں تناول کریں اور نیم مرد وہ ہے کہ ہوا میں اڑے اور پانی پر سجادہ بچھا کر نماز پڑھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ بمعیت بی بی رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا دریائے دجلہ کے کنارے گئے جب وقت نماز ہوا خواجہ حسن بصری نے مصلا پانی پر بچھایا اور نماز پڑھنے لگے اور رابعہ بصری نے ہوا میں زمین سے علاحدہ مصلا بچھایا اور نماز پڑھنے لگیں خواجہ حسن بصری رح نے بعد نماز کے رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا کو نہ دیکھا متحیر ہو کر سر بالا کیا ہوا میں مصلا بچھا نماز پڑھتے پایا۔ جب وہ نماز سے فارغ ہوئیں آپنے سوال کیا کہ رابعہ یہ کیا بات ہے۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ کیا بات

ہے اے حسن اگر پانی پر چلو گے ایک تنکے کے موافق ہوگے کہ وہ بھی پانی پر تیرتا ہے اور جو ہوا مین اڑو گے تو ایک مکھی کے برابر ہوگے کہ وہ بھی ہوا مین اڑتی ہے۔ آدمی کا دل ہاتھہ میں لو تاکہ تمہاری کچھہ حقیقت ہو یعنے الوالعزم ہو۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقی ہوئے اور انسے اثنائے گفتگو مین سوال کیا کہ آپنے حضرت خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ سے کچھہ سنا ہو بیان فرمائیے حضرت خضر علیہ السلام نے کہا کہ مین نے زبانی ارباب صحبت سنا ہے کہ یا خضر من ظن انہ خیر من الکلب لا یصلح الصحبۃ معہٗ یعنے اے خضر جسنے گمان کیا کہ مین بہتر ہون کتّے سے وہ لایق صحبت نہین ہے۔ حضرت خواجہ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز مین مصروف ہوے مجلس برخاست ہوئی خلق اللہ اپنے مقامات کو واپس گئی۔ فقط الحمد للہ علی ذالک ٭

مجلس ہفتم۔ بتاریخ پنجم ماہ شوال روز دوشنبہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی اُس روز مجلس مبارک مین مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین زرادی و امیر حسن علا سنجری و دیگر اصفیائے عظام رحمہم اللہ حاضر مجلس شریف تھے ذکر مہتر داؤد علیہ السلام کا ہو رہا تھا آپ نے ارشاد فرمایا کہ مہتر داؤد علیہ السلام زبور پڑھ رہے تھے جب اس مقام پر پہونچے جہان یہ مذکور تھا کہ بلا ہمنے واسطے اپنے دوستون کے پیدا کی ہے وہ بلا کو بآرزو طلب کرینگے اور بوقت نزول بلا صبر کرینگے۔ بنا بر آن مہتر داؤد علیہ السلام نے بلا کی آرزو کی جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا کہ اے داؤد بلا طلب کرتے ہو مگر طاقت اٹھانے بلا کی نہ لا سکو گے مہتر داؤد علیہ السلام نے جواب دیا مجھے امید ہے کہ مین بلا مین صابر رہونگا۔ قصہ مختصر داؤد علیہ السلام ایک روز بیٹھے ہوئے زبور پڑھ رہے تھے اسوقت فرمان صادر ہوا اے داؤد بلا کے واسطے تیار رہو آج روز نزول بلا ہے الغرض بوقت دوپہر مہتر داؤد علیہ السلام زبور مطالعہ کر رہے تھے ناگاہ ایک جانور خوش رنگ کہ اسطرحکا قبل ازین داؤد علیہ السلام نے کبھی نہین دیکھا تھا اگر آپکے روبرو بیٹھ گیا آپنے اسکو ملاحظہ فرما کر خیال کیا کہ اسکو واسطے سلیمان کے پکڑون بہت خوب ہوگا۔ الغرض پکڑنے

اٹھکر زیور کو طاق مین رکھا اور جانور کو پکڑنے دوڑے کہ وہ سامنے سے اڑکر زینہ مین جا بیٹھا۔ جب مہتر داود علیہ السلام متصل زینہ آئے وہ وہانسے بھی اُڑا اور کوٹھے پر بیٹھ گیا۔ آپ بھی اُسکے پیچھے کوٹھے پر چڑھے۔ قضارا اوریا کی عورت اپنے کوٹھے پر بیٹھی ہوئی سرد ہو رہی تھی۔ اُسنے آپکو اور آپنے اُسے دیکھا۔ چونکہ وہ برہنہ تھی اُسنے سر ہلایا کہ بالون نے پراگندہ ہو کر تمام جسم اُسکا ڈھانک لیا۔ مہتر داؤد علیہ السلام یہ دیکھتے ہی متحیر ہو گئے اور اپنے دل مین کہا سبحان اللہ جسکے سر کے بال اسقدر لمبے ہین اُسکی خوبصورتی کا کیا ٹھکانا ہو گا۔ اُسیوقت ولولۂ عشق زن اوریا نے مہتر داؤد علیہ السلام کے دل مین جگہ کی۔ صبر و قرار آرام و خواب کلی جاتا رہا۔ توکہ اوریا کو ایک لڑائی کے واسطے نامزد کیا اور وُہ وہان جاکر شہید ہوئے الغرض بعد مدت عدت کے آپنے اوریا کی عورت کے پاس پیغام نکاح بھیجا اُسنے قبول کیا۔ آپنے نکاح کر لیا۔ اس واقعہ کو ایک مدت ہوئی تھی کہ ایک روز دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے۔ آتے ہی ایک نے عرض کی کہ یا حضرت یہ ایک شخص ہے اسکے پاس ننانوے بھیڑین ہین اور ایک بھیڑ میرے پاس ہے اس مرد نے زبردستی کر کے وہ بھیڑ میری چھین لی۔ یہ امر روا ہے یا نہین۔ آپنے شخص غاصب سے فرمایا کہ یہ امر ناواجب ناسزا ہے اسکی بھیڑ واپس کرے کہ تونے اس غریب پر ظلم کیا ہے جب اُنہون نے یہ حکم سنا آپکے روبرو سے غائب ہوئے۔ آپکے دل مین اُسی وقت خدشہ ہوا کہ یہ خطاب مجھے ہوا ہے کہ باوجود موجود ہونے ننانوے عورتون کے زن اوریا سے نکاح کیا یہ سوچکر آپ گھر مین تشریف لیگئے اور اپنے بیبیون کو وداع کیا اور جنگل مین جاکر سر سجدہ مین رکھا بائیس سال اس ایک زلت (لغزش) کی وجہ سے روتے رہے اُسوقت فرمان ہوا اے داؤد کیون روتے ہو آپنے عرض کی کہ اس آنکھ نے امر نادیدنی دیکھا۔ اب اسکی تلافی بھی اسی آنکھ سے چاہتا ہون **فرد** گر چشم ندیدے تشدے خانہ خراب بس خانہ کہ شد خراب از کردہ چشم منقول ہے کہ آپ اسقدر روئے تھے کہ گوشت و پوست رخسار ہائے مبارک بہ گیا تھا اُسوقت فرمان ہوا کہ اے داؤد ہم تمہاری توبہ قبول کرینگے بشرطیکہ اوریا کو تم راضی کرو مہتر داؤد علیہ السلام اُٹھے اور جس مقام مین اوریا مدفون تھا تشریف لے گئے

وہ ایک کنواں تہا آپنے جاکر آواز دی کہ اے اوریا تم مجھسے راضی ہو آواز آئی کہ ہان مین تم سے راضی ہون اسپر حکم بار یتعالیٰ ہوا کہ تم پوچھنا نہین جانتے تمکو چاہیے کہ اپنے اُس جرم کا نام لیکر معافی چاہو کہ توبہ تمہاری قبول ہو- چونکہ وقت قبول توبہ آگیا تھا اللہ تعالیٰ نے اوریا کو حضرت پر مہربان کیا آپنے دوبارہ کنوے پر جاکر کہا کہ اے اوریا مین نے تجھے میدان حرب مین اسواسطے بہیجا تھا کہ تو وہان جاکر شہید ہو اور مین تیری زوجہ سے نکاح کرون تو مجھسے راضی ہے یا نہین اُسنے یہ سنکر جواب دیا کہ اے داؤد مین تمسے راضی ہون اُسوقت توبہ داؤد علیہ السلام کی قبول ہوئی اسکے بعد خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام ازحد خوش آواز تھے جسوقت آپ زبور پڑہتے وہ جانور جو ہوا مین اُڑتے تھے اُنکی خوش آوازی سے ٹہر جاتے اور آپکے سر مبارک پر سایہ افگن ہوتے اور آپکی خوش الحانی سے سب بیہوش ہو جاتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب وقت وصال مہتر داؤد علیہ السلام قریب پہونچا- جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے اور صحیفہ کاغذ حضرت کے حوالہ کیا اسمین بیس مسئلہ لکہے تھے کاغذ دیکر کہا کہ یا حضرت فرمان حق ہے کہ آپکے صاحبزادون مین جو ان مسائل کا جواب دے وہ بعد آپکے شایان خلافت ہے انگشتری ملک اُسے دینی چاہیے آپنے اپنے تمام فرزندون کو جمع فرمایا اور اُن سے جواب مانگا کوئی جواب نہ دے سکا جسوقت نوبت مہتر سلیمان علیہ السلام کی آئی آپ نے تمام مسائل کا جواب شافی دیا- یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جب ازل مین ملک بنام مہتر سلیمان علیہ السلام لکہا تھا- اُنہون نے اُن مسائل کا جواب دیا- اور شایان خلافت ہوئے- الا اے درویش کسقدر عظیم ملک پایا کہ اسکے بعد کسی کو اسقدر حکومت میسر نہوئی نہ اُن سے پیشتر کسی کو حاصل ہوئی تھی- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ نے مہتر سلیمان علیہ السلام کو ایسا الہام عطا فرمایا تھا کہ وہ تمام جانوران آبی و خشکی کی زبان سمجھتے تھے اور وہ سب اُنکے تابعدار تھے تمام جن وانس اور شیاطین اُنکے مطیع و منقاد و فرمانبردار تھے مہتر سلیمان علیہ السلام کے ایک تخت اُنکے پاس ایسا وسیع تھا کہ بارہ ہزار بنی اسرائیل اسپر بیٹھتے تھے اور آپ ہوا کو حکم دیتے

تخت زمین سے بلند ہوکر ہوا مین پران ہوتا تھا کہا ہے ایک ماہ کا راہ ایک روز مین طے کرتا تھا صبح کہین اور شام کہین ہوتی۔ خرچ مطبخ مہتر سلیمان علیہ السلام اسقدر تھا کہ ستر ہزار اونٹ روزانہ نمک لاتے تھے اور وہ روز خرچ ہوجاتا تھا۔ اس سے قیاس کرلینا چاہیئے کہ غلہ و ترکاری کسقدر خرچ ہوتی ہوگی۔ لیکن اے درویش آپ اُسمین سے خردل وار بھی نہ کھاتے تھے زنبیل بنکر بازار مین فروخت کرتے اور اُسکی مزدوری سے بسر اوقات فرماتے۔ راتکو درویشونکی خدمت مین حاضر ہوتے مساجد مین جاتے غریبون کی خبر لیتے اور اُن سے اپنے حق مین دعائے خیر کراتے حضرت خواجہ یہ بیان فرماکر یاد حق مین مشغول ہوئے مجلس برخاست ہوئی الحمد للہ علی ذلک۔

مجلس ہشتم روز پنجشنبہ۔ تاریخ بست و پنجم ماہ شوال ۶۸۹ھ ہجری کو دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ اُس روز مجلس مبارک مین مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا برہان الدین غریب و مولانا فخر الدین زرادی و شیخ نصیر الدین محمود و مولانا یوسف کلاکھڑی و دیگر اصفیا رحمہم اللہ حاضر خدمت شریف تھے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب مہتر موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے فرعون لعین سوتا تھا ناگاہ چونک اُٹھا اور لرزہ اُسکے جسم مین تھا۔ فوراً اپنے وزیرون کو بلاکر کہا کہ اسوقت وہ شخص پیدا ہوا جس سے میری مملکت مین خلل واقع ہوگا۔ منقول ہے کہ فرعون لعین نے دفعیہ اس امر شدنی کے واسطے بیشتر سے دایہ قوم بنی اسرائیل پر تعینات کی گئی تھین کہ جسکو حمل ہو اُسکا حمل گرادین۔ یا کوئی لڑکا تولد ہو اُسکی خبر کرین کہ وہ ہلاک کیا جائے۔ القصہ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے لوگون نے خبر دی اس لعین نے تنور گرم کراکے موسیٰ علیہ السلام کو آگ مین ڈالا اور تھوڑے عرصہ کے واسطے اپنے سپاہی تنور پر متعین کیے۔ جب وہ چلے گئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بہن آئین اور اُنہون نے تنور کو دیکھا۔ کیا دیکھتے ہین کہ آتش سرد ہوگئی ہے اور مہتر موسیٰ علیہ السلام صحیح و سالم اپنا انگوٹھا چوستے ہوئے زندہ موجود ہین وہ دوڑی ہوئی اپنی والدہ کے پاس گئین اُنہونے آکر نکالا۔ اثنا خوف فرعون لعین سے نہر نیل خدا کے سپرد کرکے ڈالا۔ اُسوقت موج کو حکم ہوا کہ یہ گہوارہ فرعون کے محل مین لیجا ہوا نے

تفصیل کی۔ فرعون اور اُسکی بی بی آسیہ اسوقت لب نہر بیٹھے تھے انکی نظر گہوارہ پر پڑی۔ آسیہ نے کہا اے فرعون دیکھ گہوارہ مین کیا ہے۔ فرعون نے اُسیوقت ملاحون کو طلب کرکے کہا کہ ہان جاؤ اور گہوارہ نکال لاؤ۔ حکم کی دیر تھی۔ ملاحون نے اُسیوقت گہوارہ لاکر حاضر کیا جب گہوارہ کہولا گیا کیا دیکھتے ہین کہ ایک لڑکا صاحب حسن وجمال اپنا انگوٹھا مونہہ مین لئے ہوئے لیٹا ہے۔ فرعون آپکی شکل دیکھتے ہی سہم گیا اور آسیہ سے کہا اے آسیہ یہ لڑکا اگرچہ ہدیہ ہے الا ہمارے حق مین اچھا نہو گا۔ آسیہ نے یہ سنکر کہا اے ناوان خدائے تعالی نے ہمکو دولت فرزند سے محروم رکہا ہے اس لڑکے کو بجائے فرزند کے پالینگے کہ بعد ہمارے ہم سے یادگار رہے الغرض فرزندی مین قبول کرکے دایون کے سپرد کیا کہ مہتر موسی علیہ السلام ہزاران راحت اور آرام سے پرورش پائی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خواہش فرعون تھی کہ وہ لڑکا جو اُسکی مملکت کی خرابی کا باعث ہوگا اُسے ہلاک کرے۔ الا حکمت خدا یتعالی سے غافل تھا اور نہین جانتا تھا کہ مین اُسکو آپ ہی پرورش کرونگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر موسی علیہ السلام کی چار برس کی ہوئی بی بی آسیہ نے ایک روز آپکو فرعون کی گود مین دیا۔ فرعون کی ڈاڑہی بہت لمبی تھی جیسے کہ چھوٹے بچون کی عادت ہے آپنے فرعون کی ڈاڑہی پکڑی اور اُسکو ہلایا۔ فرعون مارے درد کے بیساختہ کہہ اُٹھا کہ اے آسیہ یہ لڑکا ہمارے واسطے مبارک نہین ہے اسنے میری ڈاڑہی اسقدر زور سے پکڑی اور ہلائی کہ شدت درد سے میرے جسم کے تمام اعضا مین لرزہ پڑ گیا۔ بی بی آسیہ نے فرمایا کچھ مضائقہ نہین یہ بچون کی رسم ہوتی ہے کہ وہ اپنے باپ کی ڈاڑہی سے کہیلتے ہین اگر تمکو یقین نہین مین ایک طشت پر از زر اور ایک طشت پر از آتش منگواتی ہون اگر دانا ہوگا جانب طشت زر ہاتھ ڈالیگا اور جو نادان ہوگا اُسکے نزدیک آتش اور زر برابر ہوگا۔ الغرض ایسا ہی کیا۔ آپنے جانب طشت زر ہاتھ ڈالنا چاہا۔ اُسیوقت مہتر جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکا ہاتھ آگ مین ڈالدیا جب آپنے ہاتھ آگ مین ڈالا بی بی آسیہ فوراً کہنے لگین کہ آپنے دیکھا یہ بچہ ہے اسکو مطلق خبر نہین اگر اسے خبر ہوتی یہ اپنا ہاتھ آگ مین نڈالتا۔ اُسوقت فرعون کو قرار ہوا اور نہ دل اسکا مضطرب تھا۔ الغرض جب آپکی

عمر پندرہ سال کی ہوئی ایک روز اسپ تازی پر سوار ہوئے مع اعیان دولت بازار مین جا رہے تھے وہان ایک مرد پیرو فرعون کو دیکھا کہ وہ قسم فرعون کے نام کی کھاتا تھا آپنے بلا کر دریافت کیا کہ یہ کونسی قسم ہے اُسنے جواب دیا کہ یہ قسم تمہارے باپ کے نام کی ہے کہ وہ ہمارا خدا ہے آپکو یہ سنتے ہی غصہ آیا اور اُسکے موہنہ پر ایک طمانچہ مارا کہ فوراً مر گیا کہتے ہین کہ اُسوقت آپنے کئی آدمیون کو مارا جو ایسی قسم کھا رہے تھے۔ آپ طمانچہ مار کر کہتے تھے کہ خاک تیرے موہنہ مین ہو وہ خدا نہین ہے خدا وہ ہے جسنے مجھے اور تمکو اور اُسکو نیز زمین و آسمان کو پیدا کیا ہے جب یہ خبر فرعون کو پہونچی اُسنے بی بی آسیہ سے گلہ کیا کہ مین نہ کہتا تھا کہ یہ فرزند مبارک نہین ہے۔ اس سے میری مملکت مین خلل پہونچیگا۔ الغرض بی بی آسیہ نے کسی حیلہ سے یہ امر اُسکے خیال سے دفع کیا اسکے بعد آپنے ارشاد فرمایا کہ ایک روز مہتر موسیٰ علیہ السلام مع فرعون تخت پر جلوہ گر تھے وہ دن عید کا تھا خلق جوق جوق فرعون کے پاس آتی تھی اور اُسے سجدہ کرتی تھی حضرت کو یہ امر برا معلوم ہوتا تھا کہ شایان سجدہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے دوسرا نہین۔ آپ منع فرماتے تھے۔ فرعون کو غصہ آیا تھا۔ بی بی آسیہ اُسوقت موجود تھین اُنہون نے اس حال کو دیکھکر آپکو طلب کیا اور کہا کہ اسوقت آپ کسی ملک کو چلے جاوین ورنہ فرعون آپکو شہید کرا دیگا۔ بعد نبوت تشریف لائیگا۔ آپنے جب کلام بی بی آسیہ کا سنا فوراً شہر سے چلے گئے اور اُس جگہ پہونچے جہان دختران شعیب علیہ السلام بکریان چرا رہی تھین۔ اُنکے متصل ایک ویران کنوان تھا پانی اس مین نہایت دور تھا جب تک کئی آدمی جمع نہ ہوتے پانی کنوے سے کھینچنا دشوار تھا۔ دو لڑکیان کنوے پر منتظر تھین کہ کوئی مرد خدا پہونچے اُس سے طلب امداد کرین آپنے اُنکو کھڑا دیکھ کر پوچھا کسکے انتظار مین ہو۔ اُنہون نے صورت حال بیان کی آپنے فوراً مردانہ وار تین ڈول کنوے سے کھینچے کہ بکریان سیراب ہو گئین۔ بوقت شام جب گھر گئین شکم سیر تھین۔ مہتر شعیب علیہ السلام نے یہ دیکھکر پوچھا آج بکریونکا پیٹ پھولا ہوا ہے معلوم ہوتا ہے اُنہون نے پانی پیا ہے لڑکیون نے عرض کی کہ اے پدر آج ایک شخص ملا کہ اُسنے تنہا تین ڈول پانی کھینچا۔ یہ سنتے ہی مہتر

شعیب علیہ السلام نے کہا کہ اے لڑکیو! وہ شخص موسیٰ پیغمبر ہے جلد جاؤ اور اُنہیں بلا لاؤ مہتر شعیب علیہ السلام کی سب سے بڑی لڑکی جہاں حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے آئی اَلْآحیاء سے کچھ نکہا مہتر موسیٰ علیہ السلام کو روشن ضمیری سے ارادہ اُسکا معلوم ہوا آپنے ارشاد فرمایا کہ اپنے مکان کی جانب پتھر پھینک کہ مین اُسطرف روان ہوں اور جہاں مُڑ آوے وہاں ایسا ہی عمل کر کہ مجھے سیدہا رستہ معلوم ہو جونہی مہتر موسیٰ علیہ السلام حضرت شعیب علیہ السلام کے مکانپر گئے۔ مہتر شعیب منتظر تھے فوراً بغلگیر ہوئے اور اُسی لڑکی سے جو آپکو بلانے گئی تہی آپکا نکاح کر دیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ وہین موسیٰ علیہ السلام کو پیغامبری عنایت ہوئی کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا کہ اے موسیٰ حکم الٰہی ہے کہ تم فرعون کے پاس جاؤ اور اُسے فرمان پہونچاؤ کہ وہ تمپر اور خدائے واحد پر ایمان لاوے۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان خدمت مہتر شعیب علیہ السلام سے علیحدہ ہوکر مصر مین آئے اور اپنی والدہ و ہمشیرہ اور اپنے بھائی ہارون سے ملاقی ہوئے۔ اسکے بعد فرعون کے پاس جاکر کہا کہ اے فرعون مین نبی مرسل ہوں اور خدائے واحد نے مجھے تیرے پاس بہیجا ہے کہ تو اسکے بندے ہونیکا اقرار کرے اور میری نبوت کا قائل ہو کر عذاب الیم سے رستگاری پائے ورنہ بلا تجھپر نازل ہوگی۔ فرعون یہ سنتے ہی مکان مین گیا اور بی بی آسیہ سے کہا کہ یہ بلا مجھپر تیری وجہ سے نازل ہوئی اگر مین اسکو نہ پالتا آج وہ کہان زندہ ہوتا کہ دعوی پیغمبری کرتا بی بی آسیہ نے کہا مرضی الٰہی یون ہی تھی۔ دیکھو جو ہونا ہوگا وہ ہوگا۔ اِسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بیشمار معجزے فرعون کو دکہلائے لیکن وہ بدبخت لعین ایمان نہ لایا۔ مگر بنی اسرائیل مین سے ہزاروں شخص دولت ایمان سے بہرہ یاب ہوئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بنی اسرائیل کو تقویت علی الاطلاق بخشی کہ حق نے فرعون کو مقہور کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ علمانے کتب تفاسیر مین تحریر کیا ہے کہ جس روز فرعون غرق ہوگا اُس روز بارہ ہزار بنی اسرائیل نے بمعیت حضرت موسیٰ علیہ السلام مصر سے خروج کیا تھا۔ جب یہ خبر فرعون کو پہونچی وہ ستر ہزار سوار و بیحد فوج پیادہ سے تعاقب

ہوا۔ کہتے ہین کہ تمام سوار اسپان تازی پر سوار تھے اور اُنکے سر کی لنگیاں زر و جواہر سے مکلل و مغرق تہین اور ہر گہوڑے کے گلے مین طوق سونیکا تھا۔ الغرض نہایت جاہ و جلال دنیاوی سے بہرہ ور ہوئی تھے۔ سب ننگی تلوارین کئے ہوئے متعاقب تھے کہ دن نکلا اور سورج کی کرنین تلوارون پر پڑین تہین کہ تمام جنگل مین ایک عالم چکا چوندہ کا ہوگیا۔ اُسیوقت بنی اسرائیل کنارہ دریائے نیل پر پہونچ گئے تھے جسوقت اُنہون نے افواج فرعون کو اپنے پیچھے آتے دیکھا بیقرار ہوئے اور حضرت مہتر موسیٰ علیہ السلام سے عرض کیا کہ اے پیغامبر خدا اگر اُنہون نے ہمپر حملہ کیا .... ایک بھی ہم مین سے زندہ نہ بچیگا۔ مہتر موسیٰ علیہ السلام نے یہ حال دیکھکر دعا مانگی کہ اَللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ وَاِلَيْكَ الْمُشْتَكٰى وَاَنْتَ الْمُسْتَعَانُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ حق سبحانہ تعالےٰ جلشانہٗ نے اُسوقت مہتر موسیٰ علیہ السلام پر وحی کی کہ اے موسیٰ تم اپنا عصا قعر دریائے نیل پر مارو آپنے حسب الارشاد عصا دریا مین مارا کہ دریا بارہ جگہ سے شق ہوگیا اور اس مین سے بارہ پگ ڈنڈیان ہویدا ہوئین حضرت موسیٰ علیہ السلام مع اپنے ہمراہیون کے ساتھ اسمین در آئے اور روان ہوئے کقولہ تعالےٰ وَاَوْحَيْنَآ اِلٰى مُوْسٰٓى اَنِ اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْبَحْرَ ۭ فَانْفَلَقَ فَكَانَ كُلُّ فِرْقٍ كَالطَّوْدِ الْعَظِيْمِ ؕ جب بنی اسرائیل درمیان نصف آب دریا پہونچے اُسوقت اُنہون نے عرض کی کہ اے پیغامبر خدا اس حال کو دیکھکر ہمارے بھائی جو ہم سے پیچھے ہین یعنے اپنے گھر رہ گئے ہین یہ خیال کرینگے کہ وہ ڈوب گئے پس آپ ایسی تجویز کرین کہ وہ ہمارے حال سے مطلع ہون آپنے جانب چپ و راست دریا لکڑی سے ارشارہ کیا۔ اُس اشارہ سے درمیان دریا روزن کشادہ ہوئے کہ کل حال نظر آنے لگا جب بنی اسرائیل دریا سے پار ہوگئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے چاہا کہ واپس جاکر عصا دریا مین مارین کہ دریائے نیل اصلے حال پر ہوجاوے حق تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ؕ یعنے دریا کو اُسی حال مین رہنے دے نقل ہے کہ جسوقت فرعون لب دریا پہونچا آب دریا کو شگافتہ پایا اور دیکھا کہ تمام بنی اسرائیل مع الخیر دریا کے اُس پار ہین فرعون نے اپنی قوم

سے مخاطب ہوکر کہا کہ دیکھو دریا میرے خوف سے کسطرح دوپارہ ہوا ہے اور پانی کسطرح سے جدا ہوگیا ہے کہ مین اپنے مفروروںکو گرفتار کرون اسوقت اُسنے تجدید اپنی خدائی کی کی اور سب سے مخاطب ہوکر کہا انا ربکم الاعلیٰ اُسکے تمام مقرب سجدہ مین گرے اور سبنے اُسکی خدائی کا اقرار کیا - مہتر موسیٰ علیہ السلام دریا کے اُس پار سے یہ تمام کیفیت دیکھ رہے تھے کہ فرعون نے حکم دیا کہ ہان دریا مین درآؤ اور روان ہو - اس حکم کے سنتے ہی اور فرعون کے داخل آب ہوتے ہی تمام لشکر دریا مین درآیا اور روان ہوا جب نصف دریا مین پہونچے آب دریا بحکم خدا تعالیٰ عم نوالہ آپسمین مل گیا وہ راستہ مسدود ہوا فرعون مین مع اپنے خدم و حشم کے غرق دریا ہوا کہ ایک متنفس بھی اُسکے ساتھیون مین سے جانبر نہوا - یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ اے درویش قہر حق سبحانہ تعالیٰ سے ہمیشہ خائف رہنا چاہئے دیکھو وہ قہر خداوندی نے فرعون کو نیست و نابود کر دیا - حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز مین مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس نہم - بروز شنبہ بست و پنجم ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی - پانچ نفر درویش خاندان چشت سے آئے تھے حاضر خدمت ہوئے - اُس روز مجلس مبارک مین شیخ بہاء الدین غزنوی - مولانا جلال الدین اور مولانا عماد الدین مذکر مع برادر خورد و دیگر اصفیائے عظام حاضر مجلس شریف تھے گفتگو مہتر عیسیٰ علیہ السلام کے بارہ مین ہو رہی تھی - آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اُس روز اُنکی والدہ بی بی مریم پارسا یہودیون کے خوف سے جنگل چلی گئی تھین وہین اُنکو دردِ زہ شروع ہوا اور مہتر عیسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے - بی بی مریم پارسا کے پاس ایک بھی ہمجنس نہ تھا جو اُنکا کام کرتا - پانی بھی موجود نہ تھا - بی بی مریم نے زمین مین لات ماری کہ چشمہ پانی کا جاری ہوا - حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو غسل دیا اور اُنکو اپنی گود مین لیکر بیٹھین ناگاہ شہر مین غلغلہ مچا کہ مریم کے لڑکا پیدا ہوا کہ باپ اُسکا نہین ہے - عوام الناس مجتمع ہوکر مہتر زکریا علیہ السلام کے پاس آئے کہ دریافت کرین اور باپ کا پتا پوچھین مہتر زکریا علیہ السلام نے اُن نادانون کو ہر چند سمجھایا

کہ حق تعالیٰ قادر ہے کہ بے باپ کے فرزند پیدا کرے اِلّا ایک نے بھی یقین نہ کیا بلکہ درپے تقصیع ہوئے حق تعالیٰ نے مہتر زکریا علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ انکو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی خدمت مین لیجاؤ وہ انکی تشفی کر دینگے۔ الغرض مہتر زکریا علیہ السلام و جمیع یہودان و نصرانیان جمع ہوکر بی بی مریم علیہ السلام پاس گئے۔ اور اُن سے دریافت کیا کہ تمکو یہ لڑکا کس سے ہوا آپنے جواب دیا کہ تم اِسی لڑکے سے پوچھو اُنہون نے جواب دیا کہ طفل نوزائیدہ نہین بول سکتا۔ حق تعالیٰ نے مہتر عیسےٰ علیہ السلام کو گویا کیا آپنے بزبان فصیح کہا کہ اے نادانون جانو کہ مین بندۂ خدا ہون اور وہ میرا پروردگار ہے اور مین اُسکا پیغمبر ہون اُسنے اپنی قدرت کاملہ سے مجھے بے پدر پیدا کیا ہے اُسے ہر طرح کی قدرت ہے آپکا یہ ارشاد سنتے ہی کئی ہزار یہودی مسلمان ہوے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جسوقت مہتر عیسےٰ علیہ السلام جوان ہوے اور دائ رسالت انکو عطا ہوئی۔ جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس تشریف لائے اور فرمان الٰہی پہونچایا کہ کافرون کو بلا ہین ایمان کرد مہتر عیسےٰ علیہ السلام نے اُسیوقت ابلاغ رسالت شروع کی طرح طرح کے معجزے دکہلاتے تھے اِلّا وہ سنگدل ایمان نہ لاتے تھے۔ بلکہ ٹھٹھا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کیا اچھا جادو سیکہا ہے اور علم سحر مین کسقدر کمال بہم پہونچایا ہے کہ مردہ زندہ کرتے ہو منقول ہے کہ ایک مرتبہ کافرون نے جمع ہو کر کہا کہ اگر آپ مردہ زندہ کرین ہم ایمان لاوینگے۔ فی الحال جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا کہ یہ معجزہ آپکو دیا گیا ہے آپ دکہلائین آپنے منکرین سے ارشاد فرمایا کہ مردہ حاضر کرین وہ لوگ ایک مردہ لائے آپنے دوگانہ نماز شکر یہ ادا کی اور سر بسجدہ ہوکر دعا مانگی ابھی آپنے سر سجدہ سے نہ اٹھایا تھا کہ مردہ زندہ ہوا اور اُسنے کہا لا الٰہ الا اللہ عیسیٰ روح اللہ یعنے نہین ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور عیسے روح اللہ ہین جنکے نصیب مین دولت ایمان کا حاصل کرنا تھا وہ ایمان لائے اور اکثر نے جادو بتلایا اور بے ایمان ہی رہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کافرون نے ہجوم کیا۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے اور مہتر عیسےٰ علیہ السلام کو آسمان چہارم تک لیگئے اور اُنکو وہین رہنے کا حکم دیا گیا کہ آلائش دنیا انکے

ساتھ ہے۔ حاشا وکلا بار نہ پاوینگے۔ اسکے بعد آپنے مہتر خضر علیہ السلام کی حکایت بیان فرمائی کہ انکو حیات ابدی عنایت ہوئی ہے اور سبب دسکا یہ ہے کہ انہوں نے تمام ابنیا و اولیا کو دیکھا ہے اور دیکھتے ہین اب نبوت بند ہوگئی ہے وہ اسواسطے زندہ رکہے گئے ہین یہ امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے اولیا کا حال دیکھین اور شرح و قصص گذشتہ اولیا اللہ سے بیان کرین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بعضون نے کہا کہ وہ اسوجہ سے زندہ رکہے گئے ہین اور سکونت دریا کی انکو دی گئی ہے کہ ڈوبتے ہوؤن کو بچاوین اور انکی دستگیری کرین حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ اذان ہوئی آپ نماز مین مصروف ہوئے خلق اپنے اپنے مقام پر واپس آگئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس دہم۔ بروز جمعہ تاریخ ہیجدہم ماہ ذی الحجہ ۶۵۹ھ ہجری دولت قدمبوسی حاصل ہوئی مولانا فخر الدین زرادی مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا شہاب الدین اور بہت صوفیائے کرام حاضر خدمت تھے گفتگو دربارہ مہتر لوط علیہ السلام ہورہی تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ مہتر لوط علیہ السلام بڑے خدا ترس پیغمبر تھے ہمیشہ عبادت حق تعالےٰ مین مشغول رہتے کسیوقت یاد الٰہی سے خالی نہین رہتے تھے انکی قوم نے نادانی کی اغلام کرنا شروع کیا آپنے انکو بہت سمجھایا مگر وہ باز نہ آئے چنانچہ عرائس البیجان (قصص البیجان) مین لکھا ہے کہ جب دس خصلتین انمین ظاہر ہوئین اول شراب پینا دوم رنگین و سرخ کپڑے پہننے سوم اغلام کرنا۔ چہارم تنگ کپڑے پہننا۔ پنجم غولک کمان بنانا ششم کبوتر بازی کرنا ہفتم غیبت کرنا ہشتم راگ گانا مسخرگی کرنا آوارہ کوچہ بکوچہ پھرنا نہم ایک کا دوسرے کی شرمگاہ کو دیکھنا۔ دہم لوط علیہ السلام سے برابری کرنی۔ جب یہ خصلتین انمین پیدا ہوئین اللہ تعالیٰ نے آسمان سے انپر باران سنگ بہیجا۔ اور زمین کو حکم ہوا کہ انکو پکڑ لیوے وہ زمین مین دہس گئے یہ بیان فرماتے ہوئے حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکہون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سوائے ان خصائل کے ایک اور خصلت میری امت مین ہوگی وہ یہ ہوگی کہ عورتین عورتون

سے مساحقت (چپٹی بازی) کرینگی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے کتب تفاسیر مین دیکھا ہے کہ جب یہ زمانہ آویگا آسمان سے پتھر برسینگے۔ وبا پھیلیگی نئی نئی بیماریان پیدا ہونگی فساد عالم مین برپا ہوگا آپ یہ بیان فرما رہے تھے۔ کہ اذان ہوئی۔ خواجہ ذکراللہ بالخیر نماز مین مصروف ہوئے خلق اپنی اپنی جائے اقامت کو واپس گئی۔ الحمدللہ علی ذالک ؛

مجلس یازدہم۔ بروز پنجشنبہ نہم ماہ صفر المظفر سنہ ۶۹۰ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ مولانا برہان الدین غریب مولانا شمس الدین یحیٰی ودیگر اصفیائے زمانہ حاضر خدمت تھے گفتگو ماہ صفر کے بارہ مین ہو رہی تھی۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ صفر گران مہینا ہے دنیا مین جسقدر بلائین بنی آدم پر نامزد ہوتی ہین وہ اسی ماہ صفر مین ہوتی ہین مینے کتب قدیمہ مین لکھا دیکھا ہے کہ اس ماہ مین ایک لاکھ چوبیس ہزار بلائین نازل ہوتی پس تمام آدمیون کو لازم ہے کہ اس مہینے کو طاعت الٰہی سے معمور رکھین کہ امان وعصمت خداوندی مین رہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ من بشرنی بخروج الصفر بشرتہ بدخول الجنۃ یعنے جو مجھے خوشخبری دے اس امر کی کہ ماہ صفر نکل گیا یعنے ختم ہوا مین بشارت دونگا اسکو دخول جنت کی اسکے بعد ارشاد فرمایا

کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسی مہینے مین بیمار ہوگئے تھے کہ اسی بیماری سے انتقال فرمایا اسکے بعد گفتگو دربارہ سلوک واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجگان چشت رحمہم اللہ نے سلوک کے پندرہ درجے قرار دیے ہین منجملہ انکے پانچوان درجہ کشف وکرامت کا ہے پس جسنے اپنی ذات کو مرتبہ پنجم مین ظاہر کیا وہ حصول دیگر مدارج سے محروم رہا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس راہ مین سالک چاہیئے کہ وہ اپنے ذات کو مرتبہ پنجم مین ظاہر نکرے ورنہ بادیہ ضلالت مین جا پڑیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فریدالحق والدین رحمۃ اللہ علیہ مع شیخ الشیوخ شیخ بہاء الدین زکریا رہ ہمسفر تھے دریا پر پہونچے وہ دریا بیابان مین جاری تھا اور اُس مقام مین خوف ہندوٗن کا بہت تھا کشتی موجود نہ تھی جائے اقامت نہ دیکھہ کر فکر لاحق حال ہوا کہ ٹھیرنے مین احتمال نقصان جان تھا۔ حضرت شیخ الاسلام نے یہ خیال کرکے پانو بر روئے آب کہا اور عبور دریا فرمایا شیخ الاسلام

بہاء الدین زکریا اس پار کھڑے ہوئے متفکر تھے حضرت شیخ الاسلام نور اللہ مرقدہ نے اپنی روشن ضمیری سے حال شیخ بہاء الحق پر مطلع ہو کر فرمایا کہ یہ محل کشف و کرامت ہی کہ اپنے کو دشمن سے بچانا ہے البتہ غیر محل مین کشف موجب نقصان ہوتا ہے۔ شیخ الاسلام بہاء الدین زکریا رحمۃ اللہ عنہ نے جب یہ سنا بہت خوش ہوئے اور پانی مین قدم زنی کرتے ہوئے شیخ الاسلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آئے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ خود کو کشف کرنا نیک و بد دونون طرح کا ہوتا ہے نیک اُسکے محل مین نا ہے اور بد غیر محل مین۔ اس جگہ کشف نیک تھا کہ موجب پناہ از دشمن تھا اسکے بعد گفتگو دربارہ مہتر جبرئیل علیہ السلام ہوئے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ آپکا پسینا سفید کس وجہ سے ہے۔ اُنہوننے جواب دیا کہ خدائے تعالیٰ انے مجھے کافور سے پیدا کیا ہے مین اپنی پیدائش کے بارہ مین خود متفکر تھا مگر یہ عقدہ مجھے اُس روز حل ہوا جس روز اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جاکر ہمارے حبیب نبی آخر الزمان کو لاؤ مین گیا۔ آپ سوتے تھے مین حضرت کے بالین مبارک پر جاکھڑا ہوا۔ ادب سے جگانا مناسب نہ سمجھا فرمان حق ہوا کہ اے جبرئیل کف پائے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے مین نے بحرمت تمام کف پائے مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیا آپ بیدار ہوئے اسوقت مجھے فرمان ہوا کہ آج تجھے پیدا ہوئے چھ لاکھ برس ہوئے ہین اور حکمت تیرے وجود کو کافور سے بنانے کی یہ تھی کہ آجکے روز کف پائے محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دے کہ کافور کی سردی سے آپ بیدار ہون یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اس جگہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام کافور سے بنے ہین اسکے بعد گفتگو دربارہ بھیجنے درود شریف بر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے کہ شب معراج کو مین نے ایک فرشتہ دیکھا کہ اُسکے پانسو موہنہ تھے اور ہر موہنہ مین زبان تھی وہ ہر زبان سے مجھ پر درود بھیجتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ پھول سونگھنے والے کو لازم ہی کہ مجھپر درود بھیجے اللہ تعالیٰ اُسکو بیحد ثواب عنایت فرمائیگا۔ اسکے بعد [illegible] فرمایا

که جو شخص شراب مین پھول ڈالکر پئے ایمان جاتا رہتا ہے کیونکہ پھول ایک جزو ہے اجزاء محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے پس ڈرنا چاہیئے اور جس شخص نے قرآن پڑھا وہ حرمت شراب سے واقف ہوا اور واقف ہو کر پینے سے ایمان جاتا رہتا ہے اسکے بعد ایک شخص نے جو حاضر مجلس شریف تھا دریافت کیا کہ حضرت یونس علیہ السلام کے بطن ماہی مین رہنے کی وجہ بیان فرمائی آپنے ارشاد فرمایا کہ حضرت یونس حضرت علیہ السلام پر آتش عشق و محبت کا غلبہ ہو گیا تھا اور قاعدہ ہے کہ آگ کو پانی سے بجھاتے ہین یہی سبب تھا جو وہ شکم ماہی مین رہے - آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضرت نماز مین مصروف ہوئے مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علی ذالک ؛

مجلس دوازدہم بروز سہ شنبہ یکم ماہ ربیع الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی مجلس شریف مین مولانا عماد الدین مذکر اور مولانا شمس الدین یحیی اور مولانا برہان الدین غریب و دیگر خادم خانقاہ حاضر تھے اسیوقت کئی درویش اور سفر سے آکر حاضر خدمت ہوئے گفتگو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے باب مین ہو رہی تھی اور اسی مجلس مین صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم کا بھی ذکر خیر ہوا الغرض خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس شب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے آپکے چچا ابو طالب نے خواب دیکھا کہ آسمان سے ایک شمع ہمارے مکان مین اتری اور کئی اقربا اپنے اپنے چراغ اُس شمع سے روشن کرتے ہین اور بعد مین ظاہر ہوا کہ وہ شمع سے چراغ روشن کرنیوالے ایمان لائے منقول ہے کہ وقت تولد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم آپکی والدہ تنہا مکان مین تھین چراغ بھی گل تھا - یکایک تمام مکان منور ہو گیا اور جملہ ملکوت زمین و آسمان نے سر سجدہ مین رکھا کہ الٰہی رحمت العالمیان دنیا مین پیدا ہوئے اُسیوقت جملہ بت سرنگون ہوئے اس معاملہ کی جسوقت آپکے دادا عبد المطلب کو اطلاع ہوئی فوراً بستر خواب سے اٹھکر دروازہ عبد اللہ پر آئے اور دستک دی دروازہ کھولا گیا - اندر آکر جناب رسالت پناہ کو دیکھا فوراً اپنی گود مین لیا اور پیشانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بوسہ دیکر کہا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہین کہ جنکا وصف انجیل مین مرقوم ہے اور اوصاف سے آپکے جملہ کتب آسمانی مملو ہین اسیوقت ابو طالب بھی آئے اور با صد ہزاران خوشی آپکو گود مین لیا سر و پیشانی کو بوسہ دیئے

تھے اور اسیوقت حضرت عبد المطلب سے عرض کی کہ مین صاحب اولاد نہین ہون اگر حکم ہو آپ کو اپنا فرزند قرار دون سب اقربا راضی ہوے الغرض آپکے دونون شانون کے درمیان بخط نور یہ کلمات لکھے ہوئے تھے اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور درمیان آپکے دونون مونڈہون کے مہر نبوت جلوہ گر تھی راوی نے روایت کی ہے کہ اُس شب سینکڑون یہود یہ حال دیکھکر اپنے دلون مین خفیہ ایمان لائے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ جس حجرہ مین انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے ابتک موجود ہے جو شخص اُس مین داخل ہوتا ہے اُسکے جسم سے بوئے عطر آتی ہے اور اسکے کپڑے سات روز تک معطر رہتے ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب عمر مبارک انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی چار برس کی ہوئی آپ لڑکون مین تھے کہ جبرئیل علیہ السلام کو حکم خداوندی ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو لڑکون سے علیحدہ لیجا کر انکے سینہ کو چاک کرو اور تمام الائش شکم سے دور کرکے مشک عنبر بہشتی سے پر کردو۔ پس ایسا ہی کیا گیا بہشت سے عمدہ عمدہ خوشبوئین حاصل کین اور وہ آپکے شکم مبارک مین بھر دی گئین اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ اے درویش آفتاب و ماہتاب کو جو نور دیا گیا ہے وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابل رائی کے دانہ کے برابر بھی نہین ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کون و مکان مین جسقدر اشیا ہین اُن سب پر نام پاک حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ثبت ہے اور اُن سب کو فرمان ہے کہ تا بہ زیست نام مبارک آپکا لیتے رہین اور کہتے ہین آسمان و زمین مین ایک بھی جگہہ ایسی نہین ہے کہ جس جا نام مبارک آپکا نہ لکھا ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش جب انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حضرت ابو طالب کے ساتھہ سفر مین جاتے حق تعالے ابر کو فرمان کرتا کہ دہوپ سے آپکو بچاوے اور آپکے جسم اطہر پر سایہ افگن رہے اور انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معجزہ تھا کہ آپ جسقدر آگے دیکھتے اتنا ہی پس پشت مبارک بہی دیکھتے تھے اور آپکا معجزہ تھا کہ آپ بیداری اور خواب مین یکسان دیکھتے اور یکسان سنتے تھے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش آپکی شان اسقدر بلند ہے کہ اللہ تعالے نے قسم یاد کی کہ اگر مین پیدا نکرتا آپکو ہر آئینہ نہ پیدا کرتا زمین و آسمان کو بغرض آشکارا کرنا

ملک اپنا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش فردائے قیامت حق تعالیٰ وہی کریگا جو آپ کہینگے کیونکہ اللہ تعالےٰ نے آپکو اپنا حبیب فرمایا ہے اور محبت کا اقتضا یہی ہے، اور یہ امر افراط حب کے سبب سے ہوگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس روز حضرت عیسےٰ علیہ السلام نے مردہ زندہ کیا اُنکو حکم ہوا تھا کہ نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم لیکر مردہ پر دم کرین پس حقتعالےٰ نے بہ برکت نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے مردہ کو زندہ کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ زمانہ حیات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ایک روز حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ بازار سے مچھلی خرید کرلائے اور اُسکو بریان کرنا چاہتے تھے الا وہ بریان نہوتی تھی جسقدر لکڑیان انبار خانے مین جمع تھین کل جل گئین مگر وہ مچھلی اپنی حالت اصلی مین تھی وزہ ضرر اُسکو نہ پہونچا تھا یہ بابت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو عرض کی گئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اس مچھلی کو میرے روبرو لاؤ الغرض وہ مچھلی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو لائی گئی آپنے اس سے دریافت کیا کہ اے مچھلی کیا سبب ہے کہ تو بریان نہین ہوتی اور آگ تجھے نہین جلاتی۔ حق سبحانہ تعالےٰ نے مچھلی کو زبان دی اُسنے بزبان فصیح کہا کہ یا رسول اللہ مین نے دریا مین ایک طائفہ کو دیکھا تھا کہ وہ آپ پر درود بہیجتے تھے آواز اُسکی میرے کان مین آئی تھی مین نے بھی اُنکی موافقت سے ایک مرتبہ آپ پر درود بہیجا حق تعالےٰ نے بہ برکت درود کے آگ مجھپر حرام کردی یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور ارشاد فرمانے لگے۔ الٰہی جسنے ایک مرتبہ تیرے حبیب پر درود بہیجا تو نے آتش دوزخ اُسپر حرام کی اکثر شخص جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دن مین کئی مرتبے درود شریف پڑھتے ہین وہ کیونکہ آتش دوزخ سے مخلصی نہ پاوینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مہتر جبرئیل علیہ السلام نے ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ مین آپکی اور آپکی اولاد کی خدمت کرتا ہون توقع میری یہ ہے کہ آپ فردائے قیامت میرے حق مین سفارش فرمائین اور اُس روز مجھے فراموش نکرین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علی نبینا علیہ السلام نے ایک روز مہتر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ فرشتے آسمان مین کس امر مین مشغول رہتے ہین حضرت جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ اے داؤد

جیسے کہ وہ پیدا ہوئے ہیں اللہ تعالی نے انکو حکم دیا ہے کہ تم آٹھ پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نا محدود بھیجتے رہو ورنہ تمہارا نام جریدہ ملکوت سے خارج کر دیا جائیگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالے نے توبہ حضرت داؤد علیہ السلام کی قبول کرنے منظور کی حکم دیا کہ اے داؤد نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو میری درگاہ عزت مین شفیع لاؤ کہ تمہاری توبہ قبول ہو اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ان سب اسباب سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین و آسمان و ما فیہا سب بہ طفیل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہین اور آپ ان سب پر برتر ہین۔ اسکے بعد گفتگو حضرت امیر المومنین خلیفہ رسول اللہ علیہ الصلوۃ والسلام ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بارہ مین واقع ہوئی حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ سب سے پیشتر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ مسلمان ہوئے تھے اور اسکا ماجرا اس طرح سے ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مسافرت تجارت سے واپس تشریف لائے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا اور ارشاد فرمایا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور خدا یتعالی پر ایمان لاؤ کہ وہ ایک ہے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سنتے ہی کہا کہ صدقت یا رسول اللہ مین سچے دل سے گواہی دیتا ہون کہ آپ رسول خدا ہین اور اللہ تعالی وحدہٗ لا شریک ہے۔ اسکے بعد حکایت بزرگی حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ مین یہ حکایت بیان فرمائی کہ آپ چلے جارہے تھے ناگاہ ایک کیڑی آپکے پیر کے تلے آئی اور شدت درد سے اُسنے ایک آہ کھینچی آپکو اُسکا حال معلوم ہوا۔ فوراً پیر اٹھا کر دیکھا معلوم ہوا کہ کیڑی دبکر مر گئی ہے آپنے اُسکو اٹھالیا اور اپنا مونھہ بطرف آسمان کے کر کے کہا کہ الٰہی اگر میری کچھ بھی تیری بارگاہ مین عزت ہے اس مورچہ کو زندہ کر الٰہی یہ بات پوری کہنے بھی نپائے تھے کہ کیڑی زندہ ہوگئی اسکے بعد ایک حکایت اسی طرح کی اور بیان فرمائی ایک دفعہ حضرت صدیق رضی اللہ تعالی عنہ اپنے مجلس شریف مین کنگھا کر رہے تھے کہ ایک بال آپکی ڈاڑھی کا ٹوٹا اور ہوا اُسکو یہودیون کے قبرستان اڑا لیگئی بہ برکت اس بال کے تین روز تک عذاب اُن کافرون پر نہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نماز باہزاران خشوع و خضوع پڑھتے تھے کہ ستر ہزار

مقرب فرشتے واسطے نظارہ کے آتے اور جب آپ تکبیر کہتے سب کے اندام مین لرزہ پڑجاتا اسکے
بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑہکر آستانہ مبارک آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم پر حاضر ہوتے اور دیر تک چوکہٹ سے لگے کھڑے رہتے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم دولتخانہ سے باہر تشریف لاتے آپ سے بغلگیر ہوتے اور دریافت فرماتے کہ اے ابو بکر اسقدر
صبحدم کیون آتے ہو آپ جواب دیتے کہ یارسول اللہ مین علی الصباح اسوجہ سے آتا ہون
کہ اول صبحدم روے مبارک کی زیارت کرنیوالا مین ہون اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بخدا مین ابو بکر کی ڈاڑہی کی روشنی حجاب عظمت سے تحت الثرٰی تک دیکھتا
ہون اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسم تھی کہ آپ ہر شب ماہ رمضان المبارک
مین اپنے چارون یارون اور حضرت حسن وحسین علیہما السلام کو ہمراہ لیکر جنگل مین تشریف لیجاتے اور
مناجات کرتے اور آمرزش گناہان امت چاہتے۔ الغرض آخر شب مین جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہتے اے
محمد سر اُٹھا فرمان حق ہے کہ مین بدلے ہر ایک موے سفید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہزار ہزار آدمی گنہگار
تیری امت کے بخشدونگا اور دوزخ سے آزاد کرونگا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اسکے بعد جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کرتے یہی ندا آتی کہ بدلے ایک ایک موئے سفید ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
کے ہزاران ہزار اُمتی آپکے آتش دوزخ سے رہائی پاوینگے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حجرہ عائشہ صدیقہ مین تشریف فرما تھے حکایت بزرگی ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ ہورہی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے
مخاطب ہوکر فرمایا کہ تجھے تیرے باپ ابو بکر صدیق کی بزرگی مین ایک بات بتلاؤن وہ یہ ہے کہ نام اُنکا
قرص آفتاب پر لکھا ہی جسوقت آفتاب طلوع ہوکر بالائے خانہ کعبہ آتا ہی اُس جگہ ٹھرا ہوکر کہتا
ہے کہ اس جگہ سے زیادہ عالی درجہ مقام نہین ہے یہان سے نہ چلا چاہیئے جب وہ ایسا خیال کرتا ہی
وہ فرشتے جو اُسپر موکل ہین تیرے باپ کے نام کی سوگند دیتے ہین کہ بحرمت اُس نام کے جو تجھپر
لکھا ہی یہان سے گذار کر پس وہ گزرتا ہی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ

بزرگی صدیق اکبر سوال کیا کہ آپ بزرگی خلیفۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم مین کوئی حکایت بیان فرمائی
انہون نے جواب دیا کہ میری یہ مجال نہین جو آپکی بزرگی بیان کرسکون مجھے کئی برس مناجات کو
کرتے ہوئے گزرے ہین کہ کاشکے مین ایک بال ابوبکرؓ کے سینے کا ہوتا۔ کیونکہ اُنکے ایک ایک بال
کے بدلے ہزار ہزار عاصی بخشے جاوینگے۔ اسکے بعد گفتگو فضل عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے باب
مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ قصہ انکے مسلمان ہونیکا یہ کہ جس روز وہ مسلمان ہونگے وہ یہودیان
مکہ معظمہ کے پاس گئے اور اُن سے کہا کہ اگر مین محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زندہ گرفتار کر لاؤن بس مجھے
تم کیا دوگے اِن سب نے متفق ہوکر کہا کہ ہم تمکو اپنا حاکم بنائینگے اور حکومت مکہ کی تمہاری اولاد
مین پشت بہ پشت بطناً بعد بطن قایم رکھینگے آپ اس بات کو سنکر روانہ ہوئے گھوڑے پر سوار اپنے
بہن کے گھر کے متصل سے گذرے وہ اُسوقت تلاوت کلام اللہ کر رہی تھین سورۂ طٰہٰ جو اس روز
نازل ہوئی تھی پڑہ رہی تھین انہون نے جب آواز سُنی مکان کے دروازے پر گئے اور چپکے کھڑے
ہوئے سنتے رہے قرآن شریف کے سننے سے ایک عالم ذوق و وجد آپ پر طاری ہوا کہ آواز دیکر
دروازہ کہلوایا ہمشیرہ سے کہا کہ راست راست بیان کر تو کیا پڑہ رہی تھی انہون نے انکار کیا آپ نے
تلوار میان سے کہینچ لی اور کہا اگر نہ بتلاویگی مین تجکو جان سے مار ڈالونگا اُنہون نے مجبور ہوکر بیان
کیا کہ مین وہ کتاب پڑہ رہی تھی جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی ہے آپنے کہا کہ اے ہمشیرہ
مجھے وہ اوراق دے کہ مین بھی پڑہون کیونکہ اسکے سننے سے ایک لرزہ میرے جسم اور دل مین ہوا
ہے انہون نے کہا کہ اے عمر ابھی تم مسلمان نہین ہوئے ہو پلیدی تبان ہے جسم اور دل تمہارا ملوث ہے
جبتک تم آگے حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حاضر ہوکر اقرار اُنکی رسالت اور خدا تعالیٰ
کے واحد ہونیکا نکروگے ہرگز حامل اس کلام پاک کے نہو سکوگے آپنے یہ سنتے ہی اپنی ہمشیرہ سے کہا کہ تم
مجکو اُس عالی جناب کی خدمت مین لیچلو کہ مین ایمان لاؤن آپکی ہمشیرہ نے جواب دیا کہ اس حال
سے تم وہان چلنے کے سزاوار نہین ہو کہ اُس جگہ تمام عاجزی اور خستگی کی ضرورت ہے چونکہ وقت
اسلام لانے حضرت عمرؓ کا قریب تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ بہتر ہے کہ میری مشکین جکڑ لو اور جسطرح سے

اُس بارگاہ مین چلنے کا دستور ہے لیچلو اور وہان پہونچکر میری جانب سے عرض کرنا کہ بندہ بگر تحیۂ درگاہ صمدیت حاضر خدمت ہوا ہے امیدوار ہے کہ اپنے لطف و کرم سے آپ اُسکو قبول فرماوین الغرض آپکی ہمشیرہ نے ایسا ہی کیا اور کشان کشان آپکی خدمت مین لیچلین یہان اس واقعہ سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوکے اور عرض کی کہ یا محمد عمر رضی کو ہمنے اپنی دوستی مین قبول کیا آپ اُسپر اسلام عرض کرین اُسی اثنا مین حضرت عمر رضہ بہی حاضر ہوئے آپنے اسلام اُنپر عرض کیا وہ صدق دل سے ایمان لائے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا جب حضرت عمر رضہ اسلام لائے اذان آشکارا دی گئی ورنہ اس سے پیشتر خفیۃ دیجاتی تھی آپکے مسلمان ہونے سے اسلام مین قوت آئی اسکے ارشاد فرمایا کہ تنبیہ فقیہ ابو اللیث سمرقندی رح مین لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بروز قیامت اگر مجہہ سے پوچہا گیا کہ آپ ہمارے واسطے کیا تحفہ لائے ہین مین حضرت عمر رضہ کو پیش کرونگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آپ نہایت عادل تھے قصہ آپکے عدل کا مشہور ہے کہ آپنے اپنے لڑکے (ابو شحمہ) پر حد شریعت جاری فرمائی اور خود اپنے ہاتہہ سے درے مارے کہ وہ ہنگام ضربات درّہا انتقال فرماگئے اور یہ قصہ مشہور و معروف ہے اور وہ اسطرح سے ہے کہ آپکے فرزند جسکا نام ابو شحمہ تہا انہون نے شیطان کے بہکانے سے شراب پی اور زنا کیا کہ اُس سے زانیہ کو حمل حرام رہا اور لڑکا پیدا ہوا عورت اُس لڑکے کو حضرت عمر رضہ کی خدمت مین حاضر لائی اور کہا کہ یہ آپکا پوتا حرام سے ہے کہ ابو شحمہ نے مجہہ سے زنا کیا جس سے یہ متولد ہوا آپ اُسیوقت مکان پر تشریف لیگئے اور ابو شحمہ کو پکڑ لائے اور دریافت حال کیا انہون نے اقرار کیا یہ پیش مسجد مدینہ منورہ صحابہ رضہ کے سامنے اُنکو خود اپنے ہاتہہ سے درّے مارے انہی درّے اُنکو مارے جانے چاہیئے تھے ستر درّے لگے تھے کہ ابو شحمہ رضہ کا انتقال ہوا آپنے باقی دس درّے اُنکے جسم مردہ پر مارے جب حد شرعی کے اجرا سے فارغ ہوئے شکر خدا کا ادا کیا کہ الحمد للہ ابو شحمہ نے آتش دوزخ سے خلاصی پائی منقول ہے کہ آپنے اُنکو اسی شب خواب مین دیکہا کہ جامہ سبز پہنے ہوئے خلد برین مین خرامان ہین ابو شحمہ آپکو دیکہتے ہی قدمون مین گر پڑے اور کہا اللہ تعالے

آپ پر رحمت کرے کہ آپنے مجھے آتش دوزخ سے نجات دلوائی یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر
نے ارشاد فرمایا کہ قصۂ عدل وانصاف حضرت عمر فاروق رضہ یہ تہا جو معرض بیان مین آیا اسکے بعد
گفتگو امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے بارہ مین واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ آپ
یار سوم و داماد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین دو لڑکیان آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یکے بعد دیگرے
آپ سے منسوب ہوئین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ اگر میری ستو لڑکیان ہوتین یکے بعد دیگرے
عثمان سے انکا نکاح کرتا کہ تمام ساکنان زمین و آسمان اُنسے فخر کرتے ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ
جسقدر مال حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس تہا اسقدر کسی اور کے پاس نہ تہا آپ حد سے زیادہ
سخی تھے چنانچہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ایک روز حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فراخی
مال سے تنگ آکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس مین عرض کی کہ یا رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ
والسلام مین زیادتی مال و دولت سے از حد تنگ آگیا ہون کہ اکثر اوقات بوجہ کثرت کار عبادت
نافلہ سے محروم و مہجور رہتا ہوتا ہے دعا فرمائیے کہ مال میرا کم ہو جاوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے استدعا انکی قبول کی اور دعا کرنا چاہتے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا یا رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم فرمان حق ہے کہ آپ زنہار عثمان رضہ کے حق مین یہ دعا نفرماوین وہ اپنا مال میرے
راستہ مین بہت صرف کیا کرتا ہے مین اُسکے مال کو زیادہ کرتا ہون تاکہ خوب دستگیری درماندگان
کرے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ باہ رمضان المکرم حضرت عثمان رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مع جمیع یاران رضی اللہ عنہم دعوت افطار کی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم تشریف لیگئے حضرت عثمان رضہ تمام لوازم مہمانی بجا لائے اور کماحقہ حق میزبانی ادا کیا بعد فراغت
طعام دست بستہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رو برو کھڑے ہوئے اور عرض کی زہے سعادت
زہے شفقت حضرت جو حضور نے غریب خانہ مین قدم رنجہ فرمایا شکریہ اسکا کیونکر ادا ہو اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولت خانہ سے مکان حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا ستر قدم
تہا آپنے اُسیوقت بطور شکریہ ستر غلام آزاد کئے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

معائنہ اس امر سے نہایت خوش ہوے اور حضرت عثمان رضؓ سے فرمایا کہ مقصود تمہارا حاصل ہوا پہر حضرت
عثمان رضؓ کے حق مین دعائے خیر و برکت فرمائی کہ مطلوب دینی و دنیوی انکو حاصل ہوا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا
کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے ملک مین بیشمار لونڈی و غلام تھے ایکروز امیر المومنین عثمان رضؓ نے ایک
لونڈی کی طرف میل کیا اور اُسکا ہاتھ پکڑ کر اپنے تصرف مین لانا چاہتے تھے کہ بنت رسول اللہ علیہ وسلم
نے جو انکے نکاح مین تہین دیکہا رشک سے لال ہوگئین اسیوقت چادر اوڑہ کر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس تشریف لائین اور رو کر یہ حال بیان کیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم یہ سنکر
بہت ناخوش ہوئے اور غصہ سے کہا کہ اسیوقت جا کر عثمان رضی اللہ عنہ کو راضی کرو ورنہ کل بروز
قیامت مین تیرا موہنہ دیکہونگا ادہر حضرت عثمان حیران و متحیر کھڑے تھے کہ دیکہیے اسوقت کیونکہ معاملہ
طے ہو اسی اثنا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی منکوحہ حضرت عثمان اُنکے پاس آئین
اور پیرون مین گر پڑین امیر المومنین متحیر ہوئے اور کہا کہ اے بنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یہ کیسا
کرم ہے جو آپ اسوقت مجھہ نحیف پر مبذول فرما رہی ہین کجا آپکی شان اور کجا میری یہ قدمبوسی
صاحبزادی نے جواب دیا کہ یہ کرم میری جانب سے نہین ہے بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی
ارشاد فرمایا ہے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ یہ بات سنکر نہایت خوش ہوے اور اُسیوقت تین سو
لونڈیان بی بی ام کلثوم دختر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سر کا صدقہ کیا اور اُنکو آزاد فرمایا اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ فردائے قیامت حضرت عثمان رضؓ کو اسقدر درجہ عظیم عطا ہوگا کہ تمام انبیا حیرت زدہ ہونگے اور
سب حسرت کرینگے کہ کاشکے ہم عثمان ہوتے اور اس درجہ سے مشرف ہوتے اسکے بعد گفتگو دربارہ امیر المومنین
و امام الاشجعین علی کرم اللہ وجہہ واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ جس لڑائی مین انبیا پیشین درماندہ ہوتے تھے یا وہ قلعہ فتح نہوتا تہا حق تعالی صورت امیر المومنین
حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی پیدا کرتا کہ وہ حصار فتح ہو جاتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو جنگ غول بیابانی پر نامزد فرمایا تہا امیر المومنین ایک عرصہ
تک جنگ و جدل مین مصروف رہے الا وہ قلعہ فتح نہوتا تہا ایکروز آپنے نعرہ بلند کیا کہ ہفت طبق آسمان مین لرزہ گرگیا

جسوقت وہ نعرہ گوش مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین آیا اُسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور سورۂ اخلاص لیکر آئے اور عرض کی کہ اس سورت کو آپ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو لکھ بھیجین وہ اس سورت کو بہت پڑھین انشا اللہ تعالی قلعہ فتح ہوگا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا وہ سورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو لکھ بھیجی کہتے ہین کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ایک شبانہ روز ہی اس سورت کی قرأت کی تھی کہ قلعہ فتح ہوگیا اور خوشخبری فتح کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بھیجی اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت داؤد علیہ السلام زرہ بنتے ہوے جب لوہا ہاتھ مین لیتے اور وہ نرم نہوتا نام پاک حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا زبان فیض ترجمان پر لاتے اللہ تعالی ان کے نام کی برکت سے لوہے کو موم کر دیتا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ تعالی علیہ وسلم جنگل مین تشریف لیگئے تھے اور آپکے ہمراہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور سلمان فارسی رض گئے تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی رسم تھی کہ حضرت سلمان فارسی رض سے مزاح کرتے تھے چنانچہ اُس روز آپنے چند چھوٹے چھوٹے سنگریزے حضرت سلمان رض کو مارے - یہ امر حضرت سلمان رض کو ناخوش آیا حضرت علی رض سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپ کو شرم نہین آتی کہ پتھر مجھے مارتے ہو باوجودیکہ مین نے آپ کو کھلایا ہے یعنے جب آپ خورد سال تھے آپکی خدمت کی ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ بات ناگی نہایت دشوار معلوم ہوئی آپنے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مین کہا یاد کرون تم اس معاملہ کو یاد کرو کہ فلا بیابان مین مینے تمکو پنجہ شیر خونخوار سے رہا کرایا تہا - اور یہ ماجرا اسطرح ہوا تہا کہ حضرت سلمان فارسی رض کسی جگہ مسافرت مین تھے کہ جنگل مین شیر سے مٹ بھیڑ ہوگئی شیر حملہ آور ہوا چاہتا تہا کہ صورت حضرت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوئی آپنے شیر کو مارا کہ حضرت سلمان رض کو پنجہ شیر سے رہائی ملی حضرت سلمان فارسی رض نے یہ سنکر تسلیم کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک مرتبہ ماہ رمضان المبارک مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے موافق حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے براے افطار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مع یاران مدعو کیا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منظور فرمایا تشریف لاے اور افطار فرمایا جب افطار فرما چکے اور وقت رخصت ہوا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فکر کیا کہ میرے مکان سے

دولتخانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اٹھارہ قدم ہے آپکی تشریف آوری کے شکریہ مین حضرت عثمان غنی رض نے ستر بردے آزاد کئے تھے کہ مکان انکا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دولتخانے سے ستر قدم دور تھا اسی خیال مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ مسجد سے اٹھارہ قدم اٹھا کر حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے مکان پر تشریف لائے ہین اسکے بدلہ مین اٹھارہ ہزار آدمی آتش دوزخ سے خلاص کرونگا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ نے بہشت برین مین چار نہرین جاری فرمائی ہین ایک پانی کی دوسری دودھ کی تیسری شراب کی چوتھی شہد کی مثل ابوبکر صدیق رض مانند پانی کے ہے وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اور مثال حضرت عمر رض کی مانند دودھ کی ہے کہ لڑکا دودھ سے زندہ ہے اگر اسکو دودھ نہ ملے وہ نشو ونما نہین پکڑتا پس اسلام نے بھی حضرت عمر رض سے قوت پکڑی ہے اور مثال عثمان رض کی مانند شراب کی ہے کہ اُس سے نمازیون کو قوت و فرحت حاصل ہوتی ہے اور مثال حضرت علی کرم اللہ وجہہ مانند شہد کے ہے کہ اللہ تعالےٰ نے شہد مین شفا رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ نے بہشت مین چشمے جاری کئے ہین سلسبیل و زنجبیل و رحیق و کافور چنانچہ کلام مین فرمان ہوتا ہے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا وَعَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ وَعَيْنًا فِيْهَا تُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا وَاِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا اسکے بعد فرمایا کہ اے درویش ابتدا ان چار کلمون کے عین سے ہے چنانچہ عشق ابوبکر عمر عثمان و علی رضی اللہ عنہم۔ پس یہ دلیل اسکی ہے کہ جو شخص ان چارون یارون کو دوست رکھے گا اُسکو حصہ ہر چہار انہار سے ملیگا اور اللہ تعالیٰ اُسکو دوست رکھیگا چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے ان اللہ تعالیٰ اختار اصحابی علی العالمین سوی النبیین والمرسلین واختار من اصحابی اربعۃ فجعلھم خیرا وھم ابوبکر وعمر وعثمان وعلی رضی اللہ عنہم یعنے تحقیق برگزیدہ کیا اللہ تعالیٰ نے میرے اصحاب کو تمام عالم پر سوا نبیون اور پیغمبرون کے اور اصحاب مین سے برگزیدہ کیا چار تن کو اور کیا اُنکو بہترین صحابہ اور وہ ابوبکر عمر و عثمان و علی رضی اللہ عنہم مین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالےٰ بروز حشر میری امت کے صادقین کو ہمراہ ابوبکر اور امر معروف کرنیوالون

کو ہمراہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اور اہل حیا کو ہمراہ عثمان غنی رضؓ اور دلیروں اور نیک آدمیوں کو ہمراہ علی کرم اللہ وجہہ اور اہل علم کو ہمراہ معاذ بن جبلؓ اور حافظان قرآن کو ہمراہ ابی بن کعبؓ اور درویشوں کو ہمراہ ابی الدرداءؓ اور اہل زہد کو ہمراہ ابی ذرؓ اور شہدا کو ہمراہ امیر حمزہ رضی اللہ عنہ اور موذنوں کو ہمراہ بلالؓ کے اٹھاویگا اور وہ سب بہشت میں جاوینگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالے میری امت میں سے ستر ہزار آدمیوں کو بیحساب داخل بہشت فرماویگا اور وہ لوگ کل دوستداران چاریار ہونگے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ابو بکر وزیری والقائم فی امتی بعدی وعمر حبیبی وعثمان منی وعلی اخی وصاحب لوائی یعنے ابو بکر وزیر میرا ہے اور بعد میرے میری اُمت میں قایم ہوگا یعنے خلیفہ ہوگا اور عمر میرا دوست ہے اور عثمان مجھ سے ہے اور علی میرا بھائی اور صاحب لوا میرا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسوقت علی کرم اللہ وجہہ پیدا ہوے ابو طالب اُٹھا کر بُت کے پاس لیگئے اور دریافت کیا اسکا کیا نام رکھوں اسمیں سے کچھ جواب نہ آیا وہان سے کعبہ میں لیگئے اور یہی سوال کیا آواز آئی کہ علی نام رکھو اسکے بعد ارشاد فرمایا ہے کہ نام رکھا ہوا پروردگار عالم کا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالےٰ نے جملہ پیغامبران کو مختلف درختوں سے پیدا کیا ہے اور مجھے اور علی کو ایک درخت سے پیدا کیا ہے میں مثال اُس درخت کے تنہ کے ہوں اور علی اُسکی شاخیں ہیں اور حسن و حسین اُس درخت کے پھل ہیں اور اولاد اور متابعت کرنے والے مثال پتوں کے ہیں پس جو شخص تعلق پیدا کریگا اُسمیں سے کسی ایک سے وہ رہائی پاویگا دوزخ سے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شکم مادر میں تھے اور آپکی والدہ بتوں کی پرستش کے واسطے جاتیں اور سجدہ کرنا چاہتیں آپ سر اٹھاتے اُنکے پیٹ میں درد ہوتا اور وہ سجدہ نکر سکتیں بغیر سجدہ کئے واپس آتیں اسکے بعد گفتگو والدین کی اطاعت کے بارہ میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ اے درویش خوشنودی والدین خوشنودی خدا ہے اور قہر اُنکا موجب قہر خدا جس فرزند سے اُسکے والدین خوش نہیں اللہ تعالیٰ بھی اُس سے خوش نہیں اے درویش شفقت و رحمت والدین کی رحمت خدا تعالیٰ ہی ہے اسکے بعد

ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے جو شخص وقت در ماندگی اپنے والدین کو شفیع لائے اللہ تعالیٰ اُسکی حاجت روا فرماتا ہے اُسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مینے آثار اولیا مین لکھا دیکھا ہے کہ ایک مرتبہ کوئی بزرگ قبرستان مین گئے اور اُنکا گذر ایک قبر پر ہوا کہ اُسکے اندر سے آواز جزع و فزع آرہی تھی یہ بزرگ اُس قبر پر کھڑے ہوگئے جب صاحب نظر کی صاحب قبر کو عذاب مین مبتلا پایا وہ فریاد یا اُماہ یا اُماہ کرتا تھا۔ اُنہون نے دعا مانگی الٰہی پردہ میری آنکھون سے ہٹا دے کہ مین حال اُس شخص کا دیکھون حق تعالیٰ نے یہ دعا اُنکی قبول کی وہ پردہ اُنکی نگاہ سے اٹھا دیا گیا۔ اُس صاحب باطن نے اُس کو دیکھا کہ سخت ترین عذاب مین مبتلا تھا اور وہی سخن یا اُماہ کہتا تھا انہون نے کہا کہ اللہ کا نام لے جو عذاب تیرا کم ہو اُسنے جواب دیا اے بزرگ حالت زندگی مین میری ماں تھی جب مجھے سخت تکلیف پہونچتی مین اُسکو پکارتا یاد کرتا وہ مشکل طے ہوجاتی آرام سے مبدل ہوتی اسوقت بھی مین اُسی عادت قدیم پر قائم ہون کیا عجب ہے جو اللہ تعالیٰ مجھہ سے عذاب موقوف کرے وہ یہ بات کہنے نہ پایا تھا کہ عذاب موقوف ہوا اُسکو اُسکی طفیل بخشدیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ آنکھون مین آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا آرے بہتیرے ہمچنین ہست ماں باپکا نام لینے اور اُنکی حرمت نگاہ رکھنے سے اولاد بخشی جاتی ہے خوشوقت وہ فرزند ہے جو اپنے والدین کا حق بجا لاوے اور ذرہ تجاوز نکرے بہشت زیر قدم مادر و پدر ہے اُسکے بعد گفتگو اس امر مین واقع ہوئی کہ تارک صلوٰۃ کو کھانا اور پانی ندینا چاہیئے آپنے ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف مین آیا ہے من اعان لتارک الصلوٰۃ بلقمۃ وشربۃ فقد قتل الانبیاء اولھم آدم و آخرھم محمد صلے اللہ علیہ وسلم یعنے جسنے اعانت کی بے نمازی کی ایک لقمہ یا ایک چلو پانی سے اُسنے قتل کیا جملہ انبیا کو کہ اول اُنکے آدم اور آخر انکے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین حضرت خواجہ یہ فواید بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی آپ تہیہ نماز مین مصروف ہوے خلق اپنے اپنے مقام کو واپس گئی۔ الحمد للہ علی ذٰلک۔

مجلس سیزدہم بروز چہار شنبہ تاریخ نہم ماہ جمادی الاول سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی گفتگو دربارہ اہل سلوک و درویشی ہو رہی تھی اُس روز مجلس شریف مین مولانا شمس الدین یحییٰ و مولانا فخر الدین زرادی و مولانا برہان الدین غریب و دیگر عزیزان اہل صفہ رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے آپنے ارشاد فرمایا کہ بعض مشائخ طبقات رحمہم اللہ نے سلوک کے سو مرتبہ مقرر کئے ہین اور اُنمین سترہوان درجہ کشف و کرامات

قرار دیا ہے پس جسنے اپنی ذات کو مرتبہ ہفدہم مین کشف کیا وسعادت دیگر مراتب سے محروم ہوگا۔ مرد کامل وہ ہے جو اپنی ذات کو اس مرتبہ مین پوشیدہ رکھے کہ جمیع مراتب سلوک اسکو حاصل ہون لیکن شاہ شجاع کرمانی اور خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہما نے پچاس مرتبے سلوک کے قرار دیئے ہین اور انہین وسوان مرتبہ کشف وکرامت کا رکہا ہے اُنکے نزدیک جو شخص نو مراتب طے کرکے مرتبہ دہم مین داخل ہوا وہ کرامت دکہا سکتا ہے مگر ہمارے خواجگان چشت کے نزدیک سلوک کے پندرہ درجے ہین اور اسمین پانچوان مرتبہ کشف وکرامت کا ہے جو شخص اپنی ذات کو پانچوین مرتبہ مین ہویدا کریگا وہ بقیہ دس درجون کو حاصل نکر سکے گا۔ ہمارے نزدیک مرد کامل وہ ہے جسکو جمیع مراتب و مدارج سلوک حاصل ہون اور وہ اپنی ذات کو کشف نکرے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ بیان فرمارہے تھے کہ خواجہ شمس الدین یحیی نے زمین ادب چومکر اور اجازت لیکر عرض کی کہ مشایخ متقدمین نے سلوک ... کے جو سو درجے قرار دیے ہین اور ہمارے مشایخ نے پندرہ مرتبے قرار دیے ہین اسکا کیا سبب ہے جب بات ایک ہے ہی تو اسکے تفاوت کا کیا باعث ہے حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے یہ سنکر ارشاد فرمایا کہ اسکا جواب مجھ سے سنو۔ انبیاء پیشین علیہم السلام کی عمر دراز ہوتی تھی ہزار ہزار برس کی بعض بعض کی عمر ہوئی انکا مشاہدہ ومجاہدہ انکی عمر کے اندازہ پر تھا البتہ نعمت کم حاصل ہوتی تھی مگر جسوقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تولد ہوئے اور بعد گزرنے چالیس سال کے آپ کو نبوت عطا ہوئی اور بے شمار معجزات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مرحمت ہوئے کہ اندازہ اسکا نہین ہے اور عمر شریف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کم ہوئی فقط ترسیٹھ برس کی عمر مین وصال (انتقال) ہوا آپکی نعمت تمام امت مرحومہ پر شامل ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے مشایخ خواجگان چشت رضی اللہ عنہم چونکہ مشایخ متاخرین ہین انکو نعمت زیادہ عطا ہوئی ہے۔ مجاہدہ اور مشاہدہ جو اولیاء متقدمین رحمۃ اللہ علیہم کو حاصل تہا اتنا ہمارے مشایخ رحمہم اللہ کو حاصل نہین کیونکہ عمر انکی اتنی نہین ہوئی لیکن نعمت اور کرامت بے اندازہ حاصل ہوئی کہ تہوڑے ہی عرصہ مین جمیع مراتب سلوک کو انہون نے طے کیا اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ یہی حکایت درباره سلوک

زمانہ خواجہ قطب الدین مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ مین آپکے روبرو ہوئی خواجہ قطب الدین رحمۃ اللہ علیہ
نے ارشاد فرمایا کہ مرد کامل راہ سلوک مین وہ ہے جو کل پندرہ مدارج تصوف طے کر جائے اور بالکل کشف
وکرامت کا اظہار نکرے اُسوقت اُسے اُسقدر استعداد حاصل ہوتی ہے کہ اگر اُسکا سانس مردہ سے
متصل ہو البتہ مردہ زندہ ہوجاوے بفرمان خدائے عزوجل۔ حضرت خواجہ قطب الدین مودود رحمۃ
اللہ علیہ یہ بیان فرمارہے تھے کہ اُسیوقت ایک بڑھیا زار و نالان خدمت شریف مین حاضر ہوئی اور
روکر عرض کی کہ اس ضعیف کے اکلوتے فرزند کو بادشاہ شہر نے بلاوجہ بموجب ناحق قتل کرا ڈالا۔ اے
خواجہ آپ میرا انصاف فرمائین حضرت خواجہ مودود رحمۃ اللہ علیہ یہ سنتے ہی مع جمیع یاران اُٹھکر بر
سر دار تشریف لیگئے اور اُس لڑکے کی لاش سے مخاطب ہوکر ارشاد فرمایا کہ اگر تو بلاوجہ و بیخطا
مارا گیا ہے پس بحکم خدائے عزوجل کھڑا ہوجا۔ لڑکا اُسیوقت زندہ ہوگیا اور آپنے اُسیوقت تمام
خلق اللہ اور گفتگو کرنیوالون سے مخاطب ہوکر فرمایا کہ یہ مرتبہ کمال مرد کا ہے جو تم نے دیکھا جب
مرد جمیع مدارج تصوف و سلوک طے کر جاتا ہے اُسکا مرتبہ سوائے ذات باری تعالیٰ کے اور کوئی نہین
جانتا۔ اسکے بعد گفتگو درباب درویشی ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس روز آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے خرقہ فقر قبول فرمایا جبرئیل علیہ السلام کو حکم ہوا کہ دونون جہان کی تمام اشیا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے روبرو پیش کرے چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام موجودات
ہر دو عالم پر نظر کی محققین نے لکھا ہے کہ اول نظر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دنیا پر پڑی
دنیا نے اسیوقت فخر کیا کہ مین افضل ہون کہ سب سے پیشتر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی منظور
نظر ہوئی ہون اسکے بعد عالم فقر پر آپکی نظر پڑی آپنے اُسکو قبول فرمایا جب آپ نے فقر کو
قبول فرمایا فرمان حق ہوا کہ ہم آپکو دنیا بے حساب عطا کرتے ہین قبول فرمایئے رسول صلے
اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا کہ مجھے دنیا سے کچھ مطلب نہین مین نے فقر کو اختیاری طور سے
قبول کیا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مشائخ طبقات رحمۃ اللہ علیہم صلے زاہد اُس شخص
کو کہتے ہین جو باوجود اموال و اسباب کے اسمین رہکر کنارہ کش رہے اور سب سے شامل ہوکر تارک ہو

اور جسکے پاس اسباب دنیا موجود نہ ہو وہ تارک نہین بلکہ خود اُسکو دُنیا نے چھوڑ رکھا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے زبانی حضرت شیخ شیوخ العالم خواجہ فرید الحق والدین گنجشکر رحمۃ اللہ علیہ کے سنا ہے فرماتے تھے کہ درویشی کے ستر مرتبے ہین اول مرتبہ اُسکا یہ ہے کہ اگر وہ زمین مین نظر کرے تحت الثریٰ تک دیکھے اور جب نگاہ بالا کرے حجاب عظمت سے گزر کرے یہ پہلا مرتبہ ہے درویشون نے ان ستر درجون سے زیادہ ستر ہزار درجے اور طے کئے ہین اور روح انکی مقامات اعلی کی سیر کرائی ہے انکے حالات اسطرح کے ہین کہ کسی کے عقل وفہم مین نہین آسکتے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جسطرح درویشی کے ستر ہزار درجے ہین اسی طرح ستر ہزار عالم ہین درویش کو ان تمام عالمون سے واقف ہونا چاہیئے اگر وہ ان عالمون سے واقف ہوا وہ درویش ہے والا فلا اسکے بعد آپ آبدیدہ ہوئے اور روکر فرمانے لگے کہ اگر مایہ عمر کو ثبات ہوتا البتہ رازہائے پوشیدہ کھلتے مگر جب مایہ حیات کم ہے اسی قدر درویشی بہت ہے کہ مرتبہ اول ہین جب مراقبہ کرین گرد دس ہزار عالم کے پھر آوین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر وجود درویشان اس عالم مین نہ ہوتا ہر آئینہ یہ عالم بلا سے تباہ ہو جاتا قدم درویشان موجب رد بلا ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ عہد حضرت موسیٰ علیٰ نبینا وعلیہ السلام مین حق تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجی کہ اے موسیٰ اگر جہان مین درویش نہ ہوتے ہر آئینہ زمین مالدارون کو نگل جاتی اے موسیٰ جس جگہ درویش ہین باب رحمت ومغفرت اُس جگہ کشادہ ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اگر تو دیکھے درویش ایک جگہ سے دوسری جگہ مہاجرت کرتے ہین پس بہ تحقیق جان کہ اُس شہر مین بلا نازل ہونے والی ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ زمانہ گزشتہ مین ایک درویش ملک گجرات کو تشریف لے گئے اُنکے تشریف لیجانے سے پیشتر ملک گجرات مین ہر سال بلا نازل ہوتی تھی جس سال آپ تشریف لیگئے بلاے وبا نازل نہین ہوئی اور نہ قحط ہوا ہزار در ہزار خلقت آفت وبا وقحط سے امن مین رہی خلق کو اس امر سے تعجب دامنگیر ہوا والی اس ملک کا از حد ہوشیار تہا اُسنے حکم دیا کہ اس شہر مین نو وارد کی تلاش ہو جب تفحص

کیا صرف وہی بزرگ نووارد تھے اُنکو حاکم کے روبرو لیگئے حاکم نے بدرجہ کمال تعظیم کے بعد بٹھایا
اور عرض کی کہ آپکے قدم ہمارے سرآنکھون پر ہر سال ہمارے ملک مین بلا نازل ہوتی تھی۔ اب
آپکی تشریف آوری سے ہمکو نجات ملی۔ یہ کہکر رائے (ہندو حاکم) مسلمان ہوگیا اور اسکے ہمراہ بے
شمار ہندو مسلمان ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قدم درویشان رد بلا ہے تمام بلائین
درویش کی ایک توجہ سے دفع ہوتی ہین۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اس تاریخ سے آج تک ملک
گجرات مین وبا ے عام پہیلی۔ مگر درویش کو لازم ہے کہ حق درویشی نگاہ رکہے اور حق
درویشی کماحقہ بجالاوے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شہر مین جہوٹے درویشی کا دعوی کرین
اور جہوٹ بولین غیبت کرین اس شہر مین کسی طرح کی راحت میسر نہ ہوگی اسکے بعد گفت گو
دربارہ اسلام واقع ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ دعوائے اسلام نہایت آسان ہے مگر مسلمانون کے
سے کام کرنا نہایت مشکل ہین اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ نے ستر
برس تک اپنے نفس کو طرح طرح کے مجاہدون مین مشغول رکھا کبھی ایک سال تک کبھی دو سال
تک اسے پانی نہ دیا۔ لوگون نے اُنسے دریافت کیا کہ یہ کسطرح کے مجاہدے ہین انہون نے
جواب دیا کہ مجھے مسلمان کہتے ہین یہ کسقدر واہیات بات ہے کہ مجھے مسلمان کہین اور
مین مسلمانون کے سے کام نکرون۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا یہودیون سے دریافت کیا گیا
کہ تم مسلمان کیون نہین ہوتے اُنہون نے جواب دیا کہ اگر مسلمانی یہ ہے جو تم برت رہے
ہو ہمکو مسلمان کہلانے سے شرم آتی ہے اور مسلمانی وہ ہے جسکے عامل بایزید بسطامی ہین
ہم سے اسقدر مجاہدہ اور ریاضت نہین ہوسکتی۔ حضرت خواجہ ذکر اللہ بالخیر یہ فرمارہے تھے
کہ خواجہ قطب الدین منور ہانسوی رحمۃ اللہ علیہ اور خواجہ برہان الدین غریب رحمۃ اللہ علیہ تشریف
لائے اور اُنکے ہمراہ قوال تھے آپنے اُنکی تعظیم کی اور بیٹھنے کو ارشاد فرمایا۔ حکایت دربارہ سماع واقع
ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ سماع یہی سننا ہے۔ سننے والے کو لازم ہے کہ مستمع ہو جو گوئندہ کہے
اُسکو بگوش سنے اور تمام خیالات اُس سے متعلق رکہے کہ ایک وجد کا عالم اُسپر طاری

ہو- یہ کام صاحب درد کا ہے اگر وہ شخص صاحب درد نہین ہے اگر ہزار ہا اسرار دوست کے سنے حاشا وکلا اسکو خبر نہ ہوگی- اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دعاگو جب حاضر خدمت حضرت شیخ الشیوخ العالم فرید الحق والدین قدس سرہ العزیز تہا آپکی زبان مبارک سے سُنا کہ ایک مرتبہ خواجہ قطب الدین وخواجہ حمید الدین ناگوری اور خواجہ شمس الدین ترک اور مولانا علاء الدین کرمانی اور شیخ محمود موزہ دوز رحمہم اللہ علیہم یکجا تھے وہ وقت بہت با راحت تھا کہ خانقاہ حضرت خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مین سماع ہو رہا تھا- سب عالم وجد مین تھے اسی عالم مین اُٹھ کھڑے ہوئے اور تین شبانہ روز رقص کرتے رہے- اپنے اجسام سے مطلق بیخبر تھے یہہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے سماع یہ تھا جو وہ بزرگ سنتے تھے- یہ سنکر شیخ عثمان سیاح نے کھڑے ہوکر دست بستہ عرض کی کہ قوال حاضر ہین اگر حضور اجازت دین تو وہ راگ شروع کرین آپنے منظور فرمایا- قوالون نے راگ شروع کیا- پہلی ہی بیت سُننے سے ایک حالت عجیب و غریب حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر پر طاری ہوئی جو اُنکے حال سے مناسب تھی اور شیخ عثمان سیاح اور جمیع حاضرین مجلس پر خاص اثر ہوا سب عالم تحیر مین کھڑے ہوگئے رقص کرتے ہوئے حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر کے قدوم مبارک مین گرتے تھے اور ایسے مدہوش تھے کہ قلم کو یارائے تحریر نہین- یہ حال وقت چاشت سے لیکر نماز شام تک رہا- اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اپنے تحمل سے بیٹھ گئے ہر شخص نے اپنے مقام پر قرار پکڑا- آپنے خرقہ صوف شیخ عثمان سیاح رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمایا اور عطائے کلاہ خاص سے یہ نحیف مشرف ہوا وہ قصیدہ یہ تھا **غزل** ہزار سختی اگر بر من آید آسانست ٭ کہ دوستی وارادت ہزار چندانست ٭ سفر دراز نباشد بپائے طالب دوست ٭ کہ خار دشت محبت گل است وریحانست ٭ اگر تو جور کنی جور نیست دیدا رست ٭ اگر تو داغ نہی داغ نیست درمانست ٭ نہ آبروی کہ گر خون من بخواہی ریخت ٭ مخالفت نکنم آن کنم کہ فرمانست ٭ گمان برند کہ در باغ دیدہ عشق گلے است ٭ نظر بہ سیب زنخدان ونار پستانست ٭ الحمد للہ علی ذالک-

مجلس چہاردہم بروز یکشنبہ تاریخ بستم ماہ جمادی الاول ۶۹۵ھ دولت قدمبوسی میسر ہوئی گفتگو اسرار عشق میں ہو رہی تھی۔ اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ۔ مولانا فخر الدین زرادی اور مولانا برہان الدین غریب اور امیر حسن سنجری و دیگر اصفیا کرام رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ حفظ انوار و اسرار مولا کے واسطے حوصلہ وسیع ہونا چاہیے کہ اسرار دوست اُس میں مسکن گزیں ہوں۔ کیونکہ جب پہلے ہی پہلے انوار دوست اس شخص کے دل میں منجلی ہوں اور حوصلہ نہ ہو پس وہ اُن سرائر (رازہا) کو ظاہر کرتا ہے اِس سے لایق دیئے جانے سر دیگر نہیں رہتا۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش راہ سلوک میں مرد کامل وہ ہے جو دُرہائے اسرار دوست جو اُس پر تاباں ہوں اُنکا مطلق انکشاف نہ کرے۔ جو شخص اُنکو منکشف کرے گا اُس کا حال موافق منصور حلاج کے ہو گا کہ اپنے تئیں تباہ و خراب کیا۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک بزرگ نے کسی دوسرے بزرگ کو خط میں لکھا کہ آپ ایسے شخص کے حق میں کیا فرماتے ہیں کہ ایک قدح محبت سے چھلک گیا ہو۔ اُنھوں نے جواب میں تحریر کیا کہ وہ شخص نہایت پست حوصلہ ہے۔ اس راہ میں ایسے مرد ہو چاہئیں کہ سینکڑوں دریا نوش کر جائیں اور نعرۂ ہَل مِن مَّزِیۡد مارتے رہیں بار دیگر آپ کسی اہل سلوک سے ایسی بات دریافت نہ کریں ورنہ اپنی نادانی سے شرمندہ ہوں گے۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ میں نے کتب سلوک میں لکھا دیکھا ہے کہ اس راہ میں مرد وہ ہے کہ جو کچھ عالم غیب سے از قسم اسرار و بلا اُس پر نازل ہو وہ اُس میں صابر و راضی رہے۔ چنانچہ کلام اللہ میں فرمان حق تعالیٰ ہے۔ رَبَّنَآ اَفۡرِغۡ عَلَیۡنَا صَبۡرًا وَّثَبِّتۡ اَقۡدَامَنَا وَانۡصُرۡنَا عَلَی الۡقَوۡمِ الۡکٰفِرِیۡنَ۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ مفسرین نے اس آیت کو درباب صابرین کہا ہے۔ درویش وہ ہیں جو بلاء دوست میں ثابت قدم رہیں اور صبر کریں۔ اِس کے بعد ارشاد فرمایا کہ عاشق وہ ہے کہ جو حضور اور غیبت میں ایک ہی حال پر رہے اور کامل راہِ سلوک میں وہ ہے جو باوجود اشتغال دنیا دوست سے مشغول رہے

اور جو کچھ اُسے حاصل ہو اُسکو ایثار کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ عبداللہ سہیل تستری رحمتہ اللہ علیہ نے درباب کلاہ چار ترکی تحریر کیا ہے کہ اس کلاہ میں جو چار خانہ ہیں ان سے یہ مراد ہے۔ خانۂ اول انوار و اسرار ہے۔ خانۂ دوم محبت و توکل ہے۔ خانۂ سوم عشق و اشتیاق ہے۔ خانۂ چہارم خانۂ رضا و موافقت ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش کلاہ چار ترکی پہننے والے کو لازم ہے کہ رعایت ان سب امور کی کرے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ قاضی حمید الدین ناگوری رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ طاقیہ مونس دوست ہے۔ اور یہ راستہ کل عشق سے مرکب ہے۔ اس راستہ میں صادق وہ ہے کہ قدر طاقیہ کی جانے اور یہ انشا اہل طاقیہ کی ہے۔ شعر۔ در طاقیہ جملہ عشق و شوق ست ہمہ ؎ سوگند بعشق او کہ شوق ست ہمہ؎ اس کے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ شہید المحبت قطب الحق والدین بختیار کاکی اوشی رحمتہ اللہ علیہ کی رسم تھی کہ خواہ سو یا دو سو شخص آپ کی خدمت میں ارادت کے واسطے حاضر ہوتے آپ اُنکو بیعت سے مشرف فرماکر ہر ایک عنایت فرماتے اور ارشاد کرتے اگر انھوں نے طریق خلاف اختیار کیا یہ کلاہ اُنکی سزا دہی کے واسطے کافی ہے۔ اور یہ اُنکی کرامت بیّنہ تھی۔ کہ جس شخص کو آپ کلاہ عنایت فرماتے اُسکا قدم کبھی آپ کے ارشاد کے خلاف نہوتا تھا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اے درویش اہل طاقیہ کو کلاہ سزا کما حقہ دیتی ہے لیکن وہ نہیں جانتے کہ یہ امر کہاں سے ہے۔ اس کے بعد ارشاد فرمایا جس نے حق طاقیہ و کلاہ چار ترکی ادا کیا وہ ہر گز اثر بید ولتی دنیا و آخرت میں نہ دیکھے گا۔ آپ یہ فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضور نماز میں مصروف ہوئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس پانزدہم - بروز پنجشنبہ تاریخ دہم ماہ شعبان المعظم سنہ مذکور دولت قدمبوسی میسر ہوئی۔ گفتگو فضیلت ماہ شعبان میں ہو رہی تھی۔ اوس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا فخر الدین زرادی۔ مولانا برہان الدین اور بہت سے عزیزان اہل صفہ رضوان اللہ تعالے علیہم حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اس ماہ میں ایک مرتبہ درود آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم پر بھیجے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ثواب ایک ہزار نیکی کا اُسکے نامۂ اعمال میں ثبت فرماتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص سے بیحد خوش ہوتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شب برات کو جملہ مومنین بخشے جاتے ہیں اِلّا چند شخص۔ اول آزار دہندۂ مادر وپدر۔ دوم جادوگر سوم شرابی۔ چہارم قاطع الرحم پنجم تارک الصلوٰۃ ششم زناکار۔ ہفتم اغلام کنندہ۔ ہشتم دروغگو۔ نہم غیبت کرنے والا۔ دہم مصور نہیں بخشے جاتے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ تمام خلق کو لازم ہے کہ اس شب جملہ معاصی ومناہی سے باز رہیں اور دوسروں کو بھی منع کریں کیونکہ یہ رات عام رحمت ومغفرت کی ہے ورنہ اس سعادت سے محروم رہینگی۔ اسکے بعد گفتگو عارفوں کے بارے میں ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عماد فرماتے ہیں کہ عارفوں کے تین نفس ہیں۔ ایک دنیا میں دوسرا گور میں۔ تیسرا بہشت میں۔ نفس اول دنیا مرکب ہے حور وغلمان وولدان سے اور نفس گور میانہ ہے اور مصاحب ہے گور میں۔ مگر نفس سوم جو بہشت میں ہے آخر وقت تک مصاحب رہیگا۔ وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا ط بَلْ اَحْیَآءٌ عِنْدَ رَبِّہِمْ۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ منصور عماد نے یہ بھی فرمایا ہے کہ عارف خود چار چیزوں سے مرکب ہے۔ آب۔ خاک۔ باد وآتش۔ باد وآب سے یہ مراد ہے کہ تمام ناخوشی اُڑا لیجاوے اور کسی شئے کو آلودہ نرکھے کیونکہ ہوا کا کام اُڑانا اور پانی کا کام صاف کرنا ہے اور خاک سے یہ مراد ہے کہ جو اُسکے سپرد کیا جائے اُسے زیادہ کرے نہ کم۔ اور آگ سے یہ مراد ہے کہ تمام اشیأ جو اُس میں ڈالی جائیں۔ اُنکو خاکستر کرے اِلّا اپنے نہ جلاوے۔ اسکے بعد کسی نے دریافت کیا۔ علیك ذمن حسابھم من شیٔ کس کے حق میں خطاب ہے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ خطاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں ہے یعنی اے محمد صلعم جو بار شرع اُٹھاوے اُسکا حساب تیرے ذمہ ہے۔ اور جو شخص بار طریقت وحقیقت اُٹھاوے وہ میرے ذمہ ہے اُسکا حساب میں لونگا اور خود ہی بخشش کرونگا آپ یہ فرما رہے تھے کہ حضرت کے مریدوں میں سے ایک شخص نے گلہ اپنے مردمانِ خانہ کا کیا۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ یہ ذکر نہ کرو جو کچھ تم درباب اپنے اہل وعیال کے خرچ کرتے ہو اُسکا حساب تم سے

نہ لیا جائیگا مگر خاوند کے عورت پر کئی حق ہیں چاہئیے کہ نیک تربیت کرے اول جہانتک ممکن ہو
اُسکو دُکھ نہ پہونچاوے اگر وہ اُسکا کہا نہ مانے مارے مگر مونہہ پر نہ مارے اور اُس سے
علاحدہ سووے چنانچہ کلام اللہ میں مسطور ہے۔ وَاللّٰتِی تَخَافُونَ نُشُوزَهُنَّ فَعِظُوهُنَّ وَاهْجُرُوهُنَّ
فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ اور عورت کو لازم ہے کہ مرد کے مال کی حفاظت کرے
اور کوئی شے خاوند کی بغیر اجازت نہ لے اور نہ کسی دوسرے کو دے اور نہ چھپاوے اور
اپنے خاوند سے بڑھکر نہ بیٹھے اور عورت کو لازم ہے کہ کل کام بموجب فتوی شریعت کرے۔ روٹی
پکاوے۔ سوت کاتے کپڑے سیئے بال بچوں کی خدمت کرے اُنکو دودھ پلائے۔ یہ کام کرنا احسان ہے
ورنہ شوہر کو لازم ہے کہ ان کاموں کے کرنیکے واسطے نوکر مہیا کرے یا مزدوری کمائے۔ عورت مختیار ہے
اگر کرے اُسکا احسان ہے ورنہ اُس پر کچھ واجب نہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ اگر راہ مروت سے کرے
نسبت اُسکی ام المؤمنین فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے ہوگی اور حضرت خاتون جنت بروز قیامت
اُسکی شفاعت فرماویگی۔ اسکے بعد گفتگو درباره انصاف واقع ہوئی آپ نے ارشاد فرمایا کہ ایک
شب سلطان محمود غزنوی انار اللہ برہانہ کو نیند نہیں آتی تھی ہر چند وہ بستر پر لیٹ گئے مگر پھر بھی نیند
نہ آئی خادموں کو بلاکر فرمایا کہ ہاں دروازہ پر جاکر دیکھو شاید کوئی حاجتمند کھڑا ہو۔ ملازمان نے مکان کے
باہر جاکر دیکھا مگر کسیکو موجود نہ پاکر موافق حال کے عرض کی سلطان محمود خود اُٹھ کھڑے ہوئے
اور باہر تشریف لائے کسیکو موجود نہ پایا۔ ایک مسجد متصل تھی وہاں گئے دیکھا کہ ایک شخص سربسجود
کہہ رہا ہے کہ الٰہی انصاف میرا محمود سے کرا۔ سلطان محمود غزنوی رحمۃ اللہ علیہ اُس مرد سے لپٹ
گئے اور کہنے لگے تم کب میرے پاس فریاد لائے تھے کہ میں تمہارا انصاف کروں اگر میں نے تمہارے
حق میں کوئی بے انصافی کی ہو از راہ مکرمت بتلاؤ۔ اُس شخص نے کہا آپ سچ فرماتے ہیں۔
اِلّا آپکے شہر میں ایک مرد ہے وہ ہر رات میرے مکان میں آکر میری عورت سے تکرار کرتا ہے
اور مجھ میں اسقدر قوت نہیں جو اُسکے فساد کو رفع کروں اگر آپ نے میری کی داد نہ دی فردائے
قیامت آپکا دامن ہوگا اور میرا ہاتھ۔ سلطان محمود نے اُس شخص سے بعد بہت سی معذرت کے کہا کہ جسوقت

وہ شخص تیرے مکان میں آئے مجھے خبر دینا کہ تیرا انصاف کروں۔ الغرض بعد تین روز کے وہ شخص مفسد پھر آیا اور مکان میں فساد برپا کیا وہ شخص خبر لیکر آیا۔ سلطان اُسیوقت تیغ گلے میں حمایل کر کے اُسکے ہمراہ ہوئے گھر میں در آئے اور کہا چراغ گل کرو۔ اُس شخص نے چراغ گل کیا۔ سلطان نے قریب مفسد کے جاکر اُسکو جان سے مار ڈالا اور چراغ جلوایا اور اُس شخص کو دیکھکر الحمد للہ کہا اور ارشاد فرمایا کہ اگر کچھ قدرے قلیل کھانا موجود ہو سامنے لاؤ۔ چند ٹکڑے سوکھے روٹیوں کے موجود تھے بادشاہ کے سامنے لائے گئے۔ سلطان نے اُنکو کھاکر شکر خدا تعالیٰ ادا فرمایا اور اجازت طلب کی۔ اُس شخص نے کہا آپ مجھکو اُن رموز سے مطلع فرمادیں جو اس درمیان میں واقع ہوئے۔ سلطان نے جواب دیا کہ میں نے داخل ہوکر جو چراغ گل کرنے کو کہا سبب اُسکا یہ تھا کہ شاید کوئی شخص میرے اقربا یا عزیزوں میں سے ہو کہ میرے دیکھنے سے اُسکو شرم دامنگیر ہو اور مجھے خیال ہو اور میں اُسکو سزا نہ دوں اور جو چراغ طلب کیا اُسکا یہ باعث تھا کہ میں نے چاہا کہ اُس شخص کو دیکھوں کہ کون ہے جب میں نے دیکھا کہ وہ بیگانہ ہے بلکہ اس شہر کا رہنے والا نہیں ہے شکر خدا کیا اور کھانا اس وجہ سے طلب کیا کہ میں نے اُس روز عہد کیا تھا کہ جب تک تیری داد نہ دونگا کھانا مطلق نہ کھاؤنگا اب جب فریاد کو پہونچ چکا شدت جوع سے کھانا طلب کیا۔ یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ ہائے ہائے کر کے رو پڑے اور ارشاد فرمایا کہ انصاف یہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ اُن ایام میں خیر و برکت تھی اب ایک ذرہ کے برابر انصاف نہیں ہے۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ اذان ہوئی حضور تہیۂ نماز میں مصروف ہوئے۔ مجلس برخاست ہوئی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک +

مجلس شانزدہم۔ بروز دوشنبہ پنجم ماہ رمضان المبارک سنہ مذکور دولت قدمبوسی حاصل ہوئی اُس روز مجلس مبارک میں مولانا شمس الدین یحیٰی۔ مولانا فخر الدین زرادی۔ مولانا برہان الدین۔ اور بہت سے یاران عظام رحمۃ اللہ علیہم حاضر خدمت شریف تھے۔ گفتگو در بارہ فضیلت ماہ رمضان و محبت انبیا و اولیا میں ہو رہی تھی۔ اُسیوقت شیخ عثمان سیاح و شیخ حسین ہنسوی

شیخ الاسلام قطب الدین بختیار کاکی رح مع چار نفر درویش جو خاندان چشت سے تھے تشریف
لائے اور متصل حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر بیٹھ گئے۔ آپنے ارشاد فرمایا کہ ماہ رمضان المبارک میں
ہر گھڑی ایک لاکھ عاصی آتش دوزخ سے رہائی پاتے ہیں۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جب کوئی نماز
تراویح سے فارغ ہوتا ہی ایک ہزار فرشتوںکو حکم دیا جاتا ہے کہ طبقہائے رحمت اُس شخص کے سر پر سے نثار
کریں۔ اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز تراویح پڑھنے
والا گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے گویا اپنی ماں کے پیٹ سے اسیوقت پیدا ہوا اور ہزار نیکیاں اُسکے
نامۂ اعمال میں لکھی جاتی ہیں اور بعدد ہر حرف کے جو اُسنے نماز میں پڑھے ہیں ایک حور اُس کو
مرحمت ہوگی اور بدلے ہر رکعت کے ایک محل مروارید ناسفتہ کا عطا فرمایا جائیگا۔ اسکے بعد
ارشاد فرمایا کہ اے درویش تمام مسلمانوں کو لازم ہے کہ اس ماہ کو بڑا محترم اور از بس غنیمت جانیں اور
ذکر باریتعالیٰ میں مشغول رہیں اور اکثر اوقات تلاوت قرآن مجید کریں۔ اس مہینے میں قرآن شریف
کے ہر حرف کے بدلے ثواب ایک بردہ کے آزاد کرنیکا ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت
امام اعظم ابو حنیفہ کوفی رحمۃ اللہ علیہ ماہ رمضان المبارک میں ہر روز دو قرآن ختم فرماتے تھے۔ اس
حساب سے ایک مہینے میں ساٹھ ختم قرآن شریف ہوئے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت خواجہ قطب الدین
مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ مقررہ تھا کہ ہر روز ماہ رمضان المبارک میں چار ختم قرآن شریف فرماتے
تھے بلکہ دو چار سیپارہ اور زیادہ پڑھتے تھے۔ اس حساب سے ماہ رمضان المبارک میں ایک سو بیس
یا بائیس قرآن شریف ختم فرماتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بغیر اسقدر مجاہدہ اور ریاضت کے کسی طور سے
مشاہدہ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ شیخ شیوخ شیخ کبیر قدس سرہ العزیز کی رسم تھی کہ
ماہ رمضان المبارک میں ہر شب دو قرآن شریف ختم فرماتے تھے اور آخر عمر تک آپکا یہی حال رہا۔ اسکے
بعد بزرگی حضرت شیخ شیوخ العالم شیخ کبیر فرید الحق والدین رحمۃ اللہ علیہ میں حکایت بیان فرمائی کہ خود
شیخ الاسلام قدس سرہ العزیز بیان فرماتے تھے کہ وقت مسافرت ملک کرمان میں شیخ احد الدین کرمانی
رحمۃ اللہ علیہ سے ملاقی ہوا اور چند روز اُنکی صحبت میں رہا اکثر درہم دونوں صحن جماعت خانہ میں متمکن تھے

کہ چار نفر درویش صاحب نعمت وصاحب جال آئے اور بعد سلام مصافحہ کرکے بیٹھ گئے اور گفتگو دربارۂ کرامت کرنے لگے۔ ایکنے کہا کہ ہم میں جو صاحب کرامت ہوں کرامت دکھلائیں۔ سبنے شیخ احد کرمانی رح کی جانب اشارہ کیا کہ صاحب خانقاہ یہی ہیں انہیں سے ابتدا ہونی چاہئے۔ الغرض شیخ احد الدین کرمانی رح نے ارشاد فرمایا کہ والی اس شہر کا مجھ سے عقیدہ ناقص رکھتا ہے۔ آج وہ میدان میں برائے چوگان بازی گیا ہے عجب ہے جو سلامت آوے۔ جونہی یہ الفاظ زبان مبارک خواجہ احد الدین کرمانی رح سے نکلے تھے۔ اُسی وقت آپکے ایک مرید نے آکر ذکر کیا کہ والی شہر ہذا گھوڑے سے گر کر مر گیا۔ سب حاضرین مجلس کھڑے ہو گئے اور اقرار کرامت حضرت کا کیا۔ اسکے بعد مجھ سے رجوع ہو کر کہا کہ آپ بھی کوئی کرامت دکھاویں۔ میں نے اُنسے آنکھیں بند کرنیکو کہا اُنہوں نے آنکھیں بند کیں جب آنکھیں کھولیں اپنے تئیں خانہ کعبہ میں پایا اُسوقت اقرار کیا کہ مرد ایسے ہوتے ہیں۔ یہ بیان فرما کر حضرت خواجہ ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ حضرت شیخ شیوخ العالم قدس سرہ العزیز نماز صبح وعشا خانہ کعبہ میں پڑھتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایک روز حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ مع شیخ جلال الدین اوچی رح یکجا بیٹھے تھے ایک درویش نے آکر سوال وہی کا کیا وہی اُسوقت موجود نہ تھا آپنے شیخ جلال الدین اوچی رح سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ اس درویش سے کہدیجئے کہ فلاں جگہ جا کر وہی لے آوے۔ اُس جگہ سوائے پانی کے دوسری شئے نہ تھی۔ الغرض اُس سایل سے یہی کہا گیا وہ متعجبانہ اُس مقام پر گیا جملہ آب دہی پایا۔ آپ یہ بیان فرما رہے تھے کہ حسن بالا و برہان الدین قوال آئے آپنے اجازت دی کہ راگ شروع کریں۔ بمجرد آغاز سماع حضرت خواجہ شیخ عثمان سیاح ازخود رفتہ ہو گئے چنانچہ اُنکو اپنے اجسام کی بھی خبر نہ تھی۔ جب ہوش میں آئے ملبوس خاص شیخ عثمان سیاح کو عطا فرمایا اور دستار مجھے مرحمت ہوئی۔ وہ روز نہایت باراحت تھا قوال یہ غزل گاتے تھے۔

غزل ۔ آن مطرب از کجاست کہ برگفت نام دوست ✤ تا جان و جامہ پارہ کنم من بنام دوست ✤ دل زندہ میشود بامید وفائے یار ✤ جان رقص میکند بسماع کلام دوست ✤ تا نفخ صور باز نیاید زخویشتن ✤ ہر کو فتادہ مست زشرب مدام دوست ✤ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ دوستی ابنیاو درویشان بہتر از عبادت ہزار سالہ ہے۔ مرد کو لازم ہے کہ ہمیشہ اپنی اوقات اُنکے ذکر خیر سے معمور رکھے۔ بعدہٗ ارشاد فرمایا کہ جب قارون

کو زمین نے نگلا اور خسف ہوتا ہوا زمین چہارم کی سرزمین میں پہونچا وہاں کے باشندگان نے اُس سے
دریافت کیا کہ تم کسکی قوم ہو اور کس وجہ سے اِس عذاب میں مبتلا ہوئے قارون نے کہا کہ میں قوم مہتر
موسیٰ علیہ السّلام سے ہوں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نام مبارک اُسکی زبان پر آنا تھا کہ اُسیوقت
فرمان ہوا کہ اسنے نام ہمارے دوست کا اپنی زبان سے نکالا - اب یہ خسف نہو - یہ بیان فرماکر حضرت خواجہ
ذکرہ اللہ بالخیر آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور ارشاد فرمایا کہ عاصیوں کے دل کو اس امر سے ڈھارس ہوتی ہے
کہ دشمن اللہ تعالیٰ کے دوستونکا نام لینے سے تخفیف عذاب پاتا ہے پس دوست جو تمام عمر دوستی میں رہا
اور ہمیشہ دوستان خدا کا ذکر کرتا تھا اگرچہ عاصی مرا وہ مستحق نجات کیونکر نہو گا اور آتش دوزخ میں
کیونکر جلیگا - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حدیث شریف آیا ہے محبۃ الانبیاء عبادۃ ستین سنۃ یعنی دوستی
انبیا برابر عبادت ساٹھ سال کے ہے اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ خواجہ ابوعلی دقاق رحنے فرمایا ہے کہ جو شخص
ذکر انبیا بہت کرتا ہے اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے کہ ذاکر کے سر پر سے طبقہائے نور نثار کرو - اسکے بعد ارشاد
فرمایا کہ حکیم لقمان رحنے کہا ہے کہ جو شخص انبیا و اولیا کو دوست رکھتا ہے اور مدام اُنکا ذکر کرتا رہتا ہے -
فرشتگان زمین و آسمان کو حکم دیا جاتا ہے کہ اسکے نامۂ اعمال میں سے بدیاں حک کرو - اور جسقدر جگہہ باقی ہو اُس
میں حسنات لکھدو - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ ایسے شخص کو بہشت میں مدارج علیا حاصل ہونگے - آپ یہ فوائد
بیان فرماکر مشغول ہوئے - مجلس برخاست ہوئی - الحمد للہ علیٰ ذٰلک *

مجلس ہفتہ دہم - بروز دوشنبہ تاریخ پنجم ماہ محرم ۶۹۱ھ ہجری دولت قدمبوسی میسر ہوئی - گفتگو فضیلت ماہ
محرم و امام حسن و امام حسین علیہما السلام میں ہو رہی تھی اُس روز مجلس شریف میں مولانا شمس الدین یحییٰ مولانا
فخر الدین زرادی مولانا برہان الدین غریب اور شیخ نصیر الدین محمود رحمہم اللہ حاضر خدمت تھے - آپ نے
ارشاد فرمایا کہ یہ نقل حضرت شیخ شیوخ العالم رضی اللہ عنہ کا ہے - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جس شب
آپ نقل فرمائینگے آپنے تین مرتبہ نماز عشا پڑھی اور ہمیشہ یہی فرماتے تھے کہ دیکھا چاہیے کہ بار دیگر پڑھنے
نصیب ہو یا نہیں - اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ حضرت شیخ شیوخ العالم کا وصال سجدہ میں ہوا اور جسوقت
آپکا انتقال ہوا آسمان سے آواز آئی کہ مولانائے فرید نے انتقال فرمایا اور مقامات قرب میں داخل ہوئے

آپ یہ بیان فرماتے تھے اور روتے جاتے تھے جب ارشاد فرمایا کہ انتقال فرمایا زور سے رونے لگے کہ بیہوش ہو گئے آپکے گریہ سے تمام حاضرین پر ایک خاص اثر تھا۔ سب زار زار روتے تھے جب ہوش ہوا فرمانے لگے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص عاشورہ کے ایام میں ایک روزہ رکھے اسکو ثواب عبادت روزہ نفل یک سالہ ملتا ہے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ جو شخص روز عاشورہ سات قسم کے دانے پکاوے ہر دانہ کے بدلے اسکے نامہ نیکی لکھی جاتی ہے اور اسی مقدار سے بدیاں حک ہوتی ہیں۔ اسکے بعد گفتگو در بارہ پیدائش حضرت خاتون قیامت بی بی فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا ہوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ جس شب بی بی فاطمہ رض رحم مادر مین قرار پکڑینگی اس سے ایکروز پیشتر حضرت جبرئیل ایک سیب بہشتی لائے اور آنحضرت صلعم کی نذر کرکے کہا کہ اس سیب کو آپ تنہا نوش فرمائین کسیکو تقسیم نکرین آنحضرت صلعم نے ایسا ہی کیا۔ قضا را اسی شب آپ ام المومنین حضرت خدیجہ رض سے ہمخواب ہوئے کہ بی بی فاطمہ رض عالم وجود مین آئین اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ پیدائش بی بی فاطمہ رض کی خاص بہشت سے ہے اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر آنکھون مین آنسو بھر لائے اور فرمانے لگے کہ حال بی بی فاطمہ رض کے جگر گوشون کا سبکو معلوم ہے کہ ظالمون نے انکو دشت کربلا مین بھوکا پیاسا شہید کیا۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ مین نے کتب سیر مین لکھا دیکھا ہے کہ جسوقت امیر المومنین حسن و حسین علیہما السلام گہوارہ مین روتے اور بی بی فاطمہ رض کسی کام مین ہوتین جبرئیل کو حکم ہوتا کہ گہوارہ صاحبزادونکا ہلائین کہ وہ آرام سے رہین۔ جبرئیل گہوارہ ہلاتے تھے۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز شہادت امام حسین علیہ السلام تمام عالم تاریک ہو گیا تھا۔ بجلی چمکتی تھی۔ آسمان مین لرزش اور زمین کو جنبش تھی۔ فرشتے غضب مین تھے اور بار بار اجازت چاہتے تھے کہ اگر ہمکو حکم دیا جائے ہم تمام ایذا دہندون کو نا چیز کرین اسوقت انکو حکم ہوا کہ تمکو کچھ واسطہ نہین۔ تقدیر اسی طرح سے تھی۔ مین جانون اور میرے دوست۔ تمکو کچھ غرض نہین۔ بلکہ مین کل بروز قیامت انصاف ان ظالمون کا انسے ہی کراؤن گا۔ جو کچھ امام حسین علیہ السلام انکے حق مین حکم صادر فرمائینگے ویسا ہی ہوگا۔ یہ فرما کر حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر رونے لگے اور ارشاد فرمایا کہ خاصہ خاندان نبوت کا جوانمردی ہے کیا عجب ہے جو صاحبزادے علیہما السلام انکی شفاعت کرین اور انہین بخشوالین۔ لیکن از روئے ظاہر ان بدبختون کو آتش دوزخ

سے رہائی نظر نہیں آتی۔ اسکے بعد ارشاد فرمایا کہ بروز قیامت تمام عاصیونکو سپرد حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کرینگی آپ اُنکو بخشدینگی اور ماجرائے کربلا کا عذر کیا جائیگا اور فرمان ہوگا کہ آپ سر خون سے درگزر فرمائین ہم اسکے بدلے مین تمہارے والد کی تمام اُمّت بخشتے ہین۔ پس حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا یہ سنکر دعوائے خون سے باز آئین گی اور تمام عاصیانِ امت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آتش دوزخ سے خلاصی ملیگی۔ اسکے بعد حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر نے ارشاد فرمایا کہ آجکے روز عرس حضرت شیخ شیوخ العالم کا ہے حلوا اور طعام موجود ہے۔ فقرا و مساکین کو تقسیم کرنا چاہیے۔ آپکا یہ حکم ہوتے ہی حلوا اور طعام خرچ کیا گیا۔ اسکے بعد سماع شروع ہوا ایک رات دن تک مجلس قایم رہی حضرت خواجہ ذکراللہ بالخیر اور درویشون کو مطلق اپنے حال سے خبر نہ تھی۔ دوسرے روز اسیوقت ہوش مین آئے۔ قوال یہ بیت گاتے تھے **نظم** ترا سماع نباشد چو سوزِ عشق نبود + گمان مبر کہ برآید ز خام ہرگز دود + چو ہرچہ میرود از دست دوست فرقے نیست + میانِ شربتِ نوشین و تیغ زہر آلود +

تمام شد رسالۂ راحت المحبین باذن عزوجل

الحمد للہ کہ بتوفیق ایزدی و اعانتِ فیض سرمدی ترجمہ این سلوک اسرار آلہی و این فواید انوار نامتناہی و این جواہر زواہر گنج الہام ربانی و این دُرر غرر فضل علوم سبحانی از تصنیفات سلطان المشائخین برہان العاشقین سراج الاولیا تاج الاصفیا ختم المشائخ والاولیا وارث اہل السلوک والانبیا حضرات خواجگانِ چشت رضی اللہ عنہم بتاریخ ۲۶ شہر جمادی الثانی ۱۳۱۱ہجری بعد از ہجرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم باتمام رسید امید از قاریانِ ترجمۂ ہذا آنکہ این بے بضاعتِ کم مایہ فقیر پُر تقصیر غلام احمد عفی اللہ عنہ مترجم این فوایدِ بے بہا را از دعائے خیر محروم نفرمایند۔ اللھم افتح لنا بالخیر واختم لنا بالخیر واجعل عواقب امورنا بالخیر بیدك الخیر انك علیٰ کل شئ قدیر۔ برحمتك یا ارحم الراحمین ؁

نام کتاب	قیمت
گلدستہ گلشن فقری اس میں ہر خاندان اور جملہ خانوادوں کے مزارات اولیائے کرام رحمہم اللہ کے اسمار بقید سلسلہ تاریخ وفات و جائے مزار وغیرہ درج ہیں	۴/
تحفۃ المتقین - احیاء العلوم کے باب آفات دل و زبان و جوارح (اعضا) کا خلاصہ - از مولانا مولوی حفیظ الدین صاحب تقوی اسکو ضرور زیر نظر رکھیں - دریا کو کوزہ میں بند کیا ہے نہایت ہی کار آمد کتاب ہے۔	۱۰/
سوانح عمری مولوی غلام محمد خاں صاحب چشتی اردو مصنفہ مس سوانح عمری کو اپنی اسی برس کی عمر میں لکھا تھا اس میں خانقاہ حضرت خواجہ سلیمان تونسوی چشتی کے زیادہ حالات ہیں - نیز مفصل حالات غدر ۱۸۵۷ء وغیرہ درج ہیں - قابل سیر کتاب ہے	۲/
عذر بہ معذرت - حضرت رب العزت کی بارگاہ میں عذر تقصیرات یہ کتاب نظم ہے۔	۱/
صحایف السلوک از کلام معرفت التیام فرد الحقیقۃ سراج الواصلین حضرت شیخ نصیر الدین محمود چراغ دہلی رح قابل دید و لائق خرید کتاب ہے اس میں آپ کے ساٹھ مکتوب ہیں جو آپ نے اپنے خلفائے راشدین با اعتقاد کو تحریر فرمائے تھے ہر رقعہ موافق سنت اللہ حضرت مصنف منور ہے - مضامین تصوف مطابقت شرع شریف نہایت خوبی سے تحریر میں لائے گئے ہیں ایک جلد ضرور طلب فرمائیے	عه/
مناقب سلیمانی - در حالات حضرت فخر الاولیاء ختم المشائخ غریب نواز حضرت خواجہ شاہ سلیمان تونسوی رضی اللہ عنہ مصنفہ حضرت سراج السالکین زبدۃ العارفین مولانا مولوی غلام محمد خاں صاحب چشتی رح صرف یہی ایک کتاب حضرت فخر الاولیاء کے حالات میں ایسی ہے جو آپکے سامنے لکھی گئی ہے اور آپ نے ملاحظہ فرماکر استحسان فرمایا - ہر دیگر حصہ تکملہ حالات طبع ہو چکی ہے	۴/
رشد نامہ مختصر - از حضرت شیخ قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رض عمدہ کتاب لائق دیکھنے کے ہے بابت معرفت کے واسطے قابل خرید ہے۔	۳/
مجالس حسینہ ارشادات و مقالات خاندان حضرت خواجہ کمال الدین علامہ چشتی رح ملفوظات حضرت شاہ حسن محمد چشتی رح جمع فرمودہ حضرت خواجہ مظہر اللہ التام الصمد حضرت خواجہ محمد گل صاحب چشتی رح مصنف چہل و دو نسخہ	۲/
غرائب الفواد - کاشف رموز و معانی اشعار متصوفہ ہے جسکے مطالب کی فہمید سے معمولی لیاقت کے طالب العلم تو کیا اچھے اچھے علمار دین قاصر تھے اسی وجہ سے اُن کے قائلین پر فتوائے کفر دیے گئے ہیں اس کتاب میں نہایت شرح سے ایسے جملہ اقوال و اشعار کے معانی بیان کیے گئے ہیں کہ عقل حیران ہے - از حضرت قطب العالم عبد القدوس گنگوہی رح	۲/
تذکرۃ المعین - حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رح کی سوانح عمری خاندان چشت کے بعض بزرگوں کا ذکر جمیع خلفائے گنج شکر کے حالات ۔	۱/

آپ یہ کل کتابیں مولوی غلام احمد خاں - مالک مسلم پریس دہلی سے طلب فرمائیں